Marfat.com

نه خود داد می سنگ را | طبیعت کجا خواهد این رنگ را
بدو نوش به بزروی شاه | که چون سنگ را در کلوخیست راه
بخوری چه باید سر افراختن | که نتوان از و طعمه ساختن
درین ره که از سنگ ناید گشاد | چرا سنگ بر سنگ باید نهاد
نویسنده نه مرد سنگ آزمای | سبک سنگ شیوه نمانی بجای
چو نشناسد کفت الهی شه بانوان | به از شیر مردان بهوش و توان
ولیک آنکه این نکته بودی درست | که گوینده جوهر نجستی نخست
ترا کاب [illegible] پر از گوهرست | ملامت به بین تا کرا در خورست
ز دل خاک [illegible] دیده جوهری | همه خانه یاقوت اسکندری
هزار آفرین بر زن خوشخوی | که ما را خردی شود رهنمای
نوشابه این آفرین کرد و گوش | زمین را لب کرد یاقوت نوش
نخست از همه چاشنی ها گرفت | دران جا یکی ماند خسرو شگفت
بوقت شدن کرد با دستگاه عهد | که تا رود در از نوشابه جهد
سکندر چو زان شهرت بارگاه | قریب آمد ملک دید و فتح از خدای
شب از روز رخشنده چون کوی برد | چراغی برافروخت شمعی برد
شه آسایش خواب را کار بست | دلی خفتی دران بیار دیوار بست
سرا از تو آب نوشین برآورد شاه | یکی مجلس آراست چون صبحگاه
بر پیکر نوشابه نوشین بهر | بفال همایون برون شد ز شهر
بگنج آنچه بیرون بیرامنش | تا تارک در آسوده تا دامنش
[illegible] | جهان در جهان خیل و خرگاه دید
[illegible] | نمی بر دره بر در شهریار

[illegible] | کنی داد
چرا از پی سنگ ناخوردنی | در سفله
چو ناخوردنی اند این سفله سنگ | بخوردند
که نیکه این سنگه برداشتند | از ناخورده
ز هیاره آن زن نغز گوی | ز جوهر بجز سنگ
سخن خوب گفتی که جوهر پرست | ز گوهر نباید تهی
مرا گر بود گوهری بر کلاه | مرا جوهر اندازد
چه باید بخوان جوهر اندوختن | [illegible]
ولیکن چو می بینم از رای خویش | [illegible]
زنید توای بانوی پیشین | دم سگ
بفرمود کارند خوانهای خورد | [illegible]
ز خدمت نیاسود چندانکه شاه | [illegible]
بفرمود شه تا وثیقت نبشت | [illegible]
بدان رستگاری که بودش [illegible] | [illegible]
تباوان آن گوی زرین | [illegible]
برآسود تا صبحدم | [illegible]
[illegible] | [illegible]
بپرورشته ماهی که از دست شام | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]
[illegible] | [illegible]

فہرست مضامین عناصر الشہادتین معروف بہ شہادۃ الخلفاء والحسنین

	مضمون
۲	حمد و ثنائے الٰہی نعت سالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم
۳	سبب تالیف کتاب و نام صاحب فرمائش عالی جناب
۵	ثواب رونے کا مصیبت پر حضرت امام حسین کے
۸	وفات جناب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۱۷	حصول شہادت سریہ آنحضرت کا بسبب باقی رہنے اثر زہر کے جو زینب یہودیہ نے دیا تھا
۲۷	خواب دیکھنا حضرت علی کا اور تعبیر دینا آنحضرت کا اپنی وفات
۴۶	زندہ ہونا آنحضرت کا قبر شریف میں اور قبر شریف سے آواز اذان و اقامت کی سننا
۴۵	وفات جناب حضرت فاطمہ زہرا
۷	حال اون پانچوں آدمیوں کا کہ جنکے برابر کوئی دنیا میں نہیں
۵۷	وفات جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
۶۰	حصول شہادت سریہ بصدیق اکبر بسبب باقی رہنے اثر زہر سانپ کے کہ جو آپ کو غار حرا میں کاٹا تھا
۶۲	وصیت کرنا جناب صدیق اکبر کا جناب علی کو واسطے تجہیز و تکفین اپنے کے
۶۴	شہادت جناب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
۶۷	شہادت جناب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
۷۱	سزا قاتلان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
۷۵	شہادت جناب حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ

	مضمون
۸۵	ولادت باسعادت جناب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
۸۸	فضائل خاصہ شاہ زمن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
۹۵	ولادت باسعادت شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا
۹۹	فضائل جان کونین حضرات امام حسنین علیہم السلام
۱۱۷	خبر شہادت امام حسین کی دینا حضرت جبرئیل کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
۱۳۱	تمہید شہادت حضرات حسنین رضی اللہ عنہما
۱۳۸	سبب عداوت باطنی یزید با حضرات حسنین
۱۳۹	سبب عداوت ظاہری یزید با حضرات حسنین
۱۴۳	شہادت سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
۱۵۴	خواب دیکھنا جناب امام حسن کا اور تعبیر دینا سعید بن مسیب کا
۱۵۷	خرابی جعدہ جس نے امام حسن کو زہر دیا تھا
۱۵۸	تخت پر بیٹھنا یزید کا اور بیعت طلب کرنا حضرت امام حسین سے
۱۶۰	مزار نبوی پر رخصت ہونیکو جانا امام حسین کا
۱۶۴	مدینہ منورہ سے کعبہ معظمہ کو جانا حضرت امام حسین کا
۱۶۷	مکہ میں بطلب امام حسین خطوط کوفیوں کا آنا
۱۶۹	کوفہ کو روانہ ہونا حضرت مسلم کا کہ
۱۷۱	پہونچنا حضرت مسلم کا کوفے میں
۱۷۳	آنا ابن زیاد کا کوفے میں بحکم یزید
۱۷۵	بخوف ابن زیاد منحرف ہونا کوفیوں کا حضرت مسلم سے

Marfat.com

135439

صفحہ	مضمون
۱۸۰	شہادت حضرت مسلم رضی اللہ عنہ
۱۹۷	شہادت فرزندان حضرت مسلم
۱۹۸	قتل حارث ملعون قاتل فرزندان حضرت مسلم کا بحکم ابن زیاد کے
۱۹۹	روانگی امام حسین از مکہ معظمہ بکوفہ
۲۰۳	روانہ کرنا حضرت امام حسین کا واسطے اطلاع کوفیون کے اپنے دودھ شریک بھائی کو اور شہید کرنا کوفیون کا آپ کے بھائی کو
۲۰۶	خواب مین دیکھنا امام حسین کا رسول اللہ کو اور آنحضرت کا خبر شہادت دینا
۲۰۷	حراست حر مین حضرت امام کا کربلا مین آنا
۲۰۹	کوچ فرمانا حضرت امام حسین کا باصرار حر کے اور سات رات برابر پھرنا پھر صبح کو اپنے کو مین کربلا مین پانا
۲۱۶	گھیر لینا لشکر اعدا کا امام کو اور ساتوین محرم سے پانی بند کرنا اہلبیت پر
۲۱۷	شدت گرمی پیاس بر اہلبیت اطہار
۲۲۱	طعن کرنا مالک بن عروہ کا حضرت امام پر اور بسبب آپکی کراہت کے جلجانا اوسکا آگ مین
〃	بددعا دینا امام کا ابن اشعث کو اور فوراً مرجانا اوسکا بچھو کے کاٹنے سے
〃	طعن کرنا جعدہ مزنی کا امام کی پیاس پر اور آپ کی کراہت سے مرنا اوسکا حالت استسقا مین
۲۲۲	احوال پر ملال شب عاشورا
۲۲۴	نسبت عذاب قاتلان امام کے آواز غیب کا آنا شب شہادت کو
〃	خواب مین نشان دینا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امام حسین کو آپکے قاتل کا
۲۲۶	طیاری لشکر طرفین بہ صبح عاشورا
۲۲۷	اتمام حجت کرنا امام عالی مقام کا فوج شام سے
۲۲۸	تیر چلانا عمر سعد کا امام حسین پر اور بیان کرنا آپکا نازل ہونا غضب الٰہی کا اوپر تین فرقون کے
〃	تعداد لشکر عمر سعد اور شروع ہونا لڑائی کا
۲۳۰	باہر آنا حر کا لشکر اعدا سے پس امام کے درمیان کرنا اپنے خواب کو امام سے پھر باجازت امام کے لڑنا لشکر اعدا سے
۲۳۱	آنا صفوان کا باجازت عمر سعد کے واسطے واپس لیجانے حر کے اور قتل کرنا حر کا صفوان کو مع اوسکے تین بھائیون کے
۲۳۲	آواز غیب آنا واسطے خوشخبری شہادت حر کے اور شہید ہونا حر کا
۲۳۳	شہادت بھائی و پسر غلام حر کی
۲۳۴	بھیجنا ایک عورت کا اپنے اکلوتے لڑکے وہب نامی کو کہ جسکے بیاہ کو سترہ دن گذرے تھے اور اوسکا مان سے رخصت ہو کر مع عروس کے پاس امام کے آنا

Marfat.com

135439

صفحہ	مضمون
	اور دولہن کا امام سے واسطے دو باتون کے وعدہ لینا اور امام کا قبول فرمانا پھر اجازت امام کے دہب کا لشکر اعدا سے لڑکر شہید ہونا
۲۳۶	شہادت عبداللہ پسر مسلم رضی اللہ عنہ
۲۳۷	شہادت پسران عقیل ابن ابیطالب
۲۳۹	شہادت عبداللہ صاحبزادہ امام حسنؑ
۲۴۰	شہادت قاسم صاحبزادہ امام حسن کی اور حسب وصیت اپنے پدر بزرگوار تعویذ بازو کو معائنہ کرکے اوسپر عمل کرنا
۲۴۳	قتل ہونا ازرق پہلوان اور اوسکے چارون بیٹونکا یکے بعد دیگرے حضرت قاسم کے ہاتھ سے
۲۴۵	شہادت عمر و ابوبکر پسران حضرت امام حسنؑ
//	شہادت ابوبکر و عمر و عثمان و جعفر وغیرہ صاحبزادگان حضرت علی رضی اللہ عنہ
۲۴۶	شہادت حضرت عباسؑ علمبردار
۲۵۰	شہادت حضرت علی اکبر ابن امام حسینؑ
۲۵۴	غلبہ تشنگی کا ہونا حضرت علی اکبر بحالت لڑائی مین اور آپ کا امام حسینؑ کے پاس آکر شکایت پیاس کی کرنا اور امام کا اپنی انگوٹھی اونکے منہ مین دینا اور بسبب کراہت انگشتری کے تسکین پیاس کی ہونا

صفحہ	مضمون
۲۵۵	قتل کرنا حضرت علی اکبر کا طارق کو مع اوسکے لڑکون کے یکے بعد دیگرے اور یکبارگی حملہ کرنا فوج اعدا کا علی اکبر پر اور آپ کا شہید ہونا
۲۵۸	شہادت حضرت علی اصغرؑ
۲۵۹	ممانعت امام باہلبیت برائے نوحہ
۲۶۱	حال جنگ امام بالشکر شام
۲۶۲	آمادہ ہونا حضرت علی اوسط یعنی عابدؑ بیمار کا واسطے لڑائی لشکر اعدا کے اور مانع آنا امام حسینؑ کا لڑنے کفار سے
۲۶۵	پیغام سلام بھیجنا امام عالی مقام کا امتان خیر الانام کو اہلبیت سے
۲۶۶	وصیت فرمانا امام حسینؑ کا امت کو کہ جس کسی پر کسیطرح کی مصیبت واقع ہو تو میری مصیبت اور میرے اہلبیت کی مصیبت یاد کرے
۲۶۹	دوبارہ اتمام حجت کرنا امام کا لشکر شام سے
۲۷۰	بھاگنا فوج اعدا کا مقابلہ امام حسینؑ سے اور للکار کر مستعد کرنا شمر ملعون کا فوج کو واسطے لڑائی امامؑ کے
//	حاضر ہونا زعفر سردار پریون کا پاس امامؑ کے واسطے لڑائی لشکر اعدا کے اور واپس جانا اوسکا بسبب نامنظوری امامؑ کے

صفحہ	مضمون
۲۶۲	شجاعت امام و بزدلی لشکر شام
〃	قتل کرنا امام کا یزید ابلطے کو
۲۶۳	محاصرہ کرنا لشکر اعدا کا امام پر اور ہٹا دینا آپ کا لشکر کو حملہ کر کے اور قتل کرنا آپکا کفار کو
۲۶۴	جانا شمر ملعون کا کچھ فوج لیکر طرف خیمہ اہلبیت کے اور امام حسین کا اوسکو للکارنا اور اوسطرف متوجہ ہو کر اوسکو ہٹا دینا
۲۶۶	جانا امام کا دریائے فرات پر بسبب غلبہ تشنگی کے اور یاد آنا پیاس اہلبیت اور عابد بیمار کا اور آپکا بغیر پانی پینے کے واپس آنا دریائے فرات سے
۲۶۷	خواب مین دیکھنا ایک بزرگ کا حضرت خاتون جنت کو صاف کرتے ہوئے آستین مبارک سے زمین کربلا کو
۲۶۹	طلب بخشش است فرمانا امام کا حالت لڑائی مین
۲۷۰	آپ کی کرامت سے ایک شخص لشکر اعدا کا مسلمان ہونا اور پھر لشکر مین واپس جا کر عمر سعد پر حملہ کر کے شہید ہو جانا
۲۷۲	شہادت سید نا حضرت امام حسین
۲۷۵	حال بنیاد گریہ و زاری سب اہل امام عالیمقام
۲۷۶	لوٹ لینا کوفیون کا خیمہ مبارک سرور کو
۲۷۸	روندنا کوفیون کا گھوڑون سے لاش مبارک کو
〃	ظہور نشانیہائے قیامت روز عاشورا
۲۹۲	برسنا خون کا آسمان سے بعد شہادت کے سات روز تک

صفحہ	مضمون
۲۹۳	پھولنا شفق کا آسمان سے بعد شہادت
〃	نکلنا تازے خون کا پتھرون کے نیچے سے
۲۹۴	نازل ہونا چار ہزار فرشتون کا واسطے مدد امام کے اور بعد شہادت امام کے قیامت تک محاورہ کا رہنا
۲۹۷	نوحہ کرنا جنات کا غم امام عالی مقام مین
۲۹۸	روانگی سرہائے شہدا اور اہلبیت از کربلا بکوفہ
۲۹۹	دفن ہونا لاشہائے شہدا کربلا کا قریب کنارہ فرات کے
۳۰۰	چھپانا خولی ملعون کا سر مبارک کو تنور مین بخوف اپنی بی بی کے اور ظاہر ہونا کرامات سر مبارک کا اوس بی بی پر اور چلا جانا اوس بی بی کا خولی کے گھر سے اوسکو شرمندہ کر کے
۳۰۲	پہنچنا سرہائے شہدا کا کوفے مین
۳۰۳	پڑھنا سر امام کا آیت قرآنی کو بھالک ابن زیاد کے
〃	بے ادبیان کرنا ابن زیاد کا ساتھ سر سرور کے
۳۰۵	کلمات کفر اور خطبہ فتح یزید پڑھنا ابن زیاد کا اور عبد اللہ بن عفیف کا غصے ہو کر اوسکو برا کہنا
〃	ٹپکنا ایک قطرہ خون کا سر مبارک سے ابن زیاد کے کپڑون پر اور اوسکی ران وغیرہ کو توڑ کر زمین مین غائب ہو جانا
۳۰۷	حکم دینا ابن زیاد کا واسطے قتل امام زین العابدین کے اور بسبب ممانعت بعض حضار مجلس کے باز رہنا

Marfat.com

	مضمون
۳	بھیجنا ابن زیاد کا اہلبیت اطہار کو بندی خانہ مین
۴	آیت قرانی پڑھنا سر امام کا وقت بازگشت کے کوفہ مین
۵	روانگی سر ہائے شہدا مع اہلبیت از کوفہ بشام
۶	نمودار ہونا لوہے کے قلم کا غیب سے اور زمین پر لکھنا شعر عربی کا راہ شام مین
۷	ظاہر ہونا کرامت کا سر مبارک سے ایک کنیسہ راہ شام مین اور بعوض دس ہزار روپیہ کے وہانکے راہب کا لینا سر مبارک کو واسطے ایک رات کے اور بمعائنہ نزول تجلیات انوار الٰہی کے راہب کا مسلمان ہونا
۸	رکھا ہوجانا اوس ہزار روپیہ کا کہ جو راہب نے عوض رکھنے ایک رات کے سر مبارک کو شمر ملعون کو دیے تھے اور عوض سکے کے اوسپر آیات قرانی کا ظاہر ہونا
۹	ظاہر ہونا کرامت سر مبارک کا یحیی راہب ہران پر اور مسلمان ہونا راہب کا پھر شمر ملعون سے لڑکر شہید ہونا
۱۰	پہنچنا سر مبارک کا حلب مین اور مسلمان ہونا عزیز ابن ہارون یہودی کوتوال حلب کا اور خواب مین بشارت دینا حضرت موسیٰ کا آنے سر مبارک سے عزیز کو اور ایسا ہی خواب دیکھنا شیرین کنیز حضرت شہربانو کا پھر عزیز اور شیرین کا نکاح ہونا
۱۱	پہنچنا سر مبارک کا ایک منزل مین اور سفر کرنا شمر ملعون کا پچاس نگاہبانونکو واسطے حفاظت

	مضمون
	سر مبارک کے اور آنا حضرت آدم نوح و ابراہیم و اسمٰعیل و عیسیٰ و موسیٰ و دیگر انبیا علیہم السلام و بشریعنا لانا سر انبیا کا مع صحابون کے واسطے آنحضرت سر مبارک کے اور بچشم سر دیکھنا ابو الخنوق کا ان جملہ حضرات کو اور جلکر راکھ ہوجانا انجاس نگاہبانونکا اور نصف مونہہ سیاہ ہوجانا ابو الخنوق کا پھر صبح کو بیان کرنا ابو الخنوق کا کرامت مبارک کو شمر سے
۱۲	پہنچنا سر مبارک کا قریب دمشق کے اور ملتجی ہونا شمر کا ایک پیر مرد مالک تجانہ سے واسطے چھپانے سر کے پھر معائنہ کرنا اوس پیر مرد کا آنے حضرت حوا و سارہ و ہاجرہ و رحیل و کلثوم مشیرہ حضرت موسیٰ و مریم و حضرت خدیجۃ الکبریٰ و بی بی زہرا کو پاس سر کے اور مانع ملہ غیبی کی واسطے دیکھنے ان بیبیون کے اور مسلمان ہونا اوس پیر مرد کا مع تہتر آدمیون کے حضرت عابد کے ہاتھ پر
۱۳	پہنچ جانا اہلبیت اطہار کا دمشق مین
۱۴	حال عجیب یک پیر مرد کا اور مسلمان ہونا اوسکا حضرت عابد کے ہاتھ پر پھر اوسیوقت حالت گریہ مین جان بحق ہونا
۱۵	بے ادبیان کرنا یزید پلید کا ساتھ سر سرور کے
۱۶	شہید کرنا یزید کا سات صحابیون کو
۱۷	دیکھنا سر سرور کو دربار یزید مین ایک سوار گریہ کا

Marfat.com

صفحہ	مضمون
	اور مسلمان ہونا اوسکا پھر قتل کرانا یزید پلید کا اوس سوداگر کو
۳۲۸	رسوا کرنا ایلچی قیصر روم کا یزید کو دربار عام مین
۳۲۹	فضائل حسنین زبانی ایلچی قیصر روم
۳۳۱	تقریر امام زین العابدین با یزید لعین
۳۳۳	قائل ہونا یزید کا امام زین العابدین سے اور استفسار جاننا یزید کا آپ سے اور آپکا بیمار اکر خواستگار ہونا
۳۳۵	لٹکا رہنا سر ہائے شہدا کا دروازہ دمشق پر ایک ماہ تک
″	خطبہ پڑھنا امام زین العابدین کا مسجد دمشق مین
۳۳۶	انتقال فرمانا ایک صاحبزادے کا غم فراق امام مین
″	روانہ ہونا قافلہ اہلبیت کا مع سر شہدا کے شام سے مدینہ منورہ کو
۳۳۷	پونہچ جانا قافلہ اہلبیت کا مدینہ منورہ مین
۳۳۸	ملنا امام زین العابدین کا حضرت ام سلمہ سے
۳۳۹	حال گریہ وزاری اہلبیت کا مدینہ منورہ مین پونہچکر
۳۴۰	مدفون ہونا سر مبارک کا جنۃ البقیع مین
″	رونا امام زین العابدین کا فراق پدر مین
۳۴۱	بہنا آنسوؤن امام زین العابدین کا پرنالہ کے راہ سے بسبب آپکی کثرت گریہ کے
۳۴۲	یاد کرکے رونا امام زین العابدین کا حضرت امام حسین کے ذبح ہونے کو ذبح ہوتے دیکھکر ایک بکری کو
۳۴۳	سزائے قاتلان امام حسین علیہ السلام

صفحہ	مضمون
۳۴۴	رواج دینا یزید پلید کا منہیات شرعی کو مثل شراب خواری و سود و نکاح کرنے حقیقی بہائی بہن کے
	بھیجنا یزید کا مسلم بن عقبہ کو ساتھ بارہ ہزار یا بیس ہزار فوج کے واسطے لوٹنے مدینہ منورہ کے
″	اور شہید ہونا سات ہزار اصحابیون اور تین ہزار اور لوگون کا
	لوٹ لینا گھر حضرت ام سلمہ کا اور بے ادبی کرنا
″	ساتھ مسجد نبوی کے اور خالی رہنا مسجد نبوی کا تین روز تک اذان و نماز سے
	دیوانہ ہوکر رہنا سعید بن مسیب کا مسجد نبوی
۳۵۰	مین واسطے دینے جہاڑو کے اور سننا آواز اذان و اقامت کا قبر شریف سے
″	ہتک حرمت کرنا شامیون کا کعبہ معظمہ کی
″	مرنا یزید پلید کا
۳۵۱	بیٹھنا تخت سلطنت پر پسر یزید کا اور منبر پر جاکے تعریف اہلبیت اطہار اور مذمت اپنے باپ نابکار کی کرکے سلطنت کو ترک کرنا اور در خانہ بند کرکے باقی عمر کو یاد الٰہی مین صرف کرکے راہ آخرت لینا
۳۵۲	حال سلطنت مختار ابن عبید کا
″	بھیجنا مختار کا اپنے غلام کو واسطے بلانے عمر سعد کے اور ملنا حفص پسر عمر سعد کا
″	پوچھنا مختار کا حفص سے حال عمر سعد کا اور پھر پکڑ کر

Marfat.com

صفحہ	مضمون
	آنا عمر سعد کا اور قتل ہونا باپ بیٹے کا
〃	قتل کرنا مختار کا شمر ملعون کو
〃	بھیجنا مختار کا سرہائے اشقیا کو پاس محمد بن حنفیہ کے
〃	اور حکم قتل دینا مختار کا قاتلان امام حسینؑ کو
۲۵۴	بصرہ میں بھاگنا کوفیوں کا خوف مختار سے اور تعاقب کے لانا لشکر مختار کا کوفیوں کو پھر حکم قتل کا دیکے اونکی لاشوں کو جلوا دینا
〃	آنا خولی کا پاس مختار کے گرفتار ہو کر پھر بحکم مختار ساتھ طرح طرح کے عذاب کے خولی کا قتل ہونا
	بھیجنا مختار کا لشکر کو بسرکردگی ابراہیم بن مالک اشتر کے واسطے لڑائی ابن زیاد ملعون کے اور
〃	گرفتار ہو کر آنا اوسکا پاس مختار کے پھر بحکم مختار قتل ہونا ابن زیاد کا
۲۵۵	خرابی لاش ابن زیاد ملعون بسبب غضب الٰہی
	قتل ہونا ایک لاکھ چالیس ہزار شامیوں کا
〃	عوض خون امام حسینؑ کے اور فضیلت ہونا خاندان نبوت کو اور نبیوں پر
۲۵۶	قرار دینا مختار کا محمد بن حنفیہ کو مہدی آخر الزمان اور خود مخبوط ہونا خیال اوترنے وحی کے اپنے اوپر
〃	آمادہ ہونا مختار کا لڑائی عبداللہ بن زبیر سے
〃	آگاہ ہونا عبداللہ بن زبیر کا ارادہ مختار سے

صفحہ	مضمون
	اور بھیجنا مصعب اپنے بھائی کو واسطے لڑائی مختار کے
〃	فتح پانا مصعب کا مختار پر اور آنا مختار کی سر کا روبروے مصعب کے
〃	مسلط ہونا عبدالملک کا کوفہ پر اور مارنا مصعب بن زبیر اور ابراہیم بن مالک اشتر کو
۲۵۷	کدوڑنا عبدالملک کا دارالامارۃ کوفہ کو
〃	بھیجنا عبدالملک کا لشکر کو بسرکردگی حجاج بن یوسف کے واسطے لڑائی عبداللہ بن زبیر کے اور بیحرمتی اور سنگسار کرنا حجاج کا کعبۂ معظمہ کو اور شہید ہونا عبداللہ بن زبیر کا شکست کھا کر
〃	قائم ہونا سلطنت مروانیوں اور بنی امیہ کا شام و عراق و حجاز وغیرہ پر
〃	حال سزائے قاتلان امام حسینؑ در دوزخ
۲۵۸	حکایت عجیب نسبت قاتلان امام حسینؑ
۲۵۹	بموجب حدیث نبوی حق آنا حضرت موسیٰؑ پر نسبت بخشے جانے قاتلان امام حسین علیہ السلام کے
〃	مسلط ہونا شدید سانپ دوزخ کا واسطے عذاب قاتلان امام حسینؑ کے
۲۶۰	سزائے قاتلان امام حسین علیہ السلام
〃	جلکر مرجانا ایک بوڑھے قاتل امام حسینؑ کا شعلۂ چراغ سے

Marfat.com

صفحہ	مضمون
۶۴	شعلۂ چراغ سے جلکر کوئلا ہوجانا ایک قاتل امام حسین کا
//	حال عجیب اوس شخص کا کہ جسنے سر مبارک کو شکار بند سے باندھا تھا
۶۴	ٹوڑھی ہوجانا جعونہ حضرمی کا کربلا میں بسبب پہننے کرتے امام کے بعد شہید ہونے امام کے
//	کوڑھی ہوجانا اسود بن حنظلہ کا بسبب لے لینے تلوار امام کے
۶۴	دیوانہ ہوجانا مالک بن یسار کا بسبب لینے جوشن امام کے اور بہزار خرابی مرنا اوسکا
//	سزا قاتل امام علی اصغر علیہ السلام
//	راکھ ہوجانا سونے کا جو شمر ملعون نے خیمہ سرور سے لوٹا تھا
۶۴	حکایات عجیب نسبت قاتلان امام حسین
۶۴	حال اوس شخص کا جو طواف کعبہ کرتا تھا اور اوسکے مونہہ پر نقاب پڑی تھی جب نقاب اوسکے مونہہ سے دور کی گئی تو چہرہ اوسکا خوک کا تھا اور پوچھنا لوگونکا اوسکے حال کو اور بیان کرنا اوسکا مسخ ہونا اپنی صورت کا
۶۴	تشریف لیجانا حضرت سیدہ کا نیچے عرش کے دن قیامت کو پیراہن زہر آلود

صفحہ	مضمون
//	اور خون میں کفن حسنین کا کاندھے پر لیکر حضرت سیدہ کا عرش الٰہی کو پکڑ کر التماس خون حضرات حسنین کا چاہنا پھر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہاں تشریف لاکر حضرت سیدہ کو منانا
۶۴	حضرت محبوب عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت سیدہ کا باہم ہوکر تصدق گیسوے خاک آلود اور دندان شکستہ اپنے کے اور طفیل خون پاک حضرات حسنین کے امتان عاصی کا بخشوانا
//	تاریخ طبع کتاب
۶۴	اشتہار ممانعت طبع کتاب

تمت

Marfat.com

ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات

المنتہ للہ از تصنیف شریف عالم بی عدیل فقید للمثیل جامع کمالات سوی و معنوی حکیم محمد ناصر علی عنایتپوری رسالہ

ہدایۃ الطالبین

معروف

بہ

تنبیہ الغافلین

حسب ایمای گرامی جناب شیخ عبد العزیز بن حاجی شیخ رجب علی تاجر کتب مطلع واقع لکھنؤ بار دوم

در مطبع خیر الدیار باہتمام محمد زوار شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعالی اللہ کیا کیا قدرتین اپنی دکھاتا ہی
کہ پتلے نور کے بنوا کے مٹی مین ملاتا ہی

کبھی حسنین کو کاندھے پہ حضرت کے چڑھاتا ہی
کبھی سر اونکے نیزے پر چڑھا دور پھراتا ہی

الحمد لمن له البقاء والقدم ولما سواه الفناء والعدم نشكره على ما اعطانا من اجل النعم وجعلنا من خير الامم والصلوة والسلام على سيد ولد آدم صاحب السيف والملاحم والعلم دافع الكرب والبلاء والالم اتباعه متحلون على العرب والعجم وعصيانه محرم سيدنا ومولانا محمد المسموم شهيد الامم وعلى آله واصحابه سيما على صهريه وختنيه عدد شهداء بني آدم خصوصاً على سبطيه المكرمين القمرين الانورين العطشانين المظلومين الشهيدين سيدنا ومولانا ابو محمد الحسن وابو عبد الله الحسين ما تعاقب ايام العاشوراء وشهور المحرم اما بعد مغموم ماتمی پیر حسن غلام حسنین آوارۂ دشت کربلا مسموم زہر بلا اہل حرم وخطا نزد من عین فرات مین خشک لب تشنگین آخر تیر بارانی بلا سے جان بلب فقیر محمد ناصر علی ابن شیخ حیدر علی مرحوم غیاثپوری منیری مولد آروی مسکنا خدمت مین محبان سید نا حسنین اور جان نثاران سبطین مکرمین کے عرض کرتا ہے

Marfat.com

کہ اکثر یہ فقیر واقعات کربلا اور سانحات آل عبا اور روایات درد آمیز اور حکایات رقت انگیز امام قبلتین مظلومین مقتولین شہیدین قمرین نیرین نجمین انورین سراج مشرقین وضیاء بحرین نور عینین انسان عین کونین سبطین ذی النورین ریحانین اعطرین جناب حضرت سیدنا ومولانا ابو محمد الحسن و ابو عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہما ما کان ذکر الشہادتین کے متفرق کتابون مین دیکھہ دیکھہ روتا تھا سیاہی مونھہ کی اشک ماتم سے دھوتا تھا بارہا اس غم سے اوداس رہتا ہر دم بدحواس رہتا حتی کہ جب نام اور سبحان رسول کا یاد پڑ جاتا خار غم دل مین گڑ جاتا دل بے اختیار دھڑکنے لگتا جی وحشت زدہ پھڑکنے لگتا کلیجا پھٹنے لگتا غم سوم اولٹنے لگتا عرصہ دراز سے جی چاہتا تھا کہ ان روایات متفرق کو یکجا کر دیجیے یعنی فضائل اور شہادت مین حضرات حسنین کی ایک کتاب تالیف کیجیے اور عمر بھر پڑھ پڑھ کے اتنا روئیے جی جان کھوئیے کہ مونھہ کی کالک دھو جائے سارا گناہ کہ ریگ کربلا اور قطرات فرات سے بھی بالا ہی محو ہو جائے ایک دن اسی فکر مین محو ہوتا تھا حالات کربلا یاد کر کر رو رہا تھا حضار مجلس کا مونھہ تکتا تھا مگر کوئی حرف مونھہ سے نہ بول سکتا تھا اتنے مین شیدائی ذکر آل عبا والہ خاندان لافتی انور حدقہ اتقا نور حدیقہ اہتدا محب سادات مجمع سعادات عاشق اصحاب عظام شیفتہ آل کرام سراپا دانش و تمیز شیخ عبد العزیز بن مظہر انوار لم یزلی حاجی شیخ رجب علی صاحب لکھنوی لکھنو سے آئے بعد ساعت حرف مطلب زبان پر لائے کہ مینے ناصر الابرار چھپوائی بفضلہ تعالی تمنائے دلی بر آئی اب ایک غرض دوسری لایا ہون فقط اسی غرض کے لیے اسقدر طول مسافت طی کر کے آیا ہون کہ اب ایک کتاب بیان واقعات کربلا اور فضائل و شہادت مین سیدنا حسنین ریحان مصطفی کی تالیف کر دیجیے بہت جلد تصنیف کر دیجیے روایتین صحیح ہون مضامین ملیح ہون معتبر کتابون سے منقول ہو تا عند اللہ و عند الناس مقبول ہو فقیر نے چند اسمین عذر کیا مانا نہین عرض ہین طول یا حال دل کا جانا نہین آخر سینے پر سل انگارے پر داغ کھا کر کلیجا تھام کر قلم مصیبت رقم اوٹھایا بہت جلد رو رو کر آنسو سے کاغذ دھو دھو کر حسب تحریر لایا بیان وفات حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت حالون جنت

Marfat.com

رضی اللہ عنہا و حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ او شہادت سے جناب خلفاے ثلثہ رضوان اللہ علیہم کے ابتدا کلام کیا اور فضائل اور شہادت پر حضرات حسنین کے اختتام کیا اور چونکہ یہ کتاب مجمع بحرین ہی اسلیے نام اسکا **عناصر الشہادتین** ہی جسنے واقعات کربلا کے دیکھنے کی ہوس ہی اوسے مطالعہ اسکا بس ہی آب احباب سے تمنا ہی کہ اگر اسکی سیر کرین تو بحق مؤلف عاصی دعاے خیر کرین اور اگر کہین کسی روایت مین لغزش پائین تو خنجر طعن اس تر دامن تشنہ لب کے گلے پر نہ چلائین یا توعین عنایت سے معاف کردین یا اوسے اشک دیدہ سے دھو کر صاف کردین **شعر**

رسول پاک پہ بھیج ای خدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

اما بعد اب ناصر لو تحریر ہی سکتا ہی قلم ہاتھ مین لیے کاغذ کا مونہہ تکتا ہی سیاہی غم سے مثل صوف پوشون کے سیہ پوش ہی دوات رنج والم سے مدہوش ہی جو بیان ہی وہ نشتر رگ جان ہی ہر ایک بیت بیت الاحزان ہی مصرعہ مصرعہ پر غم ہی جو نقطہ ہی وہ قطرۂ دم ہی جو مضمون ہی درد و غم سی مشحون ہی ہر سطر صف ماتم ہی حرف حرف حلقہ نشین الم ہی ہر طرف سی گھٹا غم کی گھری آتی ہی دل تڑپتا ہی جان نکلی جاتی ہی اور کیونکر نہو کہ اب حال پر ملال واقعات قیامت نما یعنی ماجرای وفات حضرت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم و جناب زہرا رضی اللہ عنہا و حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ و شہادت خلفاے مصطفے و امام دوسرا شہید کربلا کا ہی کیسا امام عالی مقام آئینہ رسول نما آیۂ آیۂ نما مصداق سوۂ ہل اتی معنی مودت فی القربی سبط و ریحان رسول نضیعہ و جان بتول لخت جگر علی مرتضی قوت بازوی حسن مجتبی نور صدقہ فاطمہ زہرا نور حدیقہ خدیجہ کبری راکب دوش رسول زیب آغوش بتول ساقی کوثر کا نواسا عین فرات پر قطرۂ آب کا پیاسا شہید رنگین پیرہن قتیل خونین کفن تیر لیے بشیہ بلا ثابت قدم مقام رضا رضا جو جسکے مزاج نازک کا جلیل گہوارہ جنبان جسکا جبرئیل جد امجد جسکے رسول اکرم خال جسکے قاسم مکرم

والد ماجد جسکے علی اعظم حسن جسکے برادر معظم جعفر طیار جسکے عم معظم صدیق جسکے ہمدم فاروق جسکی قدر کے محرم عثمان جسکے شریک درد والم امام الثقلین جان کونین سلطان دارین مولی القبلتین سیدنا ومولانا ابو عبد اللہ الحسین رضی اللہ عنہ شعر جائیکہ ہست نام حسین

بلای او | رحمت نزول میکند از کبریای او

روایت ہی کہ جو کوئی مصائب وواقعات وسیدنا امام حسین کے یاد کرکے روتا ہی بخیال اونکے صدمات کے آنسو سے رومال بھگوتا ہی یا بہ تکلف اپنی رونی صورت بناتا ہی آنکھون مین آنسو بھر لاتا ہی تو وہ شخص مستحق دخول جنات تحتہا الانہار ہوجاتا ہی حق تعالی اوسپر مینہہ رحمت کا برساتا ہی نظم

حوران زہر فاطمہ آغاز کردند

بر غرفہاے جنت ماوا گریستن | اور ہود وجد وید رروز نہمس
باید بجاے این ہمہ ما را گریستن

بے نالہ وخروش مباشید یک نفس | قانع چرا شوید بہ تنہا گریستن

روایت ہی کہ جو کوئی قطرہ آنسو کا غم وماتم مین سیدنا امام حسین کے اپنی آنکھونسے بہاتا ہی تو حق تعالی اوس قطرے کو صدف کرامت مین جمع کرکے دُرِ بے بہا بناتا ہی پھر اوسے رشتہ اعمال مین اوسکے گوندھ کر ایک ہار انمول بناکر کے گلمین اوس رونے والے کے پہناتا ہی اور قیمت اوسکی ہر بازار قیامت کے خلق پر کھلے گی یعنی بہشت برین اوسکے رہنے کو ملیگی نظم

ہر قطرہ اب دیدہ کہ در ماتم حسین | ریزی ز دیدہ دانہ دلیست شاہوار
آنرا بہ رشتہ عملت در کشد ملک

پس روز حشر پیش تو آرند آشکار | واندر ادای ہر گہری جوہری فضل
بر تو نثار جوہر رحمت کند نثار

روایت راحت القلوب مین ہی کہ بغداد مین ایک بزرگ تھے جسوقت اونھون نے خبر شہادت کی سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی سنی بباعث دوستی خاندان رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اونپر عجیب حالت طاری ہوئی اور اسقدر سر اپنا زمین پر پٹکا کہ نہر خون کی اونکے سر سے جاری ہوئی بیت

زاندوہ این ماتم جان گسل | روان کرد از دیدہا خون دل

آخر اسیطرح سر پٹکتے پٹکتے مرگئے دنیا سے سفر کر گئے اوسی رات کو لوگون نے اون بزرگ کو خواب مین دیکھا کہ آگے سیدنا امیر المومنین

Marfat.com

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے کھڑے ہین اور گلے مین اونکے ہار عزت اور کرامت کے پڑے ہین پوچھا کہ حق تعالی نے تمھارے ساتھ کیا کیا کہا سب میرا گناہ بخش دیا اور مجھے حکم ہوا کہ چونکہ تو دوستدار خاندان مصطفی علیہ الصلوۃ والسلام اور محب اور جان نثار امام عالی مقام کا ہی اسلیے تجھے فرمان ہوتا ہی کہ حضوری امیر المومنین امام حسن کے رہا کر بیت احسین جان گرامی فدا ای بہت کردہ روست است اگر جان کند فدای حسین

روایت شیخ سہل بن عبد اللہ کہتے ہین کہ مین عاشورے کے دن غم سیدنا امام حسین سے رو رہا تھا اونکی مصائب کو یاد کر کر بیقرار ہو رہا تھا اور جی مین کہتا تھا کہ اگر مین اوسدن اپنی بدنصیبی سے وہان حاضر نہ تھا کہ شاہ کربلا کے آگے کفار اشرار سے لڑکے اپنا گلا کٹاتا حضرت پر قربان ہو جاتا تو بارے آج تو اسکی حسرت مین کچھ تھوڑا رو لون خون دل سے دامن بھگو لون پھر اوسی رات کو اپنی بخت بیداری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا ای سہل قسم ہی ذات کبریا کی کہ ایک قطرہ بھی تیرا آنسو جو مصیبت مین میرے فرزند دلبند نور عین حسین کے بہایا ہی بیکار نجائیگا اور اس رونے کے بدلے جو تو آج روتا ہی کل حق تعالی تجھے اجر جزیل اور ثواب جمیل عنایت فرمائے گا کہ محاسبان تختہ خاک اوسکے حساب سے گھبرائین گے اور دبیران خطۂ افلاک اوسکے شمار سے عاجز ہو جائینگے **قطعہ** یاد حسین گر بکن گریہ کزین گریہ پیدا شود آبروے ✤ ہر آن نامہ کز خطا شد سیاہ ✤ بدین گریہ کردن توان شست شوے

روایت ہی کہ سلطان کونین حضرت امام حسین قیامت کے دن عرصات محشر مین ساتھ چہرۂ خون آلود اور کفن رنگین کے تشریف لائینگے اور جناب باری مین التجا فرمائینگے رَبِّ شَفِّعْنِي فِيمَنْ بَكَى عَلَى مُصِيبَتِي خداوندا جو کوئی دنیا مین میری شہادت اور مصیبت اور غریبی اور محرومی اور مظلومی اور بے کسی اور بے بسی اور بے برگی اور گرسنگی اور تنہائی اور یکتائی پر رویا ہی میرے غم مین دامان کو بھگویا ہی

تو اوسے میرے اس چہرۂ اغشتہ بخون اور پیرہن گلگون کے بہا مین بخش دے
میری شفاعت اوسکے حق مین قبول کرنے پس حق تعالیٰ شفاعت کو اوس جناب کی
قبول کرلے گا گناہ اون لوگون کے کہ غم امام مین روئے ہین بخش دیگا **بیت**
گر آب زنی بگریہ راہِ شہدا ٭ بخشند گناہ تو بشاہِ شہدا ٭ **روایت** امام علی بن
موسیٰ رضا سے منقول ہی کہ جب حق تعالیٰ نے واسطے فدیہ اسمٰعیل علیہ السلام کے بہشت سے
مینڈھا بھیجا اور ابراہیم علیہ السلام نے اوسکو ذبح کیا پھر دل مبارک مین اوس شیر دلیر کے
یہ خیال ہوا کہ اگر مین اس مینڈھے کی عوض اسمٰعیل ہی کو اپنے ہاتھ سے
ذبح کرتا تو ثواب عظیم پاتا پس حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے ابراہیم
تمامی مخلوق مین سے تم کسکو زیادہ دوست رکھتے ہو خلیل اللہ نے
عرض کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ حبیب اور صفی تیرے ہین
پھر ارشاد ہوا کہ اونکو زیادہ دوست جانتے ہو یا اپنے کو عرض کی
قسم تیری کہ اونکو اپنی جان عزیز سے عزیز تر اور دوست تر جانتا
ہون پھر فرمان پونہچا کہ فرزندان کو اونکے زیادہ دوست جانتے
ہو یا اپنے فرزندونکو خلیل اللہ نے جواب دیا کہ فرزندان امجاد اونکے میرے نزدیک میری ساری
اولاد سے دوست تر اور محبوب تر ہین **بیت** آنکس کہ ترا شناخت جان را چہ کند ٭
فرزند و عیال و خان و نان را چہ کند ٭ پھر حق تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ ای خلیل ایک
فرزند کو فرزندان بزرگوار سے اونکے بڑے جور و ایذا اور نہایت ظلم و جفا سے غریب
اور تنہا بھوکا پیاسا دشت کربلا مین شربت شہادت کا پلائینگے اور سارے مال و
اوس فرزند ارجمند کے لوٹ لینگے خاک مین ملائینگے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ثمہ اس
واقعہ جانکاہ کا اور حادثہ ہوش ربا کا سنکر کے حالت رقت مین آئے اور قطرات حسرات
اشک کے چشمان غم دیدہ سے بہائے خطاب آیا ای ابراہیم ثواب رونے کا تمھارے

امام حسینؑ پر اور جو تم اونکی مصیبت کو یاد کرکے دل مین کڑھے برابر اوس ثواب کے ہی کہ اپنے ہاتھ سے تم اپنے فرزند ارجمند اسمٰعیل کو میری راہ مین قربان کرتے یا رہ مقام غور ہی کہ مصیبت مین سیدنا امام حسینؑ کے رونیکا کسقدر ثواب ہوتا ہی کتنا فضل رب الارباب ہوتا ہی **شعر**

رسول پاک پہ بھیج ای خدا درود وسلام — علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام
قیامت سے نہین کچھ کم وفات شہ عالم — کہ جسکے ذکر سے ناصر کلیجا تھرتھراتا ہی
یہ کیا ہی آسمانسے آج جو یہ اشکباری ہی — زمین و آسمان مین کیون یہ جوش آہ و زاری ہی
یہ کیون جبرئیل کی آنکھون سے بحر خون جاری ہی
گھٹا غم کی فلک پہ چھا گئی ہی کسلیے ہر سو — بظاہر ایک کو بھی اپنے دلپر کچھ نہین قابو
ہوا بدلی ہی کیون دنیا اندھیری آج ساری ہی
یہ کھل بل ہو گئی پیغمبرون کسلیے سدم — پرے باندھے ملک روتے چلے آتے ہین کیون پیہم
زبان پر سب کے کیون صل علی باآہ و زاری ہی

دنیا جای آزمایش ہی نہ مقام عیش و آسایش ہی دو دن کی زندگی ہی عبادت کی تو خیر نہین تو سراسر شرمندگی ہی آدمی گدا ہی یا شاہ ہی نبی ہو یا امت دونونکی یہی راہ ہی **شعر**

دربارگاہ حشر چہ سلطان چہ بینوا — بر آستان مرگ چہ دربان چہ بادشا

موت کی گھر گھر جاری ہی مگر کسیکو سوجھی نہین کل شئی ہالک قول باری ہی مگر کوئی بوجھے نہین حو دم ہی جو پل ہی جو گھڑی ہی موت سر پر اپنا وقت تاک رہی ہے کھڑی ہی **شعر**

رہنا نہین کسیکو چلنا ہی سبکو آخر — دو چار دن کے خاطر یان گھر ہوا لو پھر کیا

کوئی ملک ہو یا نبی ہو پیر و جوان ہو یا صبی ہو شاہ ہو یا وزیر امیر ہو یا فقیر منشی ہو یا دبیر صغیر ہو یا کبیر حکیم ہو یا طبیب بلہ ہو یا لبیب بقراط ہو یا مسیح خوشنویس ہو یا شاعر فصیح عالم ہو یا عامل عارف ہو یا کامل پہلوان ہو یا ضعیف وضیع ہو یا شریف

Marfat.com

فاسق ہو یا زاہد کافر ہو یا ساجد موت کسیکو چھوڑتی نہین ہر دم دم نکالنے کو آمادہ ہی ہاتھ

موڑتی نہین رباعی | ظالم تجھے کیا خواہش دنیا ہی | پیوند زمین ہر کوئی محتاج غنی ہی
جو فاقہ و سنجاب پہنتے تھی ہمیشہ | سوتے ہین تلی خاک گلے مین کفنی ہی | اس گھڑی سنگ مرمر کے

محل مین جو بڑے عیش سے جیتے ہین لبنی تانے سوتے ہین وہ اوس گھڑی مرمر کے آغوش غضب مین مادر نامہربان قبر کے پڑے بجاے شیر خون جگر پیتے ہین اور زار زار روتے ہین انگوٹھے حسرت کے چاٹ رہے ہین اونگلیان افسوس کی کاٹ رہے ہین آہ ابھی جو یار و آشنا کے ساتھ ہنس رہے ہین نظر پھیری تو گور مین پڑے ہین سانپ بچھو اونکو ڈنس رہے ہین **نظم** کہان سلیمان کہان سکندر کہان ہین جم اور کہان ہین دارا ٭ یہ سب کے سب خاک کے تھے تیلے بگاڑ ڈالے بنا بنا کر ٭ مسافران عدم کو یہ کیسی نیند آ گئی الٰہی ٭ کہ جیسے سوئے نہ پھر کے چونکے تھکے ہم اونکو جگا جگا کر ٭ یا در حیرت اور عبرت کا مقام ہی کہ جب روح کونین جان دارین شہنشاہ ہر دو سرا سرور انبیا حبیب خدا اصل موجودات سبب وجود کائنات سید ولد آدم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنکے لیے حق تعالیٰ نے دونون جہان کو بنایا کتم عدم سے وجود مین لایا دنیاے دنی کو چھوڑا حق سے جا ملے رشتۂ زندگی کو توڑا تو ہم تم کیا عمر دو روزہ پر اعتماد کرین ایسے جینے پر دل شاد کرین حق یہ ہی کہ اللہ بس ہی باقی ہوس ہی **رباعی** اندیشہ ز مرگ مصطفےٰ باید کرد ٭ شادی و طرب جملہ رہا باید کرد ٭ چون سید ہر دو کون جاوید نماند ما را طمع خام چرا باید کرد ٭ **روایت** ہی کہ دسوین سال ہجرت کے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی وفات کا حال معلوم ہوا تو مسجد مین آکر آپنے خطبہ پڑھا کہ ایک بندیکو حق تعالیٰ نے دنیا مین ناز و نعمت کے ساتھ رہنے اور مرنے کا اختیار کیا اوسنے دنیا کو اختیار نکیا آخرت ہی کو اختیار کیا شیفتۂ جمال اور عاشق صادق ابوبکر صدیق اس نکتے کو سمجھکر رونے لگے اور رائحہ انتقال حبیب متعال اس کلام سے پاکر جی جان کو

Marfat.com

کھونے لگے اور کہنے لگے بلکہ ہم اپنے مادران اور پدران اور جانون اور مالون کو آپ پر قربان کرتے ہین یا رسول اللہ ہمارا کیا حال ہوگا آپ نے فرمایا ابوبکر مت روؤ بیقرار مت ہوؤ پھر اوسی سال آپ نے حج ادا کیا اور بتاکید تمام احکام دین کے یارونکو تلقین فرماکے کلمات رخصت باصد حسرت ورقت فرمانے لگے کہ شاید آیندہ سال پھر اتفاق حج کا نہووے پھر فرمایا کہ قیامت کے دن حق تعالی تم لوگون سے میرا حال پوچھیگا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور تمھارے ساتھ کیسے رہے سو تم لوگ کیا کہوگے سب حضار نے کہ لاکھ آدمی سے زیادہ تھے عرض کی کہ آپ نے احکام الٰہی بخوبی پونہچائے اور نصیحت است کی بخوبی فرمائی پس آپ نے انگشت شہادت آسمان کی جانب اوٹھاکر تین بار فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ خداوندا گواہ رہ شعر

رسول پاک پہ بھیج ای خدا درود وسلام	علی وفاطمہ حسن وحسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ اسی سال مین بروز عرفہ جمعے کے دن یہ آیت اوتری اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ آج مینے دین تمھارا پورا کردیا اور نعمت اپنی تمپر تمام کردی مسلمانون کو اس بات سے بڑی خوشی ہوئی مگر باریک بینان صحابہ جس طرح حضرت ابوبکر صدیق اس آیت سے قرب زمان قیامت نشان سمجھ گئے اسواسطے کہ حضرت کا دنیا مین رہنا اور یہ سب ذیتون کا سہنا فقط واسطے اکمال دین اور تکمیل ناقصین کے تھا جب دین کامل ونعمت حق پر شامل ہوگیا تو حضرت کو دنیاے دنی سے کیا کام ہی اور انھین دنون مین سورہ اِذَا جَآءَ اُتری آپ نے جبرئیل امین سے فرمایا کہ ای جبرئیل امین اس سورے سے بوی مرگ آتی ہی یعنی یہ سورہ خبر موت کی سناتی ہے جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی جو یہی رضاے مولا ہی تو اس دنیا سے بہر صورت آخرت آپ کے لیے اولی ہی آخر آپ نے حجۃ الوداع سے فارغ ہوکر مدینہ منورہ مین قدم رنجہ فرمایا اور اہل بقیع اور شہداے

Marfat.com

اُحد کے واسطے دعاے مغفرت فرما کے آپ نے کوچ کا حال لوگونکو سُنایا اسکے بعد آپ اکثر تسبیح اور استغفار اور گریہ مین مشغول رہتے لوگ کہتے یا رسول اللہ آپ موت کی خوف سے روتے ہین اتنا بیتاب ہوتے ہین فرماتے نہین بلکہ امت کی قبر کی تنگی اور لحد کی تاریکی اور قیامت کے احوال یاد کر کر روتا ہون بیقرار ہوتا ہون نظم

جہان کا باغ تاراج خزان ہی | اوجڑتا ہمصفیر گلستان ہی
قیامت ہی قیامت ہی قیامت | رسول اللہ گر مانع نہوتے
کہین کیا بندگی بیچارگی ہی | فقط رونے ہی کی رخصت ملی ہے

جناب سرور عالم کی حلت سر اپنا پیٹ کر ہم جان کھوتے
روایت ابن مسعودؓ

کہتے ہین کہ آپنے اپنی وفات کے ایک مہینے قبل خواص اصحاب اور عمدہ احباب کو حضرت عائشہ صدیقہ کے بلایا پھر ہم لوگون کو دیکھکر نہایت رحمت اور شفقت اور غلبہ درد فرقت سے ہم لوگونکی بیکسی اور غربت پر نظر کر کے رونے لگے بیقرار

نظم

ہونے لگے | وداع یارو دیارم چو بگذرد بخیال | شود ہنازلم از آب دیدہ لالہ مال
میان آتش سوزندہ ممکن ست آرام | ولے در آتش ہجران قرار و صبر محال

پھر فرمایا مرحبا بکم اللہ وَرَحِمَکُمُ اللہُ وَھَدَاکُمُ اللہُ اے یارو وصیت کرتا ہون تمکو ساتھ تقوے اور خوف الٰہی کے اور عذاب الٰہی سے تمکو بہت ڈراتا ہون اور تمھین خدا کے حوالے کر کے تمپر حق تعالیٰ کو اپنا خلیفہ بناتا ہون چاہیے کہ کوئی کسی مخلوق پر ظلم اور تکبر اور فساد نکرے خدا کے شہرون کو غلہ اور گناہ سے برباد نکرے یارو اب ہمارے تمہارے درمیان فراق کا دن قریب آگیا سفر آخرت مجھے بھا گیا اور کیا اس حال کے سنتے ہی زار زار رونے لگے مرغ بسمل کی طرح تڑپ بیتاب ہونے لگے

نظم

محبو آپکے ماتم مین رو لو + مژہ مین اشک کے موتی پرو لو + اگرچہ الفت غیر الوری ہی
مقام گریہ ہی رونیکی جا ہی + پھر صحابون نے با دیدۂ گریان و سینۂ بریان ضبط گریہ کر کے سینہ پر پتھر دھر کے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے برے دن

Marfat.com

کب آئینگے آپ نے فرمایا کب حلت فرمائینگے فرمایا زمانہ فراق بہت ہی قریب ہے عرض
کیا یا رسول اللہ آپ کو غسل کون دیگا فرمایا مردان اہلبیت جو ہمسے قرابت مین قریب
ہون پوچھا یا رسول اللہ کس کپڑے کا آپ کو کفن دیا جائیگا فرمایا اسی کپڑے مین جو مین
پہنے ہون اور اگر چاہو حبرہ مصری یا حلہ یمنی یا اور کوئی کپڑا سفید جیسا چاہو پوچھا
یا رسول اللہ آپ کے جنازے کی نماز کون پڑھاوے گا اتنے مین کسی سے
ضبط گریہ نہو سکا سب کے سب دل بیقرار زار زار بے اختیار رونے لگے جی جان
کھونے لگے آپ بھی نہایت شفقت سے ہماری غریبی پر آنسو بہانے لگے اور رو کر
فرمانے لگے یار وصبر کرو دل پر جبر کرو اور جزع فزع نکرو رحمت خدا کی تمپر نازل ہو
اور اللہ تمھارے گناہ آپ مغفرت سے دھووے اور ہماری طرف سے تمکو جزای خیر دیوے مجھے نہلا
کفنا کر اسی گھر مین کنارہ قبر کے رکھکر سب کے سب ایک لحظہ جدا ہو جائیو یار وَاَوَّلُ مَنْ یُّصَلِّیْ عَلَیَّ
رَبِّیْ پہلے میرا پروردگار خود بذات خاص انزال رحمت خاص فرمائیگا پھر جبرئیل میری نماز پڑھینگے پھر میکائیل
پھر اسرافیل پھر عزرائیل ساتھ سب لشکر فرشتون انکے اسکے بعد مردان اہلبیت پھر عورتین انکی پھر تم لوگ
فوج کی فوج آکر ہماری جنازے کی نماز پڑھ لیجیو اور نوحہ اور فریاد سے مجھے ایذا نہ دیجیو اور جو جو صحابہ
ہمارے غائب ہین اونکو میرا سلام کہنا اور میرے پیرو ان امتکو قیامت تک میرا سلام پہنچاتی رہنا **شعر**
روزیکہ تو سلام باشد مارا ٭ آنروز فلک غلام باشد مارا ٭ پوچھا یا رسول اللہ آپکو قبر مین کون
داخل کریگا فرمایا مردان اہلبیت کی کہ اونکے ساتھ فوجین فرشتونکی ہونگی کہ وے تمکو دیکھینگے اور تم اونکو نہ دیکھوگے نظم
جانہا در آتش ست کہ جانان ہمی رود ٭ سیلاب خون ز دیدۂ گریان ہمی رود ٭ یعقوب را ز یوسف خود دور میکنند
خاتم برون دست سلیمان ہمی رود ٭ آدم وداع سایۂ طوبیٰ ہمیکند ٭ خضر از کنار چشمۂ حیوان ہمی رود
روایت ہے کہ گیارھوین سال ہجرت کے اٹھائیسوین صفر بدھ کے دن آپ کو
حضرت میمونہ کے گھر مین پہلے درد سر بشدت شروع ہوا اور ظہر کے بعد زیادتی مرض
کی ہوئی اور چودہ دن آپ بیمار رہے دو دن صفر کے اور بارہ دن ربیع الاول

اور یہی مشہور ہی اور بعضون نے کہا کہ آپ سہ روز بیمار رہے بائیسوین صفر کو شنبے کے دن بیمار پڑے اور پیر کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول کی رحلت فرمائی اور اسی قول کو علمانے ترجیح دی ہی اسواسطے کہ بالاتفاق حضرت سیدہ خاتون جنت بعد آپ کے پورے چھ مہینے مین تیسری رمضان کو قضا کی ہی شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام	علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ حسینؑ پہ بھی مدام

روایت ہی کہ جب آپ کو کچھ درد سر شروع ہوا تو آپ نے حضرت علی اور چند صحابہ کو اپنے ہمراہ لے کر جنۃ البقیع مین جاکر اہل گورستان کو سلام اور چند خطاب کرکے یارونکو فرمایا کہ جبرئیل ہر سال مجکو قرآن ایکبار سناتے تھے اور امسال دو بار سنایا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ میری موت آگئی سوائے علی حق تعالی نے مجکو مخیر کیا درمیان خزائن دنیا اور ہمیشہ زندہ رہنے کے اور درمیان لقائے اور جنت اپنی کے سو مینے لقائے پروردگار اور بہشت کو اختیار کیا آی علی جب مین اس جہان سے قضا کر جاؤن تو تمھی مجھے غسل دینا اور ستر عورت کا بہت لحاظ رکھنا اسواسطے کہ جسکی نظر میرے ستر عورت پر پڑے گی وہ فوراً اندھا ہو جائے گا عذاب الیم پائے گا اور بعد میرے غسل کے جسقدر پانی میری ناف کے نیچے اور دونون آنکھون کے حدقے مین جمع ہو اوسکو تم پی لینا اور کسیکو نہ دینا تا برکت اوسکے میراث علوم پیغمبران اولین وآخرین کی تمھارے نصیب ہوگی رحمت الہی تمھارے قریب ہوگی پھر آپ وہان سے گھر تشریف لائے اور کلام رخصتی لوگون کو سنایا

روایت ہی شعر جناب عائشہؓ باچشمان غمگین بیان کرتی ہین یہ حال سے کہ جب آپ بقیع سے تشریف لائے تو میرا سر دکھتا تھا مینے کہا وا راساہ ہائے میرا سر دکھتا ہی شعر ہی ایسا مجھے درد سر آگئی ہی کہ گویا اجل سامنے ہے کھڑی آپ نے فرمایا وا راساہ بلکہ میرا سر دکھتا ہی پھر آپ نے ہنس کے فرمایا کہ جو میرے

Marfat.com

سامنے تمھاری وفات ہو تو مین اچھی طرح تمھاری تجہیز وتکفین کرون اور تمھاری نماز پڑھکے
اور تمھارے لیے دعاء استغفار کرکے تمھین دفن کرون مینے کہا گویا آپ بھی چاہتے ہین
کہ مین مرجاؤن سو واللہ آپ مجھے کفنا دفنا کے اوسی دن میرے اسی حجرے مین
کسی اور بی بی کے ساتھ عروسی فرمائینگے اور میری محبت کا کچھ خیال نہ لائینگے پس
آپ نے مسکرا کر فرمایا بَلْ اَنَا وَاَرَاسَاہُ یعنی ای عائشہ تم اپنے دردسر کا حال
کیا سناتی ہو ابھی اپنی موت کا کیا ذکر لاتی ہو ابھی تم بہت زندہ رہوگی تکالیف
دنیا سہوگی بلکہ میرا سر مارے درد کے پھٹا جاتا ہی سامان میری موت کا نظر آتا ہی
خیر پہلے ہم ہی چلے آخرت مین اب چندے تمسے جدا رہینگے درد تمھاری مفارقت کا
سہینگے اور اگر ہم تمھارے بعد مرتے تو بہت اچھا ہوتا کہ دونون آدمی وہان باہم
آرام کرتے **نظم** ای دوستان نہان بکشید آہ سنوک ٭ کامد زبان نعرہ و پیدا گریستن
بی نالہ وخروش مباشید یکنفس ٭ قانع چرا شوید بہ تنہا گریستن ٭ **روایت** ہی کہ پھر درد
آپ کا بڑھنے لگا اور آپ باوجود اسکے ہر روز ہر ایک بی بی صاحب کے گھر تشریف
لے جاتے حتیٰ کہ جب طاقت رفتار جاتی رہی تو حسب اجازت صحابہ آپکو کسی کپڑے مین
اوٹھا کر جس بی بی صاحب کی باری ہوتی اونکے گھر پونہچا دیا کرتے اور آپ ایسی حالت
مین بھی ہر روز اسی طرح ازواج طاہرات کے پاس جاکر رعایت قسم کی کیا کرتے
اور ہر روز پوچھتے اَیْنَ اَنَا غَدًا کل مین کہان رہونگا ازواج مطہرات نے سمجھا
کہ شاید عائشہ صدیقہ کے گھر تشریف رکھنا منظور ہی سب بیبیون نے عرض کی
کہ ہم سب راضی ہین کہ آپ ایام مرض تک عائشہ صدیقہ کے گھر تشریف رکھین تب
سرور انبیا مسافر ملک بقا اوسی شدت مرض مین ایک ہاتھ حضرت عباس کے کاندھے
اور ایک ہاتھ حضرت علی کے دوش پر رکھے ہوئے اور پشت نازنین کا سینۂ فضل سے
سہارا کیے ہوئے پاے مبارک زمین سے گھسٹتے ہوئے بڑی تکلیف سے حضرت عائشہ

Marfat.com

صدیقہ کے گھر تشریف لے گئے پھر سب ازواج طاہرات وہین پر آتی تھین اور خدمت بجالاتی تھین پھر تو آناً فاناً درد سر بشدت بڑھنے لگا تپ کا زور ہوا دم چڑھنے لگا اشعار جان و دل مبتلائے درد ہوئے ۔ یک بیک ہاتھ پاؤن سرد ہوئے ۔ تپ سے دل و دو ہاتھ اچھلنے لگا بس کلیجا سا کوئی ملنے لگا ۔ روایت ہی صحیحین مین کہ ایام مرض موت مین آپنے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ تم اپنے باپ ابوبکرؓ اور اپنے بھائی عبدالرحمن کو بلا بھیجو کہ مین تمھارے باپ ابوبکرؓ کے لیے عہدنامہ خلافت کا لکھدون اور اونکو اپنا ولی عہد کردون تاکہ کوئی اور کہنے والا نہ کہے کہ مین ابوبکرؓ سے خلافت کے لیے اولی ہون حضرت عائشہؓ نے فرمایا اسکی کچھ ضرورت نہین اللہ تعالی اور مومنین خود بغیر ہمارے باپ ابوبکرؓ کے اور کسی کو خلیفہ مقرر نہ کرینگے **شعر**

رسول پاک پہ بھیج ای خدا درود و سلام	علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی کہ خیبر مین زینب یہودیہ نے بکری کے دست کے گوشت مین زہر ملایا اور اوسے بریان کرکے حضور نبوی مین کھانیکو بھجوایا آپ کو دست بہت پسند تھا ایک لقمہ اوسمین سے مونہہ مین لیا اوس گوشت نے زہر ملانے کا حال حضرت سے کہدیا آپ نے سب صحابی کو فرمایا اسے نہ کھاؤ اسمین زہر ملا ہی بشر بن براء صحابی نے اوسمین سے کچھ کھا لیا تھا فوراً بدن اونکا سبز و سیاہ ہوگیا اور اوسیوقت قضا کر گئے اور آپ کو بھی اوس وقت اوسی سم کے اثر سے درد سر اور بخار شدید عارض ہوا آپ نے زینب کو بلا کر پوچھا اوس نے کہا حضور ہان مینے زہر دیا ہی یہ فعل شنیع مینے کیا ہی مگر آپ نے زینب کو باعث حلم کے کچھ کہا نہین اسواسطے کہ آپ اپنے نفس کے واسطے کسی سے بدلا لیتے نہ تھے کچھ سزا دیتے نہ تھے اور چونکہ منظور الٰہی تھا کہ اصل رتبہ شہادت آپ کو حاصل ہوجاوے اسیواسطے آخر حیات تک اثر اوس مادہ سمیہ کا باقی رہگیا

چنانچہ اس بیماری مین آپ نے فرمایا کہ ای عائشہؓ وہ لقمہ زہر آلودہ جو خیبر مین مینے کھایا تھا بارہا اوسکی تکلیف پاتا تھا گاہ گاہ اوسکا اثر اوبھر آتا تھا اور اسوقت اوسی زہر کی تاثیر سے میری رگ جان کٹ گئی پس اصل شہادت تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس زہر کی تاثیر سے ملی مگر شہادت کاملہ مرتبہ اور جہت حسب منصب عالی آپکے بوساطت دونون نور العینین حضرات حسنین کے آپ کو حاصل ہوئی روایت ہی کہ بشر صحابی کی مان آپ کے دیکھنے کو گئین آپ کے سر مین اوسوقت بڑا درد تھا تپ ایسی گرم تھی کہ رخسارۂ انور زرد تھا عرض کی یا رسول اللہ ایسی تپ تیز و گرم تو ابتک میرے دیکھنے مین نہین آئی ہی حبیب کبریا کو ایسا تپ کا زور شان کبریائی ہی فرمایا اسیواسطے اجر بھی ہم لوگونکا دونا ہوتا ہی پھر فرمایا ای بشر کی مان لوگ میری بیماری کو کیا تجویز کرتے ہین عرض کی یا رسول اللہ دلونسے نعرۂ جانکاہ لبونپر آہ سرد ہی لوگ کہتے ہین کہ حضرت کو ذات الجنب یعنی پسلی کی بیماری سے تپ گرم اور سرد درد ہی آپ نے فرمایا یہ عارضہ ہمین ہو نہین سکتا اسواسطے کہ ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہی بلکہ یہ بیماری خیبر مین تیرے بیٹے بشر کے ساتھ جو گوشت کھایا تھا اوسیکے اثر زہر سے ہی اور ہمیشہ اثر اوسکا ہمپر تازہ ہوتا تھا درد دل کبھی کبھی زیادہ ہوتا تھا مگر اب شہ رگ جان کٹ گیا کلیجا پھٹ گیا اور یہ اسواسطے تھا تاکہ ذات بابرکات مین اصل رتبۂ شہادت بھی آجائے اور حضرات حسنین کی شہادت سے آپ کی شہادت تکمیل پائے اور اسمین ایک سر عجیب اور نکتۂ غریب تھا یعنی شہنشاہ کونین حضرات حسنین کے دو پدر بزرگوار تھے ایک بڑے رسول پروردگار دوسرے چھوٹے شیر خدا حیدرؓ کرار تھے بڑے پدر نے اثر زہر سے شہادت پائی چھوٹے پدر نے ضرب خنجر سے رحلت فرمائی پس دونون صاحبزادون نے

Marfat.com

ایک ایک میراث پدری پائی بڑے شاہزادے نے بموافقت رسول خدا کے تھی
زہر کی نوش فرمائی اور چھوٹے صاحبزادے نے بمتابعت شیر خدا کے بزخم شمشیر
آبدار تشنہ لب شہادت پائی کہ زمانہ تیرہ سو سال کے قریب گذرا کہ آج تک اثر اوس
زہر کا کسی تریاق سے جگر خستہ محبان حسن سے جاتا نہین اور زخم کاری اوس شمشیر کا
سینہ محبت گنجینہ سے غلامان حسین کے کسی مرہم سے اندمال پاتا نہین ؎
آہ ناصر آہ ناصر کیا کہین ٭ فرقت حسنین اب کتنا سہین ٭ جن کیا ان کی ہوا
اس گدا کی کچھ خبر ہی تمکو شاہ ٭ **روایت** ابن مسعود کہتے ہین کہ مین ایک
مرض مین آنحضرت کے پاس گیا بدن مبارک پر ایک چادر پڑی تھی اوسوقت
درد سر کا زور تھا تپ کی شدت بڑی تھی حرارت تپ کی ایسی غالب تھی کہ چادر کے
اوپر سے تپ کا شعلہ آتا تھا چادر کے اوپر ہمنے ہاتھ رکھا تو کھلا جاتا تھا
آپ کو اوسوقت باعث شدت مرض کے بڑا قلق تھا اضطراب تھا بچھونے پر
بار بار کروٹ بدلتے جی بیتاب تھا مینے متعجب ہو کر کہا سبحان اللہ اور عرض کی
یا رسول اللہ آپ کو تو تپ ایسی گرم ہی درد سر سے پھر کیا ایسا زور کہ
تنور شعلہ زن بھی اسکے آگے سرد ہی فرمایا **شعر**
بجام بلا بیشتر ش میدہند ٭ البتہ ہماری تپ تم لوگون کے واسطے ہے
مینے عرض کی تب تو ثواب بھی آپ کو دو آدمی کے برابر ہوگا فرمایا ہان
قسم ہی خداوند کریم کی کہ جو کوئی دنیا مین کچھ دکھ یا مصیبت پاتا ہے تو جیسے
درخت کی جھڑ جاتی ہین سب گناہ اوسکا جھڑ جاتا ہے

رسول پاک پہ بھیجو خدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

روایت ہی کہ ایک دن جبرئیل امین نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ
حق تعالی نے آپ کو بہت بہت سلام کہا ہی اور مزاج عالی کا حال پوچھا ہی

Marfat.com

اور فرمایا ہے کہ اگر مرضی مبارک دنیا مین رہنے کی ہو تو آپ جبتک چاہین خوشی سے دنیا مین رہین فرمائین ابھی صحت کامل ہوجاوے مرض لاحق سے شفا عاجل ہوجاوے ورنہ ہمین بھی ایک مدت سے آپ کی ملاقات کا اشتیاق ہے اب پل بھر کی بھی انتظاری مجھپر شاق ہے شعر لمولفہ مرا دل آپکا از بس ہے مشتاق ذری بھی انتظاری مجھپہ ہے شاق ✤ فرمایا مزاج تو غم است سے بہت ہی نلساد اور پریشان ہے عرض مطلب مین کیا طول دون حکیم خود دانائے حال ہے عاشق ہیت کا حال ہی خوب جانتا ہے بیمار نیم جان کی تڑپ مسیحا خوب پہچانتا ہے شعر لمولفہ غم است سے ای جبرئیل کیا حال کہیے ✤ بھنا جاتا ہے دل ہی پھکا جاتا ہے تن اپنا جبرئیل غم فراق است کیا کہین کہا نہین جاتا اور درد مفارقت حق بھی کتنا سہین سہا نہین جاتا نظم لمولفہ اجل اکطرف سیر کھینچے ہے اہان ✤ اور اسکا غم اکطرف سے بیان ✤ عجب مخمصے مین ہون آ وحیران ✤ نہ جیتے بنے ہے نہ مرتے بنے ہے اس امر مین مین بہر حال راضی برضا ہون صابر بقضا ہون نظم اگر مرم خلاص ہوئی وگرہ ہلاک خواہم سر بندگی بخدمت بنہم کہ بادشاہی ✤ بکسی نمیتوانم کہ حکایت تو گویم ہمہ جانب تو گیرد آن آنکہ کہ خواہم روایت ہے کہ ایام مرض مین ایک دن حضرت فاطمہ زہرا حضور نبوی مین تشریف لائین آپ نے آہستہ سے خاتون جنت کے کان مین فرمایا کہ ای میوہ درخت زندگانی وای روشنی دیدہ کامرانی ہر سال جبرئیل ایکبار میرے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے ابکی سال دو بار سنایا ہے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ موت کا میرے قریب آیا ہے اب چند دن ہم جینگے عنقریب شربت مرگ پینگے زہرا سے بتول نے اسبات کو سنکر غم سے سر کو جھکا کر چہرہ انور پر آنسوؤنکا سینہ برسایا فرقت مین شہ کے یہ کہہ کہ کے آپ روئین اور حضرت کو رولایا نظم یہ مرادن خدا نہ مجھکو دکھائے آپکی موت مجھی کو آئے ✤ پھر تو بس بیقرار ہونے لگین ✤ گلے مل مل کے جان کھونے لگین ✤

Marfat.com

نسے پٹی پہ سر پٹکنے لگین	انگشتکی باندھ مونہہ کو تکنے لگین
بابا کہکر کسے پکارین گے	بابا پالا پہ ساتھ لے نہ چلے
تم تو کہتے تھے مونہہ موڑینگے	ساتھ تا حشر ہم نچھوڑین گے

کتنین اب جان کسپہ ہارینگے
مرتے دم مجھ سہارا دیئے چلے
پیارے حسنین آج روتے ہین

دیکھیے دل کے ٹکڑے ہوتے ہین + آپ نے حضرت سیدہ کی بیقراری اور گریہ وزاری دیکھکر آہستہ سے پھر اونکے کان مین فرمایا کہ ای نور دیدہ اتنا مت روؤ اسقدر بیتاب مت ہوؤ ہم مہتمم بنکر تمھارے سامان کو جاتے ہین اور عین نعم مین تمکو دو مژدے سناتے ہین اول تو یہ کہ بہشت مین سردار سارے زنان کی تم ہوؤگی دوسرے یہ کہ سب سے پہلے میرے اہلبیت مین سے تم مجھسے ملاقات کروگی یعنی اب ہم بھی عنقریب سفر آخرت کروگی خاتون جنت نے سنکر خوشی سے ہنس دیا تنکا تنکا مبسم کیا حضرت عائشہ نے فرمایا اجی فاطمہ کسی غم کے بعد اتنا جلد کسیکو خوشی آتے نہ دیکھا رونیکے پیچھے فوراً کسیکو ہنسے مسکراتے نہ دیکھا کہو تو رونے کے بعد تعین کیا ہنسی آئی حضرت نے پہلے کون سی غم کی خبر پھر کون سی خوشی کی بات سنائی آپ نے فرمایا ای مادر مہربان فاطمہ تیرے قربان حضرت کا راز ابھی کیونکر کہون کہنے کی بات نہین بہتر تھا مین مرجاتی افسوس ہوتا نہ ہاتھ نہین

نظم لمولفہ کیا کہین کچھ کہا نہین جاتا ٭ درد ہجران سہا نہین جاتا ٭ کیا کیے آہ کیا کیے اور خاموش کسطرح رہیے ٭ لیکن بعد وفات حضرت کے حضرت عائشہ کے مبالغے سے یہ حال ظاہر کردیا شعر

رسول پاک ہے صبح انجیا درود وسلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہے کہ جب مرض بڑھنے لگا آپ نے فرمایا کہ سات کنوین سے سات مشک پانی منگاؤ اور ساتون مشک آب سے مجھے نہلاؤ شاید تپ کی لہر اور گرمی سے کچھ تسکین پاؤن اور مسجد مین جاکر لوگون کو آخری وصیت

Marfat.com

سناؤن اور جو کچھ لوگون کے مجھپر حقوق ہون بخشواؤن حسب الحکم لوگ عمل مین لائے اور سات مشک آب سر اقدس پر بہائے آپ نے تب مین کچھ تخفیف پائی اور باستعانت حضرت علیؓ اور فضل کے سر پر پٹی باندھے ہوئے مسجد مین آکر واسطے رعایت لونڈی غلام اور نماز کے تاکید بلیغ فرمائی پھر بلالؓ کو فرمایا کہ ہر ہر کوچہ و بازار مدینے مین جاکر منادی کرے کہ آج آخری قدم نبی آخر الزمان کا مسجد مین آیا ہی وصیت آخری سننے کو حضرت نے سبکو بلایا ہی بلالؓ پر ملال زار زار روتے ہوئے بازار مدینے مین آئے اور آواز دی کہ لوگو آج حضرت کی آخری وصیت ہی دم واپسین کی نصیحت ہی جو یہ وصیت آخری سنا چاہے مسجد مین حاضر آئے نہین تو پھر یہ رسول کہان اور یہ وصیت کہان سارے اہل مدینہ چھوٹے بڑے مرد عورت یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی اپنی دوکانون کو اوسی طرح چھوڑ چھوڑ مسجد نبوی مین ٹوٹ پڑے لوگونکا اسقدر ہجوم ہوا کہ چیونٹی کو جگہہ نہ ملتی تھی نعرہ ہاے جانکاہ و فغان و آہ سے مسجد ہلتی تھی آپ نے لوگونکو تسکین دے دے پھر حمد و ثناء ایزدی کی بعدہ فرمایا یارو میری موت قریب آگئی دنیا کی محبت چھوٹی آخرت بھاگئی اب ہمارے تمھارے درمیان فراق ہوتا ہی کیا کیسے دلپر بڑا شاق ہوتا ہی سو خبردار بندگی جدائی ہی پر دل سے میری محبت چھوٹنے نپائے رشتہ تعلق ٹوٹنے نپائے یارو دنیا مین کوئی پیغمبر ہمیشہ کو رہتا نہین روضۂ رضوان اور لقاے رحمن کے ہوتے آیندے

دنیا کو سہتا نہین **نظم**

دعوت اسلام کرکے ٹھہرے چند روز ہم بسے
موت کی دار کمین سے پر نہ لائے چل بسے
بے کسانہ قبر کے اندر اکیلے چل بسے
دل کے دل ہی مین رہے ارمان سارے چل بسے
جسطرح زیر زمین یہ لوگ اگلے چل بسے

ہود اور ادریس یونس شیث و ایوب شعیب
بوعلی سے بھی ہزارون آئے دنیا مین طبیب
ساتھ جنکے تھا یہان پر لشکر و فوج و سپاہ
ایک ساعت بھی نہ ٹھہرے جنکا وعدہ آگیا
چل بسین گے ایکدن ہم بھی یہ صورت سی آہ
پھر فرمایا یارو کہو تو سہی مین تمھارا کیسا

Marfat.com

پیغامبر تھا تمہارے ساتھ ہو کر جہاد نہین کیا لوگون نے میرے دانت نہین توڑے
رخسارے ہمارے لہولہان نہین ہوئے جاہلون سے رنج اور سختیان مینے نہین کھینچین
اور بھوک سے پیٹ پر پتھر نہین باندھا سبھون نے اسکی تصدیق کرکے کہا کہ آپ نے
اچھی طرح تبلیغ رسالت فرمائی ہمکو راہ راست دکھائی پھر آپ نے فرمایا کہ مین تم سبکو قسمین
دیتا ہون کہ جس کسیکو مینے کبھی مارا ہو یا گالی دی ہو کچھ بدخواہی یا غیبت کی ہو یا کسی کا
کچھ مال لیا ہو یا کسیکے حق مین کچھ قصور کیا ہو تو وہ شخص للہ ابھی فوراً مجھسے اوسکا بدلا لیوے
اور عذاب آخرت سے مجھے نجات دیوے پیارا میرا وہی ہی جو اپنا حق مجھسے بھر لیوے
یا مجھے بخش دیوے تا اوسکا دل میری طرف سے صاف ہو جاوے اور میری خطا بھی
معاف ہو جاوے اور ایسا نہ سمجھے کہ پیغمبر سے بدلا لینا نازیبا ہی اسواسطے کہ فضیحت
آخرت کی دنیا کی رسوائی سے اولی ہی جب آپ نے بہت اصرار کیا ایک شخص اوٹھا اور
کہنے لگا یا رسول اللہ آپکے ذمے میرے تین درم باقی ہین فرمایا مین تجھے جھٹلاتا نہین
کسیکو قسم کھلاتا نہین مگر سچ تو کہہ کہ یہ تینون درم میرے ذمے کیسے ہین کہا یا رسول اللہ
ایک دن آپ نے ایک فقیر کو تین درم مجھسے دلا دیے تھے کہ ابتک وہ درم مجھے نہین
ملے آپ نے تین درم اوسکو فضل بن عباس سے دلا دیے پھر کسینے کہا مین منافق
ہون کسینے عرض کی مین جھوٹا ہون بہت سوتا ہون عمر مفت کھوتا ہون آپ نے
سبکے حق مین دعاے خیر فرمائی **شعر**

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ اسکے بعد آپ نے پھر اصرار کیا اوسی بات کا تکرار کیا تب عکاشہ
نے اوٹھکر عرض کی یا رسول اللہ جب آپکا اسقدر اصرار ہی تو جو کوئی ذرہ بھر بھی
اپنا حق ذمے آپ کے چھوڑے گنہگار ہی اور اگر آپ اسقدر الحاح نفرماتے تو بخدا ہم
اپنا حق نہ لیتے چپ رہجاتے ایکدن آپ نے سفر تبوک مین اپنی اونٹنی کو اچلایا تھا

Marfat.com

وہ کوڑا میرے مونڈھے پر آیا تھا مگر مجھے قصاص منظور نہین چونکہ حضور نبوی نے
اسقدر اصرار کیا اسواسطے غلام نے اظہار کیا آپ نے فرمایا ای عکاشہ حق تعالی تجھے
جزائے خیر دے تو نے ہمپر بڑا احسان کیا فضیحت عقبی سے بچالیا پھر فرمایا اے
سلمان ابھی فاطمہ زہرا کے گھر جا اور وہی کوڑا فوراً مانگ لا سلمان با دیدۂ گریان
وسینۂ بریان در حجرہ سیدہ کے آئے اور وہی کوڑا مانگ کر حضور نبوی مین لائے
جب کوڑا مسجد مین آیا حضار کے دلون پر بڑی چوٹ پڑی صحابہ نے شور محشر مچایا
آپ نے صحن مسجد مین بیٹھکر رخ جانب قبلہ کیا اور عکاشہ کو وہ کوڑا دیا کہ بلا لحاظ و
مروت مجھسے اپنا انتقام لے ذلت آخرت سے مجھے نجات دے عکاشہ نے ہاتھ مین
کوڑا لیا اہل محفل نے نعرۂ جانکاہ سے دوبارہ حشر برپا کیا سارے مہاجرین و انصار
وصحاب کبار و اہلبیت اطہار یہ حال پر ملال دیکھکر تھرانے لگے ہان ہان کرکے
غل مچانے لگے مارے غصے کے صحابہ چاہتے تھے کہ عکاشہ کو کھا جائین مگر بخوف نبوی
کچھ کہ نہین سکتے تھے ایک دوسرے کا مونہہ تکتے تھے آخر حضرت صدیق اکبر اور عمر
فاروق نے فرمایا ای عکاشہ تو اتنا کیون بدحال ہی ہوش کر تیرا کدھر خیال ہی اپنے
نبی کی قدر جانتا نہین حضرت کو پہچانتا نہین سرور عالم مسافر ملک عدم چند روزہ
نہایت بیمار ہین بات کرنے سے ناچار ہین اور اگر تجھے ایسا ہی بدلا لینا ضرور ہی
تو ایک کوڑے کے عوض سو سو کوڑے ہمکو مارلے اور حضرت کو اس سے نجات
دے آپ نے فرمایا یارو ہمنے کوڑا مارا تمسے بدلا کیونکر لیا جاوے ایک گنہگار کے
عوض دوسرا بیگناہ کسطرح سزا پاوے پھر حضرت عثمان باحیا اور حضرت علی مرتضی نے
رو رو کر آنسو سے مونہہ دھو دھو کر فرمایا کہ عکاشہ تو اتنا کیون بدحواس ہی نبی
کی یہی حرمت ہی یہی پاس ہی طبیعت دشمنان عالی چند روزہ سے علیل ہی بھلا ایسے
وقت مین قصاص کی کون سی سبیل ہی ایک کوڑے کے عوض دو سو کوڑے

135439

Marfat.com

ہمکو مارے اور رحمت عالم مسافر ملک تو ہم کو اذیت مت دے آپ نے فرمایا ایسا نہوگا
اسکے بعد سلطان دین جان کونین حضرات حسنین رضی اللہ عنہما آئے اور آنکھوں سے
سیلاب اشک بہا لئے اور فرمایا اے چچا شہ ابا جان بالفعل بیچین ہو کر بہت ہی
بیقرار ہو رہے ہین شدت تپ سے زرد و نزار ہو رہے ہین ایسا نہ ہو کہ ایک ہزار
ہزار تازیانے ہمکو لگا اور بابا جان کو حالت بیماری مین اذیت ہو پھر آپ نے
فرمایا اے پیارے آنکھوں کے تارے یہ بات مکن ہے جسدم کو اٹھانے کے لئے
پڑیگا خار سا میرے غنچہ پژمردہ دل مین گڑیگا پھر فرمایا اے چچا شہ ان کو لے اور اپنا
کام کر شاید ہو شب مجھے مہلت نہ دے عکاشہ نے کہا یا رسول اللہ ان کو لا آپکا پیر
پشت برہنہ پر پڑا تھا کہ خار سا گڑا تھا آپ بھی اپنا منہ ڈھانکے ہوئے ہین اسی طرح برہنہ ہوئے
جسدم آپ نے دوش مبارک کو برہنہ فرمایا عرش سے فرش تک لرزہ مین آیا صحابہ نے
آہ کے نعرے عرش تک پہنچائے حور و قصور و عرش و طوبیٰ مین ملائک عرش و فرش
اس کلام کے ساتھ ہم کلام ہو کے تمہارے لئے خدایا ہو حال ہو

فلک بر خویش لرزانست مرا	خدایا بر حبیب خویشتن رحم	کہ اندر دوش با شد سوز خنجر
تنش نازکتر از برگ گل تر	خلد نازنگاہش بر نخیزد	خدایا بر حبیب خود بخشای

مصیبت ہای او بر ما بیفزای ❊ آخر جب عکاشہ نے مہر نبوت کو حضرت کے دیکھا حالت
وجد مین چارون طرف آپ کے گھومنے لگا پیرون پر پڑا مہر نبوت کے بوسے لے لیکر
خوشی سے جھومنے لگا پھر عرض کی رُوحِي فِدَاكَ یا رسول اللہ حضور نے کبھی
غلام کو مارا ہی اور نہ غلام کو انتقام کی طاقت ہو نہ یارا ہی منظور یہ تھا کہ آخری مہر نبوت
مہر نبوت سے یہ گنہگار تبہ کار بحیلہ انتقام مشرف ہو لیوے دوش انور جسم اطہر کو
مس کر کے کالکہ مونہہ کی دھو لیوے آتش جہنم کو اسی ذریعہ سے اپنے پر حرام کرے
اور دین دنیا مین اپنا اور آپکا نام کرے نہین تو پھر آپ کہان مہر نبوت کہان مین کہان

پشت برہنہ پر بوسہ لینے کی قوت کہاں شعر

رسول پاک پہ تسلیم ایخدا درود و سلام	علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہے کہ ایام مرض مین بلال پانچون وقت آپ کو اعلام فرماتے آپ مسجد مین تشریف لاکر نماز پڑھاتے جب تین دن عمر شریف کے باقی رہے ضعف کے باعث جماعت مین تشریف نہ لا سکے تیرہ نمازین گھر مین پڑھین ایک روز عشا کے وقت بلالؓ نے دروازے پر آکر آواز دی اَلصَّلٰوۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ فرمایا کہدو کہ ابوبکر نماز جماعت کی پڑھاوین حضرت عائشہؓ نے فرمایا میرے باپ بہت نرم دل ہین جب محراب مین آپ کی جگہ خالی پائینگے مارے رقت کے نماز نہ پڑھا سکین گے حکم ہوا جائینگے پھر ارشاد ہوا ابوبکر سے کہو نماز پڑھاوین پھر حضرت عائشہؓ نے پردے کی حفصہ سے جو حضرت عمرؓ کی صاحبزادی اور حضرتؐ کی زوجہ ہین کہلایا کہ حکم ہوتو میرے باپ عمر نماز پڑھاوین حضرتؐ بہت غصہ ہوئے اور فرمایا کہ ابوبکر کے ہوتے ہوئے خدا اور مسلمانون کو اور کی امامت منظور نہین بلال پر بلال یہ بات سنکر آتش غم سے جل بھنکر فریاد کرنے لگے کہ وَامُصِیْبَتَاہُ وَاغَوْثَاہُ کاشکے مین خود مین نہ آتا یا قبل اسکے مرجاتا یہ حالت حضرت کی نہ دیکھتا شعر

چہ خوش بودے اگر خواست بود مرا عمر کاشکے	ہرگز نبودے وز مادر نزادے

آخر بلال خستہ حال سر پٹکتے غل مچاتے ہوئے بچشم گریان و دل بریان مسجد مین آئے اور حکم ہوئی نماز پڑھانے کے لیے صدیق اکبر کو پونہچائے حضرت صدیق نے یہ حال سنا رنج و الم سے سر کو دھنا کلیجا دھڑکنے لگا دل وحشت زدہ پھڑکنے لگا آخر بھاگ کر کے سینے پہ پتھر دھر کے حسب الحکم نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے جب محراب کو حضرتؐ سے خالی پایا جگر شق ہوگیا دل بھر آیا شدت رنج و غم سے رونے لگے ہچکیان بندھ گئین بیہوش ہوکے گر پڑے پھر آپ کو ایسی رقت

Marfat.com

طاری ہوئی کہ سب اہل مسجد جی کھولکر رونے لگے بیتاب ہونے لگے آہ کے شرارے
وامحمداہ کے نعرے عرش تک پونہچائے زمین کانپی حاملان عرش گھبرائے اشعار

در نماز خم ابروی تو چون یاد آمد — حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد
پھر آجاتا ہی آنکھونمین وہ عالم اونکی رونیکا — کہ کس طرحسے اصحاب پاسوز جگر روئے
انھون نے یہ کیے نالے کہ چشم حال سے آدم — شجر روئے حجر روئے سبھی یوار و در روئے

اہل مسجد کی فریاد وزاری اصحاب کی اشکباری گوش مبارک مین آئی فرط محبت سے طبیعت گھبرائی
آنکھ کھولدی اور سیدۃ النسا فاطمہ زہرا سے پوچھا مسجد مین شور کیا ہی یارو نمین کہاں کیسا ہی سیدہ نے فرمایا تم

ای ختم پیمبران مرسل — حلوای پسین دلم اول — یاران تو از غمت زبونند
زین بیش چہ گویمت کہ چونند — از ہجر تو سوخت استخوانہا — چون موم گداخت مغز جانہا

یا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان آپکے یاران و انصار ہین دفراق سی آپکے اشکبار ہین

نہ تنہا من ز ہجرت تا بجانم — ز مہجوری برآمد جان عالم — تو آخر رحمت للعالمینے
مرا دمان چرا فارغ نشینے — برون آور سر از بر دیمانی — کہ روی تست صبح زندگانی
ز حجرہ پاے در صحن حرم نہ — بفرق خاک رہ بوسان قدم نہ — آخر آپ حضرت عباس اور

علی مرتضیٰ کے کاندھون پر ہاتھ رکھکر مسجد مین تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور
لوگون کو تسلی دی کہ یارو تمھین خدا کے سپرد کیا سو خدا سے ڈرتے رہنا اور ہمیشہ خدا کی
اطاعت کرتے رہنا یارو کوئی نبی اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا اور جس امت کو حق تعالیٰ
خوش قسمت خوش نصیب کرتا ہی تو پیغمبر اونکا اونکے سامنے مرتا ہی اور جس امت سے
حق تعالیٰ ناخوش ہوتا ہی تو اوسے پیغمبر کے سامنے ہلاک فرماتا ہی اور اس پیغمبر کی آنکھون
مین ٹھنڈک پونہچاتا ہی روایت ہی کہ بعد اسکے کہ ابوبکر صدیق نے حسب الحکم
امامت شروع کی دو بار آپ مسجد مین بحالت نماز پڑھانیکے تشریف لے گئے ایکبار آپنے
ابوبکر صدیق کے پیچھے صف مین بیٹھکر نماز پڑھی اور یہ آخر نماز باجماعت آپ کی تھی اور ایکبار

حضرت صدیق اکبر کے کھڑے ہوتے ہی آپ مسجد مین تشریف لائے ابوبکر صدیق نے چاہا کہ پیچھے ہٹین صف مین آملین آپ نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپ ابوبکر صدیق کے بائین ہاتھ بیٹھکے امام ہوئے اور ابوبکر صدیق آپ کے داہنے طرف کھڑے ہوئے آواز آپ کی بسبب ضعف کے لوگونکو نہین پہونچتی تھی اسواسطے ابوبکر صدیق بطور تکبیر کے تھے لوگ حضرت صدیق کے مقتدی تھے اور حضرت صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقتدی تھے اور ایک مرتبہ آپ نے بروز وفات دوشنبے کو صبح کی نماز مین در حجرہ کے پاس آکر پردہ اوٹھایا اصحاب کو ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز باجماعت پڑھتے پایا بہت خوش ہوئے اور مسجد مین نہ آسکے اور ایکبار آپ نے حالت صحت مین بھی پوری نماز ابوبکر صدیق کے پیچھے پڑھی ہی اور ایک سفر مین عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے آپ نے ایک رکعت نماز پڑھی ہی اور بغیر ان دو شخص کے اور کسی امت کے پیچھے آپنے نماز نہین پڑھی نظم

با من فلک جفا نکردی چہ شدے	وز یار خودم جدا نکردی چہ شدے
چون آخر کار بیتو میباید زیست	اول بتو آشنا نکردی چہ شدے

روایت ہی کہ ایام مرض مین بروز یکشنبہ آپ کے پاس کہین سی کچھ اشرفیان آگئی تھین آپنے فرمایا انھین فقرا پر تقسیم کردو مگر چھ سات اشرفیان آپنے حضرت عائشہ صدیقہ کے حوالے فرمائین اسکے بعد آپ کو کچھ غشی سی طاری ہوئی جب ہوش مین آئے فرمایا ای عائشہ وہ اشرفیان تمنے کیا کین کہا میرے پاس ہین فرمایا فقرا پر خیرات کردو پھر آپکو غشی طاری ہوگئی اور حضرت عائشہ صدیقہ کوئی خدمت مین مشغول تھین جب پھر ہوش مین آئے فرمایا تمنے اشرفیان تصدق کین کہا ابھی نہین فرمایا میرے پاس لاؤ آخر آپنے اشرفیون کو اونسے لیکر کے اپنی ہتھیلی پر رکھا اور گنا پھر فرمایا کیا گمان تھا محمد کو اپنے پروردگار کے ساتھ اگر اوسکی دربار مین جاتا اور یہ اشرفیان اوسکے پاس ہتین پھر آپ نے وہ اشرفیان خیرات کردین پھر فرمایا اب مجھے راحت ملی ہی یکشنبے کے دن یا اشرفیان خیرات کین اور باوجود علم اسکی

Marfat.com

کہ کل دوشنبے کے روز سفر آخرت درپیش ہی اپنے تجہیز و تکفین کے واسطے ایک اشرفی بھی رکھہ چھوڑی بخلاف اغنیا اہل دنیا کے کہ ایک کوڑی کے لیے مرتے ہین اور پھر محبت خدا و رسول کا دم بھرتے ہین مرتے دم توڑے توڑے روپے دھرے ہوتے ہین صندوق کے صندوق اشرفیون سے بھرے ہوتے ہین مگر باوجود اتباع سنت کے ایک پیسہ بھی فقیر کو دیتے نہین دعاے خاتمہ بخیر کی فقیر سے لیتی نہین غرض کہ شنبے کا دن گذرا دوشنبے کی رات کالی بلا آئی حضرت عائشہ نے چراغ مین تیل پایا بہت گھبرائین جی بھر آیا آخر آپنے ایک انصار کی بی بی کو فرمایا کہ شمع محفل قدس چراغ مجلس انس اسوقت حالت نزع مین ہین چراغ دین کا گل ہوا جاتا ہی آنکھون تلے اندھیرا ہوا آتا ہی یہ چراغ تم لے جاؤ اپنے گھر سے چند قطرے تیل اسمین لے آؤ شعر

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ مین آپ کے سرہانے بیٹھی تھی دیکھا آنکھین حضرت کی بند ہین اور لب مبارک کو آپ ہلا رہے ہین حضرت کے لب کے پاس کان لیگئی سنا کہ نہایت تضرع اور الحاح سے حق تعالی سے امت کے لیے مناجات کر رہے ہین اور فرما رہے ہین الٰہی امت کو میری آتش دوزخ سے نجات دیجیے خداوندا حساب قیامت کا انپر آسان کیجیے مینے عرض کی یا رسول اللہ آپکا کیا حال ہی جو امت عاصی کے لیے اسقدر ملال ہی فرمایا ای ام سلمہ ہمسے رخصت ہو لو خون دل سے دامان بھگو لو کہ آپ تھوڑے زمانیکے بعد میری آواز نہ پاؤگی لاکھ سر پٹکوگی ٹھوکرین کھاؤگی

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ آخر وقت مین حضرت علی مرتضی نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ مینے خواب دیکھا ہی کہ مین زرہ پہنے تھا وہ کھو گیا مین ننگے زرہ ہو گیا آپ نے فرمایا علی وہ زرہ کہ پناہ تمھارا تھا مین تھا آپ مین دنیا سے سفر کرتا ہون تمھارے سینے پر

Marfat.com

سنگ تنہائی کا دھرتا ہون ای علی میرے بعد لوگ تمکو ستائینگے بہت امور مکروہ تمھارے پیش آئینگے سو خبردار زمام صبر و شکیبائی ہاتھ سے چھوڑنا نہین دنیا کی طرف نظر نہ پھرنا راہ آخرت سے باگ موڑنا نہین علی حوض کوثر پر سبکے پہلے تم میرے پاس آؤگے اپنے احباب کو پانی پلاؤگے پھر حضرت سیدہ نے حاضر ہوکر عرض کی بابا جان مینے بھی ایک خواب دیکھا ہی کہ میرے پاس کلام اللہ کا ایک ورق ہی کہ مین اوسمین قرآن پڑھتی ہون ناگاہ وہ ورق میری نظر سے غائب ہوگیا فرمایا ای فرزند دلبند وہ ورق قرآن کا مین ہون کہ عنقریب تمھاری نظر سے چھپ جاؤنگا اور تم مجھسے جدا ہوجاؤگی پھر چندے دنیا مین رہکر درد مفارقت سہکر میرے پاس آؤگی اسکے بعد شہنشاہ کونین حضرات حسنین کو لائے اور سلام فرزندانہ بجا لائے اور عرض کی نانا جان جان ہماری آپ پر قربان ہمنے بھی خواب دیکھا ہی کہ ایک تخت ہوا پر جاتا ہی اور ہم لوگ ننگے سر اوس تخت کے تلے چلے جاتے ہین آپ نے فرمایا ای جانان جدہ وہ تخت میرے تابوت کا ہوگا کہ لوگ اوٹھائینگے اور تم لوگ اوسکے نیچے برہنہ سر گیسوہاے مشکین کو پراگندہ کیے ہوئے جاؤگے ان سب خواب اور تقریر کو سنکر سارے اہلبیت نے شور محشر مچایا اور حاضرین مجلس کا جی بھر آیا **نظم**

جہان مین شور محشر کسقدر ہی	قیامت رحلت خیر البشر ہی	ملک جن و بشر ہین زار و نالان
زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہی	رسول اللہ کا نظرون سے چھپنا	اگر ہمکو بڑا داغ جگر ہے

روایت ہی کہ بروز دوشنبہ وفات کے دن صبح کی نماز کے وقت آپنے در پر کھڑی ہوکر پردہ اوٹھایا اصحاب کو حضرت صدیق کے پیچھے نماز مین پایا بہت ہی خوش ہوکر تبسم فرمایا چونکہ آپ کھڑے تھے صحابہ نے جانا کہ آپ مسجد مین تشریف لائینگے خود نماز پڑھائینگے پس سارے صحابہ مارے خوشی کے پھول گئے اسقدر خوش ہوئے کہ نماز بھول گئے سبھون نے چاہا کہ نماز توڑ دین دل کو ہاتھ سے چھوڑ دین **شعر**

نماز را بگذارم ترا سلام کنم	رخی تو بینم و دوزخ بخود حرام کنم	حضرت ابوبکر صدیق نے چاہا

کہ پیچھے ہٹین آپنے اشارہ فرمایا کہ سب لوگ اپنی اپنی جگہہ پر رہو نماز کو تمام کرو پھر پردہ
گرادیا اور اوسی دن انتقال کیا شعر واسطے جنکے زمین و آسمان پیدا ہوا
جنت الفردوس مین وہ حقکے پیارے چل بسے روایت ہی کہ وفات سے تین دن پہلے یعنی
سنیچر کے دن جبرئیل امین بحکم رب العالمین حضور نبوی مین آئے کہ حق تعالی نے
آپکو بہت بہت سلام کہا ہی اور پوچھا ہی کہ مزاج عالی کا حال کیسا ہی فرمایا بہت مغموم ہی
ناساز ہی حق تعالی کریم کارساز ہی دوسرے دن آکر اسیطرح پوچھا اور یہی جواب پایا تیسرے
دن دوشنبے کے روز جبرئیل امین ملک الموت اور اسمعیل نام فرشتے کو جو ایک لاکھہ فرشتے کا
حاکم تھا اور ہر فرشتہ لاکھہ لاکھہ فرشتے کا مالک تھا لیے حضور نبوی مین آئے اور سلام
آخری بجالائے اور رو رو آنسو سے مونہہ دھو دھو عرض کرنے لگے الوداع الوداع یا احمد
الفراق الفراق یا احمد السلام علیک یا محمد السلام علیک یا محمد آج ہمارا دنیا سے علاقہ چھوٹا
رشتۂ تعلق ٹوٹا اب ہم دنیا مین آج سے پھر کاہیکو آئینگے خدا کا سلام اللہ کا پیغام
کسکے پاس لائینگے دنیا مین میرا آنا جانا فقط آپکے واسطے تھا اب آکر کسکی شمع جمال کے
پروانہ بنینگے کسکے حسن خداداد کے دیوانہ بنینگے شعر لمولفہ لیجیے میرا سلام آخری
پھر مدینے مین نہین آئینگے ہم روایت ہی کہ اوسوقت آپنے مبارک حضرت علی
کے زانوے پاک پر رکھکر آنکھین بند کرلین پیشانی انور سے پسینا جانے لگا چہرہ نورانی
کا رنگ بدل گیا غش آنے لگا فاطمہ زہرا نے کہا وا ابتاہ کچھہ جواب ندیا پھر کہا بابا جان
فاطمہ کی جان تیرے قربان شعر لمولفہ ای میرے بابا آنکھہ تو کھولو فاطمہ سے کچھہ بولو
سہہ نہین سکتی درد جدائی کچھہ تو سہارا دو مجھکو آپنے سیدہ کی رونے سے آنکھہ کھولی [illegible]
پاس بلایا اور رو رو کر سینے سے لگا کر فرمایا جان پدر اتنا بیقرار مت ہو [illegible]
روتے ہے حاملان عرش روتے ہین ملاء اعلی بیتاب ہوتے ہین پھر [illegible]
صاف کرکے فرمایا خدا تجھے صبر عطا فرمائے تیرے دل مین تسکین آئے حضرت فاطمہ زہرا نے کہا بابا جان [illegible]

Marfat.com

دن میں آپکو کہان پاؤنگی فرمایا لوا ہی حمد کے بیچ بخشایش عاصیان امت کے واسطے استغفار کرتا ہونگا کہا جو وہان
زیارت نصیب نہو فرمایا پل صراط پر نجات امت خطاکار کے لیے دعاے خیر کے ساتھ رَبِّ
سَلِّمْ سَلِّمْ کہتا ہونگا عرض کی جو وہان بھی قدمبوسی حاصل نہو ارشاد ہوا میزان کے
پاس واسطے گرانے پلۂ حسنات امت کے دعا کرتا ہونگا التماس کیا جو وہان بھی ملازمت
میسر نہو جواب دیا دوزخ کے پھاٹک پر کھڑا رہونگا تا کوئی امت عاصی میری دوزخ میں جانے نپائے
اور کسی پر آنچ دوزخ کی نہ آئے پوچھا اگر وہان بھی زیارت سے سرفراز نہوں فرمایا تب حوض کوثر کے
کنارے تشنہ کامان امت کو اپنے پانی پلاتا رہونگا شعر لمولفہ بگین تب درد کہنی فاطمہ کیا شکر ہی
کہ بابا کو یہ امت فاطمہ سے بھی پیاری ہی + پھر آپ نے فرمایا سنو علی مرتضیٰ اب فاطمہ زہرا یتیم بے پدر
ہوگی میرے خنجر فراق سے بہت خستہ جگر ہوگی سو تم ہر امر میں اسکی پاسداری غمخواری کیجیو غبار

ملال چہرۂ نازک پر اسکے آنے نہ دیجیو شعر
فرط غم سے گر کبھی زہرا کو دیکھو تم حزین
چشم تر پر انکے رکھیو اپنی فوراً آستین
اسکے بعد شہنشاہ کونین حضرات حسنین آئے

اور حضرت کے گلے لپٹ لپٹ کر مونہہ اپنے مونہہ پر حضرت کے اور سینے اپنے سینے پر سر کے
ململ کر رونے لگے اور یہ کہہ کہ کے بیقرار ہونے لگے کہ نانا بعد آپ کے اہلبیت کی غمخواری کون
کریگا ہم یتیمون کے سر پر دامان شفقت کون دھریگا بن آپ کے بغیر باپ کے ہم دنیا میں
کیونکر رہینگے خدا معلوم درد ہجران کتنا سہینگے نظم لمولفہ آسمان آہ مجکو لوٹتا ہی

ساتھ نانا تمھارا چھوٹتا ہی
دل مرے ٹکڑے ٹکڑے ہوتے ہین
آپ پھیلائے پانون سوتے ہین
آ دنانا کمر تو توڑ چلے
کہیے ہم سب کو کس پہ چھوڑ چلے
اب نہین لطف آہ جینے مین
ہم نہین رہنے کے مدینے مین
ساتھ ہمکو بھی اپنے لے لیجے
درد دل کی مری دوا کیجے

آپنے آنکھ کھولدی اور دونون صاحبون کو گلے سے ساٹ لیا چوما چاٹا بہت پیار
کیا پھر بہت دعا دی اور رعایت اور احترام مین شاہزادون کے لوگون کو بہت تاکید کی
پھر یکبارگی سب ازواج مطہرات کی گریہ وزاری حسنین کی اشکباری سے سارے اصحاب

جو در حجرے پر تھے بیقرار ہونے لگے اوسوقت آپ بھی کمال شفقت سے رونے لگے
حضرت اُم سلمہؓ نے عرض کی حق تعالیٰ نے اگلے پچھلے گناہ آپ کے بخش دیے ہین آپکیون
روتے ہین اتنا کیون بیتاب ہوتے ہین فرمایا اسوقت امت گنہگار خطاکار کو یاد
کرکر بے اختیار رونا آتا ہی دل پھٹا جاتا ہی کہ خدا جانے میرے بعد انکا کیا حال ہوگا کیا
کیا ملال ہوگا اپنی پیاری امت کی سکرات موت اور تنگی قبر اور تاریکی لحد اور احوال قیامت
کو خیال کرکر کے جگر شق ہوا جاتا ہے رنگ چہرہ کا فق ہوا جاتا ہے نظم لمولفہ

پجاری امتونکو بھول جائین
پیاسے ننگے بھوکے غمکے مارے
چڑھینگے پل صراط اوپر وہ کیونکر
اسی سے کرتا ہون مین آہ و زاری

نہین ہین بھولتے کیونکر بھلائین
رکھے سر پر گنہ کا بوجھ بھاری
رکھے گٹھری گنہ کے ہائے سر پر

اوٹھین گے آہ قبر سے یہ سارے
نہین کرنیکا اوسدم کوئی یاری
میری امت ہی مجکو جانسے پیاری

پھر آپنے سیدنا علی مرتضیٰ کے سینہ محبت گنجینہ مین علم اولین
و آخرین کا بھر دیا اپنا وصی مطلق اونکو کر دیا شعر

دوستان وقت وداع ست فغان گریید
دل بیکبارگی از جان و جہان گریید

رسول پاک یہ بھیجا خدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ اسکے بعد جبرئیل امین کو حکم ہوا کہ آج روز وصال حبیب ہی سو پاک کرنے
لہو ابھی آگ دوزخ کی بجھائے دوزخ کے دروازون مین حلم و تسکین کے قفل لگائے نظم لمولفہ

اور میکائیل سے بھی جا کے کہدے
مین جنبش سے باز افلاک سارے
در رضوان باغ جنت کو سنوارے
لے تزئین اور آئینہ بندی
جنت پہ صد شوکت و شان
و صلحا و شہدا اولیا کی

کہ کیل رزق وہ بھی آج رکھے
فرشتے جسقدر ہین خاص و عام
اور پلکون سے گلستانکو بہارے
کھلین سب آج یہ ابواب رحمت
کھڑے ہون سب مؤدب حور و غلمان
حلل اور حلہ جنت پہنا کر

ہوا ڈولے نہ دریا موج مارے
وہ اسدم چھوڑ دیوین انبیا کام
در و دیوار جنت کو شتابی
نوازن ہون طیور باغ جنت
پھر ارواحونکو سارے انبیا کی
روائح قدس سے سبکو بسا کر

Marfat.com

سبھونکو پھر سنا پیغام باری | کہ روح مصطفےٰ اسدم ہی آتی | کھڑے ہو صف بصف آراستہ ہو

باستقبال روح شاہ خوشخو ✤ روایت ہی کہ اسکے بعد فرمان باری بنام ملک الموت اسطرح جاری ہوا کہ ای عزرائیل اسوقت قبض باقی ارواح چھوڑ اپنی عبادت سے مونھ موڑ اور آب حوض کوثر و تسنیم سے نہا کر عطر آراب سے جامے کو بسا کر حلے خلت سے اپنے تن کو سج کر کے گردن تعظیم کی کج کر کے حلل احترام سے محلی ہو کے مشک و گلاب سے غرارے کر کے ہاتھ مونہہ دھو کے مدینے در حجرۂ نبوی پر جا اور بہت بہت سے سلام اور اشتیاق و بیتابی تگ خبردار بلا اذن حجرۂ نبوی مین ہرگز قدم نہ دسے بلا اجازت اونکی روح اطہر کو قبض نہ کرے غرض عزرائیل حسب حکم رب جلیل مع نمامی فرشتگان اور انصار اپنے کے ابلق گھوڑون پر سوار اور ایک نامہ پروردگار کا اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے بصوت ایک اعرابی کے در حجرۂ نبوی پر آئے اور وہین پر کھڑے ہو کر بڑے آداب سے گردن جھکا کر سلام بجا لائے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ بَیْتِ النُّبُوَّۃِ مَعْدَنِ الرِّسَالَۃِ راہ دور دراز سے قدسیوں کو آیا ہون اجازت ہو تو اندر آؤن نظم برخیز ای کہ جہان در تست فراق

ہر ذرہ ذرۂ سوختہ اشتیاق تست | فرخندہ منزلیکہ در و کردہ مقام | خوش رو ادلی کہ سوئے تو ہم براق تست

حضرت فاطمہ زہرا اوسوقت سرہانے آپ کے بیٹھی تھین جواب دیا کہ باباجان کی طبیعت بہت ناساز ہی اسوقت ملاقات نہوگی آنے سے کیا فائدہ کچھ بات نہوگی پھر ملک الموت نے دوسری بار آواز دی ای اہلبیت خدا کی تمپر رحمت ہو اندر حاضر ہونے کی مجھے اجازت دو پھر سیدہ نے فرمایا اور وقت آنا بابا کو اسوقت بولنے کی تاب نہین یارا ے جواب نہین تیسری بار اس آواز بلند اور مہیب سے اجازت چاہی کہ سب اہلبیت مارے ڈر کے کانپنے لگے دہشت سے ہانپنے لگے سب کا دل ہیبت سے دھڑکنے لگا کلیجا گھبراہٹ سے پھڑکنے لگا حضرت کو ہوش آگیا آنکھ کھولدی اور پوچھا لیا ہی سیدہ نے عرض کی کہ ایک اعرابی غریب بصوت مہیب وصوت عجیب دروازے

Marfat.com

کھڑا اندر آنے کی اجازت چاہتا ہی ہر چند عذر کرتی ہون مانتا نہین اب بار کڑک کے باواز
بلند آواز دی ہی آپ کی بیماری کا حال جانتا نہین آپ نے فرمایا جان پدر یہ کون ہی
تمنے جانا کہان سے آیا ہی کچھ پہچانا نہ مٹانے والا ہی لذتون کا قطع کرنے والا خواہشون کا
اوجاڑنے والا گھرونکا آباد کرنے والا قبرونکا توڑنے والا جماعتون کا توڑنے والا راحتونکا
بیوہ کرنیوالا عورتونکا یتیم کرنیوالا فرزندونکا تجرع آہنی ہین بھی اگر کوئی جا چھپے مگر یہ ایسا
حریف ہی کہ بے کنجی کے در کھولدیتا ہی بلا حربہ دم بھر مین ایک عالم کی جان لے لیتا ہی
چکھانیوالا جرعۂ فوت ہی آی نور دیدہ یہ ملک الموت ہی فرمان باری لایا ہی واسطے قبض
روح تمھارے باپ کے آیا ہی سوائے میرے کسی پیغمبر کسی ولی کے گھر جانے مین اجازت
چاہنے کی اسے عادت نہین بلا دھڑک گھس پڑتا ہی پوچھنے کی حاجت نہین میرے آنے
کا پاس کرتا ہی بلا حکم آنے سے ہراس کرتا ہی آوے اندر بلا لو سیدہ نے روکر فرمایا بلا تاہ
خَرِبَتِ الْمَدِیْنَۃُ آہ ای بابا یہ خراب ہوا آپ آنسو حضرت سیدہ کا پونچھنے لگے اور
بہت تسلی دی اور فرمایا جان پدر اتنا مت روؤ اسقدر بیتاب مت ہو تمھارے
رونے سے حاملان عرش روتے ہین اسوقت حضرت عبد الرحمن کے ہاتھ مین مسواک
تھی آپ نے نسبت کی حضرت عائشہ نے منہ مین چبا کر کے آپکو دی آپ نے
مرتے دم بھی مسواک کر لی علما نے لکھا ہی کہ جو شخص ہر وضو پیچھے مسواک کریگا تو وہ

مریگا حق تعالی خاتمہ اوسکا بخیر کریگا شعر	حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد	روایت ہی کہ اسکے بعد ملک الموت بعد

اجازت کے حاضر آئے بڑے آداب و تعظیم سے آگے کھڑے ہو کر سلام کیا اور
آپنے فرمایا میری زیارت کے لیے تم آئے ہو یا بارادہ قبض روح کے یہان تشریف
لائے ہو عرض کی قدسیون کو آیا ہون اور فرمان باری لایا ہون یا رسول اللہ حق تعالی
نے مجھے آپ کا فرمان بردار کیا ہی حکم ہی کہ بے اجازت قبض روح نکرون اگر حضور بخوشی نظر

Marfat.com

فرمائین تو قبض روح کرون اور اگر دنیا مین توقف منظور ہی تو بے توقف اوٹھ جاؤن
ارشاد ہوا جبرئیل کو تمنے کہان چھوڑا عرض کیا وہ آسمان دنیا پر ہین فرشتے اونسے
آپ کی ماتم پرسی کرتے ہین حاملان عرش آپ کے غم اور ماتم سے مرتے ہین فرمایا اچھا
ابھی ٹھہرو جبرئیل کو آنے دو اتنے مین جبرئیل امین روتے ہوئے آئے آپنے فرمایا
ای جبرئیل ایسے وقت مین مجھے تمنے تنہا چھوڑا وقت دم واپسین کے صحبت سے مونھ
موڑا جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ آپکی مہمانیکا سازوسامان کرکے آیا ہون حقتعالی کے
یہانسے بشارت لایا ہون فرمایا کہو عرض کی یا رسول اللہ چونکہ روح آپ کی اسوقت آسمان
پر جائیگی اسلیے بحکم باری آتش دوزخ بجھادی گئی بہشت آپکے لیے آراستہ پیراستہ کیگئی
حورین بناؤ سنگار کیے جنت کے جھروکون پر باستقبال روح اطہر آپکے آئے ہین
گوہر جان نثار کو لائی ہین سارے انبیا از آدم تا عیسیٰ آپکی انتظاری مین بستہ
کھڑے ہین تمامی فرشتے زمین و آسمان کے صف بصف پرے باندھے راہ استقبال
پر اڑے ہین ہر آسمان پر شامیانے عربی کھڑے ہین جابجا نشان محمدی گڑے
ہین مکانات جنت کے سج رہے ہین شادیانے قدوم روح انور کے جابجا بج
رہے ہین سنبران ارم بشوق وصال لہلہا رہے ہین مرغان جنتی وہان ذوق مین
چہچہا رہے ہین **نظم**

قدمی پیش نہ و قدر فلک را بفروز	برقع از رخ فگن و جملہ ملک را بنواز	حجلۂ قدس برائے تو بیاراستہ اند
خوشخرامان گذری کن بتماشاگہ ناز		

فرمایا جبرئیل یہ سب مژدے
بہت خوب ہین دل کو نہایت مرغوب ہین مگر مجھے اسدم سوائے اسکے اور کوئی خوشخبری
سناؤ جس سے میری آنکھونمین ٹھنڈ ھک آئے تپک درد نہانی کی جائے عرض کی
حق تعالی کا آپ پر بڑا فضل ہی اکرام ہی کہ جب تک آپ اور ساری امت آپکی بہشت
مین نجائین بہشت تمامی انبیا اور امتون پر حرام ہی فرمایا ای جبرئیل اس سے بھی اور بہتر
کوئی خوشخبری سناؤ عرض کی یا رسول اللہ قیامت کے دن پہلے پہل آپ ہی کے

فرق اقدس پر تاج شفاعت دھرینگے کہ سارے انبیا آپ پر رشک کرینگے فرمایا ان باتونسے
تو میری آنکھون مین خنکی آتی نہین تپک دل کی جاتی نہین کوئی ایسی خوشخبری لاؤ جسسے
آنکھونمین ٹھنڈھک جگر تفتہ مین طراوت آئے زخم نہانی اندمال پائے وہ دھڑکا
دل کا مٹ جائے عرض کی یارسول اللہ آپ کو ان باتونسے خوشی آتی نہین فرمایئے
آپ کو کونسا غم ہی کیا فکر ہی دلپر کسطرح کا الم ہی فرمایا مجھے غم امت کے سوا اور کوئی غم نہین

دلپر کسیطرح کا صدمہ نہین الم نہین شعر لمولفہ

گناہ امتونسے میٹھیہ میری آہ پر غم ہے
اگر غم ہی یہی غم ہی اگر ہم ہی یہی ہم ہے
مجھے ہر دم یہی خیال ہی اسی کا ملال ہی کہ

امت میری بہت نحیف و نزار ہی بہت ہی عاصی ہی گنہگار ہی نہین معلوم قیامت کا کیا
کیا معاملہ انکے ساتھہ پیش آئیگا خدا جانے حق تعالی حساب انکا کسطرح فرمائیگا راعی لمولفہ

غم امت سے ای جبریل کیا کیا حال دل کہیے
تپک اس زخم نہانی کی سہیے کب تلک سہیے
غم امت سے دل تو بھن چکا اب تنگی باری ہی
بھلا اس غم مین ای جبریل گھٹ گھٹ کب تلک رہیے

جبریل نے جناب باری مین عرض کی خداوندا میں نے سب بشارتین سرور عالم کو سنائین مگر
خاطر اقدس مین اونکے کچھہ اطمینان نہ لائین کچھہ اور مژدہ چاہیے جسسے مزاج عالی سرور
ہو دل کی مصیبت دور ہو حکم ہوا کہ میرے حبیب سے بعد سلام کے عرض کرو کہ آپکی
امت کا جو کوئی آدمی اگر عمر بھر گناہ مین مبتلا رہے مگر موت سے سال بھر پہلے توبہ کرے تو
سب گناہ اوسکے بخشونگا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا موت کا حال کوئی
جانتا نہین شاید ایک برس پہلے توبہ کرنے کی نوبت نہ آئے ارشاد ہوا ایک مہینے پہلے
موت کے توبہ کرلے آپ نے فرمایا اللہ اللہ ایک مہینہ بھی بہت ہی حکم ہوا موت سے
ہفتہ بھر پہلے توبہ کرے فرمایا ایک ہفتہ بھی بہت ہی ارشاد ہوا ایک دن پہلے توبہ کرے
فرمایا ایک دن بھی بہت ہی فرمان ہوا موت سے گھڑی بھر پہلے توبہ کرے فرمایا ایک ساعت
بھی بہت ہی آخر خطاب آیا شعر لمولفہ

کہان تک خواہش امت ہی بس کرتے نہین لیوان

کہا مین مانگنے والا ہون تو وہاب ہی ای رب | نہ مین عاجز طلب سے ہون نہ تو دینے مین عاجز ہی

پھر حکم ہوا کہ اگر است آپکی تمام عمر گوہر گرانمایہ عمر کو خاک گناہون مین ملائے اور مرتے دم آنکھونسے آنسو بہائے یا اپنے نامۂ اعمال بد یاد کر کر پشیمان ہوئے اپنے گناہون پر رووے تو اوسکے سارے گناہ معاف کرونگا لوح نامۂ اعمال کو اوسکے حرف خطا سے صاف کرونگا اور اگر پشیمان بھی نہو تو اوسکو محض تمھاری شفاعت اور اپنی رحمت سے نجات دونگا شعر لمولفہ

تمھین دھڑکا ہی ناحق مین ہون دولت تمھاری ہی
خوشی محبوب کی کرنی یہی مرضی ہماری ہی

روایت ہی کہ اسکے بعد آپنے فرمایا ای جبرئیل اب تین باتون کی مجھے آرزو ہی ہر دم آپکی جستجو ہی اول یہ کہ میری امت پر شامت گناہ سے دنیا مین مثل امت سابق کے عذاب نہ آئے دوسرے یہ کہ قیامت کے دن میری شفاعت حق تعالی عاصیان امت کے حق مین قبول فرمائے تیسرے یہ کہ ہر ہفتے مین دوبار امت کے اعمال سے مجھے اطلاع ہوتی رہے تاکہ اگر اعمال اچھے نیک ہونگے تو خوش ہوکر شکر الٰہی کرونگا اور اوسے اونکے نامۂ اعمال مین لکھواؤنگا اور اگر اعمال بد ہونگے تو استغفار کرکے اونکے نامۂ اعمال سے محو کراؤنگا نظم لمولفہ

کہا جبرئیل نے باشوق بیحد | کہ فرمایا خدا نے یا محمد
کہ اپنے دل مین آنکھونکی ٹھنڈک
غم امت بھلا کھاؤگے کب تک | یہ گھٹ گھٹ کر رہوگی کب تلک تم
اور پونچھاؤگے نعرے تا فلک تم
دل نازک پہ کب تک ای پیارے | اوٹھاؤگے یہ غم امت کا بارے
ہی امت تیری تجکو جانسے پیاری
محبت تیری ہی سب سے نیاری | کرو دلکو ٹھکانے کچھ نہ سوچو
یہ سب باتین بھی ہین منظور تجکو

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا الآن طاب قلبی اب مجھے سرور ہوا سب رنج واندوہ دور ہوا پھر فرمایا جبرئیل اب جلد اپنا کام کر شوق وصال باری امان دل کھینچتا ہی جھٹ پٹ میرا قصہ تمام کر شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ پھر عزرائیل بحکم آپ کے قبض روح پر فتوح مین مشغول ہوئے شدت جانکنی اور سکرات موت کی اسقدر تھی کہ رنگ چہرہ گلگون گاہے سرخ گاہے زرد ہوتا تھا جسم اطہر کبھی گرم کبھی سرد ہوتا تھا اور گاہے دست راست گاہے دست چپ کھینچتے حتی کہ رخسارہ انور پسینے پسینے ہوگیا اور اسقدر تکلیف جانکنی کی فقط واسطے تسکین وتشفی امت عاصی کے آپ نے اختیار فرمائی ایک پیالہ پانی کا سامنے رکھا تھا بار بار پانی اوسکا اپنے مونہہ پر ملتے اور فرماتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ جسقدر تکلیف جانکنی کی مینے حضرت کو دیکھی کسیکو نہ دیکھی پھر آپ نے ملک الموت سے پوچھا کہ جانکنی مین اتنی تکلیف اور کسیکو بھی ہوتی ہی عرض کی یا رسول اللہ جتنی تکلیف اورونکو ہوتی ہی اوسکی عشر عشیر بھی آپکو نہین ہی یہ سنکر آبدیدہ ہوئے اور فرمایا آہ آہ وَاُمَّتَاہُ اے عزرائیل جتنی تکلیف جانکنی کی میری امت ضعیفہ پر ہو وہ سب کی سب آج اونکے بدلے ہمارے اوپر تمام کرلے تاکہ میری امت ناتوان اس اذیت سے محفوظ رہے عزرائیلؑ نے عرض کی یا رحمۃ للعالمین یا شفیع المذنبین آپ اسکا کچھ غم نفرمائین اسکی فکر اسکا خیال دلمین لائین جسطرح مادر مہربان اپنے سوتے پیارے لڑکے کے مونہہ سے پستان نکال لیتی ہی اسیطرح آپکی امت کی روح بآسانی نکالونگا غرض بارھوین ربیع الاول ۱۱ھ ہجری دوشنبے کے روز دوپہر ڈھلے آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ کے سینے پر تکیہ لگاکے آسمان کی جانب نظر اوٹھائی اور اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى کہتے ہوئے ترسٹھ برس کے سن مین اس خاکدان دنیا سے عالم بالا کو رحلت فرمائی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اول کلام آپ کا حلیہ مبارکہ کی گود مین اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور آخر کلام آپ کا حضرت عائشہ کے آغوش مین اَلرَّفِيْقُ الْاَعْلٰى تھا نظم

جہانمین شور محشر کسقدر ہی	قیامت حلت خیر البشر ہی	اندھیرا کیون نہو سارے جہانمین

جسپر پڑے ہین رشک قمر ہے	کہانتک صدمۂ فرقت اوٹھاوین	کدھر او جذبۂ آہ سحر ہے
تڑپتا ہو تب فرقت مین کافی	کوئی وان تک نہین کرتا خبر ہی	

روایت ہی کہ مکۂ معظمہ مین دوشنبے کے دن وقت صبح صادق کے ربیع الاول کی بارھوین تاریخ فصل ربیع مین قصۂ فیل کے سال نو ملنے مین نوشیروان بادشاہ کے مطابق بستم نیسان ماہ روم ۸۳ سکندری کے حضرتؐ پیدا ہوئے تھے اور چار برس کی عمر مین یتیم ہوئے اور پچیسوین برس حضرت خدیجہؓ سے نکاح ہوا اور چالیسوین برس دوشنبے کے دن نبی ہوئے اور اسی دن مکے مین اکاون برس نو مہینے کے سن مین معراج ہوئی اور اسی دن مین ترپن برس کے سن مین مکے سے مدینے کو ہجرت کر چلے اور اسی دن مین حجر اسود اوٹھایا تھا اور اسی دن مین مدینۂ منورہ پہونچے اور اسی دن مین ترسٹھ برس کے سن مین دنیا سے رحلت فرمائی راوی کہتا ہی کہ جس دن قدم مبارک مدینے مین آیا تھا اوسدن مدینہ مطلع نور ہوگیا تھا ہر شخص نشۂ سرور سے چور ہوگیا تھا اور جسدن آپ نے رحلت فرمائی سارا مدینہ اندھیرا ہوگیا عجیب کالی بلا آئی ہر گلی کوچہ سنسان بازار نمین ہو کا مکان گھر گھر کہرام آب دانہ حرام لبون پر آہ دلون سے نعرۂ جانکاہ ننھے ننھے بچے بدحواس نہ رغبت شیر نہ خواہش ماس

غزل

نے ہمین با خاکیان تو تام داشتیم	ای ز ہجرانت زمین و آسمان بگریستہ	سینۂ دل خون شدہ و روح روان بگریستہ
	بلکہ رضوان نیز در باغ جنان بگریستہ	خون بگریہ آدیدہ بہر سید کز ہا نشر
جبرئیل اندر فلک با قدسیان بگریستہ	آدم و نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ ہم	
در عزای سید آخر زمان بگریستہ	اہلبیت آندم کہ گریان گشتہ از بہر رسول	
سنگ خارا بر دل پر درد شان بگریستہ		

روایت ہی کہ جب آپنے رحلت فرمائی ملائکہ نے صحابہ سے تعزیت فرمائی اور آواز وَامُحَمَّدَاہُ کی آسمان سے آئی اور جب ملک الموت روح اطہر کو اعلیٰ علیین مین لے گئے تو صدائے وَامُحَمَّدَاہُ یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی عرش تک پہونچائی اور اوسوقت ایک عجیب قسم کی

Marfat.com

بوی خوش سارے اہلبیت نے پائی آپ بیان سے گریہ بین اور ماتم شور و شین اہلبیت کے
جگر شق ہوا جاتا ہی رنگ چہرہ فق ہوا جاتا ہی حضرت فاطمہؑ ہر ار رو کر فرماتی تھین وا ویلاہ
یا ابتاہ بابا جان فاطمہؑ کی جان آپ پر قربان دعوت حق کی آپ نے قبول فرمائی
بہشت مین جا بیٹھے مجھ خستہ سے نظر چھپائی بابا جان خبر آپ کے وفات کی جبرئیل
کو کون پونہچائے حال میری بیکسی کا آپ کو کون سنائے بابا جان اب جبرئیل میرے
گھر کا ہیکو آئینگے خدا کی وحی اللہ کا سلام اب کسکے پاس لائینگے اجی بابا اب حسنین کے
واسطے بہشت کے میوے کون منگا دیگا اجی بابا اب حسنین کو گود مین لیکر کون کھلاویگا
اجی بابا کاندھے پر چڑھا کر اب کون اونکو ٹہلاویگا بابا جان جب وہ روئینگے تو اب اونکو
کون بہلاویگا آہ بابا حسنین روتے ہین آپ پانون پھیلائے سوتے ہین بابا جان بہت
کی آس توڑ چلے یہ کہیے ہمکو کس پر چھوڑ چلے بابا جان نہین معلوم مین ابھی کتنا زندہ
رہونگی درد مفارقت کب تک سہونگی بابا جان فاطمہ کو اپنے ساتھ کر لینا بابا جان
صدمہ یتیمی کا زیادہ وزن تک مجھے نہ دینا یا اللہ اب فاطمہ کو بھی شربت موت جلد پلا یا اللہ
روح فاطمہ کو جلد تر روح حضرت سے ملا خداوندا صدقے اپنے حبیبؐ کے فاطمہ کو
کو بھی وہین بلا بابا کے ساتھ قبر مین سلا خداوندا تو خوب جانتا ہی کہ بابا بغیر مین رہ
نہین سکتی آہ دل مانے نہین درد ہجران سہ نہین سکتی آخر اسیطرح غم پدر مین گھٹ گھٹ کر
چھہ مہینے کے بعد آپ نے بھی رحلت فرمائی اس درمیان مین کبھی نوبت ہنسنے کی
نہ آئی حضرت عائشہ صدیقہ رو رو کر فرماتی تھین افسوس اوس نبی آخر الزمان کا
جسنے بخشایش امت کے لیے عمر بھر کیسی کیسی سختی اوٹھائی غنا پر فقر اختیار کیا
ایکدن بھی جو کی روٹی آسودہ ہو کر نہ کھائی افسوس وہ نبی جو عمر بھر غم امت مین
رویا امت عاصی کے سونچ مین ایک رات بھی اطمینان سے نہ سویا سر پر چٹائی اختیار
فرمائی عمر بھر کسی نامحرم پر نظر نہ اوٹھائی گوہر دندان دفشان کو اشقیا نے توڑ

طریق صبر و شکر سے موڑا نہ موڑا آفسوس اس سلطان گدا خو نے لاکھ لاکھ روپے
خیرات کیے مگر خود پیٹ پر پتھر باندھ باندھ بسر اوقات کیے حرف لا کسی سائل کے جواب
مین لب پر نہ لائے عمر بھر کبھی کو ذرہ بھر بھی صدمات رنج نہ پہونچائے تمام تمام رات
ایک قدم پر کھڑے ہو کر فقط نجات امت کے لیے دو دو رکعت نماز مین صبح
فرماتے حتی کہ ایک پانوں پر کھڑے کھڑے پائے مبارک ورم کر جاتے دن رات
امت عاصی کے غم مین رونا نہ دن کا کھانا نہ شب کا سونا **اشعار**

ای جان صد ہزار چو ما وقف جان تو	ہر دم ہزار تحفہ زما بر روان تو
رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسنین و حسین پر بھی مدام

روایت ہے کہ اوسوقت نہ شمعون نے اہلبیت کی تعزیت فرمائی گوشہ خانہ سے
آواز غیبی آئی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کُلُّ
نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ایکدن سب کو مزا ہے دنیا سے سفر کرنا ہی صبر کرو چپ ہو چند دن
مصیبت دنیا سہو قیامت مین صبر کی جزا پاؤ گے مصیبت دو روزہ کے بدلے لطف
اوٹھاؤ گے اور مسجد مین سارے اہل مدینہ رو رہے تھے مارے غم کے بیقرار ہو رہے تھے
کہ حضرت خواجہ خضر روتے ہوئے آئے اور لوگونکو بھاندے صحابہ کبار کے پاس بہم
ماتم پرسی جا پڑے اور رو رو کر صحابہ کو صبر و تسلی دیکر چلے گئے **نظم**

شعلۂ آتش ہجران تو جان میسوزد	وز فراق تو دل پیر جوان میسوزد	آنچہ در دست کز خون بجگر میسوزد
وین چہ سوزست کز و جان جہان میسوزد	شرح این غم چہ نویسیم کہ قلم میشکند	وصف این حال چگویم کہ زبان میسوزد

آگے آل اطہار اور اصحاب کبار کی آہ و زاری ایک دوسرے کو دیکھکر باہم اشکباری کہانتک
لکھیے یہ خبر وحشت اثر سنکے آتش غم سے جل بھنکے سب کے سب متحیر ہو گئے بعضے سکتے کی
حالت مین مدہوش بعضے اختلال حواس سے از خود فراموش حضرت عمر فاروق نے بجا عث
غلبۂ شوق محبت حضرت کے یہ حال سنکے ننگی تلوار کھینچی کہ جسکی زبان سے حضرت کی

وفات کا نام سنونگا فوراً گردن اوسکی اسی تلوار سے اُتار لونگا حضرت سوتے ہین خدا سے اسدم ہمکلام ہوتے ہین اور حضرت عثمان غنی بباعث غلبۂ عشق حضرت کے زبان سے کچھ بول نہ سکتے تھے مثل طائر تصویر کے ہر ایک کا مونہہ تکتے تھے مثلث لمولفہ

جناب حیدر کرار کی کچھ اور حالت تھی	بیان کیا کیجیے اونہہ جو غم کی آہ شدت تھی

قلم اولجھا ہی لکھنے سے زبان کہنے سے عاری ہی ز حیدر کرار کی ایسی کمر ٹوٹی سنگ غم سے اسقدر چور ہوئے کہ بیٹھ کر کے پھر اوٹھنے سے مجبور ہوئے یار غار حضرت صدیق اکبر روتے ہوئے گھر مین آئے اور چہرۂ نورانی سے کپڑا اوٹھایا اور پیشانی انور اور دہن اعطر کو بوسہ دیکر فرمایا وَاُمَّحَمَّدَاہُ وَاَنَبِیَّاہُ پھر رو کر کہا شعر

رفتی و مرا خبر نکردی	بر بیکسی ام نظر نہ کردی

پھر بوسہ دیکر روئے اور فرمایا وَاخَلِیْلَاہُ اگر اختیار ہوتا تو ہم اپنی جان آپ پر قربان کرتے جان کیا دو نو جہان کرتے اور اگر آپ رونے سے منع نہ فرماتے تو ہم آپ پر اتنا روتے کہ آنکھونسے خون کے چشمے جاری ہوتے خداوندا اپنے حبیب کو میرا سلام پونہچانا یا رسول اللہ خدا کے پاس مجھے یاد فرمانا شعر

ای پشت مرا ز غم شکستی	تا رخت حیات خویش بستی

ناقہ سوار کیا ایسا غمگین ہوا کہ کچھ کھاتا نہ پیتا تھا خون جگر پیکر جیتا تھا آخر بعد تین دن کے وہ بھی مرگیا دنیا سے سفر کر گیا اور روز گوش غم سے مدہوش ہو کر فراق سے اوس یوسف خوبی یوسف چاہ محبوبی کے جی جان کھو کر کنوئین مین گر کے ہلاک ہو گیا غم دارین پاک ہو گیا شعر

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین علیہم السلام پہ بھی مدام

روایت ہی کہ اسکے بعد مہاجرین و انصار مین خلاف پڑا کہنے لگے ایک امیر انصار مین سے ہو ایک امیر مہاجرین مین سے آخر بمقتضاے حدیث اَلْاَئِمَّۃُ مِنْ قُرَیْشٍ کے یعنی سردار اور امام قریش ہی مین سے ہونا چاہیے سارے اصحاب نے مستحق

حضرت ابوبکر صدیق کے بیعت کی تا دین اسلام مین کچھ خلل نہ پڑجائے آئینۂ دلون مین لوگون کے بل نہ پڑجائے **روایت** ہی کہ جسوقت روح پرفتوح رونق افروز اعلی علیین ہوئی ایک تابوت جواہر و یاقوت بہشتی سے مرصع کرکے نظر انور سے گذرانا گیا کہ اگر مرضی مبارک ہو تو ملاء اعلی جسد اطہر کو اس تابوت مین لاوین اور مرقد انور سرابستان بہشت مین بناوین رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا مین میرا جی نہین چاہتا کہ اپنی امت عاصی سے دم بھر بھی جدا ہووین ہمنے بپاس خاطر خاکسارانِ امت غمناک کے فرش خاک ہی کو اختیار کیا تاکہ ہم اونسے جدا نہووین اور وہ بھی میرے فراق مین مبتلا نہووین اور تاکہ جب تک ہم انمین ہین عذاب الٰہی سے وہ محفوظ رہین پاس شفقت اور عنایت بیغایت کو ایسے نبی شفیق ایسے شفیع رفیق کی بنظر غور خیال کرکے ہر دم صلوٰۃ وسلام روح پاک پر اونکی ہدیہ کرنا چاہیے جی جان اونپر قربان کرکے اتباع سنت مین دم بھرنا چاہیے **شعر**

رسول پاک پہ بھیجو الٰہی درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ اسکے بعد اہلبیت اطہار نے حسب وصیت کے غسل و تجہیز و تکفین سے فراغت پائی پھر نماز جنازۂ عالی کے پڑھنے پڑھتے دو روز تک نوبت دفن کی نہ آئی حتی کہ بہتر بار صحابۂ کبار نے بلا امام کے فوج کی فوج یکے بعد دیگرے نماز پڑھی پیر کے دن دوپہر ڈھلے بارھوین ربیع الاول کو آپ نے قضا کی تھی بدھ کی رات صبح کے وقت چودھوین شب ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین شہر مدینے کے اندر حجرے مین حضرت عائشہ صدیقہ کے جس جگہ آپ نے قضا کی تھی لوگون نے بغلی قبر کھدوا کر سلطان عالم کو اوسمین سلا کے نو اینٹین کچی اوپر سے بچھا کے مٹی دی اور بلال کے سرہانے سے پانی بہایا اور ایک بالشت قبر پاک کو بلند کیا اور افضل اور اطہر سب جگہون سے حتی کہ عرش و کرسی و بہشت و کعبے سے وہ جگہ ہی جو مزار سید ابرار ہی سارے

محدثین کے مذہب کا اسی پر قرار ہی اور آدمی وہین دفن ہوتا ہی جہان کی مٹی سے وہ پیدا ہوتا ہی اور اصل پیدایش حضرت کی خاک پاک ناف زمین یعنی موضع کعبہ سے تھی مگر دو پانی جسپر عرش الٰہی تھا جب ادسنے موج ماری تو چھین کو اطراف عالم مین ڈالا اور وہ طینت پاک آپ کی بدن مین جا پڑی اسواسطے آپ وہان مدفون ہوئے آپ ذرا مصیبت کو حضرت عائشہ صدیقہ کی ملاحظہ کیجیے کہ جو گھر کہ بیت الوصال تھا وہ بیت الاحزان ہوگیا جو دار السرور تھا وہ غم کا مکان ہوگیا جہان دن رات پروانۂ جمال پُرانوار اور محو نظارۂ سید ابرار ہوتی تھین وہین آتش غم مین مثل پروانہ کے جلنے لگین بھننے لگین سوزِ ماتم سے شمع سان پگھلنے لگین ہوائے مخالف سے سر کو دھننے لگین انتقال کے وقت سے دفن تک مدینہ ایسا اندھیرا رہا کہ اپنی آنکھ سے اپنا ہاتھ سوجھتا نہ تھا دلون پر تیرگی آنکھون مین ایسی خیرگی چھاگئی کہ بات کسیکی کوئی بوجھتا نہ تھا **نظم لمولفہ**

برس دن رہی بارش رحمت	ہوا کدن جہان قیل وقال محمد	اندھیرا ہوا سارے کون و مکان مین
ہوا جسگھڑی انتقال محمد	مین مرجاؤن ناصر یہی ہی تمنا	بذکر و خیال وصال محمد

روایت ہی قثم بن عباس فرماتے ہین کہ جسوقت جسم اطہر صاحب لولاک کو قبر کے اندر سر بر خاک پر لٹایا اور چہرۂ نورانی سے پردۂ کفن اوٹھایا مینے دیکھا کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لبہاے مبارک کو ہلاتے ہین اور آہستہ آہستہ کچھ فرماتے ہین مینے اپنے کانون سے بخوبی صاف صاف سنا کہ قبر مین بھی یہی فرماتے تھے رَبِّ اُمَّتِیْ رَبِّ اُمَّتِیْ **شعر** جانم فداے تو کہ ترا ہست ہر زبان ٭ از مہد تا لحد ہمہ تیمار امتان

روایت ہی کہ آپ قبر پاک مین بھی بحیات ابدی ساتھ سب ہوش و حواس کے جیتے ہین مگر ہر دم مشاہدۂ جمال ایزدی مین مستغرق ہوتے ہین ہر آن جرعۂ وصال پیتے ہین امتان عاصی کی اطاعت سے خوش ہوتے ہین اور معصیت امت کا حال سنکے استغفار کرتے جناب باری مین روتے ہین جب کوئی تحفۂ درود و سلام

Marfat.com

حضور مین پونہچاتا ہی آپ کی طرف سے آن واحد مین کرورون آدمی کو جواب علیکم السلام آتا ہی قبر مین آپ اذان واقامت کے ساتھ نماز پڑھتے ہین اذان واقامت کی آواز مزار شریف سے مجاورین کے کان مین اکثر آئی ہی اور ابراہیم بن بشار نے مزار شریف پر کھڑے ہوکر سلام کیا آپ نے اندر قبر سے بلفظ وعلیکم السلام جواب دیا اور بعد واقعہ کربلا کے یزید بدبخت نے جب مدینہ پاک کو لوٹنے کو لشکر بھیجا تو مسجد نبوی تین دن تک اذان واقامت اور نمازیون سے خالی رہی تھی فقط سعید بن مسیب یوانے بنکے مسجد مین جھاڑو دیتے تھے اور ہر روز وقت نماز کے آواز اذان واقامت کی صاف صاف قبر شریف کے اندر سے سن لیتے تھے یا رحمۃ للعالمین ناصر مسکین آتش فراق مین آپ کی جل رہا ہی شمع سان پگھل رہا ہی اب جلد ہند سے اوسے مدینے بلائیے اور حسن خاتمہ کے ساتھ جنت البقیع مین اوسے سلائیے نظم لمولفہ

مدینے جا کہون ہی شوق بیحد
بقیع پاک ہووے میرا مدفن
بھلا اب ہند مین کب تک رہین ہم
لنا ادرک رحمۃ للعالمینا
دکھاؤ بھر حق مجکو مدینا
فیا اسفا علی مضی الشباب

محمد یا محمد یا محمد
نکلتے دم پڑھون کلمہ نبی کا
ترحم یا رسول اللہ ترحم
بلا لو ہند سے مجکو خدارا
ترحم یا شفیع المذنبینا
مدینے ابتو ناصر چل بسو تم

مدینہ خاص ہووے میرا مسکن
رسول ہاشمی البطحی کا
نہین منظور ہی اب یہان جینا
وھب لی فی مدینتک قرارا
خطائی تو نے ای ناصر خطائی
الی ما ترقد لله قم قد

رسول پاک پہ بھیجو ایجد درود وسلام علی و فاطمہ حسن وحسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ بعد رحلت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہلبیت اطہار اور اصحاب کبار پر عجیب عجیب صدمے طاری ہوئے چنانچہ بعضے قوت رفتار اور بعضے طاقت گفتار سے عاری ہوئے اور بعض مر گئے دنیا سے سفر کر گئے عبد اللہ بن زید جو عاشق زار سید ابرار تھے دعا کی کہ خداوندا بلا نظارہ جمال سرور عالمین

Marfat.com

رہ نہین سکتا درد مفارقت سہ نہین سکتا سو خداوندا میری آنکھ لے لے آئی مجھے اندھا کردے

شعر خبر لے ای اجل جلدی مجھے اب بیست بھاری ہے | جمال یار بن کب عاشقونکو آنکھ پیاری ہے

پس فوراً اندھے ہو گئے اور بعضے بے دیدار جمال پر انوار مدینے مین نہ رہ سکے اسلیے مسافرت اختیار کی چنانچہ حضرت بلال خستہ حال نے جب صبح وصال بسر ہوئی اور شام فراق آئی تو گھبرا کر شام کی جانب حلت فرمائی جب چھ مہینے پورے وہان رہے تو عین شام فراق مین صبح دیدار نظر آئی یعنی خواب مین حضرت نے اونسے یہ بات فرمائی کہ ای بلال تو نے مجھپر بہت جفا کی بڑی خطا کی مدینہ چھوڑا تیری زیارت سے مونہہ موڑا پس حضرت بلال خواب سے اوٹھکر مدینے تشریف لائے پہلے روضۂ انور پر سلام کرنیکو آئے خاک مزار پاک سر اور مونہہ پر رو رو کر ملتے تھے سر کو پتھر پر کچلتے تھے اون دنون حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرا قضا کر گئی تھین حضرات حسنین سے حال وفات سیدہ کا سنکر کے آتش غم مین جل بھنکر کے بہت روئے اور کہا ای جگر گوشۂ رسول ای زہرا بتول بہت جلد تمنے پدر بزرگوار سے ملاقات کی وہان جاکر تلافی مافات کی پتھر لوگون نے اصرار کیے کہ بلال موافق عادت قدیم مشتاقون کو اذان سناوین بلال نے عذر کیا کہ جب میری اذان کا قدردان ہی نہین کوئی مونہہ سے اذان کہون اور کسکو سناؤن کسی نے مانا نہین حال دل وحشت زدہ کا جانا نہین آخر بعد اصرار اہل حرمین اور حضرات حسنین کے آہ سرد بھر کر سینے پر ہاتھ دھر کر اذان شروع کی اور ساری خلقت گرد و پیش جمع تھی جسوقت حضرت بلال نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اہل مدینہ نے آہ کے نعرے سوز غم کے شرارے عرش تک پہنچائے مرد عورت لڑکے جوان سب ہجوم کر آئے جب اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا اور مزار مہبط انوار کی جانب اشارہ کیا سارے حضار بے اختیار رونے لگے بیقرار ہونے لگے اور بلال پر ملال کلیجے کو تھامے ہوئے زمین پر گر پڑے اوسدن مدینے مین ایسا ماتم پڑ گیا دلون مین خار غم گڑ گیا کہ گویا سرور عالم نے ابھی قضا کی ہی شہر بھر کی عورتین اپنے

Marfat.com

اپنے گھروں سے باہر نکل آئیں کہ شاید سرور عالم قبر سے باہر آئے ہم غمزدوں کو شربت زلال وصال سے مشرف فرمائے پھر بلالؓ ۱۱ھ ہجری میں ساٹھ برس کے سن میں مقام دمشق میں قضا کر گئے

شعر رسول پاک پہ بھیجو ایخدا درود وسلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہے حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ بعد گذرنے تین روز کے دفن سے ایک اعرابی آیا اور قبر مبارک پر گر پڑا اور خاک پاک کو اوسکی اپنے سر پر اوڑاتا تھا اور کہتا تھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مینے اپنے اوپر بہت ظلم کیا ہے اب آپ کی حضور مین آیا ہون تحفۂ جرم وخطا پیشکش لایا ہون تاکہ میرے واسطے آپ استغفار فرمائین قبر سے آواز آئی قَدْ غُفِرَ لَکَ تیرے سب گناہ بخشے گئے یار و عشق حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہر حال وسیلۂ نجات اور صد گونہ موجب برکات ہے شعر لمولفہ ہر اک امراض کے شافی محمدؐ ہر دو عالم مین مجھے کافی محمدؐ و روایت ہے کہ ملک شام مین ایک یہودی تھا شنبے کے دن توریت پڑھ رہا تھا چار مقام مین نام پاک صاحب لولاک کا لکھا یا عداوت باطنیہ سے اوس ورق کو آگ مین جلایا دوسرے دن یہ نام پاک آٹھ جگہ لکھا پایا اوس ورق کو جلاکر خاک بنایا تیسرے دن بارہ جگہ وہ اسم پاک لکھا پایا تب بہت متحیر ہوا جی مین گھبرایا کہ جتنا اس نام کو ورقون سے مٹاتا ہون اوتنا ہی زیادہ اور لکھا پاتا ہون اگر اسی طرح ہر روز ہم پڑھ پڑھ کے مٹاتے جائینگے تو سارے اوراق توریت کے اس نام سے بھر جائینگے پھر عاشق زار ہوکے بشوق زیارت رات دن منزل بمنزل طی کرتا ہوا مدینے مین آیا پہلے سلمان فارسیؓ کو پایا پوچھا یہی رسول کبریا حبیب خدا ہین پوچھا آنت محمدؐ آیہی محمد مصطفیٰ سرور انبیا ہین سلمانؓ نے کہا ای عزیز مین محمد نہین ہون بلکہ اونکا ادنیٰ غلام ہون شیفتہ کا کل مشکفام ہون یہودی نے بہت اشتیاق سے کہا للہ مجھے ذرا رسول خدا کے پاس پونہچاؤ اس ہجرت زدہ کو جمال جہان آرا اونکا دکھاؤ سلمان نے سونچا کہ اگر یہ کشتۂ خنجر فراق وفات کی خبر سنیگا تو مارے غم وغصہ کے سر کو دھنیگا

Marfat.com

کہا ای عزیز پہلے تجھے اصحاب رسول خدا کے پاس لیچلتا ہون آؤ سنے کہا مین تو فقط سنو فراق
مین اوسی شمع نبوت کے پروانے کے مثال جلتا ہون غرض سلمان اوسکو ساتھ لیے
ہوئے مسجد نبوی مین آئے حضرت علی مرتضیٰ اور سارے اصحاب مصطفیٰ فراق حضرت مین
سر جھکائے رو رہے تھے آنکھون سے اشک جاری تھے بیقرار ہو رہے تھے یہودی کہ غلبہ
اشتیاق سے فنا فی الرسول ہو رہا تھا خنجر عشق حقیقی کا مقتول ہو رہا تھا حضرت علی مرتضیٰ
کو رسول خدا سمجھا بے اختیار دل وحشت زدہ پھڑکنے لگا شوق مین کلیجا دھڑکنے لگا عرض
کی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ جسوقت نام نامی آپ کا
اصحاب نے سنا آہ کے نعرے عرش تک پونہچائے مسجد مین فغان و فریاد سے شور محشر مچائے
شیر خدا نے فرمایا کہ ای شخص تو کون ہی کہ ہم جلونکو جلاتا ہی گلون پر شمشیر خونخوار چلاتا ہی سوقت
تو کہانسے ہماری مصیبت تازہ کرنے آیا جراحت دل پر نمک چھڑک کر درد و تڑپ زیادہ
کرنے آیا آج تین دنسے وہ سلطان گدا خو صاحب لولاک عرش پاک کو چھوڑ کر دنیا سے منھ
موڑ کر زیر زمین فرش خاک پر سوتے ہین کہ ہم لوگ اونکے فراق مین گلی گلی خاک چھانتے
ہین سر پر دھول اوڑاتے ہین رونے ہین یہودی یہ بات کو سنتے ہی بیہوش ہو گیا
سر پیٹتے پیٹتے زمین پر گرا از خود فراموش ہو گیا **شعر** زخم دل پر ناصر امرہم لگانے ہم گئے
وہ مسیحا چل بسا اور مفت مین ہم مر گئے ٭ مرغ بسمل سا تڑپ تڑپ کے کہنے لگا آہ ہی منازل
مین شام سے شام سے صبح اور صبح سے شام کی خواب و خورش اپنے اوپر حرام کی آہ
وہ سفر کی محنت شبانروزی افسوس ذوق وصال مین اوس شمع نبوت کے وہ پروانہ
مثال دلسوزی ہائے کاش مین پیدا نہوتا عدم سے ہویدا نہوتا اگر پیدا ہوا تھا تو فوراً مرجاتا
جیتا نہین تھا مادر پیتا نہین اگر جیتا تو توریت نہ پڑھتا جاہل ہی رہتا نشہ علم نہ چڑھتا
جو پڑھتا تو نام پاک حضرت کا نظر نہ آتا جو نظر آیا تھا تو مین اسپر شیفتہ نہو جاتا جو شیفتہ
ہوا تھا تو گھر سے نہ چلتا شمع کیطرح پروانے کی مثال گھر ہی آتش شوق مین جلتا ہین

Marfat.com

سوز ہجران سے سر کو دھنتا جگر کباب ہوتا بھنتا یہان آکر حال وفات نہ سنتا جو آیا تھا
تو زیارت سے محروم نہ ہوتا عین شوق وصال مین مغموم نہ ہوتا شعر قسمت تو دیکھی کہ کہان
لوٹی ہی کمند | دو تین ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا | پھر عرض کی یا علی مرتضیٰ شیر خدا
اگر اوس شہنشاہ کا کوئی لباس متبرک ہو تو آپ جلد منگائین دل وحشت زدہ کو تسکین
پونہچائین شیر خدا نے سلمان فارسی کو کہا کہ بنت رسول زہرا بتول کے پاس جاؤ
لباس قدیمی ساس لے آؤ وہان سیدہ زنان کونین اور جان دارین حضرات حسنین
درد یتیمی سے رو رہے تھے فراق پدر مین نالان اور بیتاب ہو رہے تھے سلمان نے
جاکر آواز دی اور در حجرے کی زنجیر ہلائی صدا سے دلے وقت نے کیفیت نمک بر جراحت
کی دکھائی سیدہ نے پوچھا اسوقت جلے دلونکو پھر کون جلانے آیا ہی یتیمان جگر پارہ کے
سرون پر اتنا ستم کون چلانے آیا ہی ارے تو کون ہی تیرا کیا نام ہی مصیبت زدون سے
تجھے کیا کام ہی سلمان نے عرض کی مین سلمان آپ کا غلام ہون سلام لیجیے شیر خدا صاحب
کبریا کا پیرہن مبارک مانگتے ہین دیجیے سیدہ نے فرمایا سلمان وائے بر تو بابا کے غم سے
اتنی بدحواسی کی بات تو کیون بکتا ہی واویلا بابا جان کا پیرہن کون شخص پہن سکتا ہی
سلمان نے سب احوال کہ سنائے آو پیراہن عالی مسجد نبوی مین لائے اصحاب کبار اوس
سلطان دو سرا حبیب کبریا کے پیرہن کو جسمین سات پیوند مختلف جا بجا لگے تھے دیکھکر
رونے لگے دل وحشت زدہ بھڑکا کلیجا دھڑکا سب جی جان کھونے لگے یہودی اوس پیراہن
اعطر لوانے سر پر لیکے حالت وجد مین گھومنے لگا ذوق شوق مین یہ کہہ کے
جھومنے لگا شعر غنچہ گل چہ کنم اے صبا | بوی ازان پیرہنم آرزوست | بابا کا
اوسے سونگھتا اور آنکھون سے ملتا سر کو سنگ آہ سے کچلتا اور کبھی متواتر بوسے لیتا
تھا کہ روح افزا پر روحی فداک کہکے جان دیتا شعر گر ز صحرائے مدینہ بوئے آید یا رسول
جان من در امن فدائے بوی آن پیرہنم | صد ہزاران دی درین سودا مرا امروز گشت | نیست صبرم بعد ازین کامرز را فردا نم

یا رسول اللہ بسوئے خود مرا ہی نالہ | تا ز فرق خود قدم سازم زدیدہ پاکنم | اسیطرح روتا جی جان کھوتا ہوا

اصحاب کبار کے ساتھ روضۂ انور پر آیا اور خاک مزار پاک آنکھوں پر مل کے سر کو پتھر سے
کچل کے کلمۂ طیبہ زبان پر لایا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

پتھر پہ کتنے کتنے زمین پر بیہوش گر پڑا اشعار | گئے آہ کے نعرے تا بہ فلک

ترے ہجر میں صبح سے شام تلک | ہمہ شب لگی ہی پلک سے پلک | نہ ہی اپنی جھلک کھلا دے مجھے

غرض یا محمد یا محمد کہتے کہتے دنیا سے سفر کر گیا نظم | جان گئی جان کی جو یا کے پاس

پونچا مرتضیٰ اپنے مسیحا کے پاس | پیاسے نے دریا سے ملاقات کی | خوب تلافی ہوئی ملاقات کی

رسول پاک پہ بھیجے ایزد درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

وفات سیدہ خاتون جنت آہ ای ناصر | قیامت خیز اب واقعہ لکھنے میں آتا ہی

راویان اخبار جگر سوز و ناقلان حکایات غم اندوز لکھتے ہیں کہ جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
وفات پائی ساری دنیا اندھیری ہو گئی ہر طرف سے گھٹا غم کی گھر آئی آسمان و زمین میں ایک
زلزلہ پڑ گیا دلوں میں خنجر غم گڑ گیا نگری مدینے کی سونی ہو گئی مصیبت دلوں پر قیامت سے
بھی دونی ہو گئی نالے پیم پریوں اور ملائکہ کے آدمیوں کے کانوں میں آئے اہل مدینے نے
آہ کے نعرے عرش تک پہنچائے ہر چند جگر سارے اصحاب کبار اور اہلبیت اطہار کے خنجر
غم سے کٹ گئے دل دو پارہ ہوا سینے پھٹ گئے مگر جسقدر جناب حضرت سیدہ خاتون جنت
فاطمہ زہرا کو غم و الم ہوا بیان اوسکا حد تحریر و تقریر سے خارج ہے **مثلث**

ادھر رونا ادھر رونا یہاں رونا وہاں رونا | اور خون دل سے موتھ دھونا نہ دن کھانا نہ رات

اسی صورت سے رو رو چھ مہینے تک گذاری ہی **روایت** ہی کہ آدھی رات کے بعد
جناب حضرت خاتون جنت سیدنا علی مرتضیٰ کے ساتھ روضۂ انور پر حضرت سرور عالم کے
آئیں مزار شریف کو دیکھکر ایک ایسی آہ کی کہ روضۂ مقدسہ کو جنبش میں لائیں پھر کہا

Marfat.com

مالک للتراب بابا جان گوہر پاک کو درج خاک سے کیا نسبت پھر تو مزار شریف پر آکر گر پڑین اور مرغ بسمل کیطرح اوسپر تڑپ تڑپ کے رونے لگین جی جان کھونے لگین خاک مزار سر اور روے پر انوا پر ملتی تھین آہ کی چٹکیون سے یہ کہکے جگر کو مسلتی تھین

نظم

یا من با صبور را پیش خود از و فا طلب
یا کہ تو با کدامنی صبر من از خدا طلب

درد تو میکشد مرا از کرم و دوا کنش
یا قدرے فزون از ین تا نکنم دوا طلب

پھر مزار پاک کی مٹی اٹھون ہے

مالک کے فرمانے لگین در و دیوار کو رولانے لگین مثلث لمولفہ

پڑی آکر مرے اوپر مصیبت ایسی ای بابا
پڑے جا کر اگر دن پر نو ہو تاریک شب ایسا

کہین کیا آہ ای بابا کہ مجھپر زیست بھاری ہے

نہ کھانے مین مزا ملتا نہ پینے مین مزا ملتا
یہی دل مین تمنا ہے کہ بابا کا پتا ملتا

غم دوری سے جی تو بھن چکا اب تن کی باری ہے

نہین بعد آپ کے اب خیر ہے جینے مین ای بابا
ذرا بھی لطف جینے کا مجھے اب تو نہین ملتا

نہ جیتی ہون نہ مرتی ہون عجب حالت ہماری ہے

روایت ہین از دفن ہمیر جبکہ پھرے صحابہ
لگین رو رو کے کہنے سیدہ خاتون جنت

مٹایا خاک بابا پر یہی مرضی تمھاری ہے

وہ مہتاب مدینہ کو چھپایا خاک مین تمنے
وہ شاہ دین و دنیا کو سلایا خاک مین تمنے

گوارا کس طرح لوگو ہوئی یہ بات ساری ہے

کیا لوگون نے تب معروض زہرا سے یہ رو کر
بہت ہی زار و مضطر ہو کے مونہ النسوتی تھو کر

کہین کیا فاطمہ زہرا یہی مرضی باری ہے

وگرنہ کب گوارا تھا یہ ہم سبکو بھلا زہرا
فراق سرور عالم کا کسکے دل مین ہی زہرا

کہین کیا آہ ای زہرا کہ ہمپر زیست بھاری ہے

کلیجے کو پکڑ کر صبر کرنا چاہیے زہرا
بھلا اب سینے پر پتھر کو دھرنا چاہیے زہرا

Marfat.com

سنبھالو ہوش کو زہرا یہ کیا حالت تمہاری ہے

تسلی دیجیے دوش نبیؐ کے شہسوارونکو | جناب حضرت حسنینؑ دونون ماہ پارونکو

ذرا تو پوچھیے بیماردن سے کیا حالت تمہاری ہے

روایت ہے کہ پانچ آدمیون کے برابر کوئی نہین رویا پہلے حضرت آدمؑ جب باعث کھانے گیہون کے بہشت سے باہر آئے دو سو برس تک برابر روتے رہے یہان تک کہ گوہر دندان دونون رخسارون سے نظر آتے تھے دوسرے حضرت یعقوبؑ فراق مین یوسفؑ علیہ السلام کے اتنا روئے کہ آنکھین سپید ہوگئین تیسرے حضرت یوسفؑ قید خانے مین چوتھے حضرت فاطمہ زہرا فراق پدر مین اتنا روئین کہ اہل مدینہ گریہ شب و روز اور آہ جگر سوز سے اونکے تنگ ہوگئے تب حضرت سیدہ نے جنۃ البقیع مین ایک مسجد بنائی جسکا نام بیت الاحزان ہے لوگون سے متوحش ہوکر وہین رہا کرتی تھین اور دن رات جتنا چاہتین فراق پدر مین رویا کرتی تھین پانچوین حضرت امام زین العابدینؑ بعد شہادت اپنے پدر بزرگوار حضرت امام حسینؑ کے چالیس برس جیتے رہے تنہائی اور مصیبت پدر بزرگوار کو یاد کرکے خون جگر پیتے رہے کسی وقت رونا ترک نہین کیا اور کبھی بغیر روئے پانی نہین پیا جب کھانا آگے آتا باپ کی بھوک کو یاد کرکے اتنا روتے کہ کھانا آنسو مین ڈوب جاتا کبھی سیر ہوکر پانی نہ پیتے خون جگر پی پی کر جیتے لوگ عرض کرتے حضرت آپکو اپنی جان پیاری نہین اتنا کیون روتے ہین صبر کیجیے اسقدر کیا بے قرار ہوتے ہین فرماتے

شعر لمولفہ کیا کہین کچھ کہا نہین جاتا | غزل | درد ہجران سہا نہین جاتا

گر بقدر سوزش من چشم من گریستی | مرغ و ماہی از غم من تن بتن بگریستی
صد ہزاران دیدہ باید تا بخون من گریستی

تا بہر یک خار من بر خویشتن بگریستی | آنچہ از من گم شدہ گر از سلیمان گم شدے
بر سلیمان ہم بری ہم اہرمن بگریستی

روایت ہے کہ حضرت سیدہ کو سوائے مرض فراق پدر کے کوئی بیماری نہ تھی مزاج عالی بیمار

بجز اسکے اور کوئی مصیبت طاری نہ تھی بعد رحلت سرور عالم کے پورے چھ مہینے تک زندہ رہین ہر دم روتی رہین کبھی ہنسی نہین حتی کہ صدمۂ آہ اور نعرۂ جانکاہ سے چور ہوگئین طاقت رفتار قوت گفتار جاتی رہی حس وحرکت سے مجبور ہوگئین پھر آپ کو چند روز وفات سے پہلے یہ غم تازہ ہوا درد بے اندازہ ہوا کہ میری لاش کو خلق خدا کاندھون پر دھرے گی آو نامحرم کی نظر میرے جنازے پر پڑیگی پس ایک بی بی صاحب نے جو ایک نقشہ گہوارے کا اور کہین دیکھا تھا ویسا ہی حضرت سیدہ کے واسطے بنایا حضرت سیدہ نے اوسے دیکھکر بہت پسند کرکے تبسم فرمایا حضرت سیدہ نے پورے چھ مہینے کے بعد وفات پائی ہی مگر بجز اسکے کہ یہ ایکبار گہوارہ دیکھکر ہنسین کبھی نوبت مسکرانے کی نہین آئی ہی شعر

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود وسلام | علی وفاطمہ حسن وحسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ ایکدن حضرت شیر خدا باہر سے حجرے مین تشریف لائے دیکھا کہ سیدہ روٹی پکانے کو تھوڑا سا آٹا گوندھ رہی ہین اور تھوڑی سی مٹی شاہزادون کے سر مبارک دھونے کے لیے بھگوئی ہی اور اونکے کپڑے دھو رہی ہین اور غم پدر مین رو رہی ہین شیر خدا نے فرمایا ای چشم وچراغ رسول ای فاطمہ زہرا رسول دنیا کے کام سے تمکو کچھ کام نہ تھا غم پدر کے سوا دم بھر آرام نہ تھا آج خلاف عادت تین کام مین مشغول ہو مجھے بڑا عجب ہی بتاؤ اسکا کیا سبب ہی حضرت سیدہ نے رو کر فرمایا شعر

نکلے ہیم دلسے آپ نے ملکے | شاہزادے نیلے سے ہم جانے لگے | ای محرم راز من ای نازبردار

حسین وحسن دولت وصال بسر ہوئی نوبت فراق آئی ہی بڑی تمنا سے مینے یہ نعمت

غظمی پائی ہی رباعی | ہنگام وداع وافتراق ستمرو | یاد رو فراق اتفاق ست امروز
ای دیدہ جمال وصل دیدی بخند | خون بار کہ نوبت فراق ست امروز | ای شیر خدا کل مین نے

بابا جان کو اپنے بخت بیداری سے خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سرہانے کھڑے ہو

چارون طرف نگاہ فرما رہے ہین جیسے کوئی کسیکا منتظر ہو مین خواب ہی مین تڑپی
اور قدم پاک پر آنکھون کو ملکے عرض کی شعر

رحمت ہجر میکشد عیسی جان فزا کجا	صبر ز دست میرود دارد ی وصل ما کجا

بابا جان فاطمہ آپ پر قربان آپ نے مجھ
خستہ جگر سے مونھ موڑا روتے پیٹتے بیکس و تنہا چھوڑا جسدم سے شمع وصال
ہوا فراق سے گل ہوئی دین و دنیا مجھسے ترک بالکل ہوئی پروانہ وار آتش ہجران
سے جل گئی تیغ ستم شمشیر الم گلے پر چل گئی شمع کی طرح پگھل پگھل کے پروانے کی مثال
جل جل کے رہا کی آہ دل سوز جگر سہا کی آب درد فراق سہا نہین جاتا بغیر آپ کے رہا
نہین جاتا مجھے بھی حسب وعدہ اپنے ساتھ لیجیے درد دل کی دوا کیجیے نظم

کجائی ای پدر آخر کجائی	ز حال من چنین غافل چرائی	بمردم از تب درد جدائی
بکن رحمی خدارا بر گدائی		

بابا جان نے فرمایا ای نور عینین ای مادر حسنین اب مین
نے تمہارے رہ نہین سکتا تمہارے فراق مین جو دل کا حال ہی کہ نہین سکتا خیر جاؤ
کل کی رات تم میرے پاس آؤگی دولت وصال پاؤگی اچھی طرح ملاقات کروگی
تلافی مافات کروگی پس ای علی ذیلسے اب جاتی ہون مصیبت فراق اوٹھاتی
ہون روٹی اسلیے پکاتی ہون کہ کل تم سب لوگ میرے غم مین مشغول رہوگے
ایسا نہو کہ میرے دونون پیارے آنکھون کے تارے بھوک کی تکلیف پائین
اسیطرح بھوکے پیاسے رہجائین کپڑے انکے اسلیے دھوتی ہون کہ خدا جانے میرے بعد
کپڑے انکے کون دھوویگا انکی تنہائی اور بیکسی پر کون جی جان کھوویگا مٹی اسلیے
بھگوئی ہی کہ ایکبار اور انکے سر کو دھولون بالون پر انکے غبار پڑے ہین دھوکر
کنگھی کردون میرے بعد انکے گیسوے عنبر بوے مین کون کنگھی کریگا اب انکی
بیکسی پر کون مریگا یارو مقام غور ہی کہ شاہزادون کے کپڑے میلے ہوجانے اور
انکی زلفون پر گرد و غبار پڑجانے سے حضرت سیدہ بیقرار ہوجاتی تھین تمہدان

Marfat.com

کربلا مین وہ پیراہن آغشتہ بخون اور زلفان مشکبوی کو آلودہ بخاک و خون دیکھکر حضرت سیدہ کا

کیا حال ہوا ہوگا **نظم**

روی گرد آلودہ و رخسار پر خون حسین
گر بدیدے فاطمہ در عرصہ گاہ کربلا

آنچنان بگریستی کز گریہ ہای زار او
ساکنان آسمان بگریستندے بر بلا

شیر خدا نے رو کر فرمایا فراق سرور عالم سے آپلے دلکے ابھی تک اوسیطرح تپک ہے ہین ای فاطمہ کیا کہین کہ کیسے کیسے صدمے سہے ہین ابھی تک زخم دل نے مرہم صبر سے اندمال نہین پایا کہ زمانے نے خنجر تمہارے فراق کا سینے پر چلایا **نظم** ؎ دم زمانہ داغ غمم بر جگر نہد ٭ یکداغ نیک ناشدہ داغی دگر نہد ٭ ہر داغ کاورا قدرے روبہتر ٭ آن داغ را گذارد و داغ بر نہد سیدہ نے فرمایا شیر خدا جسطرح اوس مصیبت مین صبر کیا اوسیطرح اسمین بھی صبر کرو سنیے سنگ شکیبائی دھرو غرض کپڑے شاہزادونکے دھوتی تھین اور اونکے مونہہ دیکھ دیکھ روتی تھین کہ آہ افسوس میرے بعد تمہارا کیا کیا حال ہوگا تنہائی مین کتنا ملال ہوگا پھر سیدہ نے صاحبزادونکو فرمایا کہ روضۂ انور پر جاؤ اور میرے حق مین دعائے خیر کرو

رسول پاک پہ بھیجو ایخدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہے کہ اسکے بعد سیدہ نے اسما کو بلا کر فرمایا کہ جب دونون پیارے روضہ اقدس سے آئین تو اونکو میرے پاس نہ لانا علیحدہ بٹھلا کر کھانا کھلانا تاکہ مجھے حالت بیماری مین دیکھکر گھبرائین نہین رو رو کر غل مچائین نہین کہ اتنے مین ناگاہ دونون شاہزادے تشریف لائے اسما نے دوسرے مکان مین کھانا رکھدیا کہ ہمین تناول فرمائین شاہزادون نے کہا اسما آج خلاف معمول یہان ہمکو تم کیون کھانا کھلاتی ہم ماں کے بغیر کھانا کھا نہین سکتے ایک لقمہ اوٹھا نہین سکتے اسما نے عرض کی اے والدہ آپ کی بہت بیمار ہین بات بولنے سے ناچار ہین دونون صاحبزادے روتے در حجرے پر آئے اور سلام رخصتی بجا لائے سیدہ نے اونکو گود مین لیکر بہت پیار کیا اور پھر روضۂ انور پر پہونچوا دیا **شعر**

Marfat.com

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

روایت ہے کہ اسکے بعد دونون شاہزادے واویلا و اصیبتا کہتے ہوئے حجرہ
آئے آپکے نعرے سے حجرہ سیدہ کو ہلا گئے اور کہا اماجان ہماری جان آپ پر قربان
ذری آنکھین کھولیے تو ہمسے کچھ باتین بولیے تو سہی اجی امان تم تو ہم سے
مونہہ موڑے جاتی ہو کہو تو ہمین کس پر چھوڑے جاتی ہو سیدہ نے شاہزادونکو گلے سے
لگایا اور بہت پیار فرمایا پھر پوچھا ہمارے مرنیکا حال تمنے کیونکر جانا کسطرح پہچانا شاہزادون
نے کہا کہ جب ہم لوگ روضۂ انور پر چلے جاتے تھے غیب سے آواز آئی ابراہیم خلیل نے
کہا دیکھو میان فاطمہ چلے آتے ہین شیخ اسمٰعیل ذبیح نے کہا دیکھو شفیعان قیامت چلے آتے ہین
نبی آخر الزمان ہمارے نانا جان نے فرمایا میرے جگر گوشگان چلے آتے ہین جب ہمنے
روضۂ انور کے پاس جاکر سلام کیا مزار شریف کے اندر سے آواز آئی کہ ای نور دیدگان
من اُلٹے پانون پھر جاؤ اور دم واپسین ذرا اماں کو دیکھ آؤ ہم تمہاری ماں کے استقبال
کو آئے ہین ملائک و انبیا کو ساتھ لائے ہین یہ کہکر دونون شاہزادے رو رو کر سیدہ کو
پٹی پر کچلنے لگے اور مونہہ کو کف پا پر سیدہ کے ملنے لگے نظم

کسکے پیچھے کہو گنوائی جان | روکے بولے کہ ہاے ابا جان
اجی امان کیسی کی تمنے | گرین ایسی کہ پھر نہ لی کروٹ
دل کی حسرت تمام دل مین ہی | کچھ تسلی نہ ہمکو دی تمنے
کیسی کی جان مین گئین چھٹ | نہ سنی اور کی نہ اپنی کہی

سیدہ نے آنکھ کھولی اور گلے سے لگا کر بہت پیار کیا
روایت ہے کہ اسوقت سیدہ نے فرمایا کہ شیر خدا تمسے چار چیزین کرنی ہین اول
یہ کہ میری خطا اور قصور کو معاف کرنا آئینۂ دل کو غبار ملال سے صاف کرنا شیر خدا نے
فرمایا کہ ابتدا سے آج تک آئینۂ وفاق مین کبھی زنگ نفاق پڑا مین خار ملال کبھی دل مین
گڑا نہین دوسری یہ کہ میرے فرزندان یتیم نازک مزاج کی ناز برداری ہمیشہ کرنا
تیسری مجھے رات کو دفن کرنا تاکہ جسطرح مین حیات کسی نامحرم نے مجھے نہ دیکھا

Marfat.com

بعد ممات کے بھی نظر کسی کی میرے جنازے پر نہ پڑی چوتھی زیارت سے میرے
منہ موڑنا نہین دل سے مجھے چھوڑنا نہین شیر خدا نے رو کر فرمایا تم بھی میری
خطا معاف فرمانا اور حضور نبوی مین سلام اس ہجرت زدہ کا پونہچانا اور میری طرف سے
حضور والا مین کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لانا سیدہ نے قبول کر کے فرمایا کہ
اور آپ شاہزادونکو ہمراہ لیکر روضۂ انور پر جائین اور میرے حق مین دعاے خیر فرمائین
کہ مجھے جناب باری مین کچھ عرض کرنا ہی شعر

رسول پاک پہ بھیجو خدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ ادھر شیر خدا اور شاہزادے روضۂ انور پر گئے ادھر سیدہ نے
سلمی دائی سے پانی منگا کر نہایت خوبی کے ساتھ غسل فرما کر لباس اعطر اور اطہر پہنا اور حجرۂ
خاص مین بچھونا بچھوا کر اور بستر پر جا کر داہنی کروٹ رو بقبلہ دست مبارک نیچے رخسارے
راست کے رکھکر کے ایک چادر تان کے لیٹ رہین اور وہ کافور بہشتی جو جناب سرور عالم
سیدہ کو عنایت فرمایا تھا اسما سے طلب کیا اور فرمایا کہ مجھے اسی لباس مین جو میرے
بدن پر ہی غسل دیکر دفن کرنا اور برہنہ نکرنا یہ فرمایا اور اسما کو رخصت کر کے در حجرہ بند
کر لیا روایت ہی حضرت امام حسن فرماتے ہین کہ دو ایکروز اسکے قبل مینے اپنی مان
حضرت فاطمہ زہرا کو دیکھا کہ اپنے حجرے مین نماز پڑھتے پڑھتے شام سے صبح کر دی
سنا مینے کہ مومنین اور مومنات کے لیے رو رو کر دعا کر رہی ہین اور اپنے واسطے
کچھ دعا نفرمائی مینے عرض کی اماں جان سب کے واسطے آپ نے دعا کی اپنے واسطے
نہ کی فرمایا بیٹا پہلے باہر پیچھے گھر مثنوی لمولفہ

کہ شیر خدا بود و بال محمد	الٰہی بہ سمومی سبط اکبر	الٰہی طفیل علی ابن طالب
الٰہی بحق امام شہیدان	جگر گوشہ و نونہال محمد	شبیہ علی و مثال محمد
نہ خندید بعد انتقال محمد	چہ باشد شبی گر زعین عنایت	الٰہی بنا بی زہرا کہ ہرگز
		بروی نمائی جمال محمد

زحد رفت ناصر گناہم ولیکن	بخشند آخر بآل محمد	روایت ہے کہ جب آپنے

اسما کو رخصت کیا و حجرہ بند کر لیا اور مناجات مین مشغول ہوئین اسماء حجرہ پر کھڑی تھین سنا کہ سیدہ بصد آہ و زاری و حسرت و بیقراری جناب باری مین استغاثہ کے واسطے مناجات فرماتی تھین کہ خداوندا بحق بابا جان محمد مصطفیٰ اور طفیل حسنین اشکبار اور شوق دیدار اونکے اور بحرمت درد دل علی مرتضیٰ کے میری مفارقت سے اور بحق مصیبت حسنین مجتبیٰ کے امتان گنہگار کو میرے باپ کی بخشش دے سب گناہ اونکے محو کر دے اونپر رحم فرما اسیطرح امتان عاصی کے حق مین رو رو کر دعاے خیر فرماتی ہوئین منگل کی رات درمیان مغرب اور عشا کے تیسری تاریخ رمضان کو سنہ ۱۱ ہجری مین شہر مدینہ منورہ مین بعد پورے چھ مہینے کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال سے اٹھائیس برس کی عمر مین جنت الفردوس کو سدھارین

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نظم	کارو فتاد بی تو مرا با گریستن	عیب ست عیب از غم تو ناگریستن
شبتا بروز کار من و زانشب	نالیدنست و غم تو یا گریستن	آب حضرات حسنین کی گریہ

زاری اور شیر خدا کی اشکباری کسطرح بیان کیجیے کہ جگر شق ہوا جاتا ہے نگہ چہرہ فق ہوا جاتا ہے

شعر رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

روایت ہے کہ اسما نے موافق وصیت کے غسل دیا پھر حضرت علی مرتضیٰ نے کھوا کے مین جنازہ مبارک کو رکھکر نماز پڑھائی اور رات ہی کے وقت جنۃ البقیع کے اندر قبے مین حضرت عباس کے اوس جگہ کہ سب اہلبیت نبوت کے سوتے ہین دفن ہوئین شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

وفات حضرت صدیق اکبر کیا لکھین ناصر ❊ کہ مثل بادہ غم کے خاصہ تھرا تا ہے

روایت ہے کہ ایکدن ایک سانپ نے حضرت عیسیٰ سے عرض کی کہ یا روح اللہ ذرا

Marfat.com

غمزدہ پر آپ کرم فرمائین راہ مکے کے مجھے بتائین نظم یہی فکر ہی مجکو اب شب
یثرب نگری مین جا بیٹھے گب غمزدہ دن کھلا مجکو یارب در ملک یثرب پونہچادی مجھے
روح اللہ نے فرمایا ای سانپ مکے سے تجھے کیا سروکار ہی جو اتنا تو اوداس ہی بیقرار

ہی سانپ نے عرض کی نظم
سبب میری اداسی کا نہ پوچھو
من خود حیران ہون کیا بتلاؤن تمکو
ہو کچھ سو برس شاہا کہ میرا
سنا اسم محمد ہی کسی سے
دیدہ ہی خون آنکھون سے جاری
عجب ہی حال ہی اب مجھپہ طاری
کسی صورت سے کل پڑتا نہین آہ
اجل میری نہین کیون آتی اللہ
نہ کچھ تدبیر بن آتی ہی مجکو
یہ دن تقدیر دکھلاتی ہی مجکو
مرون تو جائے یہ درد جدائی
الٰہی کیا اجل کو موت آئی
نہین جی سیر بستان مین بہلتا
یہی لو ہی کہ مکے جا نکلتا

روح اللہ نے فرمایا ای سانپ تیرا گمان خیال ہی وہ چھ سو برس کے بعد پیدا ہونگے
ابھی زیارت اونکی محال ہی سانپ نے عرض کی یا روح اللہ لا تیأسوا من روح اللہ
اللہ جامع المنفرین ہی اوسکی رحمت سے ناامید ہونا نچاہیے پھر روح اللہ نے اوسے
مکے کی راہ بتادی اوسنے سر کے بل شوق وصال مین اوس یار غار کے مکے کی راہ لی
راہ مین یہ حال ہی یہ کہتا تھا نظم

چون رمی بنعم بیرون میویم بسر ای در غار غم کردہ مقرای یار غار از عشق تو
تا کی دلم محزون بود در دم ز حد افزون بود
تا چند غرق خون بود جان فگار از عشق تو
میبم بکن یا یقلم نزدید ہستی بگلم
دیگر نماند اندر دلم صبر و قرار از عشق تو

آخر بعد طے منازل کے غار مکے مین آکر انتظار اپنے یار غار کے چھ سو برس قیام کیا
خواب و خور اپنے اوپر حرام کیا دن رات اوسی غار تیرہ و تار مین رہتا اور سوز دل سے
ہر دم یہی کہتا نظم

روزیکہ جمال دلبرم دیدہ شود
از فرق سرم تا بقدم دیدہ شود
تا من بہزار دیدہ در روی نگرم
آری بہ دو دیدہ دست کی دیدہ شود

یار غار نے اوس غار ثور مین ہر چار جانب ستر سوراخ بنائے تاکہ اگر کوئی ایک سوراخ کو
بند کرے تو دوسرے سوراخ سے جمال یار دیکھکر جی کو خرسند کرے غرض شاہ فراق کی

Marfat.com

صبح وصال نظر آئی سرور عالم نے مکے سے مدینے جانے کو ہجرت فرمائی پھر تو دریا خود پیاسے کے پاس آیا یعنی بسبب کشش عشق مار کے خود سید ابرار نے اوس غار پر قدم رنجہ فرمایا یا غار سید ابرار جناب صدیق اکبر رضؓ نے اوس غار تیرہ و تار مین چادر کو پھاڑ پھاڑ کے وہ سب سوراخ بند کیے چادر تمام ہو گئی اور ایک سوراخ رہگیا اوس سوراخ مین حضرت صدیق اکبر رضؓ نے نہایت پامردی سے اپنے پانوؤن کی ایڑی جمائی اور سرور عالم نے اندر جا کر زانو پر حضرت صدیق اکبر رضؓ کے استراحت فرمائی وہ مارسرا یا محو دیدار جو کشتۂ نیش فراق و زخم خوردۂ خنجر اشتیاق تھا بارادۂ نظارۂ جمال باکمال جس سوراخ کے پاس آتا تب کو بند پاتا آخر ولولۂ عشق مین تڑپنے لگا اور ایڑی مین حضرت صدیق اکبر رضؓ کے بار بار سر سے ٹھوکرین لگانے لگا کہ ای یار سید ابرار للہ اس سوراخ سے اپنا پانوؤن جدا کیجیے ذرا مجھے بھی زیارت سے سرور عالم کی کہ بارہ سو برس سے مشتاق ہون مشرف ہونے دیجیے جب صدیق اکبر رضؓ نے سوراخ سے قدم اوٹھایا سانپ نے اپنی حالت بیقراری مین پاے صدیق رضؓ مین زور سے نیش لگایا مگر عاشق صادق نے پھر بھی سوراخ سے قدم نہ ہٹایا مسوس مسوس کر روتے تھے آنسو اسواسطے کہ حضرت زانو پر اونکے سوتے تھے ہر چند ضبط کیا مگر چند قطرے آنسو کے رخسارۂ عالی پر گر پڑے آپ فوراً نیند سے چونک پڑے اور اپنا آب دہن محل زخم پر صدیق اکبر رضؓ کے لگایا فوراً اوسنے اثر تریاق فاروق کا دکھایا راوی کہتا ہی کہ آپ نے اوس سانپ سے کلام فرمایا اوسنے اس گستاخی کا پوچھا اوسنے عرض کی مصرعہ کہ بر دیوانہ و عاشق قلم نیست ٭ علماے محققین نے لکھا ہی کہ چونکہ منظور الٰہی یہ تھا کہ رتبۂ شہادت سے بھی تکمیل جمیع مراتب کی حضرت صدیق اکبر رضؓ کی ہو جاوے اسیواسطے اثر زہر ہلاہل کا اس سانپ کے آخر حیات تک آپ کے رہگیا چنانچہ اسی زہر کے اثر سے آپ نے رحلت فرمائی **شعر**

رسول پاک پہ تسبیح ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ جمادی الآخر کی ساتوین تاریخ سنہ ۱۳ ہجری مین پیر کے دن ٹھنڈی ہوا

سے آپنے غسل فرمایا وہ رات جاڑے کی تھی تپ اور درد سر بشدت ہوا آیا اور پانوں مین
سخت درد ہو گیا سارا جسم سرد ہو گیا اور جس جگہ غار ثور مین سانپ نے کاٹا تھا وہ جگہ
بھی ورم آئی چند روز تک آپنے اس بیماری مین بڑی تکلیف اوٹھائی روایت ہی
کہ ایام مرض مین آپنے صحابہ کرام کو اپنے پاس بلوایا اور سب کی صلاح سے امر خلافت کا
حضرت عمر فاروق کے حوالے فرمایا اور جناب باری مین دست بدعا ہوئے کہ خداوندا
عمر کو مینے خلیفہ مسلمانون پر بنایا اپنی جگہ تخت خلافت پر بیٹھایا مینے اپنی دانست
مین بہترین صحابہ کو والی کیا ہی اور سوائے اصلاح حال مسلمین کے نہ میری کچھ اور غرض
ہی نہ دوسرا مدعا ہی الٰہی اونکو منجملہ خلفائے راشدین کے کرنا بزمرہ مطیعین سنن خیر المرسلین
کے کرنا حضرت عمر رض نے بمبالغہ تمام فرمایا کہ مجھے لیاقت نہین خلافت کی مجھے کچھ حاجت
نہین مجھے اس زحمت عظمیٰ سے معاف فرمائین اور کسیکو خلیفہ بنائین حضرت صدیق اکبر نے
فرمایا کہ اگر تمکو خلافت کی حاجت نہین تو خلافت کو تمسے حاجت ہی غرض صدیق اکبر نے
بعد خلیفہ کرنے حضرت عمر فاروق رض کے ارشاد فرمایا کہ اسماء بنت عمیس میری قبیلہ مجھے
غسل دین اور عبد الرحمن میرے بیٹے اونکی مدد کرین مین نہین چاہتا کہ سوائے
اونکے اور کوئی مجھے ننگا دیکھے روایت ہی حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ فرماتے ہین کہ
ایکدن ایام مرض مین مین عیادت کو حضرت ابوبکر صدیق کے پاس گیا آپنے
مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور ارشاد کیا کہ ای امام دو جہان اب زمانہ فراق کا ہمارے
تمھارے درمیان قریب آیا آسمان نے یہ درد تازہ دکھایا تمسے امید رکھتا ہون کہ جب
مین مر جاؤن تو اپنے ہاتھون سے تم مجھے کفن پہنانا پھر جنازہ میرا روبرو دروازہ روضہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیجانا اور پکار کر کہنا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
ابوبکر حضور والا مین آئے ہین زیر قدم مبارک مدفون ہونے کی تمنا لائے ہین پس اگر
خود بخود دروازہ روضہ کا کھل جاوے اور اذن ہو تو مجھے اندر روضہ کے دفن کیجیو

Marfat.com

اونہین تو جنۃ البقیع مین گور غریبان کے اندر رکھ دیجیو شیر خدا اور سارے انصار کا ہنگامہ
رونے لگے فراق مین بیتاب ہونے لگے شیر خدا علی مرتضیٰ نے فرمایا واحسرتا تم نبوی کو
جدائی کر چلے پہاڑ غم کا سینۂ درد گنجینہ پر دھر چلے بن دیکھے تمہارے حضرت رسول کریم کو
صبر و قرار نہ آتا تھا چہرۂ مبارک تمہارے دیدار سے جیسے نسیم سحری سے غنچے کھلتے ہین شگفتہ
بشاش ہوجاتا تھا تم حضور نبوی کے یار غار تھے ہر امور دینی و دنیاوی مین محرم اسرار
اور بہت کچھ افسوس کیا اور فرمایا دل میرا بہت ملول ہے گویا آج روز انتقال رسول مقبول ہے

چون بیتو خواست بود مرا عمر کاشکے
ہرگز نبودمے وزمادر نزادمے

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ام

روایت ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق بعد دو برس چار مہینے کے واقعۂ صحابہ فیل
سے پیر کے دن پیدا ہوئے تھے اور اسی دن مکے سے حضرت کے ساتھ ہجرت کر چلے
اور اسی دن مدینے پہنچے اور اسی دن بارھوین ربیع الاول شریف سنہ ۱۱ ہجری روز وفات
سرور عالم کے خلیفہ رسول اللہ کے ہوئے اور دو برس تین مہینے دس دن مسند خلافت پر
بیٹھے اور اسی دن آٹھوین تاریخ جمادی الآخر کے بیمار پڑے اور پندرہ دن تک بیمار رہے
نماز جماعت کے لیے باہر آنے سے ناچار رہے پھر اسی دن بائیسوین جمادی الآخر کو سنہ
ہجری مین تریسٹھ برس کے سن مین موافق سن شریف سرور عالم کے قضا فرمائی انا للہ
مصیبت تازہ آئی انا للہ وانا الیہ راجعون **نظم**

موج زن می شد ہر دم گریہ کہ ناگاہ
میرسد گوشم از ہر لب صدائے ماتمی
اہل عالم را نمیدانم چہ حال افتادہ است
اینقدر دانم کہ ہر ذرہ کہ بود حال اہل

روایت ہے کہ جب خبر وفات اہل مدینے نے پائی صدائے آہ و فغاں کی اہل
ایسا روئے جیسا بروز وفات سرور عالم کے روئے تھے [illegible]
کا گمان ہوگیا **شعر** گل و بنفشہ ہمہ ہست و یار نیست بتو
بت کا [illegible]
جب یہ خبر وحشت اثر حضرت علی مرتضیٰ نے پائی بے اختیار [illegible]

Marfat.com

پاس آئے اور فرمایا آج خلافت نبوت کی منقطع ہوگئی برکت و شوکت دینی مرتفع ہوگئی خدا رحمت کرے تمہارے ابوبکر صدیق حضرت تمکو بہت پیار فرماتے تھے تمہاری ملاقات سے بہت راحت پاتے تھے صورت سیرت سنت رحمت مین تم بے شبہ شبیہ پیغمبر تھے بعد رسول خدا کے تم سب سے فاضل تر تھے الغرض شیر خدا نے لاش پر کھڑے ہوکر بہت کچھ تعریف جو اس کتاب مختصر مین سما نہین سکتی روبرو اصحاب کے فرمائی پھر سب لوگ اتنا روئے کہ زمین جنبش مین آئی آخر حسب وصیت اسما اور عبدالرحمن نے نہلایا اور شیر خدا علی مرتضیٰ نے اپنے ہاتھ سے کفنایا اور جنازے کی نماز سیدنا عمر فاروق رض نے پڑھائی شعر یاران غم خورید کہ بے یار ماندہ ایم ٭ در خارزار ہجر گرفتار ماندہ ایم روایت ہے کہ حسب وصیت کے جنازے کو لاکر روبرو روضہ انور کے رکھا غیب سے آواز آئی صَلُّوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ دوست کو دوست سے ملاؤ کشتہ خنجر فراق کو شربت وصال پلاؤ ہنوز کلمات وصیت کے موافق نہین ادا کیے تھے کہ یکایک پہنچنے جنازے کے دروازہ مزار اقدس کا خود بخود کھل گیا اور کوئی کھولنے والا نظر نہ آیا اور روضے کے اندر سے آواز آئی اُدْخُلُوْهُ وَادْفِنُوْهُ عِزًّا وَّكَرَامَةً میرے یار غار کو عزت و بزرگی کے ساتھ اندر لاؤ اور میرے سیدھے پہلو مین سلاؤ غرض حجرے مین حضرت عائشہ صدیقہ کے پہلوے راست مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونھین دفن کیا حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ میرے باپ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مین چالیس ہزار درم صرف کیے اور جب مرے تو ایک دینار ایک درم بھی نہ چھوڑا **نظم**

آہ بوبکر و عمر افسوس عثمان و علی	صدق و عدل و حلم و علم اپنا دکھا کر چل بسے
ہاے کوئی بھی نہ پلٹا اور نہ پہنچی کچھ خبر	چپکے ہو کر شہر خاموشان مین ایسے چل بسے
رسول پاک پہ صبح الخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

Marfat.com

شہادت حضرت فاروقؓ کی کیونکر لکھون ناصر ٭ کہ دل ٹکڑے ہوجاتا ہی خامہ تھرتھراتا ہی

جناب مستطاب عدل اصحاب صہر رسول مقبول داماد بتول امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بعد جناب سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دس برس آٹھ مہینے چار دن مسند خلافت پر رونق افروز رہے اور شہادت باسعادت آپ کی اس طرح ہوئی کہ حج کرکے آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کے بعد حمد و ثنا الٰہی کے فرمایا کہ مینے خواب دیکھا ہی کہ ایک سرخ مرغ نے دو تین نول مجھے مارے ہین اور تعبیر اس خواب کی میرے دل مین یہ آتی ہی کہ اس خواب مین مژدہ وصال حبیب ہی یعنی اب موت میری قریب ہی اسکے بعد ایک دن مدینہ منورہ کے بازار مین آپ حضرت مدبیر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نافرجام سیہ فام فیروز نام نے آکر عرض کی کہ یا امیر المومنین ہم اسواسطے آئے ہین کہ مغیرہ نے میرے ذمے ہر روز دو درم ٹھہرائے ہین اور مین اسقدر ادا کرنے مین عاجز ہون آپ اوسے فرمادیجیے کہ اسمین کچھ تخفیف کردے آپنے فرمایا تو کون پیشہ کرتا ہی کہا بڑھئی لوہار اور نقاشی کا کام کرتا ہون آپ نے فرمایا اتنے پیشون والے سے دو درم لینا انصاف سے دور نہین اور تو باوجود ان پیشون کے دو درم کے ادا سے مجبور نہین یہ بات اوس سنگ دل کی دل پہ بڑی کڑی پڑی اوسکے سینہ پر کینہ مین خار سی گڑی اوسی وقت سے آپ کی جانب سے کینہ رکھا دشمن جانی ہوگیا بلائے ناگہانی ہوگیا پھر آپنے فرمایا کہ مینے سنا ہی کہ تو ایسی پن چکی بناتا ہی کہ ہوا سے چلتے ہی اگر تو ایسی چکی بناوے تو اہل مدینے کو بڑا فائدہ ہوگا اوسنے کہا کہ مین آپکے واسطے ایسی پن چکی بناؤنگا کہ جب تک آسمان کی چکی گردش مین رہیگی تب تک ذکر اسکا مغرب سے مشرق تک باقی رہیگا حضرت نے جی مین فرمایا کہ یہ میرے قتل کے لیے دھمکاتا ہی دیکھیے خدا کیا پیش لاتا ہی روایت ہی کہ اسکے دوسرے دن کعب الاحبار نے سیدنا عمرؓ کے کان مین چپکے کہا کہ جو کام کرنا ہی سو کر لیجیے

سامان سفر آخرت کیجیے تو ریت سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اب عمر شریف آپ کی تین برس سے
زیادہ نہین آپ کو اس بات سے بڑا تعجب ہوا اسواسطے کہ اوسوقت آپ کو کسطرح
کا ملال نہ تھا کوئی عارضہ لاحق حال نہ تھا القصہ فیروز سیہ وز نے اس بات کو دل مین
جمایا اور ایک خنجر دو دھار جسکا دستہ درمیان مین تھا زہر آب دیکر بنایا اور منتظر صورت
کار رہا پھر تو خون اوسپر سوار ہوا مستعد قتل امیر ابرار ہوا ایک روز حضرت عمرؓ نماز فجر مین
تکبیر تحریمہ کہکر نماز کے اندر مشغول ہوئے سورۂ الحمد پڑھ کے سورۂ یوسف شروع کی تھی
کہ فیروز بدبخت نے صف اولی سے پانون بڑھا کر تین وار کیے ایک آپ کے مونڈھے پر
دوسرا پہلو پر تیسرا زیر ناف آپ کو فوراً غش آگیا گر پڑے اور فرمایا وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ
قَدَرًا مَّقْدُورًا پھر اصحاب نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کرکے جلد نماز پڑھی اور
حضرت کو اوٹھا کر گھر پونہچایا پھر لوگون نے عرض کی حضرت نماز فجر کی آپ نے نہین پڑھی ہی
تب آپ نے آنکھ کھول کر فرمایا کہ اور لوگون نے نماز پڑھی کہا گیا حضور ہان پس آپ نے
وضو کرکے نماز فجر کے وقت پر پڑھی روایت ہی کہ فیروز بدروز خنجر مار کر بھاگا اٹھارہ
آدمیونکو جو سر راہ ملے زخمی کیا آخر ایک جوان عراقی نے اپنا پھینٹا اوسکی گردن مین
ڈال کر اوسے زمین پر گرایا فیروز نے دیکھا کہ اب تو بہت بری موت سے مارا جاؤنگا
خدا معلوم کیا کیا سزا پاؤنگا اوس خنجر کو اپنے حلق پر رکھکر کھینچ لیا اور اپنے کو آپ قتل
کیا روایت ہی کہ پھر حضرت عمرؓ نے ابن عباسؓ سے پوچھا کہ کچھ جانا تمنے کہ کس نے
مارا اونھون نے کہا فیروز کافر بدبخت نے تب آپ نے فرمایا الحمد للہ کہ مین مسلمان کے
ہاتھ سے شہید نہوا اور قیامت کو میرا جھگڑا کسی مسلمان سے نہ پڑا اور فرمایا شکر ہی کہ ہم
امر بالمعروف پر مارے گئے پھر جب آپ نے سنا کہ فیروز نے خود آپ اپنے کو مار ڈالا فرمایا
الحمد للہ کہ ہمارے واسطے کوئی نہ مارا گیا روایت ہی کہ ایک جراح نے کچھ دوا پلائی زخم
کی راہ سے خون کے ساتھ دوا نکل آئی دوسرے نے دودھ پلایا دودھ بعینہ زخم کی راہ سے گیا

Marfat.com

طبیب نے کہا خون اسقدر جاری ہی زخم ایسا کاری ہی کہ دیدہ نہین شنیدہ نہین اب ہرگز
جینے کی امید نہین شعر ستمزاد کر چکے تجربۂ نسخۂ ایجاد مسیح اوسکا حاصل ہے یہی
چنگا ہوگا مرض عشق کا بیمار نہین کیجیے لاکھ دوا جناب ام کلثومؓ حضرت عمرؓ کی بی بی صاحبہ
نے جو صاحبزادی جناب حضرت علی مرتضیٰ داماد مصطفیٰ کی تھین یہ بات طبیب سے سنتے ہی
فرمایا آہ آہ واعمراہ خود بھی زار زار روئین حاضرین کو رولایا نعرہ جانکاہ سے عرش الٰہی کو
ہلایا فرماتی تھین یہ کیا غضب ہوا کیا ستم ہوا دم بھر مین گھر ماتم کدہ غم ہوا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد | روے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

روایت ہی کہ پھر آپ نے عبداللہ اپنے بیٹے کو حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیجا
کہ میرا سلام اونکو عرض کرو اور کہو کہ اب رخصت ہوتا ہون خون جگر سے سوئے مقبولان
مگر ایک تمنا ہی کہ اگر آپ روضۂ انور مین جگہ دین تو ہم زیر قدم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے رہین اور قیامت کے دن دامن اقدس پکڑے ہوئے اوٹھین حضرت صدیقہ نے
رو کر فرمایا وہان تو ایک ہی آدمی کی جگہ تھی مینے اپنے واسطے رکھی تھی سو اچھا عمرؓ کو
دی عمرؓ اسکو سنکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا سب کامون مین یہ کام اہم تھا اسی کا مجھے
ہر دم خیال تھا غم تھا خوشا نصیب عمرؓ کے کہ امر بالمعروف کے واسطے اوسپر خنجر فدا کا گلا
پڑے اور زہے طالع اوسکے کہ زیر قدم سید عالم گڑے پھر فرمایا کہ دفن کے وقت حضرت
عائشہ سے اجازت دوبارہ لے لینا اور فرمایا کہ کفن بہت تکلف کا نہو اسواسطے کہ اگر خدا
یہان میری کچھ عزت ہوگی تو حق تعالیٰ مجھے بہشتی حلے پہنائیگا ورنہ تکلف کا کفن کچھ
کام نہ آئیگا اور قبر بھی اعتدال سے وسیع تر نہو وسعت اسواسطے کہ اگر
خدا مجھسے راضی نہوگا تو قبر مجھے ایسا نچوڑیگی کہ ہڈیان میری چکنا چور ہوجائینگی
پھر بخوف آخرت اسقدر روئے کہ زبان تکلم سے عاری ہوئی حالت غشی طاری ہوئی
حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ اور ابن عباسؓ نے تسکین دی اور بہت سی تشفی کی

کہ آپ نے سر مو خلاف حکم خدا اور رسول کے نہین کیا کسی کا حق اپنے سر پر نہین لیا
ہم لوگ اسبات کی خدا کے آگے گواہی دینگے تب حضرت عمرؓ نے جناب علی مرتضیٰ اور ابن عباس سے
اس بات کی گواہی ایک کاغذ پر لکھوائی اور دونون صاحبون کی اوسپر مہر کروائی
اور فرمایا اس کاغذ کو بھی میرے ساتھ کر دینا کہین گوشۂ قبر مین دھر دینا روایت
ہی کہ بدھ کے دن چھبیسوین ذیحجہ کو زخم آیا تین دن آپ زندہ رہے جمعے کے دن
چاندرات ترسٹھ برس کے سن مین موافق سن شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
آپنے وفات پائی غیب سے صدا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ آئی ایکبار عرش سے
عرش تک غل ہوا کہ آج چراغ مدینے کا گل ہوا مدینے کے ہر کوچہ و بازار مین ایک ہوکا
عالم تھا چھوٹا بڑا سب مبتلائے ماتم تھا **نظم**

بدل دردے عجب دارم نمیدانم کہ چون گریم
دلا خون شو کہ تا بر حال خود یک لحظہ خون گریم
آنم بر زخم کاری سینہ ام بر داغ بی یاری
گہے از زخم بیرون گاہ از داغ درون گریم

اور تحریر کسے عاصم کوئی شیعی مذہب کے
بھی معلوم ہوتا ہی کہ جناب شیر خدا علی مرتضیٰ نے اونکو غسل دیا جب جنازہ چلا شور محشر مچا
شیر خدا نے دعا کی کہ ای عمرؓ تجھپر ہمیشہ بارش ابر رحمت الٰہی سے ظل عاطفت رسالت پناہی
رہے تمنے تو ہمسے مونہہ موڑا اور بعد اپنے اپنا سا ایسا دوستدار میرا کسیکو نچھوڑا جو تمسے دوست
تر ہو میرے نزدیک کہ اوسکے سے کام کر کر کے ہم خدا سے ملاقات کرین **نظم**

دور از رخ تو چنانم ای دوست
کز ہستی خود بجانم ای دوست
صبر از رہ نیکوان تو انم
لیک از تو نمی توانم ای دوست

قسم خدا کی مجھے یقین ہی کہ تم یہ دولت ابدی پاؤگے
یعنی اپنے دونون یارونکے پاس دفن کیے جاؤگے اسلیے کہ ہمنے اکثر حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے یون سنا ہی کہ آپ فرماتے کہ ہمنے اور ابوبکرؓ اور
عمرؓ نے یون کیا اور ہمنے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے یون ٹھہرایا اور جناب ام المومنین
حضرت حفصہؓ اور حضرت ام کلثومؓ اور داماد مصطفیٰ علی مرتضیٰؓ اور حضرت عثمانؓ

Marfat.com

ذی النورین اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کو جو کچھ بیقراری تھی اور ساتھ اہلبیت پر جو کیفیت غم کی طاری تھی اگر تحریر مین آئے تو ایک کتاب ہو جاوے روایت ہے کہ اسکے بعد جنازہ مبارک کو لوگون نے مسجد نبوی مین لاکر درمیان قبر شریف اور منبر کے جو ایک کیاری ہے کیاریون سے بہشت کی رکھا اور بموجب وصیت کے صہیب رومی نے چار تکبیر سے نماز پڑھائی اور دوبارہ حضرت عائشہ صدیقہ سے دفن کے لیے نوبت استغفار کی آئی آپ نے اجازت دی اور حضرت عثمان اور علی شیر خدا اور عبدالرحمن قبر کے اندر جو حضرت صدیق اکبر کے پیچھے ہو آئے اور بہزار افسوس اوس نیر اوج خلافت کو برج خاکی مین سلایا اور دفن کرکے اتنا خون دل روئے کہ ماہ اعلی کو رولایا اس حادثہ جانکاہ سے ہر انسان بلکہ ہر ذی جان کو رقت تھی در و دیوار کو وحشت تھی کوچہ و بازار سنسان جدھر دیکھیے اودھر سناٹے کا عالم ہو کا مکان شعر

پاک آنچنان کہ آمدہ بود آنچنان رفت | ورنہ کہ بالیا ہمان آنجہان رفت

روایت لطائف اشرفی مین ہے کہ جس دن آپنے وفات پائی لڑکے اپنی اپنی مان کے پاس آئے اور کہنے لگے ابی جان کیا قیامت آئی وہ کہتی تھین بیٹا حضرت عمر نے قضا فرمائی اور چند ابیات عربی کی اوسدن غیب سے سنے گئے اور پڑھنے والیکو کوئی نہین دیکھتا تھا جسکا پہلا مصرعہ یہ ہے

لیبک علی الاسلام من کان باکیا | یعنی اب جو رونے والا ہو رو لے اسلام کے روئے آپنے جی جان کھوئے

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسنین و حسین پر صلی

شہادت کا جناب حضرت عثمان رضؓ کی ملصر یہان مختصر احوال لکھتے ہین

ذکر شہادت مجمع جود و سخا منبع حلم و حیا داماد نبی ہم زکف علی جامع قرآن ناشر ایمان نبی ہا تقوی مجمع البحرین سیدنا و مولانا عثمان رضؓ ابن عفان ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حضرت عثمانؓ کو دیکھکر بہت روئے اور فرمایا عثمان قریب ہی کہ لوگ تمکو ناحق شہید کرینگے اور تمکو حق تعالی تمام شہدا کا ثواب عنایت فرمائے گا سو خبردار انکے ظلم اور ایذا رسانی پر صبر کرنا اور خلعت خلافت کو کہ حق تعالی تمکو پہنائے گا لوگون کے کہنے سے نہ اوتارنا روایت ہی کہ مصر مین عبداللہ بن سبا توریت اور انجیل کا ایک عالم تھا بڑا مفسد نہایت ظالم تھا جب حضرت عمرؓ کے وقت مین مصر فتح ہوا اوسکے قوم کی عورتین مسلمانون مین پکڑ آئین عبداللہ مارے شرم وغیرت کے کسی کو مونہہ نہین دکھاتا تھا خصوصًا مسلمانون سے بہت شرماتا تھا جب چارون طرف سے ملک مین اسلام کا رعب پڑ گیا نشان ایمان کا گڑ گیا تب اوسنے تقیہ کرکے یعنی دغا سے حضرت عثمانؓ کے ہاتھہ پر بیعت کرکے جناب حضرت علی مرتضی کے ساتھہ بڑی عقیدت ہویدا کی اور سب چھوٹے بڑون مین بھی ایک آبرو پیدا کی پھر مصر مین گیا اور چونکہ توریت انجیل کا بڑا عالم تھا اسواسطے باتین جھوٹی بصورت حق کی بنا کر سب اہل مصر کو عبداللہ بن سعد سے جو وہان پر حضرت عثمانؓ کے نائب تھے اور لوگ مصر کے اونسے شاکی بھی تھے باغی کرکر سب کو دشمن بنایا اور جو بعضے بصرے اور کوفے والے کہ حضرت عثمانؓ سے کشش رکھتے تھے اپنے شاگردون کو وہان بھیج کر اونھین بھی اپنے ساتھہ ملایا اور بالاتفاق یہ بات ٹھہرائی کہ ایسی تدبیر کرو کہ بلوہ عام کرکے ایام حج مین حج کے بہانے مدینے جاکر داد بیداد کرکر حضرت عثمانؓ کو آنکھہ مین صحابہ کے حقیر کرو غرض کہ ایام حج مین اسی ارادے پر ہزار آدمی مصر سے اور پانسو بصرے سے اور اسی قدر کوفے سے مدینۂ منورہ مین آکر جمع ہوئے مصریون کو رغبت حضرت علی شیر خدا سے تھی اون سبھون نے چپکے آپ کے پاس جاکر میٹھی میٹھی باتین بنا کر عرض کی کہ ہم لوگ اسیواسطے آئے ہین کہ حضرت عثمانؓ سے خلافت چھین لیوین اور آپ کو مسند خلافت پر بٹھا دیوین حضرت شیر خدا نے سنکر سبھون کو جھڑکی دی بہت سی نفرین کی کہ خبردار جو کبھی ایسا کام کیا پھر اسکا نام لیا

Marfat.com

اور بصرے والے نے حضرت طلحہؓ کے پاس آور کوفیون نے حضرت زبیرؓ کے پاس جاکر سب نے
کہا اون دونون صاحبون نے بھی سبھونکو جھڑکیان دین ملامتین کین پھر سیدنا علیؓ
مرتضی نے مردمان فتنہ انگیز کو سمجھا کر مدینے سے روانہ کر دیا عبداللہ بن سعد نے
پھر اوسیطرح ظلم لوگون پر شروع کیا تب حضرت عثمانؓ نے بمشورہ حضرت علیؓ کے ایک
خط عبداللہ بن سعد کے نام کمال جھڑکی اور غصے کا لکھا کہ کسی رعایا کو کچھ ایذا نہ دے
اور فریادیون کو راضی کرے عبداللہ بن سعد نے اوس پروانے کو نہ مانا تقویم پارینہ
جانا بلکہ ایک شخص کو قتل کرکے خون ناحق سر پر لیا اور فریادیونکو جو مدینے گئے تھے قید
کیا اس سبب سے سات سو آدمی فریادخواہ اس خون ناحق کے مصر سے مدینے مین
آئے اور ساتھ اکابر مہاجر کے رجوع لائے کہ واسطے موقوفی عبداللہ اور طلب قصاص
اس خون ناحق کے ہم لوگ یہان آئے ہین **روایت** ہے کہ اسکے بعد حضرت علیؓ
شیر خدا نے حضرت عثمانؓ کے پاس جاکر فرمایا کہ آپ بات بڑھ گئی آپ اسوقت اگر
عبداللہ کو موقوف نکرین گے اور بجاے اوسکے اور کوئی دوسرا آدمی عادل خدا ترس
مصر کا والی مقرر نکرین گے اور اس خونکی پرسش نکرینگے تو ملک مین بڑا فساد اوٹھے گا
آخر سب کی صلاح سے حضرت عثمانؓ نے فرمان مصر کی حکومت کا محمد بن ابی بکرؓ کے نام لکھدیا
اور ساتھ چند مہاجرین اور انصار کے اونکو مصر روانہ کیا کہ موافق مشورے ان لوگون کے
قضیہ عبداللہ بن سعد کا اور معاملہ مصریون کا کمال انصاف سے فیصل کرین
جب تین منزل مدینے سے گئے وہان ایک غلام اونٹ پر سوار پکڑا کہ تیز تیز مصر
کی جانب اونٹ ہانکے جاتا تھا کبھی کہتا مین مروان کا غلام ہون کبھی کہتا حضرت
عثمانؓ کا غلام ہون تلاش کی تو اوسکے پاس ایک خط سربمہر نکلا اس مضمون
کا کہ امیر المومنین عثمانؓ کی طرف سے عبداللہ بن سعد کو معلوم ہو کہ
دیکھتے ہی اس خط کے محمد بن ابی بکرؓ کو قتل کر یو اور فرمان جو دکھاوین اسکو

Marfat.com

اوسکو مت مانیو اور جنھون نے تیری فریاد کی ہی اونھین سزا دیجیو محمد بن ابی بکر نے اس
خط کو سب کے روبرو پڑھا سب سنکر بگڑے اور مدینے پھر آئے حضرت علی مرتضی
مع اور صحابہ کبار کے حضرت عثمان رض کے پاس گئے اور پوچھا کہ یہ اونٹ یہ غلام
آپ کا ہی فرمایا ہان پھر پوچھا یہ خط آپنے لکھا ہی حضرت عثمان رض نے فرمایا قسم
وحدہ لاشریک لہ کی کہ نہ مینے لکھا نہ حکم دیا نہ اسکی خبر رکھتا ہون قسم کھانے سے
سب کو یقین اونکی بات کا ہوا اور سبھون نے کہا کہ یہ کام مروان کا ہی مروان نے کہا
کہ کسی دشمن نے چوری سے مُہر کرکے غلام کو کچھ دیکر یہ کام کیا ہی سفت مجھے بدنام
کیا ہی اور مین کرتا تو غلام کو دریا کی راہ بھیجتا کہ بہت جلد مصر مین پہونچ جاتا پھر
لوگون نے حضرت عثمان رض سے کہا کہ مروان کو ہمین پکڑ دو تحقیقات کر لینگے آپنے
فرمایا کہ مجرد اس گمان پر مین مروان کو نہین دیتا تم لوگ بلا تحقیق اوسکو قتل کر ڈالو گے
شاید کسی دشمن نے خط لکھا ہو اور چوری سے مُہر کرکے اور غلام کو کچھ دے کر یہ کام کیا ہو

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ مروان کے مدینے سے بلوا عام ہوا چارون طرف سے اژدحام
ہوا ہر طرف سے مدینے مین گوہارین آپڑین اور حضرت عثمان رض کا گھر گھیر لیا راہ حق سے
موہنہ پھیر لیا اور اہل فساد میٹھا پانی اونکے گھر مین نجانے دیتے اور اونکو مسجد نبوی
مین نہ آنے دیتے اور چالیس دن تک یا زیادہ گھیرے رہے کہتے تھے یا خلافت سے
کنارا کیجیے یا مروان کو پکڑوا دیجیے آپ فرماتے مروان کو ایک شبہہ پر یون ہین
قتل کرنے کو کیونکر تمھین دون اور ہمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع
فرمایا ہی خلافت کیونکر ترک کردون پھر حضرت علی شیر خدا نے بلوے والون کو ہر چند
ہٹایا ہٹے نہین اڑے رہے مکان گھیرے کھڑے رہے ناچار ہو کر حضرت امام حسن
اور امام حسین کو ایک جماعت کے ساتھ حضرت عثمان رض کے دروازے پر بھیجدیا

کہ ایسا نہو کوئی گھر مین گھس جاوے کچھ ایذا پونہچاوے روایت ہی کہ ایک دن حضرت عثمان رض ایام محاصرے مین اپنے کوٹھے پر چڑھ کر کے اہل فتنے سے مخاطب ہو کر بولے یارو تم لوگ جانتے ہو کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے تشریف لائے تھے غریب غربا پیاس سے مرنے لگے آہ سرد بھرنے لگے آپ نے فرمایا ایسا کوئی ہی کہ رومہ کا کنوان خرید کر کے للہ وقف کر دے مین ضامن ہوتا ہون مجھسے وہ بہشت لے تب مینے پینتیس ۳۵ ہزار درم کو وہ کنوان خرید کر کے للہ وقف کیا خدا کی راہ مین چھوڑ دیا اب تم لوگ مجھی کو اوسکا پانی پینے کو نہین دیتے ہو خون ناحق سر پر لیتے ہو اور بھی تم جانتے ہو کہ زمین مسجد نبوی کی تنگ تھی دس ہزار مثقال سونے کے دیکر مکانات گرد و پیش مسجد کے مول لیکر مسجد نبوی مین مینے ضم کیے اور رسول اللہ میرے لیے بہشت کے ضامن ہوئے اب اوس مسجد مین مجھے نماز کو آنے نہین دیتے ہو اور بھی تم جانتے ہو کہ مکے مین ایکبار پہاڑ پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صدیق اکبر اور عمر فاروق اور ہم چڑھے پہاڑ ہلنے لگا آپ نے فرمایا کیون ہلتا ہی تیرے اوپر ایک پیغمبر ہی ایک صدیق ہی دو شہید ہین اہل بلوے نے کہا یہ سب باتین آپ کی راست ہین بہر صورت صحیح بے کم و کاست ہین تب آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدا کا شکر ہی کہ تمنے ہمارے شہید ہونے کی گواہی دی اور تین بار اس بات کو تکرار کر کے کوٹھے سے اوتر پڑے حضرت علی شیر خدا اس خبر کو سنکر بہت روئے اور تین مشکین میٹھے پانی کی بھیجین اہل فتنے نے مارے تیرونکے مشکون کو سوراخ سوراخ کر دیا اور حضرت امام حسن کو زخمی کیا روایت ہی کہ اہل مدینے نے حضرت عثمان رض کے پاس چپکے کہلا بھیجا کہ ہمکو حکم ہو تو انسے لڑ پڑین وار کرین آپ پر اپنی جان فدا کرین اور حضرت امام حسن اور عبد اللہ بن زبیر نے آدمی بھیجا کہ ہم سات سو آدمی ہین اجازت ملے تو انکو لے لیوین مار کر مدینے سے نکال دیوین چنانچہ ایک جماعت اہل بیت کے ہتھیار باندھ

Marfat.com

ہو کر باغیون سے لڑنے کو موجود ہو گئی حضرت عثمانؓ نے سنکر اپنے اقران
تمامی اہل مدینے کو قسمین دین کہ ہمارے واسطے کوئی ہتھیار نہ باندھے مین نہین
چاہتا کہ میرے واسطے لوگ مارے جاوین یا مال کسی کا لوٹا جاوے کوئی میرے
صدمہ اوٹھاوے اور اوسوقت آپ کے گھر مین چارسو اپنے خاص غلام
ہتھیار بند طیار تھے بہر صورت تابع حکم اور جان نثار تھے سب کے ہتھیار آپ
نے کھلوا لیے اور یک قلم سب کو آزاد کر کے رخصت کیا روایت ہے
کہ آپ تمامی ایام محاصرے مین روزہ دار تھے جی جان سے شہید ہونے کو
تیار تھے آخر چودھوین تاریخ ذی حجہ کو سن پینتیس ہجری مین علی الصباح جمعہ
کے دن جسکی رات کو بھی بسبب نہونے کچھ کھانے پانی کے آپ اوسیطرح بھوکے
پیاسے رہ گئے تھے اہل بغی ہجوم کر کے پیچھے سے دیوار پر چڑھ کے گھر مین جا اترے
آپ نماز صبح کی پڑھ چکے تھے دیکھا قاتل ننگی ننگی تلوارین لیے چلے آتے ہین آپ
بہت خوش ہو کر زندگی سے ہاتھ دھو کر تلاوت قرآن آغاز فرمائی اور مارے
حیا کے قاتل کی طرف نظر نہ اوٹھائی جب تلوار لگی آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ
پر سطر اسمان کے پڑے اور آپ شہید ہوئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور بارہ
برس آپ نے خلافت فرمائی اور بیاسی برس کے سن مین شہادت پائی نائلہ آپ کی
بی بی صاحبہ نے ہاتھ کو اپنے اونکی جان کا سپر کیا تھا اونگلیان اونکی کٹ گئین
پھر قاتل گھر سے کود گئے اور حضرت عثمانؓ اور اونکے ہمسایہ کا گھر لوٹ لیا مدینے مین ایک شور
محشر برپا حضرت علیؓ سر خدار دیے ہوئے آئے اور حضرت امام حسنؓ کو مونہہ پر طمانچہ اور امام حسینؓ کی
چھاتی پر ایک مارا کہ مینے تمکو نگہبانی کو بھیجا تھا تم ساتھ کیون نہ ہوئے تم دروازے پر موجود رہو اور
حضرت عثمان شہید ہون پھر اوسدن بھر لاش مبارک آپ کی پڑی رہی رات کو جنۃ البقیع مین بعض
اشقیا نے دفن ہونے نہ دیا تب مقام حشن کوکب مین دفن کیا پھر مروان جب عامل مدینے کا ہوا اوسکو بھی

Marfat.com

جنۃ البقیع میں داخل کر دیا یا ہے
کدام دل کہ ازین واقعہ دگرگون نیست
کدام کس کہ ازین حادثہ جگر خون نیست
کدام جان کہ نشد سوختہ ز آتش غم
کدام چشم کہ در شک بحر جیحون نیست

روایت لطائف اشرفی
مین ہی کہ اوس رات مین جسکی صبح کو حضرت نے شہادت پائی حضرت حق کی جانب سے
آپ کی دعوت آئی یعنی آپنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین
ای عثمان رض اب قریب ہی کہ تم راہ حق مین جان شیرین نثار کروگے آج کے دن میرے
پاس آکر افطار کروگے پھر نیند سے جو چونکے تو اس خواب کے مزے اور لطف
مین سہو محو ہو گئے رات بھر تلاش قاتل مین آپ تڑپ تڑپ کر رہے اور سب لوگ
سو گئے پچھلی شب کو آپنے چارون سو غلامان خاص اپنے جو جان دینے کو
جی جان سے حاضر تھے آزاد کر دیے ہتھیار سب کے لیے آخر اسی شوق و ذوق مین
علی الصباح آپنے شربت شہادت پیا حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہو کر
افطار کیا ہے

جان گئی جانکی جو پیا کی پاس
پونچا سر پیا نے اپنے مسیحا کی پاس
پیاسے نے دریا سے لاقات کی
خوب تلافی ہوئی مافات کی

روایت روضۃ الاحباب
مین ہی کہ جب روح پر فتوح کو حضرت کی عالم بالا پر لے گئے چارون طرف سے چار آوازین آئین
پہلے یا عثمان ابشر باحیان ذات الوان دوسری یا عثمان ابشر بنعیم غیر فان
تیسری یا عثمان ابشر بروح و ریحان چوتھی یا عثمان ابشر برب غیر غضبان
روایت لطائف اشرفی مین ہی کہ جب حضرت عثمان رض شہید ہوئے تو جنات
لوگ بام مسجد نبوی پر نوحہ کرتے تھے اور مرثیے مین حضرت عثمان رض غنی کے ابیات
پڑھتے تھے عربی کے راوی کہتا ہی کہ بروز قتل سیدنا حضرت عثمان رض کے غیبی سنا
کوئی کہنے والا کہتا تھا بشری لک یا عثمان بغفران و رضوان پھر کر جو دیکھا
تو کوئی کہنے والا نظر نہ آیا روایت لطائف اشرفی مین ہی کہ تین دن تک لاش
مبارک آپ کی اسیطرح بلا دفن پڑی رہی ناگاہ ہاتف غیبی نے آواز دی آؤ فنون

وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ صَلّٰى عَلَيْهِ پھر جب جنازہ آپ کا
جنۃ البقیع کو چلا پیچھے سے چند سوار نظر آئے لوگ ڈرے چنانچہ قریب تھا کہ جنازہ
چھوڑ کر بھاگین کسی نے آواز دی کہ ٹھہرو گھبراؤ نہین ہم لوگ مٹی دینے آئے ہین
اور مدنی لوگ جو شریک دفن تھے کہتے ہین کہ واللہ وہی لوگ فرشتے تھے روایت
ہی کہ جو جو اشقیا آپ کے قتل مین شریک تھے بڑی بڑی فضیحتون سے یا تو مارے گئے
یا ہاتھ اونکے خشک ہو گئے یا جل گئے یا دیوانے پڑی ہو گئے یا بلائے عظیم مین مبتلا
ہوئے چنانچہ لطائف اشرفی مین ہی کہ حج کر کے قافلہ حاجیون کا اون دنون مین مدینے
مین آیا تھا ایک شخص اوس قافلہ کا حقیر اور خوار سمجھکر کے مشہد انور پر حضرت عثمان رض
غنی کے حاضر نہوا کہ راہ سے دور ہی اتنا دور کون جائے پھر جب وہ قافلہ مدینے سے
چلا تو اثنائے راہ مین قافلے کے بیچون بیچ مین ایک درندے نے آکر اوس شخص کو
پھاڑ ڈالا اہل قافلے نے سمجھا کہ یہ سزا اسکی اسواسطے ہوئی کہ اسنے حضرت عثمان رض کی
بیحرمتی کی تھی کہ آپکے مشہد پر حاضر نہ ہوا اور باقی قافلے والے صحیح و سالم اپنے اپنے
گھر پہونچ گئے روایت شواہد النبوۃ اور لطائف اشرفی مین ہی کہ ایک صالح بزرگ
کہتے ہین کہ مین طواف کعبہ کرتا تھا کہ ایک اندھے کو دیکھا کہ وہ بھی طواف کعبہ کرتا تھا
اور کہتا کہ خداوندا مجھے بخش دے اور مجھے یقین نہین ہی کہ تو میرا گناہ بخشے مینے کہا
سبحان اللہ تو ایسے مقام مین ایسی بات کہتا ہی دعا بھی مانگتا ہی اور کہتا ہی کہ قبول نہوگی
تب اوس اندھے کور باطن نے مجھسے کہا کہ بھائی کیا کہون کہنے کی بات نہین مجھسے
ایسی ہی خطائے عظیم سرزد ہوئی ہی کہ ہرگز صورت نجات نہین **شعر**

مرا دردیست اندر دل اگر گویم زبان سوزد | وگر دم در کشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

مینے کہا کوئی ایسا گناہ نہین جسکی مغفرت کی کوئی راہ نہین کہہ تو نے کون سی خطا
کی ہی کیا جفا کی ہی کہا جس روز حضرت عثمان رض کے گھر کو لوگ گھیرے تھے راہ حق سے

Marfat.com

مونہہ پھیرے تھے تو ہم لوگون نے آپسمین قسمین کھائین تھین کہ جب عثمانؓ مارے جائینگے
تو ہم لوگ اونکے ننگے مونہہ پر طپانچے مارین گے جب حضرت عثمانؓ شہید ہوگئے تو ہم
لوگ اونکے گھر مین چلے گئے دیکھا سر اونکا اونکی بی بی کی گود مین رکھا ہی ہمنے اونکی بی بی
صاحب سے کہا کہ جلدی انکا مونہہ کھولو تاخیر نہ کرو کچھہ نہ بولو اونھون نے کہا کہ اس سے
تمہارا مقصود کیا ہی آب تو یہ شہید ہوچکے مونہہ کھولنے سے سود کیا ہی تمنے کہا کہ ہم لوگون
نے قسمین کھائین ہین کہ انکے ننگے مونہہ پر طپانچے مارینگے خاتون حضرت عثمانؓ کی رونے
لگین خون دل سے مونہہ دھونے لگین فرمانے لگین کچھہ تم لوگون کو انکے حق صحابیت
پیغمبر خدا کا پاس نہین ہی اللہ و رسول سے کچھہ ہراس نہین ہی ارے لوگو دونون صاحبزادیون
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انھین سے نکاح ہوا تھا حضرت رقیہ و کلثوم بنت رسول اللہ
کا انسے بیاہ ہوا تھا اور چند فضیلتین انکی بیان کین اور زار زار روئے لگین میرے ہمراہیون نے
اس بات کے سنتے ہی شرم سے سر جھکا لیے باہر چلے گئے کچھہ جواب ندیا اور مینے بالحاح ان
باتون کے حضرت عثمانؓ کا مونہہ کھول کر کے طپانچہ مارا بی بی صاحب نے ایک آہ سرد دل
پُر درد سے کھینچی اور فرمایا اے ظالم بے رحم خدا تیرے دونون ہاتھہ سکھاوے اور تیری
دونون آنکھین اندھی کردی اور تیرے گناہ ہرگز نہ بخشے قسم وحدہ لاشریک لہ کی کہ مین ابھی
اونکے گھر کے دروازے سے باہر بھی نہ نکلا تھا کہ روشنی میری آنکھونکی جاتی رہی اور میرا ہاتھہ
خشک ہوگیا پس اسی سبب سے مین گمان نہین کرتا ہون کہ حق تعالیٰ میرے اس گناہ کو معاف کرے

شعر رسول پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

علی مرتضیٰ شیر خدا ساقی کوثر کی شہادت کی خبر روکے انا سنا ہی

بیان شہادت برادر و داماد رسول شوہر بتول فاتح خیبر ساقی کوثر شیر خدا مرکز دائرہ انما مظہر العجائب والغرائب سیدنا و مولانا علی بن ابی طالب کا بطور اجمال کے یہ ہی کہ جس دن بعد جنگ عظیم

اور مارے جانے تو یہ ایک لاکھ آدمی کے طرفین سے درمیان آپکے اور درمیان حضرت معاویہ کے
صلح ہوگئی اوسی دن رات کو بارہ ہزار آدمی حضرت امیر سے بدظن ہوگئے پھر گئے
کہ کیون صلح کی پھر اوسمین آٹھ ہزار آدمیون نے توبہ کی اور چار ہزار جنکو خارجی کہتے ہین
آپ سے بیعت توڑکر راہ حق سے باگ موڑکر ملک نہروان مین جاکر لوٹ مار شروع
کردی تب شیر مردان نے لشکر عظیم لیکر اونپر دھاوا کیا اور سب کو مار لیا مگر نو خارجی
بھاگ گئے اور نو آدمی ادھر کے شہید ہوئے پھر لشکر اسلام مین دس آدمی جو مرے
تھے اونھون نے ایک ایک تحفہ حضرت کے آگے پیشکش کیا اور عبدالرحمن بن ملجم نے
بھی ایک تلوار آبدار نہایت تحفہ بیش قیمت حضرت کے نذر کی آپ نے سب کا تحفہ لیلیا
اور ابن ملجم کا تحفہ پھیر دیا ابن ملجم نے عرض کی حضور نے سب کے تحفے قبول کیے اور میری
تلوار کہ تمامی دیار عرب مین اسکے مثل نہین کیون پھیر دی نہین معلوم غلام سے کیا خطا
ہوئی آپ نے فرمایا تیری تلوار کس طرح لون کہ اسی سے میری جان جائیگی تیری مراد
بر آئیگی اوسنے کہا ہیہات ہیہات حضور کیا فرماتے ہین آپکے امر محال کیون خیال مین
لاتے ہین گھر بار چھوڑکر زن و فرزند سے رشتہ محبت توڑکر مینے غلامی آپ کی
اختیار کی ہی لڑائیون مین جان اپنی آپکے قدمون پر نثار کی ہی آپ نے فرمایا یہ
بات تیرے ہاتھ سے ہونی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے خبر دی ہی کہ مارنے والا
تمھارا ایک مرد قبیلہ مراد سے ہوگا اور تمکو اپنی مراد پر آنے کو مارے گا مگر وہ اپنی مراد کو نہ پونہچیگا
نوشتہ تقدیر سے چارہ نہین امر الٰہی مین کسی کا اجارہ نہین ابن ملجم یہ بات سنکر تھرایا جی مین
گھبرایا کہا غلام اسوقت سامنے آپکے حاضر ہی کسیکو حکم ہو کہ میرے دونون ہاتھ کاٹ ڈالے
یا میری گردن مارے آپ نے فرمایا ابھی تک تجھسے خطا ہوئی نہین کیا کیا جائے بلا قصور
کس طرح قصاص لیا جائے نظم

نوبت باولیا چو رسید آسمان طپید	برخوان غم چو عالمیانرا صلا زدند	اول صلا بسلسلۂ انبیا زدند
	ازان ضربتی کہ بر سر شیر خدا زدند	پس آتشی ز اخگر الماس ریزہا

Marfat.com

افروختند و بر حسن مجتبیٰ زدند | وانگہ سر او قی کہ ملک محرمش نبود | کندند از مدینہ و در کربلا زدند
وز تیشہ تیز و دان شمشیر فیان | بس نخلہا ز گلشن آل عبا زدند | پس ضربتی کزان جگر مصطفیٰ درید
بر حلق تشنہ خلف مرتضیٰ زدند

روایت ہی کہ ایکبار ابن ملجم نے حضرت سے اپنی سواری کیلیے گھوڑا طلب کیا آپنے ایک گھوڑا لاہوار فوراً اوسے دیدیا اور فرمایا کہ یہ شخص ایک حادثہ ناہید و ناشنید کریگا یعنی یہ مجھے شہید کریگا لوگون نے کہا کہ آپ اسکی گردن اوتار لیجیے تاخیر نہ کیجیے فرمایا اگر مین اسے مار ڈالون تو مجھے کون شہید کرے گا **فرد**

میخواہم از خدا بدعا صد ہزار جان | تا صد ہزار بار بمیرم برائے او

روایت ہی کہ اسکے بعد آپنے فرمایا کوئی ایسا ہی کہ کوفے جائے اور خبر فتح نہروان کی کوفیونکو پونہچائے ابن ملجم نے کہا حکم ہو تو مین جاؤن اور خبر فتح سناؤن آخر ابن ملجم بحکم آپ کے کوفے جاکر درمیان اسکے کہ یہ خبر کوچہ بکوچہ سبکو سناتا تھا ایک دروازے پر پونہچا گھر کے اندر سے کچھ آواز ڈھول اور گیت راگ کی سنی کھڑے ہوکر لوگون کو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور سیاست شاہ مردان سے دھمکایا پھر اوس گھر سے چند عورتین حسن و جمال کل آئین اوسمین ایک عورت تھی بدانجام قطام نام جسکی شیرینی کلام اور حسن خداداد کا عرب مین شور تھا ہر شخص اوسکے فراق مین زندہ بگور تھا نظر ابن ملجم سیاہ رو کی اوسپر پڑگئی طبیعت دونون کی لڑگئی جی جان سے عاشق ہوکر زندگی سے ہاتھ دہوکر سوال نکاح کیا اوسنے کہا کہ اگر تو میرا طالب ہی یعنی میرے نکاح کا راغب ہی تو پہلے تین ہزار درم نقد اور ایک لونڈی مغنیہ جمیلہ اور علی مرتضیٰ کا سر مجھے لاکر دے تمام نکاح کا لے اوسوقت تجھسے البتہ مین نکاح کرونگی خوشی سے بیاہ کرونگی ابن ملجم نے کہا لونڈی اور غلام تو کچھ مشکل نہین مگر شیر خدا پر وار کرے ایسا کسی کا گردہ نہین دل نہین قطام نے کہا کہ مجھے لونڈی اور زر سے کام نہین مگر بلا قتل علی مجھے آرام نہین اسواسطے کہ علی مرتضیٰ نے جنگ نہروان مین میرے باپ بھائی اور اسی طرح میرے

Marfat.com

بارہ کنبون کی گردن ماری ہی اسکا مجھے اتنا رنج ہی کہ زبان کہنے سے عاجز ہی ابن ملجم شقی نے
کہا اچھا اونکو مارونگا دین دنیا تجھپر وارونگا روایت ہی کہ اسکے بعد شیر خدا نہروان سے
پہلے مسجد کوفے مین آکر اوترے اور منبر پر چڑھ کے بعد حمد وثنا الٰہی کے داہنی جانب حضرت امام حسن رضی
کی طرف نگاہ کرکے فرمایا بیٹا حسن اس ماہ رمضان سے کی دن گذرے ہین شاہزادے نے
کہا تیرہ دن پھر بائین طرف امام حسین کی جانب دیکھ کے فرمایا بیٹا حسین اس مہینے کے
اب کی روز باقی ہین صاحبزادے نے کہا سترہ روز پھر آپ نے دونون ہاتھ اپنے محاسن شریف
پھیرے اور فرمایا کہ بدترین امت اس ڈاڑھی کو میری خون سر سے سر رنگے گا یہ کہکر اس
قدر روئے کہ آپ کے رونے سے حضار مسجد اور دونون پیارے آنکھون کے تارے جی
کھول کر روئے روتے روتے ریش مبارک آنسوؤن سے تر ہوگئی اور فرمایا مین بخوف موت
نہین روتا ہون بلکہ اپنے فرزندان یتیم کا مونہہ دیکھ دیکھ بیتاب ہوتا ہون کہ درد غریبی
مین تو مبتلا ہی ہین اب سوز یتیمی مین گرفتار ہونگے بیکسی مین اپنے نانا نانی اور ماں باپ کی
شفقت اور پیار کو یاد کرکے بیقرار ہونگے پھر آپ منبر سے اوترے ایک رات حضرت
امام حسن کے گھر افطار فرماتے اور ایک رات حضرت امام حسین کے گھر افطار کو جاتے
مگر تین لقمے سے زیادہ نکھاتے اور بار بار فرماتے مثنوی لمؤلفہ شکر ہی اے کوفیو اللہ کی درگاہ مین

ہم گلا اپنا کٹاتی ہین خدا کی راہ مین	طالب لی کو یار قتل مین بھی ہی	اسکا سجدہ مین کٹانا عاشقونکی عید ہی

روایت ہی کہ انیسوین رات کو رمضان کی سنہ ۴۰ ہجری مین کہ درحقیقت وہی شب شہادت
تھی رات بھر آپ بیدار رہے شاغل بذکر پروردگار رہے بار بار حالت ذوق وشوق مین
بحر سے باہر آتے اور شوق شہادت مین فرماتے شعر

خون ما وقف خنجر یار ست اینجا	ای جنون وقت تو خوش بہار ست اینجا	او کبھی تبلاش قاتل نعرہ جانکاہ کرتے بیتاب ہوتے

آہ کرتے شعر

خبر درد من بعالم رفت	قاتل من ہنوز بیخبر ست	او کبھی	

جو گھبراتے بار بار فرماتے شعر

کجائی آہ ای قاتل کجائی	وصال من چنین غافل چرائی	

Marfat.com

اور کبھی صحن خانہ سے اندر جاتے اور آسمان کی جانب دیکھکر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا راست ہی کبھی جھوٹ نہوا صحیح بے کم و کاست ہی مگر آج بڑا عجب ہی قاتل نے میرے بڑی تاخیر کی کیا سبب ہی غرض یہان تو آپ رات بھر سوز عشق الٰہی مین جلتے رہے شمع سان پگھلتے رہے ہر دم شوق شہادت دامنگیر حال نہ تیغ قاتل کی جھم نہ ابن ملجم کا خیال ہر ہین موسی اللہ اللہ جاری حالت ذوق مین کیفیت وجد طاری اور وہان ابن ملجم کی مع اور دو خارجیون کی مسجد مین آپ کے آنے کی انتظاری وہی تلوار زہر سے بجھی ہوئی لیے ہوئے آپ کے قتل کی طیاری کہ ناگاہ رات نے گریبان چاک کیا بھور ہوا تمام عالم مین آپکے ماتم کا غل مچا شور ہوا پھر تو شمع جھلملا جھلملا کے جلنے لگی نسیم سحری ٹھنڈی سانس بھر بھر چلنے لگی آپنے بہت سویرے قصد مسجد فرمایا بطون نے آپکو گھیر کر آپکے دامن پکڑ کے شور و غل مچایا گھر کے لوگ بطون کو ہٹانے لگے آپنے فرمایا چھوڑ دو ہم رخصت ہوتے ہین اسواسطے یہ میرے فراق مین نوحہ گر ہین پھر آپنے مسجد مین جاکر وضو تازہ کرکے اذان دی جو ہین مسجد مین جانے لگے ہین کہ پہلے شبیب شقی نے تلوار ماری وہ طاق مسجد پر پڑی اور ٹوٹ گئی پھر وردان ملعون نے وار کی یہ دیوار پر پڑی یہ دونون بھاگے آپ بہت خوش ہوئے فرمایا الحمد للہ اب عنقریب شربت شہادت پیتا ہون شہید ہوکر دوبارہ جیتا ہون پھر آپنے یاد الٰہی مین محو ہوکر مقام رضا مین زندگی سے ہاتھ دھوکر نماز تحیت المسجد شروع کی نماز پڑھکے بتلاش قاتل مسجد کے سونے والون کو جگانے لگے ابن ملجم شقی سونہ کے بل بغل مین تلوار دابے مسجد مین پڑا تھا آپنے اوسے پانون سے ٹھوکر لگائی کہ قم و صل اوٹھو نماز پڑھو کیا سوتے ہو وقت جاتا ہی حکم الٰہی سے کیون غافل ہوتے ہو یہ کہکر پھر محراب کے پاس جاکر نماز نفل شروع کی جو ہین سجدہ اولی سے سر اوٹھایا ہی کہ ابن ملجم لعین نے ایک ضرب مین آپ کو شہید کیا آپنے فرمایا فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَۃِ واہ رے ہم

Marfat.com

اللہ سے ہم اپنے مطلب کو پہونچ گئے خدا کی قسم **مثنوی**

صحبت دیرینہ را بگذاشتیم	وقت شد کز غصہ و غم وارہیم	خست بر بستیم و دل برداشتیم
صد جنت بہر ما آراستہ	ما درین زندان بمحنت کاستہ	برغم و شادی عالم یافتیم

روایت ہی کہ ابن ملجم آپ کو شہید کر کے بھاگا اور آواز دی قُتِلَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ غیر خدا جان سے مارے گئے اہل کوفہ اور حضرات حسنین یہ خبر وحشت اثر سنتے ہی وَاَبَتَاہُ وَمُصِیْبَتَاہُ وَاوَیْلَاہُ کہتے مسجد مین آئے آہ کے نعرے عرش تک پونچائے دیکھا کہ شیر خدا محراب کے آگے پڑے ہین مگر مقام رضا اور تسلیم مین ثابت قدم کھڑے ہین سیلاب خون جاری ہی عشق الٰہی بھڑکا ہی حالت وجد طاری ہی لب پر فغان نہین آہ نہین زبان پر جز ذکر فی اللہ الی اللہ نہین شاہزادے قدم مبارک پر گر پڑے اور زار زار روتے تھے سیلاب خون دیدہ سے کف پا کو حضرت کے دھوتے تھے

مثنوی لمؤلفہ

بمردم آہ از درد جدائے	کجائی ای پدر آخر کجائی	زحال من چنین فارغ چرائی
	نگاہے کن خدارا بر گدائے	

اور حضرت شیر خدا الٰہی ملک بقا خون سر مبارک سے لیتے اور اپنے مونہہ اور ڈاڑھی پر ملتے اور فرماتے اسی صورت پر میری وفات ہوگی اسی حالت پر رسول خدا سے ملاقات ہوگی اسی شکل پر مرونگا اسی ہیئت سے فاطمہ زہرا سے ملاقات کرونگا اسی صفت پر جان دونگا اسی حال سے اپنے چچا حمزہ سے جا ملونگا اسی طرح دنیا سے جاؤنگا جعفر طیار بھائی کو یہ مونہہ دکھاؤنگا کسی نے پوچھا حضرت کس شقی نے آپ کو مارا فرمایا تمھارے دیکھوا تا ہی کہ ناگاہ شبیب بدنصیب گھبرایا ہوا مسجد مین آیا لوگون نے پوچھا ارے تو نے مارا ہی چاہا کہ نہین کہے نے اختیار مونہہ سے ہان نکل آیا لوگون نے اوسے مونہہ کے بل گرایا اور مارے لاتون کے اوسے واصل جہنم کیا پھر ابن ملجم کو اوسکا چچازاد بھائی فوراً پکڑ کر لایا لوگون نے پوچھا تو نے مارا چاہا کہ کہے کم زبان سے

Marfat.com

کل آیا شیر خدا نے فرمایا ای بھائی مراد کے بھلا مین تمہارا برا امیر تھا اوسنے کہا معاذ اللہ
یا امیر المومنین فرمایا پس کیون تو نے ناحق مجھپر ستم کیا میرے لڑکونکو یتیم اور مبتلائے
غم کیا کہا کیا عرض کرون جو ہونی تھی سو ہو چکی شعر چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو
سوزن تدبیر ساری عمر گو سیتے رہے روایت ہی کہ اوسوقت حضرت کو پیاس معلوم
ہوئی شاہزادے شربت بنا کر لائے آپ نے کمال ترحم سے فرمایا کہ بہ نسبت ہمارے
میرے قاتل کو پیاس زیادہ ہوگی پہلے یہ شربت ہمارے قاتل کو پلاؤ تب مجھے میرے سامنے
لاؤ شاہزادے نے پیالہ شربت کا ابن ملجم کو دیا اوسنے نہ پیا انکار کیا آپ نے شربت
پیکر فرمایا کہ اگر یہ اس شربت کو پی لیتا تو حق تعالی اوسے جنت مین ہمارے ساتھ
جگہ دیتا شعر جو در حسین پہ ہو مکین تو ضرور پہونچے علی تک جو علی ملے تو نبی ملے جو نبی ملے تو خدا ملے
روایت ہی کہ پھر آپ نے فرمایا کہ اسے قید خانے لیجاؤ اور جو کھانا پانی میرے
واسطے طیار کرو پہلے اوسے وہی کھانا پانی کھلاؤ تب میرے پاس لاؤ اگر مین زندہ
رہونگا بہ نسبت اسکے حکم مناسب دونگا اور جب مین مرجاؤن تو اوسے ایک ضرب
سے زیادہ نہ مارنا اسواسطے کہ اوسنے مجھے ایک ہی ضرب ماری ہی پھر حضرت امام حسن
نے باجازت آپ کے نماز صبح پڑھائی پھر وہان سے اوٹھا کر گھر لے چلے آپنے پورب
طرف مونہہ اپنا پھرا کے فرمایا ای صبح صادق خدا کے سامنے قیامت کے دن تجھسے
گواہی طلب کرونگا اگر تو صادق ہی تو سچی گواہی دینا کہ جس دن سے یعنی صغر سن
سے مینے حبیب خدا کے پیچھے نماز پڑھی ہی اوس دن سے آج تک تو نے مجھے سجدے
نہین پایا ہی پھر سجدہ کرکے فرمایا خداوندا گواہ رہ وکفی باللہ شہیدا کہ قیامت کے
دن ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا اور صدیقان اور شہدا اور فرشتے حاضر ہونگے اوسوقت
سب کے سامنے تو گواہی دینا کہ جب سے کہ مین تیرے حبیب کے ہاتھ پر ایمان لایا اطاعت
اور اوامر و نواہی کو تیرے بجا لایا حتی کہ گلا تیری رضا مین کٹا دیا مگر سر مو تیرے اور تیرے

Marfat.com

بیٹے کے خلاف نہ کیا پھر تو اور ہی کیفیت طاری ہوئی حالت فوق مین یہ غزل زبان پر جاری ہوئی غزل

زاہد تو برو طوطی فردوس بیاشا	ما کشتۂ عشقیم محبت کفن ماست
چون نام محمد ہمہ دم در دہن ماست	ما بلبل آن باغ کہ دوزخ چمن ماست
پروردۂ دردیم ملامت وطن ماست	ما کار نداریم باین آتش دوزخ

پھر جب گھر پہنچے تو گھر ماتم سرا ہوا محشر بپا ہوا صاحبزادیان جناب حضرت فاطمہ زہرا کی زار زار روتی تھین اور آپ کی کف پا پر آنکھین ململ کے قربان ہوتی تھین کہ ای وا اگر میری ماں فاطمہ زہرا زندہ رہتین تو ہمین صبر دیتین کچھ تسلی کی باتین کہتین اگر ہم لوگ مدینے مین ہوتے تو نانا کے مزار پر جاکر درد غم کہتے خوب روتے الغرض جمعے کی رات اکیسوین ۱۹ تاریخ رمضان کی سنہ چالیس ہجری مین ضرب آئی تھی جمعہ اور ہفتہ دو دن آپ زندہ رہے جب شب یکشنبہ اکیسوین ۲۱ تاریخ رمضان کی آئی فرمایا مجھے حجرۂ خاص مین لے چلو اور حضرت ام کلثوم رض کو کہا دروازہ بند کر لو سب لوگ جدا ہو گئے دروازہ بند کر لیا ناگہان حجرے سے آواز لا الٰہ الا اللہ کی آئی صاحبزادون سے ضبط نہو سکا دروازہ کھولا دیکھا آپ راہی ملک بقا ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون سارے اہلبیت خصوصاً شاہزادون پر ایک عجیب عالم طاری تھا روتے روتے ہچکی بندھ گئی اشک آنکھون سے جاری تھا گاہے رو رو کر گلے ملتے انکے صدمۂ آہ سے آسمان زمین ہلتے کبھی ایک دوسرے کا مونہہ تکتے تھے حالت تحیر مین کچھ نہ بول سکتے تھے رباعی

دردا کہ آفتاب سپہر کمال رفت	دردا کہ شاہ مسند عز و جلال رفت
جان از تن خلائق ازین انتقال رفت	او بود جان عالم و چون کرد انتقال

اور چار برس آٹھ مہینے نو دن آپ نے خلافت کی اور ۶۳ تریسٹھ برس کے سن مین موافق سن شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سن چالیس ۴۰ ہجری مین رحلت کی اور یہ بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیسری شہادت ہے روایت لطائف اشرفی اور شواہد النبوۃ مین حضرت امام حسن سے نقل ہے کہ بعد انتقال آپ کے غیب سے ایک آواز آئی کہ کوئی کہتا تھا حجرے سے سب لوگ باہر جاؤ

Marfat.com

اور اس بندۂ خدا کو ہمارے ساتھ چھوڑ دو ہم سب حجرے سے نکل آئے پھر حجرے سے
آواز آئی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قضا کی اور وہی اونکے بھی
شہید ہو گئے اب نگہبانی امت کی کون کرے گا انکے واسطے کون جان دیگا کون مریگا
دوسرے نے کہا جو کوئی سیرت اور پیروی انکی اختیار کرے گا اسکے لیے ہم لوگ جنت
آئے آپ کو شستہ صاف غسل دیا ہوا کفن مین لپیٹا ہوا پایا روایت شواہد النبوۃ
اور لطائف اشرفی مین ہے کہ آپ نے دونون شاہزادے حضرات حسنین کو وصیت
کی تھی کہ میرے انتقال کے بعد تم جنازہ میرا غرنین کی طرف لیجائیو جہان تمھین سفید
نورانی کھڑا نظر آوے وہین مجھے دفن کیجیو غرض اہلبیت صبح وصیت کے رات
ہی کو نماز پڑھ کے جنازہ آپ کا اوسی طرف لے گئے دیکھا ایک پتھر نورانی خوب چمکتا گرا
ہے اوسے اوکھاڑا اوسکے تلے قبر بنی بنائی طیار تھی اوسی قبر مین آپ کو دفن کیا اور
قبر زمین کے برابر کردی اور اب وہ جگہ نجف اشرف کر کے مشہور ہے اور سوائے گھر کے
لوگون کے اور کوئی اس قبر شریف کا پتا نجانتا تھا جب ہارون رشید کا وقت آیا
ایک دن بادشاہ شکار کھیلتا اوس طرف جا پڑا بہت سے ہرن وہان چرتے تھے بادشاہ
نے شکاری کتے ہرنون پر چھوڑے ہر چند زور مارا نہ تو کتون نے ہرنون پر حملہ کیا
نہ ہرن کتون سے ڈر کر بھاگے ہارون رشید متعجب ہوا گھبرایا اوس اطراف مین
ایک بوڑھا جہان دیدہ رہتا تھا اوسے بلا کر پوچھا اوسنے کہا ہم اپنے بزرگون سے
سنتے آتے ہین کہ یہان پر قبر جناب حضرت امیر مرتضیٰ کی ہے ہارون نے یہ سنکر
باگ موڑ کر بڑی تعظیم سے اوس مقام واجب الاحترام کی زیارت کی اور وہان ایک
روضہ بنوا دیا اور عمر بھر ہر سال زیارت کو وہان آیا کیا روایت [illegible]
مین ہے کہ جب شاہزادگان دفن کر کے قریب کوفے کے پہنچے اوس میدان
لق و دق سے آواز آئی کہ کوئی زار زار رو رہا ہے کسی کے فراق مین بیتاب ہو رہا ہے

Marfat.com

اوسکے پاس جاکر دیکھا کہ ایک غریب بیمار حس و حرکت سے ناچار اوس ویرانہ مین اکیلے خاک پر پڑا ایک اینٹ سر کے تلے رکھے ہوئے نعرہ جانکاہ کر رہا ہی کسیکے غم مین مر رہا ہے شاہزادون نے اپنا غم طاق پر رکھا سر گرد آلودہ اوسکا مٹی سے اوٹھاکر اپنی ساق پر رکھا پوچھا تو کون ہی کیون اتنا روتا ہی کسکے لیے جان کھوتا ہی عرض کی مین غریب مجبور ہون بیمار رنجور ہون نہ تو میری مان ہی نہ پدر غمخوار نہ بھائی نہ فرزند دلدار نہ کوئی شفیق نہ کوئی یار غار شعر

نہ شگوفہ نہ برگی نہ ثمر نہ سایہ دارم	من حیرتم کہ دہقان بچہ کار کشت مارا

شاہزادون نے فرمایا تب تو کیا کھاتا ہی تیرا کھانا پانی کون لاتا ہی کہا مین سال بھر سے یہان رہتا ہون رنج تنہائی سہتا ہون ہر روز ایک بزرگ میرے پاس آتے تھے اور میرے واسطے کھانا پانی لاتے تھے پھر میرے سب کام کرکے میری سرہانے بیٹھ رہتے باتین حکمت آمیز رقت انگیز کہتے تین دن سے خدا جانے میری پاس کیون آتے نہین وہ کلام تاثیر اپنے سناتے نہین فقط صحبت اونکی میری روح کی غذا تھی تمامی درد و غم کی دوا تھی پوچھا ارے اونکی صورت کیسی تھی عرض کی مین اندھا ہون کیا جانون پوچھا ارے اونکا نام کیا تھا کہا ہرچند مین اونکا نام پوچھا کیا بتلایا نہین فرماتے تجھے نام سے کیا کام ہی مین خود نہین جانتا کہ میرا کیا نام ہے پوچھا ارے اونکی باتین تجھے یاد ہین کہا جی ہان جب میرے پاس آتے بولتے تو حکمت ہی کی باتین کہتے نہین تو برابر تسبیح تہلیل مین مشغول رہتے جب آواز تسبیح کی اوٹھاتے سب جمادات بھی تسبیح کرتے اور دروازے آسمان کے کھل جاتے اور جب آتے فرماتے ایک مسکین مسکین کے پاس بیٹھا ہی اور ایک غریب غریب سے باتین کر رہا ہی شاہزادون نے ایک دوسرے کا مونہہ دیکھا اور زار زار روئے اور کہا یہ تو میرے باباجان کا حال ہی تین دن کے عرصے مین اونھون نے قضا کی ابھی ہم اونکو دفن کیے آتے ہین اب مسکین یتیم گھر جاتے ہین وہ پیر مرغ بسمل سا خاک پر تڑپنے لگا اور کہتا تھا **نظم**

نمیدانم چہ کار افتاد مارا	کہ آن دلدار ما را زار بگذاشت
درین ویرانہ این پیر حزین را	

غریب و عاجز و بی یار بگذشت ٭ پھر قسمین دین بلائین لین کہ ای شاہزادون بخدا مجھے ذرا اونکے روضۂ انور پر پونہچا دو شاہزادون نے پکڑ کر اوسے وہان پونہچایا پیراون قبر پر جاکر خوب تڑپا روپا سینہ چاک کیا قبر کی مٹی آنکھون پر ملی سر پر خاک کیا النظم

ای بی تو حرام زندگانی	خود بے تو کدام زندگانی	ہر زندگیے کہ بے تو باشد
مرگیست بنام زندگانی		

٭ پھر دعا کی کہ خداوندا بتصدق صاحب اس مزار پر انوار کے مجھے اب شربت وصال پلادے ذرے کو خورشید تابان سے ملادے دعا اوسکی قبول ہوگئی اوسیوقت ایک نعرۂ جانکاہ کیا اور اپنے حبیب سے جاملا شاہزادون نے اوسی حوالی مین اوسے دفن کیا اور گھر کو آئے روایت ہے کہ اسکے دوسرے دن یعنی بروز دوشنبہ شہنشاہ زمن حضرت امام حسنؑ منبر پر مسجد کوفے کے چڑھے اور خطبہ کمال بلاغت و فصاحت سے پڑھا کوفیون نے اپنی اپنی جان دینے پر آپ کے ہاتھ بیعت کی پھر آپ نے ابن ملجم جہنمی کو بلوایا اور منبر کے پاس کھڑا کروایا پوچھا ای بدبخت ترین امت تو نے کیا کیا دین مین کیون رخنہ برپا کیا کہا حضرت تقدیر الٰہی سے چارا نہین مینے اپنے اختیار سے مارا نہین پھر آپ نے شمشیر آبدار کھینچی اور نوک شمشیر اوسکے سینۂ کینہ پر دباکے اپنے آگے کھینچا اور ایک ضرب ایسی زور سے ماری کہ سر ناپاک اوس پلید کا دس قدم اوسکے بدن سے دور جاکر پڑا پھر لوگون نے اوسے مسجد سے باہر نکال کر ایک چٹائی مین لپیٹ کر آگ مین جلادیا شعر

رسول پاک پہ بھیجے ایخدا درود و سلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر ہم دم

حسنؑ کی ولادت کی صبا شاید خبر لائی ٭ کہ بلبل کی طرح گلشن مین ناصر چہچہاتا ہے

ذکر ولادت باسعادت امیر المومنین امام المسلمین شہنشاہ زمن سیدنا و مولانا و شفیعنا جناب حضرت امام ابو محمد الحسن رضی اللہ عنہ لقب آپ کا مجتبیٰ اور نقی اور سید اور زکی اور سبط اکبر

تھا اور کنیت آپ کی ابو محمد اور نقش آپ کی خاتم کا العزۃ للہ جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لخت جگر اور نواسے پیارے جناب حضرت علی مرتضیٰ کے ثمرۂ فواد اور آنکھونکے تارے جناب سیدہ خاتون جنت کے چشم وچراغ اور دلارے حضرت خدیجۂ کبریٰ کے چرخ امامت کے ستارے امام مسموم شہید مظلوم سردار جوانان اہل جنت کے مدینۂ منورہ مین پندرھوین رمضان شریف وبروایتی پندرھوین شعبان سن تین ہجری مین پیدا ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام آپکا حسنؑ رکھا اور جمال رسول نما کو اونکے دیکھکر شیدا ہوئے اور داہنے کان مین اذان اور بائین کان مین اقامت کہی اور عقیقہ کیا پھر جب دوسرے شاہزادے پیدا ہوئے تو اونکا نام حسینؑ رکھا اور بعض روایت مین ہی کہ جبرئیل امین حضور نبوی مین حاضر آئے اور بارگاہ احدیت سے یہ دونون نام حریر پر لکھے ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہدیہ لائے کہ حسنؑ وحسینؑ بہشت کے ناموں سے ہین پہلے پہل شاہزادونکے یہ نام رکھے جائین اور حضرت امام حسنؑ تمام اہل بیت مین سر سے سینے تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمشکل تھے اور سب سے محبوب تر اور آپ دوازدہ امامؑ مین سے دوسرے امام ہین اور حضرت علی مرتضیٰ کے خلیفۂ اول اور آپ نہایت کریم اور رحیم اور بردبار تھے اور پلے سرے کے متواضع اور متوکل اور صابر اور زاہد اور عابد باوقار تھے مثنوی

اگر عمرے بیارایم سخن را	نشاید نظم من نعت حسنؑ را	سخن گیرم کہ جز در عدن نیست
سزای وصف اخلاق حسنؑ نیست	ہمہ حسن و ہمہ خلق و ہمہ حلم	ہمہ لطف و ہمہ جود و ہمہ علم
لبش قائم مقام حوض کوثر	کہ بودے چشمۂ نوش پیمبر	چنان نوشی بزہر آلودہ کردند
دلش خون وجگر پالودہ کردند	ز زہر شرحین جگر شد پارہ پارہ	ز غصہ گشت خونین سنگ خارا

روایت ہی کہ جب شیر خدا رونق افروز خلد برین ہوئے جناب حضرت امام حسنؑ کوفے مین مسند خلافت پر پدر کے جانشین ہوئے چالیس ہزار سے زیادہ آدمیون نے

Marfat.com

آپ سے بیعت کی موت پر یعنی ثبات پر کہ جب تک ہم لوگون کی جان ہی آپ کا قدم نہ چھوڑینگے
سرمو اطاعت سے منھ نہ موڑینگے اور موافق فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کہ خلافت میرے بعد تیس برس تک ہے گی اوسمین سے بعد شہادت جناب حیدرؑ کرار کے
چھ مہینے رہگئے تھے سو وہ چھ مہینے تک حضرت امام حسنؑ خلیفہ رہے پھر معاویہؓ بن ابی
سفیان حضرت شیر خداؑ کی شہادت کی خبر سنکر ساٹھ ہزار سپاہ لیکر عراق کی جانب
چلے اور جناب امیر المومنین حضرت امام حسنؑ بھی چالیس ہزار سپاہ لیکر روانہ ہوئے
پھر معاویہؓ نے صلح کا پیغام دیا اور سفید کاغذ پر اپنی مہر کرکے بھیجدیا کہ
آپ شاہزادے ہین دنیا چھوڑ دیجیے آخرت اختیار کیجیے پھر میرے بعد آپ ہی خلیفہ
ہونگے اور اس کاغذ پر جو چاہیے اپنا سالیانہ وغیرہ لکھدیجیے کہ مجھے بسر وچشم منظور ہی
اور غلامی سے انکار نہین پھر حضرت امام حسنؑ نے سوچا کہ اگر فیمابین نوبت جنگ کی
آئیگی تو ناحق لکھوکھا آدمیون کی جان جائیگی پس آپ نے بنظر محفوظ رہنے جان ومال
مسلمانون کے اپنی خوشی سے سن اکتالیس ہجری ربیع الاول کے مہینے مین حضرت
معاویہؓ کے ساتھ بیعت کرکے اونسے مصالحہ کیا اور سارا ملک اونکو خوشی سے دیدیا
پھر آپ نے وہان سے مدینہ منورہ کی راہ لی ترک دنیا کرکے مجاورۃ روضۂ انور کی
اختیار کی اور فرمایا کہ یہ صلح مینے دب کر نہین کی سلطنت بے فائدہ نہین دی بلکہ للہ
اور مسلمانون کے جان ومال بچانے کو سو واللہ کہ کھوپریان عرب کی میرے ہاتھ
مین ہین جس سے مین صلح کرون وہی صلح کرین اور جس سے مین لڑون لڑین یہ
لطائف اشرفی مین ہی کہ جب امیر المومنین حضرت امام حسنؑ نے یہ خلافت اور سلطنت
معاویہؓ کو چھوڑدی تو معاویہؓ نے کہا یا ابو محمد آپ نے تو ایسی جوان مردی کی ساری
سلطنت خلافت اپنی خوشی سے چھوڑدی ایسی جوان مردی تو بڑے بڑے
جوان مردون نے بھی نہین کی ہی مثنوی

امامی کو امامت رحمن الود

Marfat.com

حسن آمد کہ جملہ حسن ظن بود | سخن گر بگذرد از چرخ اخضر | ہنوز از وصف او باشد فروتر
دو گیتی را وجودش زیب و زینت ست | نظیر او اگر جوئی حسین ست

شہنشاہ زمن پیارے حسنؑ کے کچھ فضائل اب احادیثوں سے چنکر کی بیان ناصر سناتا ہی

حدیثین اور روایتین بیان فضائل مین جناب سید انام امام حسنؑ کے بیشمار وارد ہوئے ہین یہان پر بطور اختصار چند روایتین جو خاص آپ کی فضائل مین آئی ہین لکھی جاتی ہین اور جو روایتین کہ دونون شاہزادون کے مناقب مین ہین وہ فضائل مین سیدنا حضرت امام حسینؑ کے لکھی جائینگی **حدیث ۱** صحیح مسلم مین روایت کی ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ خداوندا حسنؑ کو مین دوست رکھتا ہون پس دوست رکھ تو بھی اوسکو اور دوست رکھ اوسکو جو دوست رکھے حسنؑ کو **حدیث ۲** صحیح مسلم مین ہی کہ ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نکلا مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایکدن اسطرح پر کہ نہ تو مجھسے آپ بولتے تھے اور نہ مین آپ سے بولتا تھا یہان تک کہ بازار تک بنی قینقاع کے آکر آپ وہانسے لوٹے اور فاطمہ زہراؑ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا یہان لڑکا ہی یہان لڑکا ہی یعنی حسنؑ ہمنے جانا کہ حسنؑ کو مان اونکی نہلاتی ہین اور تعویذ پہناتی ہین کہ اتنے مین امام حسنؑ دوڑے ہوئے آئے اور حضرت کے گلے مل گئے پس آپنے فرمایا کہ خداوندا مین حسن کو دوست رکھتا ہون سو تو بھی حسنؑ کو دوست رکھ اور اوسکو بھی دوست رکھ جو حسنؑ کو دوست رکھے **نظم**

بہر دو سبط نبی ہست دیدہ ام روشن | ہوائے ہر دو مرا ہست در دل مسکین
دو دُرِ درج کرامت دو بدر برج کمال | دو مہر اوج ہدایت دو صدر مسند دین
فلک متابع این ملک شناگر آن | جہان منور از ان و زمان منور ازین

حدیث ۳ صحیح مسلم مین ہی براء کہتے ہین کہ دیکھا مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ امام حسنؑ کو اپنے کاندھے پر رکھے ہوئے فرما رہے تھے کہ خداوندا مین حسنؑ سے بہت محبت رکھتا ہون

Marfat.com

توبھی اس سے محبت رکھ **حدیث ۴** بخاری مین ہی ابی بکرہ کہتے ہین کہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر اور امام حسنؑ حضرت کی پہلو مین داہنے یا بائین تھے حضرت ایکبار لوگون کی طرف متوجہ ہوتے تھے واسطے وعظ اور نصیحت کے اور دوسری بار امام حسنؑ کیطرف پیار و محبت سے اور فرماتے تھے یہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ خدا صلح کرواوے بسبب اسکے درمیان بڑی دو جماعت مسلمانون کے **ف** پس اسی حدیث کے موافق حضرت امام حسنؑ نے معاویہؓ سے صلح کی اور سلطنت اپنی خوشی سے اونکو سپرد کی **حدیث ۵** ابی بکرہ کہتے ہین کہ امام حسنؑ اپنے لڑکپن مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز پڑھاتے وقت آتے پھر جب حضرت سجدہ کرتے تو آپ حضرت کی گردن اور پیٹھ پر چڑھ بیٹھتے پس حضرت سر مبارک اپنا آہستہ آہستہ اوٹھاتے یہان تک کہ وہ اوتر جاتے صحابی عرض کرتے یا رسول اللہ آپ ان شاہزادے کے ساتھ وہ کام کرتے ہین کہ کسی اور کے ساتھ نہین کرتے پس آپ فرماتے یہ لڑکا میرا پھول ہی دنیا کا اور بلا شبہہ یہ بیٹا میرا سید ہی امید ہی کہ حق تعالی اسکے سبب دو فرقون مین مسلمانون کے صلح کرواوے **حدیث ۶** معاویہؓ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوستے تھے زبان اور لب کو حسنؑ کے اور حق تعالی ہرگز عذاب نہ کریگا اوس زبان اور ہونٹ کو کہ چوسا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے **حدیث ۷** صحیح بخاری مین ہی اسامہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجکو ایک ران پر بٹھاتے اور حضرت امام حسنؑ کو دوسری ران پر پھر مجھے و امام حسنؑ کو ملا کر فرماتے خداوندا مہر کر تو ان دونون پر اسواسطے کہ مین مہر کرتا ہون ان پر **حدیث ۸** ابن عباس کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوٹھائے ہوئے تھے امام حسنؑ کو اپنے کندھے پر پس ایک شخص نے عرض کی شاہزادے کو واہ کیا اچھی سواری پر آپ سوار ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سوار بھی تو کیا اچھے ہین

شعر سوار چنان و سواری چنان		غم حشر ناصر چہ دارد چنان

Marfat.com

حدیث ۹ ایکبار حضرت امام حسنؑ لڑکون کے ساتھ کھیل رہے تھے حضرت ابوبکرؓ نے اونکو اپنے کاندھے پر اوٹھالیا اور فرمایا کہ حسنؑ تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہین علیؑ کے مشابہ نہین ہین اور حضرت علیؑ ہنستے تھے **حدیث ۱۰** حضرت امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ حضرت امام حسنؑ نے پندرہ حج پیادہ پا کیے باوجودیکہ آپکے اپنے کوتل کے گھوڑے آگے آگے چلے جاتے تھے یعنی باوجود ہونے سواریون متعدد کے مدینۂ منورہ سے مکۂ معظمہ تک حج کے واسطے پیادہ پا منزلین طی کرتے تھے اور دوسری روایت مین ہی کہ حضرت امام حسنؑ فرماتے تھے کہ مین شرماتا ہون اپنے رب سے کہ اوسکے سامنے جاؤن اور پیادہ پا اوسکے گھر تک نہ گیا ہون پھر پاپیادہ آپ نے حج کیے اور ایک روایت مین ہی کہ مدینے سے مکے حج کو پچیس بار پیادہ پا گئے اور گھوڑے آپ کے کوتل چلتے تھے جب چلتے چلتے پاے مبارک ورم کر گئے خادمون نے عرض کی پاے مبارک ورم کر گئے ہین آپ سوار ہولین فرمایا نہین **حدیث ۱۱** کتاب حلیہ مین ہی کہ جناب امام حسنؑ نے دوبار سارا مال و اسباب اپنا اللہ کی راہ مین لٹادیا اور تین بار آدھا آدھا مال للہ خیرات کیا یہان تک کہ ایک ایک جوتا اور بیوہ دیا اور ایک ایک کھا **شعر**

ہرچہ آمدت بست بدادے تو بیش ازان	این چو آنکس ست کش از فقر عار نیست

روایت صواعق مین ہی کہ ایک شخص حق تعالی سے دس ہزار درہم مانگتا تھا حضرت امام حسنؑ نے سنا دس ہزار درہم اوسکے پاس بھیجدیے **روایت** صواعق مین ہی کہ ایک شخص نے حضرت امام حسنؑ کے پاس حاضر ہوکر اپنی تکلیف اور غربت بعد تونگری کے بیان کی آپ نے فرمایا تیرا سوال حق ہی اور میرے نزدیک تمکو بہت کچھ دینا چاہیے مگر میرا ہاتھ تیرے دینے سے عاجز ہی اور خدا کی راہ مین بہت دینا بھی تھوڑا ہی اور میرے پاس اتنا نہین ہی کہ تمھارے لائق ہووے لیکن اگر تو قبول کرے جو کچھ میرے پاس موجود ہی اور اہتمام زائد کی تکلیف نہ دے تو مین تیری خدمت کرون اوسنے

Marfat.com

عرض کی ای نواسے رسول اللہ کے مین تھوڑا ہی قبول کرونگا اور آپ کی عطا کا شکر کرونگا اور زیادہ نہ مانگونگا پھر آپ نے اپنے وکیل کو بلا کر جمع خرچ خانگی کا حساب مانگا اور فرمایا جو مال بچ رہے لے وکیل پچاس ہزار درم لے آیا پھر فرمایا تیرے پاس پانچ سو دینار اور تھے وہ بھی لے آ وکیل لے آیا پھر آپ نے وہ پچاس ہزار اور پانچ سو درم سب اوس شخص کو دیدیے روایت فصل الخطاب مین ہی کہ ایک دن جناب امام حسنؑ کھانا کھا رہے تھے کہ ایک شخص نے آکر عرض کی حضرت دس ہزار درم مجھپر قرض ہین آپ ادا کر دیجیے حضرت نے دس ہزار درم اوسے عنایت فرمائے اور یہ نہ کہا کہ کھانا بھی کھالے اوسکے جانے کے بعد لوگون نے عرض کی یا حضرت آپ نے دس ہزار درم اوسے بخشے اوسے کھانے کی تو اضع نہ فرمائی آپ نے فرمایا کہ قسم ہی خدا کی مجھے آج تک معلوم نہ تھا کہ کھانے کے وقت اس بات کی بھی کہنے کی حاجت ہی کہ آؤ اور کھانا کھاؤ روایت ہی کہ ایک دن حضرت امام حسنؑ اپنے دروازے پر تشریف رکھتے تھے ایک اعرابی آیا اور آپ کی اور جناب شیر خدا کی شان مین کلمات بے ادبانہ کہنے لگا امامؑ نے فرمایا شاید تو بھوکا ہی اوسنے جواب نہ دیا اور اوسیطرح بکتا رہا تب آپ نے غلام کو اشارہ فرمایا کہ ایک توڑا ہزار درمون کا لاکر اسے دے غلام نے توڑا لاکر دیا اور امامؑ نے فرمایا کہ ای اعرابی معذور رکھ اسوقت یہی موجود ہی اعرابی نے جو یہ اخلاق و کرم دیکھا جی جان سے فدا ہوا اور کہا گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول خدا کے بیٹے ہین اور مینے یہ حرکت اوگستاخی آپ کے حلم اور مروت کے آزمانے کو کی تھی روایت ہی کہ ایکبار امیر المومنین حضرت امام حسنؑ و حسینؑ اور عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم بالاتفاق حج کو تشریف لیے جاتے تھے اتفاقاً اونکے کھانے کا پیچھے رہ گیا تھا اور بھوک نے غلبہ کیا دور سے ایک شخص کا گھر دیکھا اوسطرف چلے دیکھا کہ دروازے پر ایک بوڑھیا بیٹھی ہی فرمایا ای نیک بخت کچھ پانی ہی اوسنے عرض کی کہ موجود ہی آپ سواری سے اوترین اور دم لین اور پانی نوش فرمائین

یہ تینون بزرگوار اوترے اور بیٹھ گئے بوڑھیا کی ایک بکری تھی کہ اوسی کے دودھ کو بیچ کر اپنی اوقات بسر کرتی تھی اوسکا دودھ دوہکر پیالے مین لائی عبداللہ نے کہا کہ ای نیکبخت ہم لوگ قریشی ہین جب حج سے پھرینگے تو کبھی مدینے مین آئیگی تیری خدمت کا حق ادا کرینگے بوڑھیا نے قریشی کا حال سنکر بکری کو ذبح کرکے جھٹپٹ پکا کر خوشی سے حاضر کیا سبنے خوب کھایا بوڑھیا نے کہا کہ یہ جو بچ رہا ہی اوسکو اپنے ساتھ لے لیجیے کرم کیجیے راہ دور ہی خدا جانے کھانا آپ کا کب پونہچے یہ بزرگوار گوشت بقیہ باصرار بوڑھیا کے لیکر چلے اسکے بعد خاوند اوس بوڑھیا کا آیا اور بکری کو نہ دیکھا پوچھا بکری کیا ہوئی بوڑھیا نے سب حال کہہ سنایا وہ بہت غصے ہوا کہ وجہ رازقہ کی ہماری اوسی کا دودھ تھا اب اس جنگل مین کیونکر اوقات بسر کرینگے بوڑھیا نے کہا خدا رزاق ہی سخاوت کسی کی بیکار نہین جاتی ہی دیکھو تو ایک کے عوض کئی بکریان آتی ہین پھر ایک مدت کے بعد یہ دونون مدینے کو گئے حضرت امام حسنؓ نے بوڑھیا کو پہچان کر کہا ای مادر مہربان مجکو پہچانتی ہی اوسنے کہا بیٹا بوڑھیا مسافر ہی یہان کسیکو نہین جانتی ہی آپنے اوسی وہ دودھ اور بکری کا کمال محبت سی کھلانا یاد دلایا اور فرمایا اب تیرے حق کے ادا کرنیکا وقت آیا پھر آپنے ہزار بکریان منگوا کے اوسکو دین اور اوسکو حضرت امام حسینؓ کے پاس بھیجدیا آپنے بھی ہزار بکریان عنایت کین اور عبداللہ کے پاس بھیجدیا اونھون نے بھی ہزار بکریان دین بوڑھیا ایک بکری کے عوض تین ہزار بکریان لیکر اون بکریون کی حفاظت سے گھبرائی آخر مع تینون ہزار بکریون کے اپنے گھر آئی **مثنوی**

ہست بر اہل معرفت روشن	صفت حضرت حسین و حسن	
آن یکی نور دیدۂ نبوت	وان دگر شمع جان مرتضوی	روی آن صاف تر ز لمعۂ بدر
گیسوی این نمونۂ شب قدر	آن یکے ماہ آسمان سخا	وان دگر سرو بوستان وفا

روایت صواعق مین ہی کہ ایک سال سالیانہ حضرت امام حسنؓ کا امیر معاویہؓ کے پاس سے نہ آیا آپنے چاہا کہ بطور یاد دہی کے لکھ بھیجین پھر رک رہے اتنے مین

Marfat.com

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا آپ نے پوچھا بیٹا حسنؓ کیا حال ہی آپ نے عرض کی بخیر ہون مگر سالیانہ نہ آنے سے تکلیف ہی حضرت نے فرمایا تم ایسے کو لکھا چاہتی ہو کہ تمہاری طرح وہ بھی مخلوق ہی آپ نے فرمایا تو پھر کیا کرون حضرت نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو حضرت امامؑ نے ایک ہفتہ بھی وہ دعا نہ پڑھی تھی کہ معاویہؓ نے پانچ لاکھ اور دس ہزار درم سالیانہ کے حضرت امام حسنؓ کے پاس بھیجدیے پھر خواب دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسن ایسا ہی ہی جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے التجا نکرے

روایت لطائف اشرفی مین ہی کہ ایک رات حضرت امام حسنؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے پھر آپ نے عرض کی مان کے پاس جاؤنگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا جاؤ کہا اندھیرے مین کس طرح جاؤن ناگاہ آسمان سے ایک بجلی آئی شاہزادے روشنی مین اوسکے اپنی والدہ ماجدہ کے پاس گئے **روایت** ہی کہ حلم آپ کا اس مرتبے مین تھا کہ جب آپ خلیفہ ہوئے زمین ہوئے ایک دن نماز پڑھتے تھے کہ ایک شخص آپ پر چڑھ بیٹھا اور خنجر چبھو دیا آپ نے سکوت کیا اور فرمایا اے عراق والو اللہ سے ڈرو ہمارے حق مین ہم تمہارے امیر ہین اور تمہارے مہمان ہین اور ہم اہلبیت نبوت کے ہین آپ یہ فرماتے تھے اور مسجد مین کوئی ایسا نہ تھا کہ روتا نہ تھا **شعر**

بدی را بدی سہل باشد جزا	اگر مردی احسن الی من اسی

روایت ہی کہ ایک روز مروان نے کہ مدینے کا حاکم تھا آپ سے درشتی کی آپ خاموش رہے پھر اوسنے داہنے ہاتھ سے ناک چھینکی تب حضرت امام حسنؓ نے فرمایا افسوس تجھپر کیا نہین جانتا کہ سیدھا ہاتھ مونہہ دھونے کے لیے ہی اور بایان غلاظت دفع کرنے کو تف ہی تجھپر مروان چپ ہوگیا **روایت** شواہد النبوۃ مین ہی کہ ایکبار حضرت امام حسنؓ اور بیٹے حضرت زبیرؓ کے ہمسفر تھے راہ مین کسی باغ مین جا پہنچے ایک خرمے کے درخت کے نیچے آپ کا فرش لگا اور دوسرے کے تلے ابن زبیرؓ کا

Marfat.com

بستر بچھا ابن زبیر نے کہا کاش اس پیڑ مین خرمے پھلے ہوتے تو ہم سب کھاتے امامؑ نے
پوچھا تم چھوہارے کھایا چاہتے ہو ابن زبیر نے کہا حضور ہان امامؑ صاحب نے دست
حق پرست اوٹھایا اور ہونٹون مین کچھ فرمایا اوسیوقت درخت ہرا ہوگیا اور خرمے نکلے
اور خرمے تازہ تازہ شاداب پھلے شتربان نے کہا یہ سحر ہی امامؑ نے فرمایا یہ سحر نہین ہی بلکہ
پیغمبر خدا کے فرزند کی دعا قبول ہوئی ہی پھر اوس پیڑ پر چڑھ کے خرمے توڑے اور سب نے
کھائے **روایت** لطائف اشرفی مین ہی کہ اثناے راہ سفر حج مین پیادہ پا چلتے چلتے
پانون آپ کے ورم کر گئے تھے خادم نے عرض کی گھوڑے سواری کے کوتل مین نہین
آپ سوار ہولین قبول نہین کیا اور فرمایا آج جب منزل کو پونہچو تو تمھارے پاس ایک
حبشی تھوڑا تیل لیے آئیگا وہ تیل اوس سے پانون مین ملنے کو خرید لینا غلام نے کہا
کسی منزل مین حبشی دیکھا نہین آج کہان سے ملے گا فرمایا دیکھنا ملے گا جب منزل
مین پونہچے حبشی نظر آیا آپ نے فرمایا دیکھو وہی حبشی ہی جاؤ اوس سے تیل
خرید لاؤ جب غلام اوس حبشی کے پاس گیا حبشی نے پوچھا یہ تیل تم کسکے لیے خرید
کرتے ہو کہا حضرت امام حسنؓ کے واسطے حبشی غلام کے ساتھ آپ کے حضور مین
آیا اور کہا مین حضور کا غلام ہون تیل حاضر ہی قیمت نہ لونگا مگر میری بی بی کو درد ہے
دعا کیجیے کہ لڑکا صحیح و سالم پیدا ہووے آپ نے فرمایا گھر جا حق تعالی نے تجھے بیٹا دیا
کہ شیعون سے ہمارے ہوگا جب وہ حبشی گھر گیا بیٹا ماہ پارہ پیدا ہو چکا تھا **روایت**
کی ابوہریرہؓ نے کہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کھولتے تھے دہن
مبارک کو امام حسنؓ کے پھر داخل فرماتے تھے زبان شریف اپنی اونکے مونہہ مین اور
فرماتے خداوندا مین اسے دوست رکھتا ہون تو بھی اسے دوست رکھ اور اوسکو
بھی دوست رکھ جو اوسے دوست رکھے تین بار اسی طرح فرماتے اور آپ حضرت
امام حسنؓ کی زبان اور ہونٹ کو چوستے تھے اور جب شاہزادے بھوکے پیاسے

Marfat.com

ہوتے تو آپ اونکے مونہہ مین زبان مبارک دیتے وہ چوستے یہ دن بھر شکایت بھوک پیاس کی نکرتے روایت عبداللہ بن زبیر کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع مین ہوتے اور امام حسن آتے تو آپ اونکے لیے دونون پیرون کے بیچ مین فرجہ کردیتے کہ یہ اوس راہ سے ادھر سے اودھر نکل جاتے تھے روایت ہی کہ حضرت امام حسن عورتونکو بہت طلاق دیتے تھے اور اونھین کو چھوڑدیتے تھے جو آپ کو بہت چاہتی تھین صواعق مین ہی کہ آپ نے نوے عورتون سے نکاح کیا اس نیت سے کہ اسی بہانے ان عورتون کی نجات ہو اور ساری عورتین بھی اسی امید پر آپ کے نکاح کی طرف راغب تھین ایک دن شیر خدا نے فرمایا ای اہل کوفہ امام حسن سے اپنی لڑکیون کا نکاح نکرو یہ بہت طلاق دیا کرتے ہین اوسیوقت قبیلۂ ہمدان کے ایک شخص نے کہا واللہ ہم اپنی لڑکیون کو اونھین دیا کرینگے پھر یہ جسے چاہین رکھین اور جسے چاہین طلاق دین امام حسن نے یہ کلام ہمدانی کا سنکر فرمایا کہ اگر مین جنت کے دروازے پر ہونگا تو اسکے قبیلے کو پہلے بہشت مین لے جاؤنگا شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام	علی وفاطمہ حسن وحسین بھی ہم

مبارکباد دینے حضرت جبرئیل آتی ہین ✤ ولادت کا شہید کربلا کی ذکر آتا ہی

ذکر ولادت باسعادت امیر المومنین نور العینین امام القبلتین وسیلتنا فی الدارین سیدنا ومولانا وشفیعنا ابو عبداللہ الحسین رضی اللہ عنہ لقب آپکا سید اور شہید اور سید الشہدا اور سبط اصغر تھا اور کنیت آپ کی ابو عبداللہ مدینۂ طیبہ مین پانچوین شعبان سن چار ہجری مین بعد دس مہینے بیس روز کے ولادت سے حضرت امام حسن کی مدت چھ مہینے کے اندر پیدا ہوئے عجائب آثار وقت ولادت کے ہویدا ہو

Marfat.com

اور کوئی فرزند شش ماہہ سوائے آپ کے اور سوائے حضرت یحییٰؑ بن زکریاؑ کے پیدا ہوکر زندہ نہین رہا ہی آپ دوازدہ امام کے تیسرے امام ہین اور شیر خدا کے خلیفہ دوم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی ولادت کی خبر سنکر جناب سیدہ خاتون جنتؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا دکھلاؤ میرے بیٹے کو کیا نام رکھا ہی اسما بنت عمیس نے کپڑے مین آپ کو لپٹا ہوا حضرت کی گود مین رکھدیا آپ نے داہنے کان مین تکبیر اور بائین کان مین اقامت کہی اور فرمایا علیؑ کہو اسکا کیا نام رکھا ہی شیر خدا نے کہا میری کیا تاب کہ حضور سے سبقت کرکے نام رکھون مگر دل مین تھا کہ حرب رکھونگا آپ نے فرمایا کہ مین بھی انکے نام رکھنے مین منتظر وحی کا ہون اتنے مین جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ ہارون کے تین بیٹے تھے شبر شبیر مشبر یہ عبرانی زبان ہی عربی اسکی حسن حسین محسن ہی سو حسن بڑے شاہزادے کا نام رکھا انکا نام حسین رکھیے تیسرے صاحبزادے کا نام محسن ہوگا غرض حضرت نے نام انکا حسینؑ رکھا اور ساتوین دن عقیقہ کیا دو مینڈھون سے اور بقدر موے سر کے چاندی خیرات فرمائی **قطعہ**

مہی گشت از افق طالع کہ بیش طالع سعد شد	چو خون آمان بست خورشید جہان را
ملک تا مہد طفال فلک را سید جنتش	نخوابانید زین ہا ہی زین گہوارہ مینا

روایت لطائف اشرفی مین ہی کہ حضرت امام حسینؑ ایسے حسین اور جمیل شکیل تھے کہ جب آپ اندھیرے مین بیٹھتے تو چمک اور دمک پیشانی اور رخسارے اور بیاض گردنسے اونکی لوگ دریافت کرلیتے کہ آپ وہان بیٹھے ہین اور آپ سینے سے لیکر قدم تک بہت ہی مشابہ تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسطرح بڑے شاہزادے سینے سے لیکر سر تک بالکل ہو بہو مشابہ تھے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **روایت** ہی کہ جب جناب حضرت امام حسینؑ پیدا ہوئے تو حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حضور نبوی مین بھیجا کہ میرے حبیب کو تولد فرزند ارجمند کی مبارکبادی دو اور اوسکے ساتھ حسینؑ کی

Marfat.com

ماتم پرسی بھی کرو جبرئیل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسوقت امام حسین کو آغوش نازنین لیے تھے
اور اونکے حلق نازنین پر نہایت محبت اور پیار سے بوسے متواتر دے رہے تھے جبرئیل نے پہلے
حق تعالیٰ کی طرف سے مبارکبادی دی اور فوراً اوسیکے ساتھ تعزیت شروع کی آپنے فرمایا جبرئیل مبارکبادی
کا سبب تو معلوم ہے مگر یہ تعزیت اور ماتم پرسی کا کیا سبب ہے کونسا موقع ہے عرض کی یا رسول اللہ
اس شاہزادے کے حلق تشنہ نورانی پر جس جگہ آپ بار بار بوسے دے رہے ہیں
بعد آپ کے اور بعد وفات انکی ان کے اور بعد شہید ہو جانے انکے باپ اور بھائی
کے اشقیائے امت خنجر آبدار چلائینگے نبیونکو اہلبیت نبوت کے آتش جور و جفا سے
جلائینگے اور کچھ واقعہ کربلا حضور نبوی میں عرض کیا آپ سنکر بہت روئے اور شیر خدا
علی مرتضیٰ بھی یہ حال سنکر رونے لگے بیقرار ہونے لگے اور روتے ہوئے گھر سے
سیدۃ النسا حضرت فاطمہ زہرا کے تشریف لے گئے حضرت سیدہ نے فرمایا خیر تو ہے
آج دن شادی کا ہے نہ غم کا خوشی کا ہے نہ الم کا مجھے بڑا عجب ہے کہ اسوقت رونے کا کیا سبب
ہے شیر خدا نے فرمایا غم حسین سے روتا ہوں جی جان کھوتا ہوں اسوقت حق تعالیٰ
کی جانب سے حضرت کے پاس مبارکبادی ولادت حسین کی آئی ہے اور بعد مبارکبادی
کے فوراً جبرئیل نے خبر شہادت میرے حسین پیارے کی سنائی ہے حضرت سیدہ یہ خبر وحشت اثر
سنتے ہی زار زار رونے لگیں خون دل سے دامن بھگونے لگیں فرمانی تھیں بابا جان
فاطمہ آپ پر قربان میرے بچے حسین نور العینین نے کیا گناہ کیا کہ بے رحمان امت اسکو
کربلا میں گھیر کر راہ حق سے موڑ پھیر کر تشنہ لب بے آب دانہ شہید کرینگے اور خود
شادی عید کرینگے آپنے فرمایا ای فاطمہ یہ واقعہ ابھی نہ ہوگا بلکہ اوسوقت ہوگا کہ تو
نہ رہوگا اور نہ تم اور نہ علی اور نہ حسن حضرت سیدہ نے دوسری بار ایک آہ سرد
دل پر درد سے کھینچکر فرمایا ای مظلوم مادر ای شہید مادر ای بیکس مادر جب دنیا میں
نانا ماں باپ بھائی تیرے کوئی نہ رہینگے تو تیری مصیبت پر کون غم کھائے گا

شرط تعزیت کی تیری کون بجالائیگا کاشکے مین زندہ رہتی قبل تیرے نہ مرتی تو قیامت
مرسم مصیبت کی تیری کرتی ہاتف غیبی نے آواز دی کہ شرائط تعزیت کی اونکی مصیبت
زدگان امت قیامت تک بجالائینگے سیلاب خون دیدۂ غم دیدہ سے بہا کر آہ کے
نعرے عرش تک پونہچائینگے بیت

زین مصیبت و اغما بر سینۂ سوزان ماست
زین غم اصد شعلۂ غم بر دل مریان ماست

روایت ہے کہ جس دم حضرت جبرئیل واسطے
تہنیت ولادت شاہ کونین سیدنا امام حسینؑ کے چلے آتے تھے کیا دیکھتے ہین کہ ایک
فرشتہ تخت افلاک سے فرش خاک پر پڑا ہوا چیخ مار رہا ہے جی جان ہار رہا ہے
جبرئیلؑ نے اوسکے پاس جاکر دیکھا کہ یہ تو قطرس نام فرشتہ ہے تیسرے آسمان کا پیشوا
ستر ہزار ملائک عظیم الشان کا جبرئیلؑ نے پوچھا قطرس تیرا کیا حال ہے خاک مذلت پر پڑا
اسطرح کیون بدحال ہے تو کر عرض کی ای روح الامین ایک فرمان ایزدی کے بجالانے مین
ذرسی مجھسے سستی واقع ہوگئی اوسیکی شامت سے وہ ساری عبادت اور عزت
ہماری کھوگئی برق غیرت سے پر میرا جل گیا خنجر غضب میری گردن پر چل گیا آی
پیک رب العالمین تم اسوقت کہانسے آتے ہو اور کہان جاتے ہو کہا خواجۂ عالم حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسہ پیدا ہوا ہے جسپر ایک عالم شیدا ہوا ہے حقتعالی نے
کا بھیجا آتا ہون اوس شاہزادے کی مبارکباد دینے کو جاتا ہون قطرس نے
بالحاح تمام عرض کی یا روح الامین للہ مجھے بھی اپنے ساتھ کرلو اپنے بازو پر مجھے
دھرلو کہ اگر کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری شفاعت فرمائینگے تو پھر ہم
وہی پر و بال پاکر اس خاک ذلت سے عرش عزت پر اپنے اوڑ جائینگے جبرئیلؑ اوسے
ہمراہ اپنے حضور نبوی مین لائے اور حال اوسکا کہہ سنایا اوسوقت سلطان دین
جان کونین امام حسینؑ گود مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھے آپ نے فرمایا
ای قطرس اب رونا کلپنا بس کر نزدیک آ اور اپنے پر و بال اور مونہہ کو حسینؑ کے

پانون سے مس کر قطرس قدم مبارک پر امام حسینؑ کے لوٹنے لگا روتے روتے دم کھونے لگا پھر اوسنے اپنے پر و بال پاکر پرواز کیا اور اپنے مقام عزت پر جا پونہچا بعد شہادت حضرت امام حسینؑ کے اس واقعہ پر مطلع ہوا عرض کی الٰہی کیا ہوتا اگر مجھے اوسوقت خبر ہوتی تو مین مع سارے متعلقان اپنے خاک کربلا پر جاتا اور اونکے دشمنون پر خنجر خونخوار چلاتا ارشاد ہوا ای قطرس اگر تو اونکے دشمنونکو مار کر خاک مین ملاتا تو سید الشہدا حسینؑ کو شربت شہادت کون پلاتا ای قطرس شہادت حسینؑ میری عین رضا تھی اسیطرح تقدیر تھی یہی قضا تھی نہین تو میرے حبیب ساقی کوثر کا نواسہ اور ایک قطرہ آب کا پیاسا اس طرح مارا جاتا سر اوسکا تن نازک سے اوتارا جاتا اگر اوسدن تجھے مینے اطلاع نہ دی تو اب مع ستر ہزار فرشتگان مطیع اپنے کے اونکی قبر پر جاکر صبح او شام اون پر گریہ کرونگا کر قیامت تک سیلاب غم آنکھونسے بہایا کر اور ثواب اسکا اون لوگون کو کہ مصیبت مین اونکی روتے ہین پونہچایا کر اوس دن سے قطرس کا یہی معمول ہے کہ ستر ہزار فرشتون کے ساتھ کربلا مین قیامت تک گریہ و بکا مین مشغول ہے **بیت**

زین واقعۂ دیدۂ ملک گریانست	زین غم دل مہر بر فلک بریانست
رسولؐ پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

فضائل حضرت شبیر کے چنکر حدیثون سے بطور اختصار اسجا پہ صرف کچھ سنا ہی

سخن گر بگذرد از چرخ اخضر	ہنوز از وصف او باشد فروتر
زبان ما ز مدح اوست قاصر	کمالش گرچہ نزد ماست ظاہر

حدیث ۱ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علیؑ اور فاطمہ زہراؑ اور حسنینؑ کے حق مین کہ مین لڑائی کرونگا جو انسے لڑے اور صلح کرونگا اوس سے جو انسے صلح کرے **حدیث ۲** فرمایا ہی حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو کوئی مجکو اور میرے نور عینین حسنینؑ اور اونکے مان باپ کو دوست رکھے گا

Marfat.com

تو وہ شخص میرے ساتھ جنت مین رہے گا مثنوی

حسنین و فاطمہ حسن و علی سے	محبت ناصر اپنی رکھ جان و جی سے
خطا کی ناصر اتو نے خطا کی	جفا کی ناصر اتو نے جفا کی
نہین راجع ہوا کدم الی اللہ	نجات اپنی اگر تو چاہتا ہو
مدینے بنو ناصر حل بسو تم	الی ما شرف اللہ قسم تم

سوا انکے کہان تیرا گذارا
گنوائی عمر ساری لہو مین آہ
پکڑ لے دامن آل عبا کو

حدیث ۴ تفسیر کشاف مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای علی پہلے پہل بہشت مین مین جاؤنگا اور تم اور حسن و حسین اور بیبیان ہماری میرے داہنے بائین ہونگی اور باقی اولاد ہماری پیچھے بیبیون ہمارے کے ہوگی حدیث ۵ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای فاطمہ ہم اور تم اور علی اور حسن حسین ایک ہی مکان مین رہینگے حدیث ۵ مدارج النبوۃ مین ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب سوال کرو خدا سے تو سوال کرو میرے واسطے وسیلہ لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ اور ہمین آپ کے ساتھ کون ہوگا فرمایا علی و فاطمہ اور حسن حسین حدیث ۶ فرماتے ہین حضرت ابو بکر صدیق کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک خیمہ کے اندر تکیہ لگائے بیٹھے تھے اور خیمے مین حضرت علی اور فاطمہ زہرا اور حسن حسین تھے پس آپ نے فرمایا ای مسلمانون مین صلح کرونگا اوس سے جو اہل خیمے سے صلح رکھے گا اور لڑونگا اوس سے جو لڑے گا انسے دوست ہون اوسکا جو دوستی رکھے گا ان سے انکو وہی دوست رکھے گا جو نیکبخت پاک ذات پاک طینت ہوگا اور انسے وہی بغض رکھے گا جو کمبخت کم نصیب بدذات ہوگا رباعی

کافی بگزین تو حب اولاد رسول
تا ثمرۂ ایمان تو گردد مقبول

در نظر رسول حسنین و بتول
ہر الفت حیدر ہمل و جان بگزین

روایت ہی کہ حضرت امام حسن یا امام حسین مسجد کے اندر آکر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ پر سوار ہونے بیٹھے آپ نے سر نہ اوٹھایا بہت دیر تک سجدے مین رہے آپکے بعد صحابہ نے عرض کی حضور کیا

آج سجدے مین وحی تو نہین نازل ہوئی تھی کہ حضور نے اسقدر تاخیر کی آپ نے فرمایا میرا بیٹا میری پیٹھ پر بیٹھا تھا مجھے ناگوار ہوا کہ جب تک وہ جی بھر بیٹھ نہ لے سر نہ اوٹھاؤن حدیث ۸ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسنؑ حسینؑ سردار ہین جوانان بہشت کے شعر

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

حدیث ۹ اسامہ کہتے ہین کہ ایک رات دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ آپ دونون طرف گود مین کوئی شی نفیس لیے اور اوسپر چادر لپیٹے گھر سے نکلے مینے عرض کی حضور کیا چیز ہی آپ نے اوسے کھولا تو امام حسنؑ حسینؑ تھے دونون کولون پر آپ کے پس آپ نے فرمایا یہ دونون میرے بیٹے ہین اور میری بیٹی کے بیٹے خداوندا مین انکو بہت دوست رکھتا ہون سو تو بھی انکو دوست رکھ اور اون شخصون کو بھی دوست رکھ جو انکو دوست رکھین حدیث ۱۰ انس کہتے ہین کہ پوچھا لوگون نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ اہلبیت مین سے حضور کو پیارا زیادہ کون شخص ہی فرمایا حسنؑ حسینؑ اور آپ فرماتے تھے فاطمہ زہرا کو کہ میرے دونون بیٹونکو بلاؤ پس سونگھتے تھے آپ حسنینؑ کو اور اپنے گلے سے انکو لگاتے تھے اور سینے سے چمٹاتے تھے اسواسطے کہ وہ دونون پھول آپ کے تھے حدیث ۱۱ بریدہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ناگہان امام حسنؑ حسینؑ دو کرتے سرخ پہنے ہوئے اور بسبب صغر سنی کے گرتے پڑتے ہوئے سامنے مین آئے حضرت نے اونکو دیکھکر خطبہ موقوف کیا اور منبر سے اوتر کر دونون شاہزادون کو گود مین لے لیا اور دونون کو اپنے آگے منبر پر بٹھا لا پھر آپ نے فرمایا کہ سچ کہا ہی حق تعالی نے کہ مال اور اولاد فتنہ اور محل امتحان ہوتے ہین مینے ان دونون پیارون کو دیکھا کہ گرتے پڑتے چلے آتے ہین بسبب کمال محبت کے میرے جی نے

نمانا آخر مینے خطبہ موقوف کرکے ان دونونکو اوٹھالیا نظم

کہ چو اونی نبی وہ در کونین | مصطفیٰ امر وا کشید بدوش
پسر مرتضیٰ امام حسین | مرتضیٰ پرورید در آغوش

حدیث ۲۹ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے حسنینؑ سے محبت رکھی تو اوسنے مجھسے محبت رکھی اور جسنے حسنینؑ سے عداوت رکھی مجھسے عداوت رکھی حدیث ۳۰ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکھا حسنینؑ کو اوسنے دوست رکھا مجھے اور جسنے دوست رکھا مجھے پس اوسنے دوست رکھا حق تعالیٰ کو اور جسنے دشمنی کی انسے تو اوسنے دشمنی کی مجھسے اور جسنے دشمنی کی مجھسے اوسنے خدائے تعالیٰ سے دشمنی کی حدیث ۳۱ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ حسنینؑ مجھسے ہی اور مین حسینؑ سے ہون دوست رکھے خدائے تعالیٰ اوسکو جو دوست رکھے حسینؑ کو حسینؑ ایک نواسہ ہی میرے نواسون مین سے حدیث ۳۲ لطائف اشرفی مین ہی کہ ایک روز پیغمبرؐ خدا کے داہنے زانو پر حضرت امام حسینؑ اور بائین زانو پر حضرت ابراہیم آپ کے صاحبزادے بیٹھے تھے کہ اتنے مین حضرت جبرئیلؑ آئے اور پیغام لائے کہ حق تعالیٰ دونونکو آپ کے پاس نرکھے گا ایک کو آپ سے لے لیگا اب آپہی ان دونون مین سے ایک کو اختیار کر لیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حسینؑ نہونگے تو میرا دل بھی اونکے فراق مین جلے گا اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ کو بھی بہت رنج پونہچے گا اور اگر ابراہیم نہونگے تو مجھی کو زیادہ قلق ہوگا میرا جگر شق ہوگا مینے اپنا ہی رنج اختیار کیا نہ رنج انکا اور حسینؑ پر ابراہیم کا مرنا قبول کیا پھر اسکے تین دن کے بعد حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہوا پھر جب حضرت امام حسینؑ حضور نبوی مین آئے آپ اونکے بوسے لیتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ فَدَيْتُهُ بِابْنِي یعنی مرحبا اے حسینؑ کہ تمپر مینے اپنے بیٹے ابراہیمؑ کو قربان کیا شعر

Marfat.com

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی دائم

روایت ۱۶ کشف المحجوب مین ہی کہ ایک دن حضرت عمر حضور نبوی مین حاضر ہوئے دیکھا کہ جناب امام حسین آپ کی پیٹھ پر سوار ہین اور حضرت ایک ٹے دری دہن مبارک مین لیے ہین کہ دونون سرے اوسکے باگ کیطرح جناب امام حسین کے ہاتھ مین ہین جناب امام حسین ہانکتے ہین اور آپ زانو کے بل چلتے ہین حضرت عمر نے عرض کی واہ وا کیا اچھی سواری ہی حضرت نے فرمایا اور سوار کیا خوب ہی رباعی

حسنینکہ تراست ہم تو واری	آرایش وی روزگاری
ای سرور دان تو شہسواری	خوبان جہان پیادہ پیشت

روایت ۱۷ کشف المحجوب مین ہی کہ ایک دن ایک شخص جناب امام حسین کی خدمت مین آیا اور عرض کی کہ بہت درماندہ ہون شب قوت کو محتاج ہون اور عیال اطفال بہت رکھتا ہون آپ نے اوسے ٹھہرایا اتنے مین پانچ توڑے دینارون کے حضرت معاویہ نے شاہزادے کے پاس بھیجے آپ نے وہ پانچون توڑے اوس فقیر کو عنایت کیے اور عذر کیا کہ تجھے انتظار مین ان چند دنون کی بہت تکلیف ہوئی معاف کیجیو مثنوی

امامی کو امام دو جہان بود	حسین آنکہ جملہ جہان بود
ہمہ حسن و ہمہ خلق و ہمہ حلم	ہمہ لطف و ہمہ جود و ہمہ علم
ز رویش ماہ روشن خیرہ ماند	شب ز روی سیاہش تیرہ ماند

روایت ۱۸ سبع سنابل مین ہی کہ ایکدن حضرت امام حسین چند مہمانون کے ساتھ کھانا کھانیکو بیٹھے خادم آپ کے شوربا گرما گرم پیالے مین بھرا ہوا دسترخوان پر لائے اتفاقاً اونکا پاؤن خوف سے کانپا اور پیالا سر مبارک پر شاہزادے کے گر کر ٹوٹ گیا اور سب شوربا رخسارہ انور پر پڑ گیا آپ نے تادیب کی نظر سے نہ از روے غصے کے غلام کیطرف دیکھا خادم نے کہا وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ امام نے فرمایا مین غصہ اپنا گھونٹ گیا پھر خادم نے کہا وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ آپ نے فرمایا مینے تیرا گناہ معاف کیا پھر خادم نے کہا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ

آپنے فرمایا مجھے مینے اللہ کی راہ مین آزاد کیا اور میرا سارا فوج بھی اپنے سر پر لیا نظم

بدی را مکافات کردن بجہد	بمعنی کسانیکہ بے پردہ اند
بدی را دیدہ و نیکوئی کردہ اند	برائے صورت بود بنظر وی

روایت ہے ایکبار حضرت امام حسین لڑکون کے ساتھ مدینے کے ایک محلے مین کھیل رہے تھے اتنے مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کوچہ سے تشریف لائے اور چاہا کہ امام حسینؑ کو پکڑین امام حسینؑ لڑکونکے ساتھ بھاگتے پھرتے تھے کبھی داہنے کبھی بائین دوڑ کر جاتے اور حضرت اونکے پیچھے پیچھے دوڑتے تھے آپنے فرمایا امام حسینؑ بھاگتے کیون ہو کھڑے کیون نہین ہو جاتے حضرت اوسنے فرمایا نانا جان آپسے بھاگتا نہین ہون بلکہ آپکی عشق و محبت کو جو میرے ساتھ ہے بھگاتا ہون آخر آپنے اونکو پکڑا اور خوب گلے سے لگایا اور فرمایا خداوندا مین اسے دوست رکھتا ہون تو بھی حسینؑ کو اور اوسکے دوستدارونکو بھی دوست رکھ غیب سے پیام پہنچا ای حبیب مین اس دلگیر گوشے کا تمھارے کربلا کے تو سے پر کباب بنائینگے اور قطرہ آب سے مرغ بسمل تڑپائینگے آخر یہ اور انکے باپ اور بھائی تشنہ لب شربت شہادت پیئینگے علیؑ ایک حربہ سے حسن ایک ضربت سے حسینؑ ایک ضربہ سے نظم

آن یکی را ضربت تیغ بلا بر فرق سر	وان دگر را شربت زہر عناد در کام دل
دیگری با طاق تشنہ خوردہ تیغ آبدار	خاک دشت کربلا از خون او گشتہ گل

روایت ہے شیخ سنابل مین ہے کہ ایکدن حضرت امام حسینؑ چار سو صحابہ کے ساتھ باہر نکلے عمامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر پر تھا اور ذوالفقار علیؑ مرتضی کی کمر مین اور اوس ہجوم مین مثل چاند کے ستارے مانند چمکتے تھے اتنے مین ایک اعرابی نے آکر پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے عرض کی جناب حضرت امام حسینؑ ہین پس اعرابی نے حضرت سے پوچھا کہ تم ابی طالب کے ہوتے ہو آپنے فرمایا ہان پھر اعرابی نے کہا باپ تمھارے تو بڑے خونریز فتنہ انگیز

Marfat.com

تھے صحابہ نے چاہا کہ اعرابی کو مارین حضرت امام مسکرائے اور فرمایا اسے چھوڑ دو اور پوچھو کہ ای وجیہ عرب تجھے غصے سے بھرا پاتا ہون اگر تو بھوکا ہی تو کھانا کھلاؤن پانی پلاؤن اور اگر جنگل مین چلتے چلتے تھک گیا ہی تو تیری دوا کرون اور اگر تجھپر کسیکا قرض ہی تو اوسے مین ادا کرون اور اگر تیری بی بی تجھسے لڑتی ہی تو صلح کرا دون اور اگر اور کوئی حاجت ہی تو کہہ کہ تیری مدد کرون اعرابی نے شرمندہ ہوکر سر جھکا لیا اور حضرت کے پیرون پر پڑا اور بوسہ دیا اور عذر کیا حضرت امام نے اصحاب سے فرمایا ہم لوگ حلم کے پہاڑ ہین کہین ہوا مخالف سے بھی ہلتے ہین **نظم لمولفہ**

ناصرا حلم کار شیران ست	حلم با دوستان شیوۂ تست
حلم کن با کسے کہ دشمن تست	حلم با خویش و آشنا چہ سزد

روایت ۲ ابن عباس کہتے ہین کہ ہم لوگ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے کہ اتنے مین جناب فاطمہ زہرا روتی ہوئی آئین آپ نے پوچھا ای جان پدر کیون روتی ہو اسقدر کیون بیتاب ہوئی ہو آپ نے فرمایا بابا جان نور عینین حسن و حسین بہت دیر سے باہر گئے ہین ابتک نہین آئے ہین اور اونکے باپ بھی ہین نہین ہین کہ اونکی تلاش کو جائین اور میرے پاس کوئی آدمی نہین کسکو بھیجین کہانسے لائین آپنے فرمایا فاطمہ کہان تمہارا خیال ہی کدھر دھیان ہی حق تعالی ان پر بڑا مہربان ہی انکا نگاہبان ہی پھر آپ ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنے لگے خداوندا اگر حسن حسین دونون میرے پیارے آنکھونکے تارے دریا مین ہون تو اونکو صحیح کنارے پونہچانا اور اگر کہین میدان مین ہون تو بسلامت گھر لے آنا فوراً جبرئیل نے آکر کہا کہ آپ غم نہ کیجیے جسطرح یہ دونون دنیا مین بزرگ ہین اوسیطرح آخرت مین بھی بزرگ ہین اسوقت دونون شاہزادے حظیرۂ بنی النجار مین ہین حق تعالی نے دو فرشتے انکی نگہبانی کو مقرر کیے ہین پھر آپ فوراً وہان سے اوٹھے اور حظیرۂ بنی النجار مین جا پونہچے دیکھا دونون بھائی ایک دوسریکے گلے مین ہاتھ دیے ہوئے بیٹھے ہین اور فرشتہ

Marfat.com

ایک بازو اپنا اونکے واسطے زمین پر بچھائے ہی اور دوسرے بازو سے انکو چھپائے ہی
آپنے جاتے ہی حسنؑ کو اوٹھا لیا اور اوس فرشتے نے حسینؑ کو اور لوگ سمجھتے تھے
کہ دونون شاہزادونکو حضرت ہی لیے ہوئے ہین ابو ایوب انصاری نے کہا یا رسول اللہ
ایک صاحبزادے کو مین لے لون تاکہ حضور ہلکے ہوجائین آپنے فرمایا چھوڑ دو
جسطرح یہ دونون دنیا مین بزرگ ہین اوسیطرح آخرت مین بھی بزرگ ہین اور باپ
انکے انسے بہتر ہین پھر آپنے لوگونسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یارو خبر دون تمکو کہ بہترین
لوگونکا از جہت نانا اور نانی کے کون ہی صحابہ نے عرض کی ہان یا رسول اللہ فرمایا حسنؑ
حسین ہین جو میرے لخت جگر قرۃ العینین ہین کہ نانا انکے رسول اللہ ہین اور نانی انکی
خدیجۂ کبریٰ پھر فرمایا خبر دون تمکو کہ بہترین آدمیونکا از جہت مادر اور پدر کے کون ہی
لوگون نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا حسنؑ حسینؑ ہین کہ باپ انکے علیؑ مرتضیٰ ہین اور
مان اونکی فاطمۂ زہرا ای لوگو خبر دون تمکو ساتھ بہترین آدمیون کے از جہت خال
اور خالہ کے صحابہ نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا نور العینین حسنؑ حسینؑ ہین کہ ماموں
انکے قاسم ابن رسول اللہ اور خالہ انکی زینب بنت رسول اللہ ہین آگاہ کردون تمکو
ساتھ بہترین لوگون کے از جہت عم اور عمہ کے صحابہ نے عرض کی ہان یا رسول اللہ
فرمایا میری آنکھون کے تارے حسنؑ حسینؑ ہین کہ چچا انکے جعفر طیارؑ اور پھوپھی انکی
اُمّ ہانی ہین شعر

کراست درود جہان ہا چنین شرف جبی	کجاست در ہمہ عالم بدین شرف نسبی

عاشقان حسینؑ ذرا سوچنے کا مقام ہی کہ تھوڑی دیر جو نور المشرقین حضرات حسنین
گھر مین نہ آئے تو جناب فاطمۂ زہرا اور حبیب کبریا کا کیا حال ہوا کسقدر ملال ہوا میدان
کربلا کے واقعات اور شاہزادونکے حالات کو دیکھ دیکھ خدا جانے کہ کیسا کچھ
صدمہ ارواح طیبات پر ہوا ہوگا رباعی

دل چاک چاک گشت کہ جای نمانداد	لب تشنہ رفت ساقی کوثر از جہان

زین بعد خامہ را ہوس گفتگو نماند
ای آخاک شو کہ ترا آبرو نماند

Marfat.com

روایت ۲۲ ہی کہ ایکدن شہنشاہ کونین حضرت امام حسینؑ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے اور چلتے تھے کہ گھر مین جائین اور مینہ پڑ رہا تھا اس سبب سے جا نہ سکتے تھے بار بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مونھہ تکتے تھے آپ نے اونکو ملول پاکر پوچھا حسینؑ تمھارا حال کیا ہی چہرے پر اسقدر ملال کیا ہی کہا اسوقت مادر مہربان اور برادر قوت بازوی ناتوان کے دیکھنے کو میرا جی ترستا ہی مگر کسطرح جاؤن بہت دیر سے مینہ برستا ہی آپنے دعا فرمائی فوراً مینہ کا برسنا موقوف ہوگیا اور حضرت امام حسینؑ گھر تشریف لے گئے محبان حسینؑ ذرا غور کرنیکا مقام ہی کہ آپ نچاہتے تھے کہ ایک دم بھر بھی شاہزادے ملول رہین یا قطرات اشک کے آپ کی آنکھون سے بہین اور بھی باران کے قطرات کا اونکے بدن پر پڑنا اور اونکے جسم اطہر کا بھیگنا آپ کو ناگوار ہوا جسدم اشقیا نے میدان کربلا مین اونکو قطرہ آب کو ترسا کے ہر طرف سے باران تیر زہر آلود برسا کے سیلاب خون آپ کے سر پر بہایا ہوگا تن نازک کو اونکے اونھین کے خون سے نہلایا ہوگا کیسا کچھ صدمہ کیسا ملال حضرت کے دل پر گذرا ہوگا

نظم گلبرگ سینۂ ولی را سیب خار تیر	مانند جیب غنچہ شدہ چاک ای دریغ
از خاک سرو ناز بر آید کشیدہ قد	سرو قدش فرو شدہ در خاک ای دریغ
دیدند غرق خون رخ او را ملائکہ	گفتند در صوامع افلاک ای دریغ

روایت ۲۳ ہی کہ ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھہ یارون کے جسطرح چاند درمیان ستارونکے کسی کوچے مین مدینے کے چلے جاتے تھے اوس کوچے مین چند لڑکے کھیل رہے تھے حضرت نے اون لڑکون مین سے ایک لڑکے کو گود مین اوٹھالیا اور اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا اور بہت پیار کیا صحابہ نے عرض کی حضرت ہمین بڑا عجب ہی یہ کون لڑکا ہی اسکو اسقدر پیار کرنیکا کیا سبب ہی آپنے فرمایا یارو سبب اس پیار و محبت کا ہمارے ساتھہ اس لڑکے کے یہ ہی

کہ ایک دن دیکھا مینے کہ یہ لڑکا میرے پیارے حسینؑ کے ساتھ کھیل رہا تھا اور خاک قدم حسینؑ کو لیکر اپنی آنکھون پر ملتا تھا مین اوسی دن سے اس لڑکے کو دوست رکھتا ہون اور کل قیامت مین اسکی شفاعت کرونگا اور اسکے مان باپ کو بخشوا کر داخل جنت کرونگا

نظم

لب بجنبان پی شفاعت من | منگر در گناہ طاعت من
گر نرفتم براہ سنت تو | ہستم از عاصیان امت تو

روایت ۲۴ لطائف اشرفی مین ہی کہ ایک دن حضرت امام حسنؑ حسینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے باہم کشتی لڑ رہے تھے اور جناب حضرت فاطمہؑ زہرا بھی تشریف رکھتی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑے شاہزادے کو فرمایا حسنؑ حسینؑ کو پکڑ و حسین کو پکڑو حضرت سیدہ نے فرمایا بابا جان آپ بڑے کو فرماتے ہین کہ چھوٹے کو پکڑے آپ نے فرمایا کہ جبرئیلؑ حسینؑ کو کہہ رہے ہین کہ حسنؑ کو پکڑو روایت ۲۵ عیون الریاض مین ہی جناب حضرت امام حسینؑ فرماتے ہین کہ ایکدن مین اپنے جد بزرگوار کے حضور مین گیا ابی بن کعب حضرت کے پاس بیٹھے تھے آپ نے مجھے دیکھکر فرمایا مَرْحَبًا بِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ يَا زَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ مرحبا ای حسینؑ ای رونق آسمان وزمین کے ابیؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ کے سوا اور کسی سے بھی رونق و آرایش آسمان وزمین کی ہوتی ہی آپ نے فرمایا ای ابیؓ قسم خدا کی کہ حسینؑ کی بزرگی آسمان مین دنیا سے زیادہ سے ہی اور نام انکا یمین عرش مین مصباح ہدیٰ و سفینہ نجات لکھا ہے

نظم

باغ بہشت و صف جمال محمدست | ختم رسل صفات کمال محمدست
ای غرقۂ گناہ ز طوفان غم مترس | کشتی نوح عصمت آل محمدست

روایت ۲۶ ہی کہ جب حق سبحانہ تعالیٰ نے بہشت کو پیدا کیا کتم عدم سے ہویدا کیا اوسکو خطاب ہوا ای بہشت تو مقام میرے عشاق اور محبین کا اوسکن فقرا اور مساکین کا ہوگا بہشت نے بادل مغموم عرض کی خداوندا اس حسن وخوبی کے ساتھ تو مجھے عدم سے وجود مین لایا

Marfat.com

مگر مجھے مسکن فقرا اور مساکین کا بنایا اندا ہوئی ای بہشت کیا تو راضی نہین ہی کہ حسن حسین سے
تیرے ارکان کی آرایش فرماؤنگا اور اپنے عرش کے دونون گوشوارے حسن حسین کو
بناؤنگا بہشت نے عرض کی خداوندا اب مین راضی ہون راضی ہون اور کسی چیز کے نہین
متقاضی ہون سبحان اللہ اگر بہشت ہی تو آرایش اوسکے ارکان کی حسن حسین ہین اگر
عرش الٰہی ہی گوشوارے اوسکے حسن حسین ہین اور اگر دل مومنان ہی تو روشنی اوسکی محبت
حسین ہی مثنوی لمولفہ

محبت اہل بیت مصطفیٰ کی سبب ہی بخشش جرم و خطا کی
شفیع عاصیان حضرات حسنین محبت کا انھین کے ہی سہارا
وہ دونون مصطفیٰ کی نور عینین
سوا انکے نہین ہرگز گذارا

روایت ہی کہ ایکبار حضرت آدمؑ نے حواؑ کے حسن و
جمال کو دیکھکر فرمایا کہ ای حوا حق تعالی نے تیرے سی حسین زیادہ کسیکو پیدا نہین کیا ہی
خوبان دو عالم کو تجھسا جمال نہین دیا ہی جبرئیلؑ امین کو حکم ہوا کہ ذرا آدمؑ و حواؑ کو بہشت سے
فردوس اعلیٰ مین لیجاؤ اور وہانکی انکو سیر کراؤ آدمؑ و حواؑ جبرئیلؑ کے ساتھ فردوس اعلیٰ
مین آئے دیکھا ایک شاہزادی موتی کے محل مین بڑی شان و شوکت سے مسند
زرنگار پر تکیہ نورانی لگائے بیٹھی ہی اور ایک تاج نور کا اوسکے سر پر ہی اور دو گوشوارے
نور کے ایسے اوسکے کانون مین لٹک رہے ہین جنکی دمک سے ساری در و دیوار اور
تمامی گل گلزار جنت کے چمک رہے ہین حضرت آدمؑ و حواؑ نے کہا اللہ رے حسن اللہ رے
جمال اللہ ری شان اللہ رے جلال پھر نہایت متحیر ہوکر جبرئیل امین سے پوچھا
کہ یہ کون شاہزادی ہین کسکی صاحبزادی ہین کہ جنکے نور سے سارا باغ جنت نور
علی نور ہو رہا ہی حوران بہشتی کے دلون مین سرور ہو رہا ہی وہ دونون گوشوارے
ایسے دمک رہے ہین جنکے نور سے گل بوٹے چمک رہے ہین جبرئیلؑ نے کہا مخدومہ
دو جہان سیدہ زنان مریم حجرہ عصمت ہلال آسمان جلد حسن کمال عروس کم جہان
خاتون سراپردہ اعزاز فاطمہ زہرا بتول بنت حضرت محمد رسول ہین پھر پوچھا اونکا

سر پر وہ تاج کیسا ہی کہا یہ تاجدار سورۂ ہل اتی تہسوار عرصۂ لافتی وصی مصطفیٰ شفیع ہل الا
علیٰ مرتضیٰ اونکے شوہر ہین تاج ولایت کے گوہر ہین پھر پوچھا وہ دونون گوشوارے
کیسے ہین کہا یہ اونکے دونون فرزند پیارے دونون آنکھون کے تارے چرخ شہادت
کے ستارے حسن حسین ہین آدمؑ نے کہا ای جبرئیل کیا یہ لوگ میرے پہلے پیدا کیے گئے
ہین کہا ای آدمؑ یہ لوگ علم الٰہی مین چار ہزار برس تمہاری خلقت سے پہلے موجود تھے
مشغول ذکر معبود تھے قطعہ

آدم کہ خانہ بر سر کوی تو ساختم	آدم ہنوز محرم خلد برین نبود
آدم کہ ما بہار کراست در آمدیم	جبرئیل بر خزانۂ رحمت امین بود

روایت ۲۸ ہی کہ ایک
اعرابی ہرنی کا بچہ شکار کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہدیہ لایا آپ نے
اوسے قبول فرمایا اتنے مین شہنشاہ زمن امام حسن مسجد مین دوڑے آئے اور اوس
آہو بچے کے لینے کا قصد کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ بچہ جگر گوشہ امام
حسن کو دے دیا تھوڑی دیر کے بعد چھوٹے شاہزادے حضرت امام حسین تشریف
لائے دیکھا کہ بڑے بھائی ایک ہرنی کا بچہ لیے کھیل رہے ہین پوچھا ای بھائی
آپنے یہ آہو برہ کس سے لیا ہی فرمایا مجھے نانا نے دیا ہی صاحبزادے مسجد مین دوڑے
آئے اور حضور نبوی مین التجا لائے یا جدّاہ نانا جی بھائی کو آپنے آہو برہ دیا
مجھے نہین بھائی کو آہو برہ دیا مجھے نہین اس بات کو صاحبزادے تکرار کیے جاتے تھے
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی تسلی و دلداری فرماتے تھے کبھی گود مین
لیکر مسجد مین ٹہلاتے تھے کبھی پھسلا کر باتون مین بہلاتے تھے صاحبزادے نے
کہا مین یہ سب کچھ نہین جانتا ہون آپ باتون سے کب مانتا ہون مجھے بھی آہو برہ دیجیے
باتین تشفی کی نہ کیجیے حتیٰ کہ قریب تھا کہ حضرت امام حسین روئین و امان نبوی کو
آنسو سے بھگوئین کہ ناگاہ گوشۂ مسجد سے ایک ہرنی دوڑی آئی اور ایک بچہ
بطور ہدیہ کے حضور نبوی مین لائی اور بزبان فصیح و کلام ملیح عرض کی یا رسول اللہ

Marfat.com

میرے یہی دو بچے تھے ایک کو تو اوس صیاد نے شکار کیا اور آپکے حضور مین ہدیہ دیا
اور ایک میرے پاس رہگیا تھا کہ میرے دل کی ٹھنڈک اور آنکھونکی عینک تھا
اسوقت مین اسکو دودھ پلا رہی تھی اسی سے دل ملا رہی تھی اتنے مین غیب سے
آواز آئی کہ اس بچے کو اپنی پیٹھ پر دھر اور حضور نبوی مین دوڑی جا اسے ہدیہ کر
اسواسطے کہ حسین اونکے پاس کھڑے ہین آہو برہ کے لیے روٹھے ہین اڑے ہین
آہو برہ کے واسطے عنقریب رویا چاہتے ہین دامان نبوی کو اشک سے بھگویا چاہتے ہین
اگر حسین روئین گے تو حاملان عرش اپنے سیلاب اشک مین عرش الٰہی کو ڈبوئینگے
سو دوڑی جا اور قبل اسکے کہ اونکی آنکھین ڈبڈبائین آنسو اونکے رخسارے پر
آئین یہ آہو برہ اونکی خدمت مین پونہچا یا رسول اللہ مسافت بعیدہ پل بھر مین مینے
طی کی ہے گویا زمین میرے جلد پہونچنے کو لپیٹی گئی ہے الحمد للہ کہ مین آئی اور ابھی تک
اونکے آنسو نہین بہے ہین اور بچہ آپسے طلب کر رہے ہین صحابہ نے کہا اللہ اکبر
امام حسین کا یہ حال ہے خدا کے یہان اونکا یہ جلال ہے حضرت نے ہرنی کو دعا دی اور
وہ آہو برہ امام حسین کے حوالے کیا دونون شاہزادے آہو برہ لیے گھر مین گئے
اور والدہ ماجدہ کو اس قصے سے آگاہ کیا یار و غور کرنے کا مقام ہے یہان تو ملائکہ
مقربین اور رسول رب العالمین کا دل دکھتا تھا کہ ایسا نہو کہ چہرہ حسین پر
اشک جاری ہو حالت گریہ اونکو طاری ہو اور یہان اشقیا نے سیلاب خون کا
اونکے رخسارہ انور پر بہایا تن نازنین کو دریائے خون مین نہلایا نظم

رخی کہ بوسہ گہ شاہ انبیا باشد | بخاک و خون شدہ پنہان کجا روا باشد
کسی کہ چشمہ کوثر عطا بدوی باشد
بدشت کربلا تشنہ لب اسیر شود | روا بود کہ جگر گوشہ رسول خدا
فتادہ غرق بخون سر زتن جدا باشد

روایت ۲۹ راویان اخبار صحیح و حاکیان حکایات ملیح لکھتے ہین کہ ایکبار سید ابرار
رسول پروردگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاد مین تشریف لے گئے تھے اور شیر خدا علی مرتضیٰ

بھی آپکے ساتھ رونق افروز ہوئے تھے اُس درمیان مین نور مشرقین حضرت امام حسینؑ تنہا گھر سے نکل کر کسی باغون مین خرمے کے جا پڑے بنظر تفریح ہر درخت اور گل بوٹون کے پاس جاتے اور صنائع رنگارنگ الٰہی کی ملاحظہ فرماتے کہ اتنے مین ایک شخص نیک انجام صالح نام اوس باغ مین آیا شاہزادے امام حسینؑ کو لڑکا حسین خوش رو خوشخو پاکر گود مین اوٹھا کر گھر لاکر چھپایا اور یہان حضرت سیدہؑ کا یہ حال تھا کہ جون جون دن چڑھتا تھا امام حسینؑ کے نہ آنے سے رنج بڑھتا تھا راوی کہتا ہی کہ حضرت سیدہ ستر بار در حجر پر آکر پھر گئین کوئی نہ ملا کہ اوسے امام حسینؑ کی تلاش کو بھیجین جی بیتاب ہوا نہایت اضطراب ہوا مجبور ہوکر زار زار روکر امام حسنؑ سے فرمایا بیٹا تمھی جاؤ حسینؑ کو جہان ملین ڈھونڈھ لاؤ حسینؑ بن میرا دل ٹوٹا جاتا ہی جی اُبلا آتا ہی امام حسنؑ بھائی کی جستجو مین گھر سے چلے جس گلی مین مدینے کی آتے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچکر فرماتے شعر

دل ما تمام بردی رخ خود نمی نمائی | بکجات جویم ای جان زکہ پرسمت کجائی

اسیطرح با دیدۂ گریان و سینۂ بریان نخلستان مین جا پڑے بھائی کے فراق مین ایک عالم وجد طاری تھا اور زبان پر ہر وقت یہ کلام جاری تھا **نظم لمؤلفہ**

کجائی ای حسینِ من کجائی | کجائی نورِ عینِ من کجائی | سرورِ والدین من کجائی
بہین این سوز غمین من کجائی | زہجرت سینہ ام افگار تا کے | خلیدہ در دلم این خار تا کے

ناگاہ ایک ہرنی نظر آئی امام حسنؑ نے بیتابی مین اوس سے یہ بات فرمائی ای ہرنی میرے بھائی حسینؑ کو پہچانتی ہی کچھ نشان پتا اونکا جانتی ہی ہرنی بزبان فصیح بولی ای نور دیدۂ مصطفیٰ ای سرور سینۂ مرتضیٰ اوس زہرا کے لعل باغ خوبی کے نونہال کو صالح یہودی لیگیا ہی اور اپنے گھر مین چھپایا ہی حضرت امام حسنؑ نے صالح کے گھر آکر آواز دی صالح گھر سے نکل آیا آپ نے فرمایا ای صالح میرے بھائی حسینؑ کو جلد حاضر لا ورنہ اپنی مان سے کہدونگا تا دعائے سحری سے اونکے روئے زمین پر ایک جھونپڑا نہیگا

Marfat.com

کفار کا وجود نہ رہے گا اور اپنے باباجان سے کہدونگا تا ذوالفقار حیدری ایسے وار
کرینگے کہ ہزارون کفار مرینگے اور اپنے ناناجان سے کہدونگا کہ زمین پھٹ جائیگی
ساری دنیا اولٹجائیگی صالح آپکی باتون سے متحیر ہوا اور عرض کی صاحبزادے آپ
کی ماں کون ہین فرمایا خاتون ہودج کبریا بانوے تقی و عصمت و حیا مادر سادات محترم
کرامات فاطمہ زہرا ہین صالح نے کہا آپ کے باپ کا کیا نام ہے فرمایا شیر خدا داماد مصطفی
صدر صفہ صفا علی مرتضی ہین پوچھا ناناجان آپ کے کون ہین فرمایا انیس الغریب
رسول رب العالمین حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آپکا کلام معجز نظام
نے آپ کے صالح کے دل مین ایسا اثر کیا کہ دونون عالم سے اوسے بیخبر کیا زنار کفر توڑ کر
ہاتھ جوڑ کر پیرون پر شاہزادے کے گرا اور زار زار رونے لگا کف پا کو آب دیدہ سے
بھگونے لگا عرض کی شاہزادے پہلے مجھے مسلمان کیجیے تب اپنے بھائی حسین کو مجھسے
لیجیے شاہزادے نے صالح کو فوراً مسلمان کیا پھر اوسنی گھر مین سے حضرت امام حسین
کو لاکر امام حسن کی گود مین دیا اور اپنے مسلمان ہوجانے پر بہت شکر پروردگار کا کیا
اور ایک طبق دینار و درم کا شاہزادونکے سر پر نثار کیا پھر دونون شاہزادے وہان سے
گھر تشریف لائے دوسرے دن صالح ستر یہودیون کو مسلمان کرکے در حجرہ سیدۃ النساء
آیا زر و جواہر بیحساب ہدیہ لایا ڈاڑھی سفید کو چوکھٹ پر ملتا تھا اور سر کو پیرون سے
کچلتا تھا اور کہتا تھا یا سیدۃ النسا یا دختر مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے بڑی
خطا ہوئی کہ آپ کے لعل علی مرتضی کے نونہال کو ہمنے مکان مین چھپایا آپ کا دل
نازنین دکھایا اوس حرکت سے مین پشیمان ہوا کفر چھوڑا مسلمان ہوا آپ سے قصور
معاف کیجیے آئینہ دل کو غبار ملال سے صاف کیجیے حضرت سیدہ نے کہلا بھیجا کہ مینے
اپنے حصے بھر تیری خطا معاف کی مگر یہ دونون فرزند ارجمند شیر خدا کے ہین انکے
پاس جاکر معذرت کر اپنی خطا کی طلب مغفرت کر جب شیر خدا لڑائی سے آئے

Marfat.com

صالح آپکے پاس آیا اور سارا حال کہہ سنایا آپ نے فرمایا مینے اپنے حصے بھر تیری خطا سے درگذر کیا اللہ تجھے چھوڑ دیا مگر یہ دونون شاہزادے پیغمبر صاحب کے ریحان ہین دل و جان ہین حضرت کے پاس جا اور اپنی خطا بخشوا صالح روتا ہوا آنسوون سے مونہہ دھوتا ہوا حضور نبوی مین آیا اور مفصل حال کہہ سنایا اور حرف معذرت زبان پر لایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ای صالح مینے اپنا حصہ بخش دیا تیرا گناہ معاف کیا مگر یہ دونون خدا کے برگزیدہ ہین پیارے ہین چرخ امامت کے ستارے ہین آپ تو بارگاہ احدیت مین التجا کر قبول معذرت کی دعا کر صالح کو یہ کلام سنکر کیفیت عجیب طاری ہوئی نہایت بیقراری ہوئی مدینے سے صحرا مین آیا سیلاب خون دیدہ سے میدان کو گلزار بنایا کہتا تھا الٰہی مینے بڑا گناہ کیا نامۂ اعمال کو اس حرف نے ادبانہ سے سیاہ کیا اب میرے جریدۂ اعمال آب مغفرت سے دھووے بحر غفران مین مجھے ڈبووے رباعی

یارب بدر تو عذرخواہ آمدہ ام	بگریختہ بودہ ام براہ آمدہ ام
اکنون زپی عذر گناہ آمدہ ام	بپذیر کہ با حال تباہ آمدہ ام

اسیطرح ستر دن روتا رہا جی جان کھوتا رہا اٹھارہوین دن جبرئیل امین آگے رسول رب العالمین کے آئے اور پیغام باری لائے کہ ای حبیب من اب صالح کو صحرا سے بلا بھیجیے اوسکو دلاسا دیجیے مینے اوسکو بخش دیا گناہ اوسکا معاف کیا رباعی

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ	این درگہ ما درگہ نومیدی نیست

محبان حسنین غور کرنیکا مقام ہی کہ وہان ایک کافر نے حضرت امام حسنین کو نادانستگی سی گود مین اوٹھا کر گھر لے گیا اور چھپا رکھا نہ تو مونہہ پر طمانچہ مارا نہ کوئی بات سخت کہی پھر اس فعل سے پشیمان ہوا کفر چھوڑا مسلمان ہوا پھر اسقدر پریشان ہوا کوہ و صحرا مین حیران ہوا تب اوسکی توبہ قبول ہوئی محنت وصول ہوئی اور یہان امتان کلمہ گو نے دیدہ و دانستہ مرتضی کے پیارے امام حسن کو زہر ہلاہل پلایا اونکے جگر کو ہفتاد دو پارہ کر کے خاک مین ملایا اور فاطمہ زہرا کے دولارے

Marfat.com

امام حسین کو مع ہفتاد و دو تن بوتہ کربلا مین بے آب و دانہ کھلا یا اور اوس سلطان تخت کبریائی کو خاک و خون مین سلا یا اِن اشقیا کا کیا حال ہوگا **نظم**

ای کمر بستہ بخونریزی اولاد رسول
ہیچ اندیشہ نکردی کہ رسول الثقلین
آہ ازان دم کہ کند فاطمہ از جور تو داد
رسول پاک بہیچ ایخدا درود و سلام

ہیچت آخر ز خداوند جہان شرم نبود
از پی حرمت ایشان چہ وصیت فرمود
مصطفی بر تو غضبناک و علی خشم آلود
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ام

روایت ہی کہ ایکدن جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ کے گھر تشریف لائے ناگاہ نور عینین حضرت امام حسین کے رونے کی آواز گوش مبارک مین آئی آپکا دل بیتاب ہوا طبیعت گھبرائی بیقرار ہوکر فرمایا ای فاطمہ کیا تم نہین جانتی ہو کہ جب حسین روتے ہین تو ہمارا دل دکھتا ہی ہم بیتاب ہوتے ہین یار و کھور کرنیکا مقام ہی کہ ذری سے رونے پر اونکے تو حضرت کا دل بیتاب ہوتا تھا آپ کو اسقدر اضطراب ہوتا تھا جسدن اشقیا نے گلوے تشنہ پر اونکے جو بوسہ گاہ حضرت تھا خنجر چلایا ہوگا دل نازنین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیا کچھ صدمہ نہ آیا ہوگا **قول** آدم درین عزا الغم و غصہ بتابست

کشتی نوح غرقہ طوفان ابتلاست
رنگین چرا است پیرہن موسوی زنیل
چندین خروش و ولولہ در خیل انبیاست
گر مرتضی بگریدازین غصہ در خور است

ہان ای خلیل آتش نمرود دیدہ
وز دست غصہ جبہ عیسی چرا قبا است
اینہا غم از برای دل مصطفی خورند
ور فاطمہ بنالد ازین حالہا رواست

این شعلہ بین کہ در گرہ شاہ کربلاست
گویا برای ماتم سلطان دین حسین
آن خود چہ سر تلک کہ دھان بہ مصطفی است

روایت ہی کہ حضرت معاویہ نے اپنے مرتے وقت یزید پلید رانندہ درگاہ کو بلا کر دربارہ تعظیم و توقیر و حسن سلوک اہلبیت کرام خصوصاً دونون امام عالی مقام کی بہت تاکید کی اہمیت سمجھایا نہایت تہدید کی اور بہت سے فضائل حضرات حسنین کے بیان کیے منجملہ اونکے یہ ہی کہا کہ ای بیٹا ایکدن جناب حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ کے

گھر تشریف لائے سیدہ کو غمگین دیکھکر پوچھا جان پدر کیون روتی ہو اسقدر کیون بیتاب ہوتی ہو فرمایا باباجان نور عینین حسن حسین کہین گئے ہین ایام گرمی کے ہین تمام مدینے مین مینے تلاش کروائی پتا نہین ملا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے ہمراہ لیکر میدان کی جانب چلے **نظم**

دمبدم کرتے تھے فریاد و بکا	اشک آنکھون سی رواں تھے پیہم	آہ کے ساتھ اوٹھاتے تھے قدم
خیر ہو اوس مہ انور کی خیر	اسطرح مانگتے جاتے تھے دعا	یا الٰہی مرے دلبر کی خیر
	فاطمہ کی مین امانت پاؤن	گھر اوسے کیکے سلامت جاؤن

ناگاہ ایک چرواہا نظر آیا آپ نے اوس چرواہے سے نشان شاہزادونکا پوچھا اوسنے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو لڑکے ماہ پارے چرخ حسن و جمال کے تارے روشن جبین بڑے حسین اسطرف کو گئے ہین آپنے اوسطرف جاکر جو دیکھا تو دونون شاہزادے درخت اراک کے تلے سوتے تھے اور جبرئیل علیہ السلام اونکے واسطے پنکھا جھل رہے تھے پیار کے ہاتھ سے اونکے قدمونکو مل رہے تھے آپنے دونون صاحبزادونکو اپنی گود مین اوٹھالیا گلے سے لگاکر بوسے دیے پیار کیا تھوڑی دیر کے بعد جاگے اور گود مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھکر رونے لگے بھوک پیاس سے بیقرار ہونے لگے آپنے فرمایا میان کھانا نہین ہی گھر جائینگے تو جو مانگوگے کھلائینگے دونون بھائی بھوک سے رونے لگے دامان حضرت بھگونے لگے فوراً جبرئیل علیہ السلام ایک خوانچہ طعام بہشت سے لائے دونون بھائیون نے خوب سیر ہوکر کھائے پانی مانگا اراک کے درخت سے آب سرد اور صاف نکلا دونون بھائیون نے خوب آسودہ ہوکر پیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون صاحبزادونکو اپنے کاندھے پر بٹھاکر فرمایا واہ یہ دونون کیا اچھے سوار ہین اور اسیطرح گھر لاکر حضرت سیدہ کے حوالے کیا **شعر**

آل پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ہم

Marfat.com

لیے آغوش میں شبیر کو کیوں روتے ہیں وہ ❁ خبر اونکی شہادت کی مگر جبریل لاتا ہے

اب یہاں سے وہ حدیثیں درد و غم آمیز اور روتیں وقت انگیز لکھی جاتی ہیں جو نور عینین شہنشاہ کونین حضرت امام حسین کی شہادت کی خبر سناتی ہیں کیا کہیے شہادت کا نام لیتے ہوئے جگر شق ہوا جاتا ہے رنگ چہرہ کا فق ہوا جاتا ہے ناصر کو تحریر ہی سکتا ہے قلم ہاتھ میں لیے کاغذ کا مونھ تکتا ہے **قطعہ**

ہمی ترسم کہ اندر وقت تحریر — زبان از آتش حسرت بسوزد
وگر تحریر خواہم آن زمان ہم — قلم بشگافد و کاغذ بسوزد

سیاہی غم سے سیہ پوش ہے قرطاس الم سے مدہوش ہے نہ تو قاری کو بیان خبر شہادت کی گویائی ہے اور نہ سامع کو قوت شنوائی ہے **بیت**

فریاد کہ یارائے سخن نیست زبانرا — بربست غم و غصہ نطق بیانرا

کلیجا تھام کر اگر حرف شہادت لکھا جاتا ہے تو فوراً سیلاب اشک سے دھلا جاتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ ماجرائے خبر شہادت ایک حادثہ قیامت خیز اور یہ حال سراپا ملال ایک سانحہ عبرت انگیز ہے **قطعہ**

دست گر بہ کتابت نمیتوانم کرد — کہ مینویسم و مغسول میشود فی الحال
آہ و نالہ حکایت نمی توانم کرد — کہ صد گرہ بزبان می فتد بوقت مقال

روایت ہے حضرت شیر خدا داماد مصطفیٰ علی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ اگرچہ ہمپر عمر بھر بڑے بڑے رنج و غم آئے ہیں مگر درحقیقت مینے تین صدمے بہت اوٹھائے ہیں جنکے بارے میری پیٹھ ٹوٹ گئی آنکھ روتے روتے پھوٹ گئی ایک تو جد حسنین شفیع کونین سلطان انس و جان نبی آخر الزمان کا میرے روبرو انتقال فرمانا دوسرے مادر حسنین سیدہ نساء جان مصطفیٰ فاطمہ زہرا کا میرے سامنے دنیا سے اوٹھ جانا تیسرے قرۃ العین مشرفین امام حسین کی شہادت کی خبر اپنی زندگی میں پانا ان تینوں صدمہ سے میرا دل پارہ پارہ ہے مگر کیا کیجیے مشیت ایزدی سے کیا چارہ ہے باروحضرت شیر خدا تو انکے صدمات کا حال یوں بیان فرماتے ہیں شہید کربلا کے جور و جفا رو

Marfat.com

اور بیکسی اور بے بسی میں کہ دس صدمے متواتر اوٹھائے کیسا کچھ صدمہ گذرا ہوگا پہلے امجد رسول پروردگار کا سایۂ مرحمت سر پر سے اوٹھ جانا دوسرے والدۂ غمگسار کا روبرو قضا کر جانا تیسرے صدیق یار غار کا وفات پانا چوتھے عمر فاروق دلدار کا انتقال فرمانا پانچویں عثمان غنی شریک درد و آزار کا مارا جانا چھٹے پدر بزرگوار غمخوار کا سامنے شہید ہوجانا ساتویں برادر قوت بازوے ناتوان اور وفادار کا دم بھر میں زہر سے لوٹ پوٹ ہوجانا آٹھویں حال اپنی شہادت کا متواتر حدیثوں میں پانا نویں سارے اقربا اور جگر گوشگان اور شیر خوار و تنہا سامنے پیاس کے مارے تڑپ تڑپ کے گلا کٹوانا دسویں دسویں محرم کو علاوہ ان سب صدمات کے سراپا اپنے جسم نازنین کا ماری زخموں کے سوراخ سوراخ ہوجانا آہ آہ اللہ اللہ

نظم

دریای فتنہ موج زد و دشمنان چو پیل — خود را بران امام وفادار ریختند
پر ہلکے بلبلان سخنگوی شوختند — خونہاے طوطیان شکر خوار ریختند
ہر میوہ کہ بود ز بستان مرتضےٰ — ہمچون شگوفہ بر سر ہر خار ریختند
آن سرو بوستان امامت ز پا فتاد — حوران سرشک بر گل رخسار ریختند
مرغان کربلا ز پے ماتم حسین — خون بر لب فرات ز منقار ریختند

حدیث ۲ ام الفضل بنت حارث حضور میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ میں نے آج کی رات ایک برا خواب دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہو کیا ہے ام الفضل نے کہا حضور وہ بہت ہی بڑا خواب ہے میں کہہ نہیں سکتی آپ نے فرمایا کیا ہے کہو کہا کہ دیکھا میں نے کہ گویا ایک ٹکڑا آپ کے بدن مبارک سے کاٹا گیا ہے اور میری گود میں رکھا گیا ہے پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے تو بہت اچھا ہی خواب دیکھا ہے خدا نے چاہا تو فاطمہ کے ایک بیٹا ہوگا اور اوس بیٹے کو تیری گود میں بسبب قرابت کے پرورش کے لیے رکھینگے پس حضرت امام حسین کا حمل پاک پیٹ میں جب فرمانے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میری گود میں رکھے گئے

پس ایکدن مین حضور نبوی مین آئی اور امام حسین کو آپ کی گود مین رکھدیا اور حضرت کی طرف سے مینے اور طرف ذری سی آنکھ پھیری پھر جو میری نظر آپ پر پڑی تو کیا دیکھتی ہون کہ دونون آنکھونسے حضرت کے برابر آنسو بہ رہے ہین مینے عرض کی یا رسول اللہ بات میرے حضور پر قربان ہون آپ کیون رو رہے ہین اسقدر بیتاب ہوئے ہین فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے خبر دی کہ عنقریب میری امت اس بیٹے کو شہید کریگی پس مینے متعجب ہوکر عرض کی حضور اس شاہزادیکو فرمایا ہان اور دی ہی مجھے جبرئیل نے سرخ مٹی اوسکے مقتل کی اور ایک روایت مین ہی کہ یہ واقعہ حضرت امام حسین کے چار مہینے کے سن مین ہوا تھا ام الفضل کہتی ہین کہ اوسوقت شاہزادے کے مونہہ سے رال بہی اور ایک قطرہ اوسکا حضرت کے جامے پر پڑا اور آپ مونہہ اپنا صاحبزادے کے حلق پر ملتی تھی اور متواتر بوسہ دیتی تھی تھوڑی دیر کے بعد مینے جھونکے سے حضرت کی آغوش ناز سے اونکو اوٹھالیا صاحبزادے نے رو دیا آپنے فرمایا ای ام الفضل آہستہ اور ہولے ہاتھ سے اسکو لیا کرو اسے تکلیف نہ دیا کرو اسواسطے کہ یہ رنج جو میرے جگر گوشے کو پونہچا کس چیز سے دفع ہوگا اور یہ صدمہ جو اوسکے قلب کو پونہچا کون شے سے رفع ہوگا اتنے مین حضرت جبرئیل امین آئے اور پیغام باری لائے کہ ای حبیب من ذری سے رونے سے حسین کے آپکو اسقدر درد ہوتا ہی ملال ہوتا ہی دل تنگ زمین آپ کا بیحال ہوتا ہی جسدم حلق تشنہ پر اونکے خنجر آبدار چلائینگے اور تن گلگون کو اونکے انھین کے خون مین نہلائینگے اور انکے سر کو تن سے دور کرینگے جسم نازک کو انکے گھوڑون کی ٹاپ سے چکنا چور کرینگے اوسدم آپ کا کیا حال ہوگا کسقدر ملال ہوگا آپ یہ حال سنکر نہایت غمگین اور اندوہگین ہوئے

قطعہ

سوراخ میشود دل ما چون گل حسین	آنجا کہ ذکر واقعۂ کربلا رود
آخر روا بود کہ ز سنگین دلان شام	بر اہلبیت این ہمہ جور و جفا رود

Marfat.com

حدیث انس کہتے ہین کہ فرشتہ جو مینہ پر موکل ہے حق تعالی سے اجازت لیکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کو آیا اور اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام سلمہ کے گھر مین تھے پس آپ نے فرمایا ای ام سلمہ دروازے سے خبردار ہو کوئی آنے نپاوے پھر اسی اثنا مین کہ وہ دروازے پر نگاہبان تھین کہ یکایک حضرت امام حسین آکر بزور اندر چلے گئے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کودنے لگے اور آپ کے مونڈھے پر چڑھکر بھومنے لگے پھر آپ اونکو گود مین لیکر بڑے پیار سے چومنے لگے تب اوس فرشتے نے آپ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ حسینؑ کو پیار کرتے ہین فرمایا ہان فرشتے نے کہا آپ کی امت تھوڑے دن مین انکو شہید کرڈالے گی اور اگر آپ چاہین تو مین آپ کو وہ جگہہ جہان یہ شہید ہونگے دکھا دون پس اوسنے اپنا ہاتھہ مارا اور حضرت کو مٹی سرخ دکھلائی پھر اوس مٹی کو حضرت ام سلمہ نے لیکر اپنے کپڑے مین پوٹلی باندھ رکھی راوی کہتا ہے کہ ہم سنا کرتے تھے کہ امام حسین کربلا مین شہید ہونگے رباعی

از عرش علی تا بہ ثری میگریند	بر قتل حسین ارض و سما میگریند	ماہی در آب مرغ در روی ہوا
	در ماتم شاہ کربلا مے گریند	

حدیث حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبر دی مجھے جبرئیل نے کہ میرا بیٹا حسینؑ میرے بعد زمین کربلا مین شہید کیا جائے گا اور لائے جبرئیل میرے پاس یہ مٹی اور مجھسے کہا کہ جہان وہ شہید ہونگے اور اونکی سرقد ہوگی وہین کی یہ مٹی ہے قطعہ

چون وان کردند خون از قرۃ العین بتول	از رہ اول بچراغ دیدہ بر افروخت	چون اغ دیدہ زہرا بکشتند شبے
		چہم عیسی خون ہا بدوں از ہر افروخت

حدیث حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ ایکدن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کروٹ کے بل سوتے تھے پس ناگہان جاگ پڑے اور آپ اوسوقت بہت غمگین تھے اور آپ کے ہاتھہ مین سرخ مٹی تھی اوسے آپ اولٹتے پلٹتے تھے تب مین نے عرض کی

Marfat.com

اللہ اللہ چہ جمالست بین بوالعجبے پھر ناگاہ دل بھر آیا دونوں شاہزادوں سے ہم آغوش ہو کر رونے لگے پیرہن آنسو سے بھگونے لگے رو دیے تھے اور شاہزادوں کا مونہہ تکتے تھے مگر مونہہ سے کچھ بول نہ سکتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرئیل تمکو خوشی میں کیا ملال ہوا کہو کس بات کا خیال ہوا جبرئیل نے عرض کی یا رسول اللہ مجکو ان دونوں شاہزادوں کا آخری رنگ یاد پڑ گیا دل میں یہ امر نشتر سا گڑ گیا جی اُبلا آتا ہے طبیعت شاد نہیں حضور کو سبز محل حسن کا اور سرخ حسین کا بہشت میں میوے جو دکھایا تھا یاد نہیں یا رسول اللہ آخر وقت تاثیر زہر سے رنگ امام حسن کا سبز زمردین ہو جائیگا اور رنگ اس امام حسین کا انھیں کے خون سے کربلا میں سرخ رنگین ہو جائے گا

سبزہ رو بر خاک مالد از غم زہر حسن	لالہ گون گردد شفق از حملت خون حسن

آپ نے یہ خبر جبرئیل سے سنی رو کر پوچھا جبرئیل وہ قاتل کون ہوینگے کہا آپ کی امتوں میں سے پھر پوچھا اوسوقت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ زندہ رہیں گے عرض کی نہیں پھر پوچھا میں اوسوقت زندہ رہونگا کہا نہیں فرمایا تب تعزیت غریبوں اور یتیموں کی کون کریگا کہا جانوران جنگل اور مرغان ہوا کے اور سب وحوش و طیور اور جانداران دریا کے اور اوسدن آسمان و زمین روئینگے ستارے اور فرشتے ماتم کرینگے اور اوس دن ہوا وحشی اپنے بچونکو دودھ نہ پلائینگے اور خود بھی آب و دانہ نہ کھائینگے شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن حسین پر بھی سلام

روایت ۵۰ راحت القلوب میں ہے حضرت نظام الدین نے لکھا ہے کہ ایک وقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجمع یاران میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت حسنین کو اپنے کاندھے پر سوار کیے لیے جاتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا اور مسکرا کر فرمایا سبحان اللہ دوزخی بہشتی کے کاندھے پر چڑھا جاتا ہے امیر المومنین حضرت اسد اللہ الغالب علی رضی اللہ عنہ نے سنا اور پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

حضرت معاویہ کے بیٹے کو آپنے دوزخی کہان سے فرمایا آپ نے فرمایا ای علی یہ یزید بدبخت ہی کہ حسن حسین میرے نور عینین کو مارے گا اور ساری اولاد کو ہماری شربت شہادت پلائیگا۔ جب امیر المومنین علی نے یہ حال سنا غصے سے سر کو دھنا چاہا کہ باپ بیٹے دونو نکو مار ڈالین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا کہ علی غصہ نکرو تقدیر الٰہی اسیطرح پر جاری ہوئی ہی تمکو مخالفت تقدیر کی نچاہیے کرنی حضرت علی رونے لگے اور فرمایا یا رسول اللہ آپکے وسدن ہینگے فرمایا نہین پھر پوچھا فاطمہ زہرا رہینگی فرمایا نہین پھر پوچھا مین ہونگا ارشاد ہوا نہین پوچھا یا رسول اللہ تب تعزیت ان بیکسونکی کون کریگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون شاہزادونکو گود مین لیکر کے نعرہ مارا اور فرمایا کہ ای غریبان مین نہین جانتا کہ حال تمہارا اوسدن میدان کربلا مین کیسا ہوگا اور پھر آپ نے ایک نعرہ مارا اور جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ہم لوگون مین سے کوئی نرہیگا تب تعزیت ان غریبونکی ہمارے کون کریگا جبرئیل نے کہا یا رسول اللہ تعزیت شاہزادون کی آہوان دشتی اور امتیان اور فرزندان اور متابعان آپکے کرینگے اوسدن آہوان بچونکو دودھ نہ پلائینگے اور ہر سال مثل ماتم کے ہوگا کہ صفت اوسکی بیان مین نہ آوے رباعی

تا دہر ہست واقعہ زین صعب تر ندید | ہر کس خبر شنید کسش با خبر ندید
چشم زمانہ بر ورق چرخ قصہ | پرسوز تر ز حال شبیر و شبر ندید

روایت ۱۶ مصابیح القلوب مین ہی کہ کعب الاحبار ایک روز اہل مدینہ کو احوال کشت وخون اور لڑائیون کے جو کتابون مین پڑھے تھے سنا رہے تھے اثنا سخن مین کہا کہ ان سب واقعات سے بزرگترین واقعہ اور سخت ترین حادثہ شہید ہونا حضرت امام حسین کا ہوگا اور ہمنے کتابون مین پڑھا ہی کہ بروز شہادت امام حسین کے ساتون آسمان خون رو ئینگے لوگون نے کہا کہ ہمنے تو ابھی تک نہین سنا کہ آسمان کسیکے واسطے خون روئے کہا وای بر شما قتل ہونا امام حسین کا ایک امر عظیم ہی وہ فرزند ارجمند اور ریحان حبیب رب العالمین اور سبط اور جگر گوشہ سید المرسلین ہین اور پسر سید اوصیا

ور پنجم آل عبا اور نور دیدۂ فاطمہ زہرا اور قوت بازوی حسن مجتبیٰ قسم اوس پروردگار کی کہ جان
لعب کی ہاتھ مین اوسکے ہی کہ مینے ایسا پڑھا ہی کہ اونکی شہادت کے دن جوق جوق
رشتے رحمت کے سر روضہ پر اونکے کھڑے ہوکر قیامت تک ہر دم اور ہر لحظہ روتے
رہینگے اپنی جان کھوتے رہینگے اور ہر جمعے کی رات ستر ہزار فرشتے آسمان سے
وترینگے اور اونکی قبر پر زاری کرینگے اور صبح ہوتے اپنے اپنے عبادت خانے مین
چلے جائینگے اہل آسمان اونکو ابو عبداللہ مقتول کہتے ہین اور فرشتگان زمین کے ابو عبداللہ
مذبوح اور فرشتے دریا کے حسین مظلوم اور بلا کہ ہوا کے حسین شہید کہتے ہین نظم

ہر کہ امروز از برائے آن شہیدان غم خورد
باشد از اندوہ بیرون شاد یے فردائے او

ای عزیزان یک رہ از حال حسن یاد آورید
گشتہ تلخ از زہر دشمن لعل شکر خائے او

پس براندیشید از قتل حسین ابن علیؑ
وز غم اولاد پاک عترت والائے او

تشنہ لب خستہ جگر مجروح تن پر غصہ دل
در میان خاک و خون پنہان رخ زیبائے او

ذوالجلال پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

سبب کیا حضرت حسینؑ کو ہمشکل پیغمبرؐ بنا کر حق نے ہین تربت تمہارا تو کا یلا تا ہی

اب کلیجا ناصر کا پھٹنے لگا گھبراہٹ سے دم اولٹنے لگا آسمان روتا ہی عرش الٰہی تھرتا ہی
بیتاب ہوتا ہی فلک پر غم و غصے سے شفق پھولی ہی طبیعت ہر جن و بشر کی مارے
درد والم کے مسرت دارین بھولی ہی عالم ناسوت اور جبروت کا جگر شق ہی ملکوت و
لاہوت مین اندوہ ہی قلق ہی دل سے نعرۂ جانکاہ ہی لب پر فغان ہی آہ ہی وحش و طیور کا
سے غم کے دم ٹوٹتا ہی ہر شجر اور حجر سنگ الم سے اپنا سر کوٹتا ہی طفلان شیر خوارہ کی
طبیعت اودھس ہی نہ خواہش دودھ ہی نہ رغبت پیاس ہی حور و قصور کا سینہ چاک ہی
ملائک کے سر پر خاک ہی نبیؐ کا لال علیؑ کا نونہال قطرۂ آب کو ترستا ہی آسمان سے

Marfat.com

خون برستا ہی فرش سے عرش تک ایک سناٹے کا عالم ہی سب کاروبار خدائی کا درہم ہی برہم ہی شہر مدینہ سنسان ہی ہر گلی کوچہ ہو کا مکان ہی عرش الٰہی کو جنبش ہی روضۂ انور کو لرزہ ہی تمامی انبیا غم سے سر جھکائے ہین تعزیت کو مزار مہبط انوار پر آئے ہین قریب ہی کہ مزار شریف پھٹ جائی ساری دنیا اولٹی جائے اور کیونکر نہو یہان سے ہنگامۂ قیامت نمط یعنی تمہید شہادت ریحانین مصطفیٰ جگر گوشگان مرتضیٰ لخت جگران فاطمہ زہرا کا ذکر آتا ہی سیلاب خون چشمان کاتب سے بہا جاتا ہی مثنوی

عالمی را جان درین ماتم پریشان گشتہ است	خانۂ دلہا ازین اندوہ ویران گشتہ است
چشم ما ہمچون خزم و خون دل گشتہ است ز	حال ما مانند گیسویش پریشان گشتہ است

محدثان باخبر و واقفان کتب احادیث و سیر لکھتے ہین کہ ازل الآزال مین حق تعالیٰ نے جو تجلی اپنی آپ پر کی تو بصورت ایک ذات بحت اور نور محض اور وجود مطلق کے تھا جامع جمیع صفات کمال اور نعوت جلال و جمال کا شعر

جمال مطلق از قید مظاہر
ز نور خویش ہم بر خویش ظاہر

پھر جب چاہا کہ پردۂ غیب کے سے عالم شہود مین آئے اور جمال جہان آرا اپنا عالم کو دکھائے تو کئی ہزار برس پہلے پیدا کرنے سے لوح و قلم عرش و کرسی آسمان و زمین و مافیہا کے اپنے نور کامل السرور سے نور محمدی پیدا کیا اور اپنے کو آپ پر شیدا کیا پھر اس حقیقت محمدیہ کو خلعت لولاک لما خلقت الافلاک پہنا کر اپنا خلیفۂ مطلق بنا کر معدن جمیع صفات کمال اور مخزن سارے فضائل جلال و جمال کا اور تمامی اقسام کے کمالات مین طاق اور افضل من کل افضل علی الاطلاق بنایا اور اسی نور محمدی سے سارے انبیا اولیا صدیقین شہدا صلحا غرض سوا اپنے ساری مخلوقات کو وجود مین لایا پس ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمنزلہ عنصر اور اصل تمام موجودات اور تخم وجود جمیع مخلوقات اور اصل الاصول سب کلیات اور غایت الغایات تمام جزئیات کے اور روح اعظم اور آدم اکبر اور نواب خدا اور خلیفۂ اکبر اللہ کے ہوئے

Marfat.com

اور سارے انبیا اور رسل وغیرہ اخرا اور فرع اور نواب و خلیفہ محمد رسول اللہ کے ٹھہرے

شعر تو اصل وجود آمدی انجست	وگر ہر چہ موجود شد فرع تست	اور ازل سے ابد تک

جو نعمت اور برکت کہ وجود مین آئی یا آئیگی وہ آپ ہی کے سبب سے ہوئی اور سب انبیا نبی اپنی اپنی امت کے تھے بہ نیابت آپ کے اور آپ نبی ساری مخلوق اور تمامی انبیا کے تھے بالاصالۃ پھر حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت عیسیٰؑ تک جتنے انبیا اور علما آئے وہ اپنے اپنے رتبہ اور مقام اور مادۂ قابلہ کے موافق جس قسم کی نعمت اور خیر و برکت ہو ظاہری یا باطنی دینی یا دنیاوی تھوڑی یا بہت آپ ہی کے دست

حق پرست سے پائی رباعی	یا صاحب الجمال و یا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقک	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر	پس حق تعالیٰ نے ایک ایک

ستارۂ نبوت کو حضرت کا نائب و خلیفہ بنا کر آسمان ہدایت پر چمکایا بعد اسکے خود اوس آفتاب عالمتاب نے مطلع کرامت سے طلوع اجلال فرمایا اسواسطے کہ اگر قبل تمامی انبیا کے آپ دنیا مین تشریف لاتے تو اور سارے انبیائے نبوت اور رسالت سے محروم رہجاتے پس جاننا چاہیے کہ جو جو کمالات اور خوبیان کہ آپ کے ہاتھ سے جدا جدا اور پیغمبرونکو ملی تھین سو وہ سب بمجموعہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بدرجۂ اتم روز میثاق ہی مین عنایت ہو چکی تھین خلافت آدمؑ معرفت شیثؑ رفعت ادریسؑ شکر نوحؑ قوت ہودؑ فصاحت صالحؑ خلت ابراہیمؑ لسان اسمٰعیلؑ رضائے اسحٰقؑ بشارت یعقوبؑ حسن یوسفؑ صبر ایوبؑ کلام موسیٰؑ طاعت ہارونؑ وقار الیاسؑ صوت داؤدؑ ملک سلیمانؑ حکمت لقمانؑ عبادت یونسؑ تحمل زکریاؑ زہد یحییٰؑ کرم عیسیٰؑ اور ان سب اوصاف کے اور بھی بہت سے ہر طرح کے کمالات جو روز ازل سے مختص بذات جامع الصفات تھے اور کسی نبی مرسل کو نہ ملے تھے حضرت کو ملے جیسے ولایت جامعہ محبوبیت مطلقہ اصطفاء مطلق قرب حق عرفان اتم جوامع کلم شفاعت عظمیٰ

Marfat.com

خلافت کبریٰ منصب قضا مرتبہ افتا خلق عظیم فیض عمیم عقل کامل علم شامل ہجرت
وجہاد واحتساب معراج رویت رب الارباب وغیرہا رباعی

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری	فقط ایک رتبہ شہادت ظاہری اور

باطنی کا آپ نے بنفس نفیس نہ پایا تھا یہی ایک کمال آپ کے عنصر شریف مین نہ سمایا
تھا اور اسکا بھید یہ تھا کہ اگر آپ شہادت جلی کا رتبہ پاتے یعنی لڑائی مین کفار کے
ساتھ شہید ہو جاتے تو شوکت اسلام ٹوٹ جاتی دین مین بڑا خلل پڑجاتا عوام کے
ایمان مین خار شبہہ گڑ جاتا یعنی لوگ شبہہ لاتے کہ اگر یہ نبی برحق ہوتے تو کفار کے
ہاتھ سے کیون مارے جاتے اور اگر آپ شہادت خفی کا مرتبہ پاتے یعنی چپکے سے
مثل خلفاء راشدین اپنے کے شہید ہو جاتے تو یہ شہادت مشہور اور ہر طرح سے
کامل نہوتی اور بھی مدارج اعلیٰ پر شہادت کے شامل نہوتے اسواسطے کہ پوری شہادت
یہ ہی کہ آدمی غربت اور مسافرت مین ہر طرح سے بیکس اور بے بس ایسے مقام پر ہو جہان
اوسکا نہ کوئی یار ہو نہ غمخوار نہ مونس ہو نہ مددگار نہ کوئی ساتھی ہو نہ ہمدم نہ ہمدرد ہو نہ
محرم پھر وہ درمیان اعدا کے گرفتار ہو مثل ایک انار میان صد بیمار ہو اور سارے خدام
وخلان اور اعزہ اور اقران اوسکے گرداگرد روبرو اوسکے مارے جاوین سب کے سب
شہادت پاوین اور سارا مال اور کمائی اوسکی لٹجائے کوئی اوسپر رحم نکرے سب کے لونسی
محبت اوسکی چھوٹ جائے آخر وہ تن تنہا رہ جاوے اور یہ سب مصیبتین للہ و بدو
دیکھکر سہ جاوے پھر چار دن طرفسے اوسپر مینہہ تیرے اور تیر و نکابر سے آوے اگرچہ وہ
اپنے لہو کے دریا مین مثل ماہی بے آب کے تڑپے مگر قطرۂ آب کو ترسے اور مارے غموں کے
سارا بدن اوسکا چکنا چور ہو جاوے اور ہر زخم تیر سے اوسکو لذت ملے سرور ہووے
باآنہمہ مقام رضا اور تسلیم مین کھڑا رہے امر حق پر اڑا رہے آخر ہر جانب سے شیخ

Marfat.com

تیغ بیدریغ کی اوسپر لو چھار آوے اور وہ قطرۂ آب کو ترس ترس کر شہادت پاوے
پھر اعدا ہجوم لاوین اور کوچین اوسکے گھوڑے کی کاٹی جاوین اور خنجر جفا سے سر اوسکا
تن سے جدا کر لیوین اور لاش اوسکی سر میدان خاک و خون مین پڑی رہنے دیوین اور
اوسکی عورتین اور یتیم ننھے ننھے جن باپ کے لڑکے قید مین گرفتار ہون بات کرنے
آہ سرد بھرنے سے ناچار ہون غایت یہ ہے کہ پھر اوسکی لاش کو گھوڑون پر چڑھ کر مارے
ٹاپون کے چکنا چور کر دیوین حتیٰ کہ مغز کو استخوان سے دور کر دیوین پھر سر اوسکا
نیزے پر چڑھا کر در بدر شہر بشہر پھراوین اور آگے آگے اوسکے اپنی خوشی اور فتح کے ڈنکے
بجاتے جاوین پس اگر اسطرح حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بنفس نفیس شہادت پاتے
تو دین اسلام مین بڑا خلل پڑ جاتا آئینۂ ایمان مین عوام کے بل پڑ جاتا اور منظور الٰہی یہ تھا
کہ یہ بڑا کمال شہادت خفی اور جلی کا بھی آپ کی ذات جامع الصفات مین آئے تاکہ
کوئی مرتبہ کمال کا آپ کی ذات سے باقی نہ رہجائے پس اس امر کے ظہور کے واسطے ازل
ہی مین اہلبیت اطہار مین سے ایسے دو شخص جو اقرب الاقارب اور احب الاحباب حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے تھے یعنی حضرات حسنین جنکا حال بجنسہ حضرت کا حال اور جنکا کمال
بعینہ حضرت کا کمال ہے اور صورتاً اور سیرتاً حکم وحدت بلکہ رتبہ عینیت کا رکھتے ہین تجویز
فرمائی گئی اور یہ دونون دو رخسارے جمال محمدی اور دو آئینے پرتو کمال احمدی کے
ہو بہو حضرت کے قالب مین صورتاً اور سیرتاً بمنزلۂ یکجان دو قالب کے ڈھالکر دو
آئینۂ رسول نما بنائے گئے اسیواسطے حضرت امام حسن ہوے سر سے سینے تک اور
حضرت امام حسین سینے سے لیکر ناخن پا تک بجنسہ ہو بہو ڈیل ڈول قد و قامت
اور سیرت مین ہمشکل حضرت کے مخلوق فرمائے گئے اور دونون شیر دلیر میدان امتحان
مین لائے گئے تا کمال دونون طرح کی شہادت کا دونون آئینون رسول نما مین دیکھا
جاوے اور درجہ دونون شہادت کا ہر طرح سے آپ کی ذات مین بواسطہ حضرات حسنین

Marfat.com

کے آوے اور جو صدمات اور واقعات کہ ان جگر گوشگان پر طاری ہون وہ بھی جب
تکمیل مدارج شہادت حبیب باری ہون پس خلعت شہادت خفی کا حضرت امام حسنؑ کے قامت
رعنا پر بہت ہی زیبا اور ٹھیک آیا اور رنگ شہادت جلی کا حضرت امام حسینؑ کے
جامۂ وجود پر خوب سمایا اور چونکہ بنا حضرت امام حسنؑ کی شہادت کی کتمان پر تھی اسیواسطے
نہ کبھی ذکر اسکا جبرئیلؑ کی زبان پر آیا اور نہ گاہے رسولؐ مقبول نے زبان مبارک سے ارشاد
فرمایا حتیٰ کہ خود حضرت امام حسنؑ نے باوجود علم کے اپنے قاتل کا نام چھپایا اور ہر چند حضرت
امام حسینؑ پوچھتے رہے مگر نہ بتایا اور مدار شہادت کا حضرت امام حسینؑ کے اعلان پر
تھا اسیواسطے ازل ہی مین پہلے تو یہ بات لوح محفوظ مین مسطور ہوئی پھر عالم ارواح
ہی مین سارے فرشتون کے درمیان مشہور ہوئی یہان تک کہ بروز ولادت حضرت
امام حسینؑ کے جبرئیل امین مبارکبادی کو آئے اور تہنیت کے ساتھ ہی معاً ذکر تعزیت
شہادت امام حسینؑ درمیان لائے پھر تو بارہا جب جبرئیل حضور نبوی مین آتے خبر
شہادت امام حسینؑ سناتے حتیٰ کہ زمانۂ شہادت یعنی انتہاے سنہ ۶۰ ساٹھ ہجری اور
اوسکے مکان یعنی کربلا کا پتا بتایا اور سرخ مٹی وہانکی لاکر حضرتؐ کو دکھائی اور خود
جناب شیر خدا نے اکثر صحابہ کے ساتھ خاک کربلا بچشم خود نظر فرمائی اور پکار کر فرمایا حسینؑ
یہان کنارے فرات کے صبر کرنا دل پر جبر کرنا غایت یہ ہی کہ یزید پلید اپنے باپ کے کاندھے
پر حضرتؐ کے آگے آیا آپ نے اوسے دیکھکر مسکرا کر فرمایا کہ یہ میرے دونون نور العینین
حسنین کو شربت شہادت پلائیگا اور میرے سارے خاندان اور اہلبیت کو خاک مین
ملائیگا حضرت اسیر نے چاہا کہ اوسے قتل کرین آپ نے منع فرمایا کہ نہین اسے چھوڑ دو
یہی خدا کی رضا ہی اسیطرح پر قضا ہی غرض یہ امر قبل شہادت ہی کے خوب مشہور ہوا نزدیک
ہی نہین دور دور ہوا اور چونکہ حین حیات حضرتؐ کے یا ایام خلافت مین خلفاء اربعہ کے
اسطرح پر شاہزادونکا شہید ہونا مناسب شان نبوت اور خلافت کے نہ تھا اسواسطے

Marfat.com

بعد وفات آپ کے اور بعد گذرنے تیس برس ایام خلافت کے بڑے شاہزادیکو شہادت باطنی کے ساتھ مختص کرکے اونکی حرم خاص کے ہاتھ سے کہ کسیطرح کا گمان عداوت کا نہین ہوسکتا تھا زہر ہلاہل یعنی شربت شہادت پلایا اور چھوٹے صاحبزادیکو شہادت ظاہری کے ساتھ مخصوص کرکے بڑی دھوم دھام اور نہایت شہرت اور اژدحام کے ساتھ شہید کروایا اور جو جو مصیبتین اور بلائین کہ ازلسے تا بہ ابد کسی انبیا اور مقربان بارگاہ کو نصیب نہین ہوئی تھین شہنشاہ کونین حضرت امام حسین کو اونکے ساتھ مشرف فرمایا اور اوس دشت عشق حقیقی کے شیر اور میدان رضا حق کے دلیر نے مقام رضا اور تسلیم مین ثابت قدم رہکر اون سب تکالیف کو سر اور آنکھون پر اوٹھایا

نظم

اللہ نے پیدا جو کیا رنج و بلا کو
تقسیم ہوا سب وہ محبان خدا کو
پر سب سے سوا حصہ ملا آل عبا کو

تحریر کا فرمان ہوا کلک قضا کو
آغاز مصیبت تو لکھا نام نبی پر
اور خاتمہ بالخیر حسین ابن علی پر

پھر سر کو اوس سردار دارین جان کونین کے جو زیب آغوش پیغمبر تھا نیزے پر چڑھا کر شہر شہر گلی گلی پھرانا اور لاش مبارک کو اونکی گھوڑون کے سمون سے چکنا چور کروانا اور بروز شہادت آسمان سے خون برسنا اور تین دن تک ساری دنیا مین اندھیرا ہوجانا اور مٹی کا خون ہونا اور پتھر کے تلے سے خون باہر آنا اور آواز غیبی سے مرثیون کا مسموع ہونا اور جنونکا نوحہ کرنا رونا پھر تا دامان قیامت تمام عالم مین جن ہون یا انس مسلمان ہون یا کافر مرد ہون یا عورت لڑکے ہون یا بوڑھے ہمیشہ ان مصائب دردناک اور واقعات ہولناک کا مذکور ہونا اور سب دلونکا کثرت بکا اور غم اور حزن اور الم سے اس رنج کے چور ہونا اور عرش فرش تک اور عالم غیب سے شہادت تک وحوش سے طیور تک جمادات سے نباتات تک ہمیشہ اسکا بڑا شہرہ ہونا اور تمام عالم کا مصیبت مین امام عالی مقام کے رونا قرہ اوسی شہادت جلی کا ہی

رباعی

عالم ز بلاہاے تو محنت کدہ ایست
ہر جا کہ نگاہ مے کنم در رہ تو
وین محنت و غم نصیب ہر دل شدہ ایست

دل خون شدہ غمزدہ سوختہ ایست

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

یزید ناخلف کو جو عداوت شاہ دین سے تھی ❖ بنا معنوی کا اوسکے یان ذکر آتا ہی

راویان اخبار غم و خاکیان حکایات الم نے یون رقم کیا ہی کہ عداوت یزید پلید کی ساتھ جناب حضرات حسنین کے دو سبب سے تھی ایک معنوی دوسرے صوری عداوت معنوی اسطرح پر تھی کہ ارواحین انبیا اور ابرار اور شہدا کی مظاہر لطف و رحمت الٰہی ہوتی ہین اپنے اپنے درجات کے موافق اسیواسطے وہ روز میثاق ہی مین بہت ہی لطیف پیدا کی گئین اور ارواح کفار اور فساق کی مظاہر قہر اور غضب ایزدی کی ہوتی ہین اپنے اپنے درکات کے مطابق اسلیے وہ نہایت پلید اور کثیف پیدا ہوئین پس بمصداق بیت

کند ہمجنس با ہمجنس پرواز | کبوتر با کبوتر باز با باز

دونون قسم کی روحونکو جتنا عالم ارواح ہی مین اپنے اپنے ہمجنس سے الفت اور محبت اور اپنے جنس مخالف سے بغض اور عداوت تھی دنیا مین اوسیقدر بسبب اسی مناسبت اور مخالفت روحانی کے اپنی اپنی ہمجنس سے محبت اور غیر جنس سے عداوت ہوتی ہی نظم

دوستی و دشمنی در ہر نہاد | ز اختلاف روز میثاق اوفتاد
رنگیان در رنگیان ہم راغبند | وانکہ ہمجنسش نبود اندر نخست
در میان ہر رویان اطالبند | این زمان در دشمنی ہستند چست

پس چونکہ یزید پلید خبیث کی روح نہایت نجس اور کثیف بنی تھی اور روح حضرات حسنین کی نہایت اطیب و الطف اور اعطر تھی اسلیے بباعث اسی مخالفت روحانی اپنی کے اوس پلید نے دنیا مین دونون شاہزادون سے عداوت رکھی اور جو کچھ اوس سے ہوسکا کیا شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

Marfat.com

یزید بے حیا اور حضرت شبیرؑ کے باہم عداوت ظاہری کی وجہ کا اب ذکر آتا ہے

سم دوسری عداوت صوری اوس پلید کی ساتھ حضرات حسنین کے جو فرع اوسی عداوت
صنوی کی تھی دو طرح پر ہی اصلی اور فرعی عداوت صوری اصلی اسطرح پر تھی کہ گھر مین
عبد المناف کے دو لڑکے جوڑوان پیدا ہوئے ایک کا نام ہاشم دوسرے کا امیہ
لھا گیا پیشانی دونون لڑکون کی باہم ملی تھی ہر چند کوشش کی جدا نہوئی آخر
چار ہو کر دونون کی زندگی سے ہاتھ دھو کر بیچون بیچ سے پیشانی دونون کی
اش دی یہ بات ایک عاقل عرب نے سنی کہا مناسب تھا کہ تلوار کے سوا اور کسی
سے دونون پیشانی جدا کر دیتے یہ بلا دائمی سر پر نہ لیتے اب ہمیشہ ان دونون کی
لادمین تلوار چلے گی تیغ عداوت انکے درمیان نیام مین دم بھر آرام نہ لیگی چنانچہ
شم اور امیہ سے تلوار چلی ہاشم نے امیہ کو زیر و زبر کیا مکے سے نکال دیا پھر ہاشم کے
ر بیٹا پیدا ہوا نام اونکا عبد المطلب کہا اور امیہ کے بیٹا پیدا ہوا نام اوسکا حرب
ن دونون کے درمیان بھی کیسی کیسی لڑائیان ہوئین پھر عبد المطلب کے لڑکا
دا نام اونکا ابو طالب پڑا اور حرب کے بھی بیٹا ہوا نام اوسکا ابو سفیان پڑا انکے
یان بھی بسبب قطع زمین کے عداوت تھی نوبت جنگ و تیغ کی پونہچی پھر ابو طالب
لے شاہزادہ پیدا ہوا نام پاک اونکا علی مرتضی پڑا اور ابو سفیان کے بیٹا ہوا
م اونکا معاویہ رکھا ان صاحبون کے درمیان مین بھی کیسی کچھ جنگ عظیم ہوئی
لھون آدمیون کی مفت جان گئی پھر حضرت امیر المومنین علی مرتضی کے گھر شاہزادے
یدا ہوئے نام پاک اونکے حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ رکھے اور معاویہ کے بیٹا
لف شقی پیدا ہوا نام اوسکا یزید پلید پڑا یزید مردود نے بھی بباعث اسی عداوت
وی اصلی کے حضرات حسنین کے ساتھ جو کرنا نہ تھا سو کیا خون ناحق سر پر لیا اور

Marfat.com

عداوت فرعی بھی اوس پلید کی جو شاخ اوسی عداوت اصلی کی تھی دو سبب تھے ایک
کہ شاہ کونین جناب حضرت امام حسینؑ نے نہ تو یزید کے باپ کی اتباع اور اطاعت
کی اور نہ بعد انتقال اونکے یزید پلید روسیاہ کی بیعت کی دوسرے یہ کہ ایک دن
معاویہؓ چشم پر آب ہوئے اراکین دولت نے عرض کی حضور ہر طرح سے فضل رب ہی
رہنیکا کیا سبب ہی کہا ہمارے یہی یزید ایک لڑکا ہی سو بھی نکاح نہین کرتا ہی اگر نکاح
کرتا تو شاید اوسکے اولاد ہوتی تو بقاء نسل ہوتی میری طبیعت شاد ہوتی لوگون نے
یہ بات یزید سے جاکر کہی اوسنے کہا مین نکاح کرونگا مگر جو ایسی عورت ملے کہ حسن و
جمال مین طاق ہو فضل و کمال مین شہرۂ آفاق ہو سبھون نے بالاتفاق کہا کہ عبداللہ
بن زبیر کی بی بی زینب نام حسن و صورت اور جمال سیرت مین عرب کے اندر مشہور
ہی نزدیک ہی نہین دور دور ہی یہ بات سنکر یزید پلید نے عبداللہ بن زبیر کو اپنے
باپ کی طرف سے فریب دیکر خط بھیجکر بلوایا جب عبداللہ بن زبیرؓ مع بارہ ہزار سوار
اپنے کے دمشق کے قریب آپہنچے یزید پلید بھی مع بارہ ہزار سوارون کے اونکی
استقبال کو گیا اور بڑی تعظیم توقیر سے اونکو اپنے گھر لایا دوسرے دن اپنے
باپ سے ملاقات کرائی معاویہؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ سے دیر تک ملاقات رہی ادھر
اودھر کی بات رہی تیسرے دن یزید نے تخلیہ مین عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا کہ میرے
والد نے اپنی بیٹی سے تمھارا نکاح کردینے کو تمھین بلایا ہی اور ہمکو طیاری اسباب
جہیز کے لیے حکم فرمایا ہی عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا آپ یہ کیا فرماتے ہین ایسی بات
زبان پر کیون لاتے ہین بھلا مین اس قابل ہون کہ خلیفہ کی بیٹی سے نکاح کرون
یزید نے کہا والد نے اپنی قوم مین پہلے تمکو سب سے بہترین چن لیا ہی تب یہ حکم دیا ہی
سلطنت مفت تمھارے ہاتھ آئی خدا نے اپنی قدرت دکھائی عبداللہ بن زبیرؓ نے
کہا یہان میرے پاس نہ اتنے روپے ہین کہ شادی کا سامان کرون اور نہ کوئی اسباب ہی

کہ اوسے گرو دھرون یزید نے دس ہزار دینار گن دیے کہ لیجیے شادی کا سامان کیجیے
پھر تاریخ نکاح کی مقرر کی آخر نکاح کی رات لوگ مجلس نکاح مین مجتمع ہوئے یزید خود
وکیل بنا ایجاب وقبول کے وقت محل کے اندر جاکر پھر آیا کہ میری بہن کہتی ہین کہ آج
سنا ہی کہ عبداللہ زبیر کے نکاح مین تو ایک بی بی ہی ہی مین اوسکی سوت نہ بنون گی
اگر عبداللہ اوسکو طلاق دے تو البتہ اوسے قبول کرونگی عبداللہ نے کہا مین
اوسے چھوڑ نہین سکتا رشتۂ محبت قدیمی کو توڑ نہین سکتا بلا سبب طلاق دے
نہین سکتا گناہ سر پر لے نہین سکتا حضار مجلس نے کہا عبداللہ تمھارا کیا حال ہی
کدھر خیال ہی اوس بی بی کو ابھی طلاق دو چھوڑو سلطنت مفت ہاتھ آتی ہی سونھ
نہ موڑو عبداللہ کو دنیا کی طمع نے گھیرا بی بی کو طلاق دیا ناحق اوس سے سونھ
پھر یزید نے دیکھا کہ عبداللہ میرے مکر کے جال مین پھنسا بہت خوش ہوا جیمین پھنسا
پھر کچھ بات بنا کر اندر محل کے جاکر بر محل پھر آیا اور کہا ای عبداللہ میری بہن تیرے
طلاق دینے کی خبر سنکر زار زار روتی ہی جی جان کھوتی ہی کہتی ہی کہ جب عبداللہ نے
ایسی عورت وفادار شیرین گفتار کو بطمع زر کے طلاق دیا اوس سے کنارہ کیا تو جب
یہ حال نہ رہیگا تو مجھے بھی چھوڑ دیگا رشتۂ محبت توڑ دیگا اگر پھر عبداللہ سے اپنے
نکاح کا نام سنونگی زہر کھاکے جان دونگی عبداللہ نے یہ امر یزید پلید سے سنا چھاتی
پیٹی سر دھنا حضار مجلس نے کہا عبداللہ کیا کرتے ہو چندے صبر کرو دل پر صبر کرو پھر
یزید پلید نے ابوموسیٰ اشعری کو اپنی طرف سے وکیل کیا مال کثیر دیا کہ جلدی قطع اد
کرے مدینے جاکر زینب سے میرا نکاح کرے ابوموسیٰ وہان سے چلے راہ مین
عبداللہ بن عمرؓ ملے پوچھا ابوموسیٰ کہان سے آتے ہو کہان جاتے ہو کہا دمشق
سے آتا ہون زینب بنت عقبہ کے پاس پیغام نکاح کا یزید کے لیے جاتا ہون عبداللہ بن عمر
نے کہا کہ اگر زینب یزید سے راضی نہو تو میرا پیغام بھی پونہچانا اسکے بعد جناب حضرت

Marfat.com

امام حسینؑ نے پوچھا ای ابو موسیٰ کہان چلے ہو اونھون نے سب حال کہہ سنایا آپ نے فرمایا اگر زینب ان دونون سے راضی نہو تو میری طرف سے بھی پیغام لو پھر ابو موسیٰ عرض ابو موسیٰ زینب کے پاس آئے اور پیغام تینون آدمیون کے علی الترتیب سنائے زینب نے کہا مین تجھی سے مشورہ لیتی ہون تجھی کو اسبات مین اختیار دیتی ہون اب تو جس سے کہے اوسی سے نکاح کرون ابو موسیٰ نے کہا اگر فقط دنیا کی طالب ہی یزید پر اکتفا کر پسند کر اور اگر حسن وجمال کی طرف راغب ہی تو ابن عمرؓ سے جی کو خرسند کر اور اگر کفایت ۱۲ حسن صورت اور جمال سیرت اور نجات آخرت اور حضرت فاطمہ زہرا کی بہو بنی چاہتی ہی تو غلامی حضرت امام حسینؑ کی پسند کر زینب نے کہا زر ومال کا اعتبار نہین جمال ظاہری پایدار نہین ایکدن دنیا کو وبال ہی اور جمال کو پیری سے زوال ہی خوشا نصیب زہے قسمت ہماری کہ حضرت امام حسینؑ نے اس لونڈی ناچیز کو یاد فرمایا خاطر غمگین کو شاد فرمایا وہ کون دن ہوگا کہ زینب رسول خدا کی بہو کہلائیگی فاطمہ زہرا کے ساتھ جگہ پائیگی غرض ابو موسیٰ نے وکالتاً ایجاب قبول کیا زینب کو حضرت امام حسینؑ کے حبالۂ نکاح مین دیا پھر یزید شقی نے جب یہ حال سنا غصے سے سر کو دھنا آتش غیرت وغضب سے جل بھنکر کباب ہوا بحر حیا مین ڈوبکر مضطر مثل ماہی بے آب ہوا کہا اتنے حیلے سے ہمنے زینب کو طلاق دلوایا اسقدر مکر درمیان لایا مگر امام حسینؑ نے اوس سے نکاح کرلیا جھٹ پٹ بیاہ کرلیا میری حرمت کا پاس نکیا مجھسے کچھ ہراس نکیا یزید پلید کو عداوت روحانی اور اصلی خاندانی تو تھی ہی یہ عداوت فرعی اوس عداوت اصلی کے ساتھ ملکر عداوت دوبالا ہوگئی کہا اب بلا قتل حسینؑ مجھے چین نہین دنیا مین یا تو یزید نہین یا حسن حسینؑ نہین شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام	علیؑ وفاطمہ حسنؑ وحسینؑ پر بھی مدام

Marfat.com

جناب فاطمہ سے دوڑ کر ناصر کر دو تمھارا لاڈلا پیارا حسن زہر پیتا ہے

سبب شہادت کا ریحان رسول دل وجان بتول شہنشاہ زین سیدنا حضرت امام حسن کی یہ ہوا کہ یزید پلید نے بوساطت مروان شیطان کی بدر سیانگی الیسونیہ نام لونڈی کے آپ کی زوجہ جعدہ بنت اشعث کو پیغام بھیجا کہ اگر تو جگر گوشۂ رسول نور چشم بتول شاہ زین حضرت امام حسن کو زہر قاتل پلا دے ہر جوانی اور حسن خداداد کو حسن کی خاک مین ملا دے یعنی اگر تو کسی حیلے سے اونکو زہر پلا کر شہید کرے تو مین تجھے اسقدر زر وجواہرات دون کہ تو عمر بھر خوشی کرے عید کرے جعدہ نے اس طمع پر راکب دوش نبی لخت جگر فاطمہ اور علی کو شہد مین ملا کر زہر دیا اور محبت اور صحبت دیرینہ پر کچھ خیال نکیا اوسیوقت سے آپ کے شکم مین درد ہوا رات بھر مارے درد شکم اور قی اور تڑپ کے بیتاب رہے شدت کرب اور قلق سے مثال ماہی بے آب رہے شکم مین بار بار ایسا درد ہوتا کہ چہرہ نورانی اوس زہر کے لعل گاہے سبز گاہے زرد ہوتا ایسا معلوم ہوتا کہ دل کو کوئی زور سے ملتا ہے کلیجے کو چٹکیون سے مسلتا ہے جی بار قی آتی تھی جان جاتی تھی صبح ہوتے روضۂ انور پر اپنے جد امجد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہو کر روئے اور دعا فرمائی فوراً شفاء کلی پائی مگر اوسدن سے لیکر برابر چالیس دن روز انتقال تک آپ بیمار رہے عوارض چند مین گرفتار رہے دوسری بار جعدہ نے بلحاظ اسکے کہ آپ کو پنڈ کھجورون سے بہت شوق تھا بہت ذوق تھا بہت شیرین شاداب پنڈ کھجورین منگوائین اور بعض کھجورون کو زہر مین لپیٹا اور بعض کو اوسیطرح رکھا اور زہر آلودہ پنڈ کھجور کی پہچان اپنے پہچاننے کو کچھ ٹھہرائی تھی جب آپ باہر سے تشریف لائے جعدہ نے بہت میٹھی زبان سے کہا سید حوالی مدینہ سے کچھ پنڈ کھجورین آئی ہین اگر کھانے کو جی چاہے

تو لاؤن آپ نے فرمایا اچھا لاؤ جعدہ نے طبق خرمائے تر لاکر کے آپ کے سامنے رکھا آپ نے فرمایا تم بھی کھاؤ تو کھاؤن کہا بہت خوب پس جعدہ نے ڈھیر کھجورین بلا زہر کی پہچان پہچان کر کھاتی تھی اور آپ بے تکلف دونون قسم کی کھجورین کھاتے تھے جب آپ نے سات کھجورین زہر آلودہ کھائین مزاج بگڑا بہت گھبرائے وہان سے اوٹھکر بھائی حضرت امام حسینؓ کے گھر تشریف لائے اور رات بھر بیقراری اور کرب سے تڑپا کیے علی الصباح پھر روضۂ اقدس پر جو دار الشفا اور دردمندونکا ہی اپنے کو پہنچایا اور زار زار رو کر فرمایا شعر

پادشاہا در گہت دار الشفا رحمت است	دردمندانیم اینجا بہر درمان آمدیم

اس بار بھی فوراً بفضل الٰہی و بہ برکت حضرت رسالت پناہی بالکل ازالۂ سم ہوا دفع درد و غم ہوا لیکن بسبب ان حرکات ناشایستۂ جعدہ کے مزاج شریف آپ کا اکثر ناساز رہتا تھا ہمیشہ رنج و غم دمساز رہتا تھا مگر اللہ رے تیرا حلم اللہ ری تیری بردباری جعدہ کے ہاتھ سے یہ سب صدمات سہتے تھے مگر بھائی یا اور کسی سے نہ کہتے تھے آخر آپ نے دیکھا کہ گھر کا یہی حال ہی کہ ہر دم رنج و ملال ہی تو تفریحاً چند روز کے واسطے شہر موصل کی جانب سفر کیا ابن عباسؓ اور چند خواص خدم کو ساتھ لیا اور زبان حال سے فرمایا رباعی

بس ناخوش و تیرہ روزگار می آرم	بس درہم و بستہ کار و بار می آرم
غرقہ شدہ ام میان گرداب بلا	با آنکہ من از جہان کنار می آرم

جب آپ موصل مین تشریف لائے وہان کے لوگ بڑی تعظیم اور توقیر کے ساتھ پیش آئے شہر دمشق مین ایک اندھا کور باطن دشمن اہلبیت رہتا تھا جب اوسنے حال آپ کے موصل مین آنے کا سنا پیچ و تاب کھایا حسد سے سر کو دھنا آخر سنان عصا پر اسپنے چند بار زہر پلایا اور بعزم قتل آپ کے دمشق سے موصل مین آیا اور جس مسجد مین آپ نماز پڑھنے آتے رہا کرتا تھا اور اپنا خلوص اپنی عقیدت آپ سے کہا کرتا تھا حدیثین آپ سے سن سنکر روتا

Marfat.com

[illegible] کون ایسا وقت پائین کہ یہ
[illegible] دن آپ دکان مسجد پر لوگون سے کچھ باتین
[illegible] شیطان آیا اور سر عصا پشت پائے اوس پر
[illegible] بلایا آپنے ایک آہ سرد کھینچی اور یہ فرماتے ہوئے بیہوش

[illegible]	بجرم عشق تو مارا اگر کشند چہ باک	هزار شکر کہ باری شہید عشق توام

[illegible] دیا اور ایسا زخم کاری ہوا کہ فوارہ خون کا سر زخم سے جاری ہوا
[illegible] اوس [illegible] کو پکڑا کہ [illegible] مگر اللہ غنی آپ نے بکمال حلم اپنے

[illegible]	بیکان بدار کہ آید ز دست دوست	ابر عاشقان سوختہ باران رحمت است

جیسا چشم ظاہر سے اندھا ہی ویسا ہی دیدہ باطن سے کور ہی اور قیامت کے دن بھی اندھا ہی
محشور ہوگا آخر اوس لوگون نے چھوڑ دیا وہ شیطان جلدی جلدی نظر سے غائب
ہوا آپ نے فرمایا کہ مینے چاہا تھا کہ دشمنون کے مکر سے کنارہ کش ہو کر یہان
چند روز آرام کرونگا آزار زخم و دفع آلام کرونگا مگر کیا کیجیے یہان بھی سوائے غم کی
کوئی راہ نہین بجز رنج کے مونس نہین غمگسار نہین پھر آپ اوسیطرح بیمار زار و نزار مدینہ
تشریف لائے پہلے روضۂ اندر سے ہو کر گھر آئے جعدہ چونکہ آپ کی دشمن جانی تھی
آپ کو اوس سے بدگمانی تھی چند بار آپ اوس سے دھوکا کھا چکے تھے زکا اوٹھا کر
[illegible] بھائی کے گھر آرام فرماتے اور اوسکے یہان کم آتے جاتے شعر

[illegible]	علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

[illegible] دغا سے پانچ بار آپ کو زہر [illegible]
[illegible] بار زید پلید نے عقد جواہرات بے بہا
[illegible] جعدہ کے پاس بھیجی کہ اب اپنا کام کرو زہر کے بعل
[illegible] کسی سے نہ ڈری نہ بات کسی کی سنی جس حیلے سے

Marfat.com

ہوتے تھے شہد یا سعری کے لئے [illegible]
موت کی چکھا دے غرض چھٹی [illegible]
صفر کو آپ نیند سے سوئے ہوئے تھے [illegible]
اور ماما مین بھی آپ کو کیسے بے چین کیے [illegible]
آپ کے ایک کوزہ پانی سے لبالب اور [illegible]
کپڑے پر مہر آپ کی چسپان کی ہوئی رکھا تھا جدہ [illegible]
فاطمہ زہرا کے ریزہ ہائے الماس وہ کو لینے پاس لیے ہوئے [illegible]
اوٹھی اور آپ کے سرہانے مثل بلائے ناگہانی [illegible]
سے اوٹھایا دیکھا کہ سر اوسکا مہین کپڑے سے بندھا ہے اور اوسکے اوپر مہر آپ کی
چسپان ہے فوراً اوسنے وہ زہر اوس کپڑے پر ڈال کے اونگلی سے ملا یا وہ سارا زہر کوزے
کے اندر پانی مین ملگیا پھر وہان سے اوٹھے پانوں [illegible]
دیر کے بعد آپ خواب سے چونک پڑے اور حضرت زینب [illegible]
یا اُختاہ بہن اوٹھو اسوقت مینے نانا جان [illegible]
ہی تھوڑا پانی لاؤ کہ وضو کرون اور حضرت زینب پانی کو لیگئین [illegible]
سے کوزہ اوٹھایا اوسیطرح مہر چسپان اور کپڑا بندھا پایا [illegible]
وہین رکھدیا [illegible] فرمایا آہ آہ یا اللہ [illegible]
کہ حلق سے ناف تک پھٹ گیا دل پارہ پارہ ہوا [illegible]
اوچھلنے لگے کلیجا تھام تھام [illegible]

آہ درد الودوارم چون نگریم زار زار [illegible] سمجھا کہ [illegible]
مگر صدمے ایسے حلق سے کہ لب تک [illegible]
امام حسین کو بلوایا جب حضرت امام حسین [illegible]

Marfat.com

[illegible] دونون ہاتھ بڑھائے پھر تو دونون بھائی گلے سے گلے ملکر اسقدر روئے
[illegible] کے رونے سے جن و بشر کیا دیوار و در روئے ایسے آہ کے نعرے فلک تک پہنچائے
[illegible] کرسی خضرا پر بیٹھ گئے پھر آپ نے فرمایا بیت

کانچہ دیدیم از جور و جفا ہا کس ندید
کانچہ خوردیم از زہر بلا ہا کس نخورد

ای برادر جاء الاجل وانقطع الامل اب مین
رخصت ہوتا ہون اب پھر قیامت مین ملاقات ہوگی جو ہونی ہی سو وہین بات ہوگی
اسوقت مینے اپنے نانا جان اور والدین علی مرتضی اور فاطمہ زہرا کو خواب مین دیکھا ہی
کہ خبر ہاتھ پکڑے ہوئے مجھے باغ جنت مین ٹہلاتے ہین حور و قصور دکھاتے ہین
میرے جی بہلاتے ہین اور نانا جان مجھسے فرماتے ہین کہ بیٹا حسن خوش ہو کہ دشمنون
کے ہاتھ سے تمنے نجات پائی شام فراق کٹی صبح وصال آئی اب قریب ہی کہ تم میرے
پاس آؤگے اور ہر طرح سے خلد برین مین میرے ساتھ آرام پاؤگے اسکے بعد مین
نیند سے چونک پڑا اور اس کوزے سے پانی پیا اوسکے پیتے ہی جگر ٹکڑے ٹکڑے
ہوا حضرت امام حسین نے کوزہ اوٹھا کر فرمایا کہ مین بھی دیکھون دیکھون کیسا پانی ہی
حضرت امام حسنؑ نے فوراً بھائی کے ہاتھ سے کوزہ چھین لیا اور زمین پر ٹپکدیا
جسمین پانی گرا وہ زمین فوراً اوبل آئی اور پارہ پارہ ہوگئی سب لوگون نے یقین جانا
کہ جب زہر کا یہ حال ہی تو انکی بار حضرت کا بچنا محال ہی پھر حضرت امام حسینؑ نے رو کر فرمایا

بیت چون بیتو خواست بود مرا عمر کاشکی
ہرگز نبودمے وزمادر نہ زادمے

بتول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ہم

روایت ہی کہ اسکے بعد شاہزادے کے شکم مین درد اوٹھا مارے درد کے زمین
پر لوٹنے ادھر سے ادھر جاتے اور ادھر سے ادھر آتے پھر بعد طلوع آفتاب کے
دھری طاری ہوئی اسہال کبدی شروع ہوا قے جاری ہوئی جگر اور انتڑیان
ٹکڑے ہوکر دستون مین نکلتی تھین جگر کے پارے آگ کے انگارے تھے

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گر بقدر سوزش من چشم من بگریستی
مرغ زاری کردمی و بر آب زن بگریستی

روایت ہے کہ جب کچھ دن چڑھا رنگ خسارہ گلگون اور بدن نازک بے رنگ ہو گیا یہ حال آپکا دیکھکر گھر مین جو کوئی تھا رونے لگا جب سب کے نیچے رونے کی آواز سے مرغ فوق ہوئے تب آپنے گھر والون سے پوچھا کہ اب حالت میری بہت ہی بگڑ گئی ہے چہرہ کا کیا رنگ ہے اہلبیت نے رو کر عرض کیا کہ رنگ کا پتا نہا ہو گیا تب آپنے حضرت امام حسین کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ظہور ہوا اب میرا سینہ رنج والم دور ہوا [illegible] کھڑی ہے حسین دو ایک گھڑی کا مہمان ہے [illegible] پر سونھ رکھکر اتنا روئے کہ بیہوش ہو گئے [illegible] حضرت وہ حدیث معراج کیا بیان فرمایا کہ [illegible] مجھسے ارشاد فرمایا تھا کہ معراج کی رات جب جبرئیل [illegible] ملاحظہ درجات امتون کے [illegible]

Marfat.com

[illegible] سبز کا وسلہ یاقوت سرخ کا [illegible]
[illegible] کے واسطے تیار ہوگئے ہیں رضوان نے کہا
[illegible] حضرت امام حسین کے واسطے تب مینے کہا دونون عمل
[illegible] رضوان نے شرم سے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا
[illegible] یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضوان کا جی کہتے ہوئے شرماتا ہے
[illegible] ہوا جاتا ہے سبز عمل آپ کے ریحان حسن کا ہے کہ آپ کے بعد کوئی سنگدل
[illegible] اوسکی تاثیر سے آخر وقت رنگ اونکے چہرے کا سبز ہو جائیگا اور سرخ
[illegible] عمل امام حسین کا ہے کہ آپ کے بعد لوگ اونکو شہید کرکے رخسارہ گلگون کو
[illegible] سے لال کرینگے اور گھوڑون کی ٹاپون سے اونکی نعش کو پامال کرینگے
[illegible] حضرت امام حسن بھائی سے لپٹ کر زار زار روئے حتی کہ دونون بھائیونکی
نعرہ جانکاہ سے جن و بشر در و دیوار روئے

غزل

نہ بخت ریزۂ الماس سودہ در قد حسن
کہ زہر گشت ازان آب خوشگوار حسن

دراندرون صدف ہلنا دیارہ شد جگرش
ہمہ ز راہ گلو ریخت در کنار حسن

بنگ گونۂ الماس شد ز مرد خام
سفرح لب یاقوت آبدار حسن

بگلبوخت شفق را چو لالہ زاتش دل
ز حسرت جگر خستہ رفگار حسن

بعض کنار تریاک بود شد پر زہر
فغان ز تلخی شہد شکر نثار حسن

بخار خون بچکاند ز چشم اگر بیند
جراحت جگر و چشم اشکبار حسن

[illegible] از خزان کشتم
بریخت لالہ و نسرین ز نو بہار حسن

[illegible] بغداد درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ہم

[illegible] انتقال کے وقت حضرت امام حسین نے آپ سے پوچھا کہ بھائی
[illegible] زبان در آنکھ کھولیے کچھ منہ سے بولیے کس شفقی

Marfat.com

[illegible] نے آپکو زہر دیا کس [illegible]
[illegible] نام و نشان اوسکا جانتے ہین فرمایا [illegible]
مگر سچ تو کہو کیا اوس سے میرے خون کا بدلا لینے [illegible]
جی ہان اگر خدا نخواستہ آپ انتقال کر جائینگے تو اوسکو [illegible]
فرمایا بھائی حسن کا سینہ تو قاتل کے کہنے سے صاف ہی [illegible]
سوئے خاندان نبوت کے خلاف ہی [illegible] تو یہ حال ہی [illegible]
دن اگر حق تعالی مجھے بہشت مین جانے کا حکم کریگا تو حسن جب تک اپنے قاتل کو
نہ بخشوائیگا بہشت مین قدم نہ دھرے گا **نظم**

در قیامت ہم شوم مسازا و	گفتم نگذشت تا بگذارم
بانگے ہر لحظہ مرا	ہستم خواہد بجنت آرد بیش

بھائی چھہ بار مجھے قاتل نے زہر پلایا لیکن ہمنے جان دے دی پر لب نہ ہلایا جگر
ٹکڑے ٹکڑے ہوا کیسے کیسے صدمات سہے مگر زبان نہ ہلائی جی ہی مین مسوس
مسوس کر رہے **نظم**

مرگ ما را زندگی دیگر ست	زہر مرگ از شہد شیرین تر ست
مرگ ساز و مغز را صافی نمود	تار ساند و ست را زو یک دست

بھائی اگر درحقیقت میرا
قاتل وہی ہی جسپر میرا گمان ہی خیال ہی تو بڑا سخت بدلا لینے والا خداوند ذوالجلال ہی
اور اگر میرا قاتل وہ نہین ہی جسپر میرا گمان ہی تو تم یہ خیال جانے دو [illegible]
کہ ایک بیگناہ کو تم میرے واسطے قتل کرو **شعر**

بر بھی ایذا ستمگر کے روا دارین	واہ کیا علم ہوا [illegible]

روایت ہی کہ آخر وقت آپ نے حضرت [illegible]
مین بلوا کر فرمایا ای بانوے ناسازگار ای دشمن خونخوار [illegible]
بلایا لیے دین و دنیا دونون کو خاک مین ملایا [illegible]
خدا و رسول سے نہ شرمائی مفت مجھے تو نے گلا گھلا کے [illegible]
میرے چاک کیا **قطعہ**

ای یار کسی بی سببی بار کشد	[illegible]

Marfat.com

[illegible] دیکھ یہ میرے جگر کے پارے
[illegible] ہین کچھ تیرے دل پر اثر ہی کچھ تجھے میری خبر ہی زہر
[illegible] وقت کچھ تجھے میرا قلق تھا کچھ میرا ہی حق تھا شعر پالنے کے جو گنہگار تھے ہم
[illegible] تیرے جور و ایذا کو ہم سہہ گئے بھائی اور فرزندون سے
[illegible] کہا زہر کھونٹ کر رہ گئے شعر اٹھتے ہم و غم جور تو در سینہ نہفتیم
ما ہیچ کسی حال دل خویش نگفتیم
[illegible] بی بیان شوہر عکسا پر مرتی ہین آرے تو نے کہین سنا ایسا بھی
کرتی ہین مگر تو نے مجھے بیفائدہ زہر دیا ناحق میرا خون سر پر لیا دین تو کھو چکی دنیا
بھی کھوئیگی ہے لیے عمر بھر روئیگی شعر ہان تو پورا ہوا آج حوصلہ تیرا خدا سے حشر مین ہوگا یہ فیصلہ تیرا
[illegible] جاسوس دیا تھا تو نے زہر دیا ہرگز تیرے وہ مدعا نہ بر آئینگے میری وفاداری یاد
کر کر کے پچھتائیگی شعر کون دکھائیگا ترا جور و جفا بعد میری یاد آئیگی تجھے میری وفا میری بعد
روایت عمیر بن اسحاق کہتے ہین کہ مین اوسوقت حضرت امام حسن کی خدمت مین
حاضر ہوا آپ نے فرمایا عمیر جو کچھ مجھسے پوچھنا ہو پوچھ لو شعر اے ہم نفسی اب نہ لگے
حضرت مل شاید اجل آنے لگے مینے عرض کی حضرت اسوقت آپکو ایسی تکلیف ہے مین
کچھ پوچھ نہین سکتا کچھ افاقہ ہوگا تو پوچھونگا پھر آپ گھر مین تشریف لے گئے اور پھر
آکر فرمایا عمیر کچھ پوچھنا ہی تو پوچھ لو اور نہین تو پھر سوال کی تمھین فرصت کہان
اور جواب کی تمھے طاقت کہان پھر فرمایا کہ جب ہم پاخانے جاتے ہین تو کلیجے کے ٹکڑے
ٹوٹ ٹوٹ کر دستون مین آتے ہین اور مجھے کئی بار زہر دیا مگر ایسا تیر جگر سوز خون ریز
کبھی نہ دیا پھر مین دوسری بار آپ کی خدمت مین گیا آپ کا دم ٹوٹتا تھا اور حضرت امام
حسین سرہانے آپ کے بیٹھے تھے اور پوچھتے تھے بھائی کس نے آپ کو زہر دیا
آپ نے فرمایا شعر اجل آ لگی ہوئی ہے مجھے وقت دم شماری کیا حال پوچھتے ہو بھائی بھلا ہمارا
[illegible] ارشاد فرمایا کہ جو ہی جسپر گمان ہی تو بڑا منتقم حقیقی وہی خالق

[illegible]

[illegible] ہی اور [illegible]

بے جرم سزا پاوے [illegible]

[illegible]

رسول پاک کے بھیجے ہوئے [illegible]

روایت ہی کہ وفات کے وقت [illegible]

اور اطاعت اور پاسداری اور [illegible] اہلبیت [illegible]

شفقت والفت مری جتنی ہی اہلبیت پر [illegible]

گرد غم آنے نہ دیجیو گرد انکے تم کبھی

شفقت واخلاق جدکی دیجیو اب داد تم [illegible]

اور میرے یتیمان نازک مزاج کو کوئی ستاوے نہیں دل انکا دکھاوے نہیں

جدہ بانو کو کوئی ایذا دے اوسپر کوئی ستم نکرے اور [illegible]

نہیں غمخوار نہیں تجزیج وغم یار نہیں وزرات روضہ اور [illegible]

کہیں ایذا دین صبر کرنا سبکو سہنا لطف [illegible]

ہاتھ ہی اس صبر سوزی کو تم [illegible] روضہ جدی لسلی [illegible]

واللہ میں نہیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالی ہم لوگوں میں [illegible]

فریب کھانا سفہا سے کوفہ سے [illegible]

پھنسائیں پھر بھائی بچاؤ گے اور بھائی [illegible]

ضبط گریہ نہو سکا رو کر [illegible]

بازو توڑ کر مجھے سونپ [illegible]

تنگی کا سہارا نہیں اس [illegible]

[illegible]

پھر حضرت امام حسینؑ نے فرمایا بھائی صاحب آپ حسینؑ کا سلام میرے نانا جان کو پہنچانا اور بابا جان اور نانی اور ماں کو حال میری بیکسی کا سنانا اور کہنا کہ اب زیادہ حال دل کہا نہین جاتا درد تنہائی کا سہا نہین جاتا آپ سب لوگ دعا فرمائین کہ ہم بھی وہین پر آئین وہان آئینگے تو سارا غم کہہ سنائینگے **شعر** وصل مین کہہ کہہ کے اپنا حال دل
روئینگے اور سب کو رلوائینگے ہم

روایت ہے کہ اوسوقت آپ نے فرمایا کہ مینے جناب حضرت عائشہؓ سے زمین مانگی تھی کہ جب مین مرون تو اپنے گھر مین مجھے تھوڑی جگہہ دینا تاکہ مین زیر قدم اپنے نانا جان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن ہوؤن اونھون نے قبول کیا تھا سو تم لوگ میری وفات کے بعد میرا جنازہ روضۂ انور کے پاس لیجانا اور میرا سلام پہنچانا اور پھر حضرت عائشہؓ سے حکم لیجیو اگر پھر حکم دین تو وہان مجھے دفن کیجیو اور مین گمان کرتا ہون کہ بنی امیہ کے لوگ روکین گے پھر اگر روکین تو اونسے رد و بدل نکرنا اور اپنی بات پر اڑنا نہین مجھے جنۃ البقیع مین دفن کر دینا کسی سے لڑنا نہین

رسول پاک پہ بھیج الٰہی درود و سلام
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی سلام

روایت ہے کہ جب جمعے کا دن گذرا اور سبت و ہشتم صفر کی شب کالی بلا آئی فلک امامت پر ہر طرف سے گھٹا غم کی چھائی دو پہر رات گذرے آپ کا دم ڈھلنے لگا کرب بڑھنے لگا اہلبیتؑ نے مثل ہالے کے اوس ماہ پارے چرخ حسنؑ کے تارے زہراؑ کے دلارے کو گھیر لیا آپ ہو محو جمال پروردگار ہوئے اور سب سے رخصت دم لب پر شکر باری اور زبان سے کلمہ جاری تھا آخر کلمہ پڑھتے پڑھتے انتقال کر گئے

نظم

اہلبیتؑ کے دلونپر کوہ غم دھر گئے
یعنی کہ نور دیدۂ زہراؑ حسنؑ برفت
وز بحر روشن آب رخ نسترن برفت

واحسرتا کہ سرور دان از چمن برفت
از شوق گیسوئش جگر نافہ گشت خون
یعقوب وار دیدۂ نرگس سفید شد

Marfat.com

کز مصر ناز یوسف گل پیرہن برفت

روایت ہی کہ چند روز قبل وفات کے جناب امام عالی مقام نے خواب دیکھا تھا کہ گویا آپ کی دونون آنکھون کے بیچ مین سورۂ قل ہو اللہ مسطور ہی اہلبیت نے خوش ہو کر یہ خواب سعید بن مسیب سے کہا اونھون نے کہا آہ آہ یہ خواب نہین نشان حادثہ عجیب ہی عمر آپ کی آخر ہوئی اجل آپ کی قریب ہی اور ویسا ہی ہوا کہ کئی دن کے بعد آپ نے انتقال فرمایا اور پندرھوین تاریخ رمضان شریف کی سن تین ہجری مین آپ پیدا ہوئے تھے اور بقول مشہور اٹھائیسوین صفر شنبہ وبقول مختار غرہ یا پانچوین تاریخ ماہ ربیع الاول سن اونچاس ہجری مین آپ نے قضا کی اور سن آپکا اوسوقت ساڑھے پینتالیس برس کا تھا کچھ دن کم اوسمین سے سات برس آپ نے جد امجد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آغوش ناز ونعمت مین پرورش پائی اور تیس برس تک ظل حمایت و شفقت مین اپنے پدر بزرگوار شیر خدا کے رہے اور آٹھ برس کئی مہینے فقط حفظ وحمایت مین اپنے خداوند تعالی کے زندگی بسر کی شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام

علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ پر بھی ام

روایت ہی کہ بعد وفات کے حضرت امام حسینؑ اور محمد بن حنفیہ اور عباس بن علی نے آپ کو غسل دیا اور سعید بن العاص حاکم مدینے نے باجازت حضرت امام حسینؑ کی آپ کی نماز پڑھائی اسکے بعد موافق وصیت کے امام حسینؑ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے جاکر مقبرۂ نبوی مین دفن کرنیکے لیے جگہ مانگی اونھون نے فرمایا نعم حبًّا وکرامۃً ہان اچھا یہ تھوڑی جگہ روضۂ نبوی مین مینے اپنے لیے رکھی تھی مگر کیا کیجیے قسمت مین یون لکھا تھا کہ ایکدن ایسے آئینگے کہ حسن ماہ پارے حضرت کی آنکھون کے تارے علی وفاطمہ کے پیارے اس برج خاکی مین آرام فرمائینگے پھر یہ خبر مروان شیطان کو پونہچی اوسنے کہا لوگ ہر چند زور پونہچائینگے مگر امام حسن

Marfat.com

وہان ہرگز دفن نہ ہونے پائینگے حضرت عثمان کو وہان دفن نہونے دیا حسنؑ بن علیؑ کو
دفن کیا چاہتے ہین یہ خبر جناب امام حسینؑ نے سنی پھر مع ہمراہیون کے مسلح ہوئے
اور مروان نے بھی ہتھیار سنبھالے حضرت ابوہریرہ نے یہ حال سُنا مارے درد وغم کے
سر کو دُھنا اور کہا اعدا مانع ہوتے ہین اسکا کیا سبب ہی اللہ اللہ کیا ظلم ہی کیسا غضب
ہی امام حسنؑ تو بیٹے رسول اللہ کے ہین سو بیٹا باپ کے پاس دفن نہونے پائے پھر وہ
حضرت امام حسینؑ کے پاس آئے اور کہا کہ امام حسنؑ کو آپ جہان مدفون کرینگے وہین
نزول رحمت الٰہی ہوگا قرب حضرت رسالت پناہی ہوگا مصرعہ قرب جائی چو لود بعد مکانی سہل است

اور بھائی آپ کے یہ بھی تو وصیت فرما گئے ہین کہ اگر لڑائی جھگڑیکا کھٹکا ہو تو مجھے
جنۃ البقیع مین دفن کر دینا لڑائی جھگڑا سر پر نہ لینا پھر حضرت امام حسینؑ نے جنازے کو
روضۂ انور سے اوٹھایا خوب روئے اور لوگونکو رولایا اور جنۃ البقیع کے اندر لاکر حضرت
عباس عم نبیؐ کے قبے مین قبر فاطمہ بنت اسد اونکی دادی کے پہلو مین اوس آفتاب امامت
کو برج خاکی مین سلایا پھر اسقدر روئے کہ حضار اور ملاء اعلی کو رولایا **نظم**

ای آفتاب من کہ شدی غائب از نظر	ای نور چشم عالم و چشم و چراغ دل
آیا شب فراق ترا کی بود سحر	سوم چو شمع در غم و دردم رود بسر
بکشای چشم رحمت و بر حال من نگر	نالم چو نی ز غصہ بادم بود بدست

روایت ہی کہ جب حضرت امام حسنؑ کا جنازہ نکلا مروان شیطان جنازے کو دیکھکر رونے
لگا امام حسینؑ نے فرمایا اب تو ان پر روتا ہی آب دیدہ ہوتا ہی اور زندگی مین کیا کیا کڑوے
گھونٹ نہین پلاتا تھا تو سب کچھ کہتا تھا مگر میرے بھائی لب تک نہ ہلاتا تھا تب مروان
شیطان نے پہاڑ کی جانب اشارہ کرکے کہا کہ مین وہ باتین ایسے شخص کے ساتھ کرتا
تھا جو اس پہاڑ سے بھی زیادہ باوقار و حلیم تھا تمامی خلق اللہ پر باپ سے بھی زیادہ رحیم تھا

شعر رسول پاک پہ بھیجو خدا درود و سلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

سنو احوال جعدہ کا کہ بعد از رحلت حضرت ؛ فلک کیا کیا مزہ اس زہر کا اوسکو چکھاتا ہی

روایت ہی کہ بعد وفات آپ کے جعدہ نے یزید کو کہلا بھیجا کہ موافق مرضی تمہارے
امام حسنؑ کو بڑے بڑے حیلے سے زہر پلایا تمہارے حکم کے موافق اپنا دین خاک میں ملا
اب امام نے وفات پائی تمہارے جی کو ٹھنڈک آئی لیجیے اب ایفائے وعدہ کیجیے زہر
جواہر جو کہا ہی سو دیجیے یزید نے لکھ بھیجا کہ تو میرے مکر کی باتوں پر پھول گئی حق محبت
امام کو مطلقاً بھول گئی اری کم بخت زنان وفادار ایسے ایسے شوہر کان علم کے گوہر بحر
حلم کے جوہر کی بازئی محبت میں تو جی جان بلکہ ہر دو جہان ہارتی ہین اری کمین تو نے
سنا کہ عورتین اپنے شوہرونکو زہر دیتی ہین ناحق مارتی ہین مین تو تجھے آگ مین جلا دیتا
اس خون ناحق کا قصاص لیتا مگر خیر اتنا بس ہی کہ میرا کام ہوا اور دونون جہان مین تیرا
نام ہوا دشمنون کے دل شاد ہوئے اور تیری دین و دنیا دونون برباد ہوئی بیت

ہر کہ دین را بھر دنیاے دنی برباد داد | بی شکے محروم ماند از دولت دنیا و دین

اور روضۃ الشہدا مین ہی کہ بعد مدفون ہونے امام عالی مقام کے مروان شیطان نے جعدہ
سے کہلا بھیجا کہ بھاگ اب کیا بیٹھی ہی امام حسین تیرے قتل کی فکر مین ہین ہر دم اسی خیال
اسی ذکر مین ہین آخر مروان نے جعدہ کو بحفاظت دو غلام اور تین لونڈیون کے شام
شام کو روانہ کیا اور خط لکھا کہ اس عورت کو مکان محفوظ مین چھپانا ضرور ہی اگر اخفا
اس راز کا منظور ہی کیونکہ اگر یہ اس قصے کو اظہار کریگی تو بڑے بڑے فتنہ خفتہ کو بیدار
کریگی جعدہ منزل بہ منزل تیز تیز جاتی تھی خوشی کے دم مین پھولی نہ سماتی تھی جب صبح
کو شام مین مع خط مروان کے پہنچی وہان خبر انتقال کی شاہزادے کی پہونچ چکی تھی
دیکھا جو ہی سو سیاہ پوش ہی ہر کس غم امام مین مدہوش ہی دکانین بند ہین شہر سنسان ہی
لبون پر آہ ہی چھوٹا بڑا سب بیجان ہی غرض والی شام نے مع جمیع اعیان اور ارکان دولت کے
تین روز تک غم لغربت سے امام عالی مقام کے سر نہ اوٹھایا تیسرے روز جعدہ کو بلایا جعدہ
نے سامنے جا کر کہا کہ کس کس حیلے سے مینے امام کو زہر دیا فقط واسطے خوشی آپ کی اور

Marfat.com

وشنودی یزید کی یہ خون اپنے سر پر لیا صحبتہاے دیرینہ کا امام کی کچھ پاس نکیا خدا رسول
سے ذرا ہراس نہ کیا خدا اور رسول کو بیزار کیا عذاب دوزخ اختیار کیا والی شام نے کہا
خدا کی تجھپر مار پڑے لعنت پڑے غضب پڑے پھٹکار پڑے ارے تو یزید کی باتون پر
بھول گئی اللہ رسول کو بھول گئی حق تعالی سے شرمائی نہین حقوق صحبت دیرینہ کو
اونکی یاد لائی نہین ہی ہی تو نے ایسا ستم کیا اونکی زلفون مشکبار اور رخسار پر انوار پر کچھ
بھی رحم کیا ارے تو نے اپنے ایسے شوہر اور جگر گوشہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ساتھ تو ایسا معاملہ کیا خدا جانے اغیار کے ساتھ کیا کیا کریگی تیری اصل بدہی خطائی
کسیکے ساتھ وفا نہ کریگی جعدہ ان باتون سے بہت شرمائی اپنی حرکت ناشایستہ سے
پچھتائی نرمی پیار محبت اور غمگساری خلق اور کرم اور بردباری کو امام کی یاد کرکر کے
زار زار رونے لگی جی جان کھونے لگی والی شام نے کہا اب تو دوزخ مین جا چکی خدا کو
کوستا چکی اب ای سنگدل جتنا جی چاہے روتی رہ کہ روتے روتے آنکھین تیری اندھی
ہوجائین پھر آجائین پھر تو وہ کم بخت تین دن رات برابر بے آب دانہ رویا کی خون دل سے
دھبکی کالکھ دھویا کی کہتی تھی آہ دین بھی برباد ہوا دنیا سے بھی دل نہین شاد ہوا
بددعا سے امام کی دین بھی گیا دنیا بھی گئی مصداق خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ہوئی رباعی

درحسرت عیش وکامرانی	دادیم بباد زندگانی	جان رفت ونشد میسرم ہیچ
نی خضر ونہ عمر جاودانی		

تین دن کے بعد یہ حکم ہوا کہ اس بدبخت کو گھوڑے کی
دم مین باندھ کر گھوڑیکو خوب تیز دوڑاؤ اور اسیطرح جزیرۂ فیل مین اسے لیجاؤ پھر ہاتھ
پانون اسکے باندھ کر وہان چھوڑ دو کہ ہاتھی یا اور کوئی درندہ اسے چیر پھاڑ کر کھا جائے
یہ تھی حرکت بد کی سزا پائے لوگ اسیطرح اوسے لے چلے جب وہ جزیرہ کوس بھر رہگیا
ایک طوفان عظیم الشان غیب سے نمود ہوا اور اوسکو اوس ٹاپو مین اوڑا لے گیا
پھر کسیکو اوسکا کچھ پتا نہ ملا شعر

Marfat.com

دنیا کے لیے جو دین کو کھووے	سود و نون جہان کو ڈبووے
رسول پاک پہ بھیج انجداد درود و سلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

یزید نا خلف شبیر سے بیعت کا طالب ہے ۔ یہ کیا اولٹا زمانہ ہے کہ اب سننے مین آتا ہے

روایت ہے کہ سن ساٹھ ہجری مین آٹھ دن جب کے باقی تھے کہ شہر دمشق مین معاویہ بن ابی سفیان نے قضا کی یزید سیاہ رو شیطان خو اپنے باپ کی جگہ تخت سلطنت پر جا بیٹھا اور تمام ممالک اسلام پر مسلط ہوا خیر خواہون نے اوس پلید کے یہ بات کہی کہ اگر تمہارے سلطنت منظور ہے تو فی الفور سب خاص و عام خصوصاً امام حسینؑ اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر سے بیعت اپنی لینی ضرور ہے یزید شقی نے کہا کہ یہ تو مدت سے مین چاہتا ہی تھا پھر اوس شقی نے تمام ممالک محروسہ مین بنام عمال اور حکام ہر شہرون کے نامے لکھے کہ معاویہ نے قضا کی اور بادشاہت مجھے ملی سو تمامی رعایا ملک کی ہماری بیعت کرین اسمین ہرگز نہ حیلہ کرین نہ حجت کرین اور ولید بن عقبہ حاکم مدینے کو فرمان لکھا کہ معاویہ نے وفات پائی اور سلطنت میرے ہاتھ آئی سو تمکو بتاکید شدید لکھا جاتا ہے کہ اس فرمان کے دیکھتے ہی سب خاص و عام اور عمائد مدینے سے میری بیعت لو ایک دم کی تاخیر نہ کرو اور ایک دوسرا نامہ ولید بن عقبہ کو لکھا کہ امام حسینؑ اور عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابی بکر اور عبداللہ بن زبیر سے بہت ہی جلد میری بیعت لے جسطرح ہو سکے اسمین کوشش کرے جب یہ نامہ ولید کے پاس آیا جناب حضرت امام حسینؑ کو اوسنے دار الحکومت مین بلایا آپ نے تیس جوان جانباز ہتھیار بند اپنے غلامان اور احباب سے اپنے ہمراہ لیے اور عصائے نبوی زیب دست حق پرست کیے اور ولید کے پاس چلے اور جوانون کو دار الحکومت کے پھاٹک پہ کھڑا کیا اور تاکید فرمائی کہ مستعد کھڑے رہو یہان سے ٹلو نہین اڑے رہو جب

Marfat.com

میری آواز کچھ بلند پاؤ تو فوراً بے دھڑک کچہری مین گھس آؤ اور جب تک کوئی میرے مارنیکا
ارادہ نکرے کچھ بولنا نہین پہلے تم ہتھیار کھولنا نہین پھر آپ تنہا ولید کے پاس
تشریف لائے ولید نے بڑی تعظیم و تکریم سے آپ کو بٹھایا اور حال وفات معاویہ بن
سفیان اور بیعت طلب کرنیکا یزید کی سنایا آپ نے فرمایا ہم خود غم مادر اور پدر اور
برادر سے بے موت کے مر رہے ہین کسیطرح زندگی کے دن بھر رہے ہین گویا بظاہر
جیتے ہین مگر خون جگر پیتے ہین دل مردہ ہی تپ غم سے طبیعت نہایت افسردہ ہی شعر

آچکی ہی سر گرداب فنا کشتی عمر | ہر نفس باد مخالف کا ہی جھونکا ہمکو | سیر استانا مناسب نہین غمزدوں کا

دل دکھانا مناسب نہین بہرحال ہم اکیلے جب چاپ بیعت نہین کر سکتے یزید بدعتی شارب
خمر کے زیر حکم گردن نہین دھر سکتے کل سب اہل اسلام مین خبر وفات معاویہ کی مشتہر کیجاوے
اور سارے اہل مدینہ کو طلب بیعت یزید کی خبر دیجاوے جو سب مسلمانونکی رائے ہوگی
اوس سے مجھے گریز نہین کسیطرح ستیز نہین ولید نے کہا آپ کا فرمانا بہت بجا ہی
یہی مناسب ہی یہی زیبا ہی اچھا آج آپ دولتخانے کو تشریف لیجائین اور کل اسیطرح
یہانتک قدم رنجہ فرمائین مروان شیطان افسر خاندان نے ولید سے کہا کہ اگر اسوقت امام حسینؑ یہانسے
پھر جائینگے تو پھر کبھی تمہارے ہاتھ نہ آئینگے جب تک بیعت نکرین انکو قید رکھو چھوڑو نہین میری بات
مونھ موڑو نہین اور اگر بیعت نکرین تو سر انکا اتار لو ابھی انکو مار لو آپنے مروان کی جانب بچشم غضب
دیکھکر فرمایا یہ کسکا کلیجا کسکا بھیجا ہی کہ ایسا ارادہ دل مین لائے میری جانب نظر اوٹھا
جو میرے قتل کا عزم کریگا قبل میرے وہ خود مرے گا اوسی کے خون سے زمین کو لالہ
گوں کردونگا گلستان حیات کو اوسکی صرصر ممات سے پایمال کردونگا اے مروان
کیا تیری قوت کیا تیری مجال ہی مدینے مین میرا قتل ہونا محال ہی تو کیا کوئی متنفس
یہان پر میرا کچھ کر نہین سکتا سوائے کربلا کے مین اور جگہ شہید ہو نہین سکتا مر نہین
سکتا جب کچھ آواز آپ کی بلند ہوئی جوانان مسلح نے چاہا کہ اندر گھس پڑین اعدا سے

Marfat.com

جی کھول کر لڑین آپ وہانسے اوٹھے اور غلامان مسلح کو لیے گھر تشریف لائے پھر ولید نے مروان سے کہا وَیحَکَ یَا مَرْوَانَ واے بر تو تھوک تجھپر تو مجھے قتل کو امام حسینؑ کے فرماتا تھا کچھ خدا سے نہین شرماتا تھا واللہ ثم باللہ اگر ساری دنیا مجھے دیوین تب بھی خون ناحق امام حسینؑ ہم اپنے سر پر نہ لیوین مجھے ایکدن خدا کے پاس جانا ہی پیغمبر خدا کو منھ دکھانا ہی نظم

بس کو دل کسیکہ کند قصد دوری	ز زجر کشندۂ فرزند مصطفےٰ
گو نور چشم سید اولاد آدم ست	بی شبہہ لائق درکات جہنم ست

ولید نے یہ حال یزید کے پاس لکھا فوراً ولید کے نام بتاکید تمام جواب آیا کہ اگر امام حسینؑ بیعت نہ کرین تو اونکا سر کاٹ کے جلد یہان روانہ کرے کچھ ڈرے نہین کار مردانہ کرے اسکی عوض تیرے درجے بلند کرونگا جو ہین اس سے دوچند کرونگا ولید نے یہ نامہ پڑھکے کہا لاحول ولاقوۃ اگر یزید مجھے ساری دنیا دیدے یا میرا سارا خان ومان لوٹ لیوے تب بھی قتل مین فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مین ہرگز سعی نہین کرونگا اس راہ جہنم مین قدم نہین دھرونگا مجھے یزید کا ڈر خاک نہین واہ کچھ مجھپر ستم کرے مجھے باک نہین

شعر رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ بھی ہم

روایت ہی کہ جب چند نامے متواتر اس مضمون کے ولید کے پاس آئے یہ سب نامے ولید نے چپکے حضرت امام حسینؑ کے پاس بھجوائے کہ ای شاہزادے اب اسی مضمون کے نامے متواتر آپ کے قتل کے واسطے چلے آتے ہین گو ہم اسے کچھ بھی خیال مین نہین لاتے ہین اعدا کو ہر طرح کا زور ہی انھین کا ہر طرف سے شور ہی میرے خیال مین کوئی بات آتی نہین حیران ہون کوئی مصلحت جی مین سماتی نہین آپ اس نامے کو دیکھکر شب کے وقت روضۂ انور پر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آئے اور سلام بجا لائے اور قبر مبارک لپٹ کر اسقدر روئے کہ دیوار و در روئے زور و کے فرماتے تھے نانا جان حسینؑ آپ پر قربان یہ وہی حسینؑ آپکا نواسا ہی زینبؑ بے رحم اسکے خون کا پیاسا ہی

یہ وہی حسین آپ کے دوش کا کعبہ ہی کتاب ہر کس ہوا کس اسکے خون کا طالب ہی دشمنون کو کچھ
آپ کے اہلبیت کا پاس نہین خدا سے کچھ خوف نہین ہراس نہین خون جگر پی پی کر کہانتک
رہون جور اعدا کتنا سہون آپنے مجھے تنہا چھوڑا میری غمخواری سے مونھ موڑا مان
مہربان نہین کہ اونسے درد دل کہین بابا جان نہین جنکے زیر سایۂ عاطفت رہین نظم

یہ سوز آہ نے کیسی لگا دی آگ ای نانا
جلا جاتا ہی دل ہی پھکا جاتا ہی تن اپنا
نہ کوئی یار نے غمخوار نے مونس نہ ہمدم ہی
سناوین کسکو ہم درد و غم و رنج و محن اپنا

بھائی غمخوار کو بھی آپنے بلا لیا اپنی آغوش ناز مین سلا لیا اب میری بیکسی پر کون
کڑھے میری بے بسی پر کسکا دل دکھے کوئی مونس نہین محرم راز نہین بجز درد و غم کے
ہمدم نہین دمساز نہین آہ درد دل کس سے کہین زخم جگر کب تک سہین نانا کیا آپنے
اسیواسطے مجھے پرورش فرمایا تھا مان نے اسی دن کے لیے دودھ پلایا تھا نظم المولفہ

اسی دن کے لیے پالا تھا مجکو آپنے نانا
اسیکے واسطے مان نے تھا مجکو دودھ پلوایا
اسیکے واسطے جبریل گہوارہ جھلاتے تھے
ہمیشہ میوے جنت کے وہ لا لا کر کھلاتے تھے

غرض اسیطرح رات بھر روتے رہے جی جان کھوتے رہے صبح ہوتے گھر چلے آئے دوسری رات
پھر مزار شریف پر جا کر الوداع الفراق کہتے کہتے بیخود ہو گئے روتے روتے مرقد اقدس
پر سر رکھکے سو گئے کیا دیکھتے ہین کہ خود حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس مع فوج
ملائکہ وہان تشریف لائے اور سر کو حضرت امام حسین کے اپنے سینۂ مہر گنجینہ سے لپٹا کر
خوب گلے لگایا اور انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا نور العینین بیٹا حسین اب قریب
استسقا کے ہوگئے کربلا مین تمھین قطرۂ آب سے ترسائے گے تیغ ستمگر ونکا ہدف کے شربت شہادت
پلائینگے تمھاری جوانی کو تمھاری خاک و خون مین ملائینگے پھر بھی باوجود ایسی حرکت کی
تمھیں شفاعت کی امید رکھینگے حالانکہ یہ قیامت مین تیری شفاعت سے محروم رہینگے
اور تمھیں تمھارے ماں باپ اور بھائی بھی میرے پاس بہت محزون و خستہ دل

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

بیٹا صبر کرنا [illegible]

تمھارے واسطے [illegible]

وہ مدارج عالیہ نہ پاؤ گے [illegible]

تمھارے فراق سے [illegible]

یا جدّاہ نانا جان حسین کو اب دنیا میں [illegible]

طاقت نہیں اسی وقت مجھے اپنی قبر میں [illegible]

نہیں جی چاہتا ہے یہاں سے جانے کو اے نانا

[illegible]

نہ جیتے ہیں نہ مرتے ہیں عجب حالت ہماری ہے

قلق ہے درد ہے افسوس ہے حسرت ہے نالہ ہے

[illegible]

خبر لو میری اے نانا کہ مجھ بے زیست [illegible]

آپ نے فرمایا اے پیارے آنکھوں کے تارے [illegible] صبر کر

گلا راہ حق میں کٹانا یہی رضائے باری ہے

سر کٹانا راہ حق میں عاشقوں کا کام ہے

امام عالیمقام [illegible]

سر تک بھی اگر کاٹ کے [illegible]

[illegible] شاخ [illegible]

بزرگوار اور [illegible] شہادت [illegible]

زخم بھول گئے [illegible]

زیارت بیت اللہ [illegible]

Marfat.com

[illegible]

[illegible] دل کی [illegible] جگر [illegible]

[illegible] مصیبت نے مجھے گھیرا
[illegible] رو رہی آپ کے بعد اتنے دن کسیطرح جیتا
[illegible] پیا [illegible] اب آپکا جو چھوٹتا ہی آپ کی رحمت یاد
[illegible] ہوتا ہوں پھر اب حشر ہی مین ملاقات ہوگی وہین
[illegible] ہوگی [illegible] سے [illegible] والد بزرگوار مہربان کے تشریف لائے

[illegible] آنکھون سے بہائے اور کہا السلام علیک یا امامؑ نظم

[illegible] السلام
[illegible] تنہا [illegible]

روضہ پہ حاضر ہی تمہارا غلام
اپنی [illegible] کی ہوئین چار گھر

تم تو سدھارین سوئے باغ جنان
میری یتیمی پہ نگی کچھ نظر

[illegible] بیکس و بیجان کو رخصت کیجیے آخری سلام کیجیے
[illegible] اسقدر روئے کہ جگر حاملان عرش کے پھٹ گئے روضے

[illegible] السلام اے شہید مادر نظم لولف

[illegible] ہی
[illegible] تنہا ہی

آج گھر میرا بے چراغ ہوا
ہر شرر زار زار روتا ہی

آج ماں بے نصیب لٹتی ہے
دل زہرا پہ کیسا داغ ہوا
پھر آدھی رات کو وہان سے

[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخصت ہونے کو حاضر ہوئے
[illegible] مشغول ہوئے وہین آنکھ لگ گئی پھر دیکھا کہ حضرت
[illegible] رنج کیا اور سر آپکا اوٹھا کر اپنی گود مین لیا شاہزادے

[illegible] بدتر ہی میری زندگی
[illegible] مرنے کا منے ہی اب

جینے سے اب مجکو ہی شرمندگی
نانا جان آپ کی امت
[illegible] زبان کیے تھے کچھ خیال مین نہین لاتی ہی

Marfat.com

بدنیے مین کیونکر رہون [illegible]
پھر کیا کرون بعزم کربلا [illegible]
یہان پھیر لاتی ہی یا اوسیطرف کہین خاک مین ملاتی ہی

ہر نفس باد مخالف کا ہی جھونکا ہمکو | آپنے فرمایا بیٹا تم بھی [illegible]

باپ کیسے مہموم اور بھائی کیطرح مظلوم آپ چندے جیکر [illegible]
پاس آؤگے جنت مین ہمارے ساتھ ہوگے درجے عالی پاؤگے [illegible]
فرات کے کنارے تم بھوکے پیاسے ہوگے پھر خاک کربلا ہوگی اور تمھارا [illegible]
تن نازنین زخمون سے چور اور سر بدن سے دور اور اشقیا کو ایک تماشا ہوگا [illegible]
منتظر وقت رہو اب چندے مصائب نیا اور صدمہ فراق [illegible]
[illegible] بیٹا سر کٹ جائے ساری دنیا اولٹ جائے [illegible]
[illegible] کبھی حرف ناشکری کہیں زبان سے نکلے [illegible]

بس نہ پیسے شعر | سطح کی آپکی بالا ہی نور عین | لیکن نام صبر کو مت چھوڑنا ہرگز حسین

شاعر آپ سے فرماتے ہین کہ اسی دوران مین چہرہ گلنار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
زرد ہوگیا اور سر سے عنبرین پر گرد ہوگیا مین ڈرا اور عرض کی نانا جان [illegible]
قربان آپکی یہ کیا حالت ہی خیر تو ہی کیا وجہ ملالت ہی آپ نے فرمایا [illegible]
کربلا کی تاثیر ہی کیا کہون کہہ نہین سکتا نوشتہ تقدیر [illegible]

شاہ دین نے سنکے ان باتونکو پھر آکہ کی | [illegible]

پھر نیند سے چونکے سلام رخصتی بجا لائے اور [illegible]
رسول پاک پہ بھیجے ایزد درود و سلام | [illegible]

غضب ہی قہر ہی افسوس [illegible]

Marfat.com

[illegible] موافق احادیث صحیحہ اور مطابق اخبار صریحہ کے پہلے
[illegible] جانتے تھے کہ میدان کربلا مین میری شہادت ہوگی آسمان سے
[illegible] روئیگی مگر کیا معلوم تھا کہ یہ واقعہ عنقریب ہوگا اسی تھوڑے زمانے
مین یہ درجہ مجھے نصیب ہوگا جب اس خواب سے معلوم ہوا کہ اب اسمین کچھ تاخیر نہین
بغیر چھوڑے مدینے کے اسکی کوئی راہ نہین کچھ تدبیر نہین ہر دم مزہ اور لطف خواب کا
یاد آتا تھا دل تڑپتا تھا جی گھبراتا تھا پھر تو عشق دیرینہ بھڑکا کلیجہ بھڑکا دل بھڑکا
سب سے دلیس کی محبت چھوٹی ذوق شوق شربت شہادت مین سب سے الفت ٹوٹی
کہانکی بھوک کہانکی پیاس بیاد شربت وصال جی بیچین پھر داود اس پھر آخر جمعے کی
رات چوتھی شعبان سن ساٹھ ہجری مین مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو کوچ کیا اور سب
اہل وعیال اور خدم وموالی کو اپنے ہمراہ لیا احباب محرمان راز ودوستان دمساز
رخصت کرنیکو آئے سلام آخری بجالائے پھر جناب امام عالی مقام شعر

اقربا سے وداع ہونے لگے | گلے مل مل کے لوگ رونے لگے | پھر سعادی چلی راہ مین جو

ملتے پوچھتے یا ابن رسول اللہ یہ کیا بیقراری ہے روضہ انور کو کر رشک خلد برین ہے
چھوڑ کر کہانکی طیاری ہے آپ زار زار روتے آنسوؤن سے رومال بھگوتے اور فرماتے

شعر رشتہ در گردنم افگندہ دوست | می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

روایت ہے کہ اثنا راہ مین
عبداللہ مطیع مکے سے آتے تھے حضرت کو ملے بعد سلام کے عرض کی شعر

کردہ عزم سفر حفظ خدایا تو باد | فضل حق از ہمہ آفات نگہدار تو باد

شاہزادے مدینے سے آیکو
کیون سفر فرمایا ہے خیر تو ہے کیا خیال آیا ہے آپنے فرمایا نظم

ای مسیح از حال روم آگہی | در شک رنگ زرد روم آگہی
از لب خشکی و چشم تر سرس | چون ز سوز و آہ سرد روم آگہی
رہ نورد کوچہ گردم آگہی | پھر سب حال پر ملال انپا عبداللہ
[illegible] رونے آوازونکو بھی رلایا پھر فرمایا اے عبداللہ نظم

آپ کے تابعدار ہوتے جی جان سے

نہ جانا کوفیون کی چالبازی سے [illegible]

ساتھ کیسے کیسے ستم کیے اور آپ کے برادر [illegible]

کہ کوفیان بے وفا آپ کو بلائینگے پھر آپ

شاہزادے نے اونکو دعا دی اور [illegible]

فرماتے تھے جوق جوق فوج کی فوج لوگ [illegible]

نظم

خاک مدت بر سر ما تاج باد

کی خبر سنکر منزلون گروہ گروہ استقبال

لائے خوشی مین سب لوگ [illegible]

پڑھتے جاتے تھے نظم

ہر سحرگاہ باخلاص تمام از صدق

گاہ و بیگاہ بہ محراب دعا [illegible]

بڑے جوان بوڑھے [illegible]

جیسے روشن ہی مدینہ [illegible]

سیدہ فاطمہ کے لخت جگر آتے ہین

یا قسمت کیا [illegible]

Marfat.com

مرحبا اے اہل مکہ مرحبا	آج ہی اہل حرم کی عید ہے
آمد آمد ہے مرے سردار کی	آمد آمد نور پیغمبر کی ہے
آمد آمد ہے شہ ابرار کی	آمد آمد ساقی کوثر کی ہے
آمد آمد ہے حسین پاک کی	آمد آمد ہے شہ افلاک کی

[illegible] رمضان اور شوال اور ذیقعدہ امن و امان سے رہے بہر صورت اطمینان [illegible] اور اہل مکہ مارے خوشی کے پھولے نہ سماتے تھے پانچوں وقت فوج کی [illegible] آپ کے پیچھے نماز کو آتے تھے سعید بن عاص کہ والی مکہ تھا یزید کیطرف سے [illegible] اور ہر طرف و جوانب سے اسقدر دھوم دھام دیکھکر گھبرایا اور [illegible] مدینہ منورہ آیا پھر مدینے سے یزید پلید کو خط لکھا کہ حضرت امام حسین [illegible] زبیر وغیرہ نے تمہاری بیعت نہ کی اور مدینہ طیبہ سے فلاں تاریخ کو [illegible] اہل مکہ اور ہر طرف و جوانب کے لوگ اونکے ساتھ رجوع لائے [illegible] آتی ہے ساری خلق جان و مال اپنے اونپر قربان کرنے کو لاتی ہے [illegible] نے سنا مارے غم و غصے کے سر کو ڈھنکا اور اس نظر سے [illegible] نے یزید نے امام کے تکفیر کی امارت مدینہ منورہ کی اونکے [illegible] اولاد ابن الاشدق کو دی شعر

[illegible]	علی فاطمہ حسن و حسین پر بھی [illegible]

[illegible] معاویہ کے زمانے سے ہمیشہ حضرت کو طلب خلافت [illegible] اور آپ کو کوفی بلاتے تھے مگر آپ اونکے قول اور فعل پر [illegible] مدینے سے آپ کی مکے میں تشریف آوری کی

خیر پائی آپ کو کوفے مین بلانے کی تدبیر [illegible] تمام اہلیان
بالاتفاق ایک رائے ہوکے حضرت کو بلانے [illegible] اور بنا کے
کی عرضی لکھ بھیجی کہ یزید تخت حکومت پر بیٹھ کے اہل اسلام کے [illegible]
کہ حکمرانی کرے آپ ایسے لوگون سے بیعت لے اور مسلمانون پر ایذا رسانی [illegible]
اور ہم لوگ آپ کے اور آپ کے والد بزرگوار کے شیعہ اور فرمان بردار ہین جان
آپکا پسینا گرے اپنا خون دینے کو طیار ہین ہم لوگ بھی یزید کی خلافت سے
نالان ہین بیزار ہین دن رات آپ کی تشریف آوری کے انتظار مین بدل و جان
چاہتے ہین کہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرکے ہر طرف سے جمعیت کرکے دشمنون سے
مقابلہ کرین اپنی جان و مال فرزند و عیال آپ پر قربان کرکے لڑ مرین جان جائے
تو جائے مگر آئینہ عقیدت مین بل نہ آئے ہم لوگ بالاتفاق خدا و رسول کو درمیان دیکے
قرآن مجید ہاتھ مین لے کے وعدہ واثق اور قرار صادق کرتے ہین کہ جی جان سے
بلکہ ہر دو جہان سے آپ کی تابعداری کرین اگر سر ہو بھی اسمین فرق پڑے تو بری
موت مرین آپ نبی زادے ہین شاہزادے ہین ایک عالم کے مطاع ہین بہر صورت
واجب الاتباع ہین آپ فوراً تشریف لائین للہ آپ کوفے بہت جلد قدم رنجہ فرمائین

مثنوی لمولفہ	ای مدنی برقع و مکی لقب	ہست غلامت عجم و ہم عرب
ای بدرت ملک و ملک ملتجی	رحمی بحالم ز یزید شقی	با مشتاق وصال توایم
محو تماشای جمال توایم	منتظران لب آن آفتاب	بجز تو فریاد رس	
بر سر و چشمم بنہ از لطف پا	ایکہ بہت دار دہی ای سقا ہا	دامن پاک تو نگارم بگیر
چون برہانیم ازین شور و شر	آہ ازین جور یزید پلید	[illegible]
شاہی و ما جملہ گدائے توایم	والہ و شیدای لقائے توایم	
رونق دین ہمہ و دنیائے ما	حضرت کہ اس اثنا مین کسی [illegible]	

Marfat.com

غنچۂ خاطر ان ہوا داران ظاہر کی باتون سے گاہے پھولتا نہ تھا ہر وقت اسی سوچ مین رہتے کہ یا نصیب وہ دن کب آئینگے کہ حضرت حق کربلا مین مجھے بلائینگے یاری قسمت وہ کونسی ساعت کونسی گھڑی ہوگی کہ لوگ کربلا مین ہمکو شہید کرینگے کہ ہم اوسی جامۂ رنگین اور تن خونین اور لب خشک اور چشم تر اور جسم بے سر کے ساتھ نانا کے پاس جاکر خوشی سے عید کرینگے پھر جب کوفے سے ڈیڑھ سو سے زیادہ بمضمون واحد خطوط معرفت چند خواص و شرفا وہان کے آئے اور کوفیون نے اس امر مین استدعا اور اصرار نہایت درجے کو پونہچائے تب آپنے عزم کوفے کا مصمم فرمایا اور بہت خوش ہوکر دل سے کہا الحمد للہ کہ اب زمانہ شہادت کا قریب آیا عبد اللہ بن عباس اور جو بڑے بڑے صحابہ معظمہ مین تھے سب نے آپکو سمجھایا کہ کوفی لایوفی کے قول و فعل کا ہرگز اعتماد نہین کوفیون نے آپکے باپ بھائی کے ساتھ جو جو جور کیے آپ بھول گئے یا دنہین کوفیون کی بیوفائی تمام عالم مین مشہور ہی آپ وہانکا ہرگز قصد نفرمائین دیکھیے خدا کو کیا منظور ہی اور اگر کوفیونکا اتنا اصرار ہی تو پہلے اپنے کسی عزیز کو کوفے روانہ کیجیے کوفیونکا امتحان لیجیے آخر یہ صلاح قرار پائی کہ شعر

چچازاد اپنے بھائی یعنی مسلم کو روان کیجیے	روانہ کرکے اونکو کوفیونکا امتحان لیجیے

یعنی حضرت مسلم پہلے کوفے تشریف لیجائین اگر اہل کوفہ اپنے عہد و بیعت پر قائم ہون تو بہتر ورنہ واپس آئین شعر

رسول پاک پہ بھیجیے ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

چلے مکے سے کوفے کو جناب حضرت مسلم ٭ فلک اب بلانے کو اونکو کیا کیا دلی ہے

روایت ہی کہ بعد اصرار کوفیون کے بصلاح و شوری احباب کے پہلے آپنے حضرت مسلم بن عقیل اپنے چچازاد بھائی کو بہ نیابت اپنی مع چند لوگون کے کوفے کو روانہ کیا اور ایک خط کوفیون کے نام لکھکر اونکو دیا اس مضمون کا کہ ڈیڑھ سو سے زیادہ عرضیان تمھاری

Marfat.com

بطلب ہمارے اور اشتیاق اور انتظار تمہارے شرفائے کوفے کی معرفت آئین دل مین خرمی اور سرور بے اندازہ لائین بالفعل مسلم بن عقیل اپنے چچازاد بھائی کو اپنا نائب کرکے تمہارے پاس امتحاناً روانہ کرتا ہون اگر تم لوگون نے اپنے قول پر ثابت قدم رہکے اونکے ہاتھ پر بیعت کی اور اونھون نے تمہاری خیرخواہی اور جان نثاری کی مجھے اطلاع دی تو مین فوراً عزم کوفہ کرونگا وہان جاکر اشقیا سے لڑ مرونگا سو دیکھنا خبردار تعظیم و توقیر اور ہر بات مین اونکو میرے برابر جاننا عالم عادل متقی ہین جو کچھ کہین سو ماننا **روایت** ہی کہ حضرت مسلم مکے سے ایک منزل بھی نہ گئے تھے کہ ایک صیاد ہرن کا پیچھا کرتا ہوا دست راست سے انکے نمود ہوا آخر کار ہرن کو پکڑ کر کے ذبح کیا حضرت مسلم یہ حال دیکھکر حضرت امام حسین کے پاس واپس آئے اور عرض کی بھائی صاحب بالفعل ہمارا کوفے کو جانا مصلحت نہین ہی اسواسطے کہ اول ہی منزل مین ایسا ایسا فال بد ہمنے دیکھا حضرت امام حسین نے فرمایا کہ اگر آپ کوفے جانے سے ڈرتے ہین عذر کرتے ہین تو مین اور کسیکو بھیجون حضرت مسلم نے فرمایا **شعر**

تا بہ سر فرمانت اگر تیغم زنی ہر دم	مرا عید آن زمان باشد کہ قربان ہت گردم

مجھے اتباع سے آپکے سر موانکار نہین کچھ مکے رہنے مین مجھے اصرار نہین یہ تو ایک بدفالی راہ مین دیکھی تھی چاہا کہ آپ سے عرض کردون اور ایکبار اور آپ کو دیکھ لون اسواسطے کہ مجھے یقین ہی کہ کوفے سے مین پھر نہ آؤنگا رہین شہادت پاؤنگا پھر آپ سے رخصت ہونے لگے الوداع الفراق کہتے کہتے بیقرار ہونے لگے **نظم**

زکویت میروم وز غصہ دارم قصۂ مشکل	وداعت میکنم جانان وداع آخرین از دل
عجب دیست بی درمان عجب کاریست بیحاصل	ندارم طاقت دوری ندارم تاب مہجوری

لوگون نے کہا کہ آپ موت سے ڈرتے ہین کہ اسقدر آہ سرد بھرتے ہین فرمایا نہین مفارقت سے حضرت امام حسین کی روتا ہون بیتاب ہوتا ہون غرض آپ نے حضرت امام کو رخصت کی اور راہ کوفے کی لی **روایت**

حضرت مسلم نے مدینۂ منورہ کی راہ لی اور حرم نبوی مین پہونچکر مسجد نبوی مین دوگانہ نماز پڑھی اور دونون لڑکونکو اپنے کہ بہت صغیر السن تھے اور باپ بن رہ نہین سکتے تھے درد ہجران سہہ نہین سکتے تھے اپنے ہمراہ لیا پھر وہان سے دو شخص راہ کے بتانے والے لیے اور شارع عام چھوڑ کر بھیڑ راہ ہوکر زندگی سے ہاتھہ دھوکر شبا شب آگے بڑھے وہ اندھیری رات سناٹے کا عالم بجز ذات خدا نہ کوئی یار نہ کوئی ہمدم دونون راہبر اندھیری رات مین راہ بھول گئے وادی وادی چلتے چلتے پانون اونکے پھول گئے اور اونکو طپش آفتاب اور نایابی آب سے کمال تکلیف اوٹھائی بڑی اذیت پائی جوتیان پرزے پرزے ہوگئین سیکڑون کانٹے گڑ گئے تلوونمین آبلے پڑ گئے آخر مجبور ہوکر اون راہبرون نے آپکو ایک راہ بتائی کہ ادھر سے آپ چلے جائین کچھہ خوف وخطرہ دل مین نہ لائین اور وہ دونون راہبر کہ جان بلب رسیدہ تھے وہین ہلاک ہوئے آفات دنیاوی سے پاک ہوئے حضرت مسلم نے وہ سب تکلیفین جناب امام عالی مقام کے حضور مین لکھہ بھیجین کہ شعر

بھیجوے دلکے تازہ تازہ اوسپر اشک افشانی	رہ کوفے مین ہی میرا یہی دانہ یہی پانی

اور لکھا کہ آثار اور قرائن سے یہ سفر نامبارک نظر آتا ہی دیکھیے خدائے تعالی کیا پیش لاتا ہی اگر ارشاد ہو کوفے کو نجاؤن یہین سے پلٹ آؤن اور کسیکو آپ اس کام پر مامور فرمائین اور اس مہجور کو اپنے حضور مین کے بلائین شاہزادے نے جواب مین لکھہ بھیجا کہ یہ سب تمہارے وہم ہین خیالات ہین پست ہمتی اور بزدلی کی علامات ہین **نظم**

ہر بلائے را عطائے در پی ست	ہر کدورت را صفائے در پی ست	زیر ہر رنجی ست گنجے معتبر
خار دیدے چشم بکشا گل نگر	ہر بلا کز دوست آید راحت ست	وان بلا را بر دلم صد منت ست

بھائی ہمت بلند کیجیے میرا جی خرسند کیجیے جس راہ مین قدم رکھا ہی اوسکو تمام کرو بخیر وخوبی اوسکا انجام کرو حضرت مسلم موافق حکم کے وہان سے مع دونون صاحبزادون اپنے کے بہزار محنت وجانفشانی کوفے جا پہونچے اور مختار بن عبیدہ کے گھر مین اوترے مشتاقان کوفہ

آپ کی تشریف آوری کی خبر سنکر سر کے بل خدمت مین فوج کی فوج حاضر آئے گوہر جان نثار کو لائے آپ نے حضرت امام حسینؑ کا نامہ پڑھکر کوفیونکو سنایا اوس جماعت کوفی لایونی نے نامے کا حال سنکر بآواز بلند نعرہ واشوقاہ عرش تک پونہچائے اور ہر طرف سے بعقیدت تمام واطاعت تام جان ومال سے حضرت مسلم کی خدمت مین حاضر آئے پھر تو حضرت مسلم کے پیچھے نمازیونکا اسقدر اژدحام ہوا کہ سینے سے سینہ چھلتا تھا نوبت اذان نہ پہنچا کی اسقدر بلند ہوئی کہ عرش برین ہلتا تھا ہر روز فوج کی فوج کوفی لایونی اونکے ہاتھ پر حضرت امام حسینؑ کی بیعت کرتے تھے اپنا جان ومال اونپر قربان کرنے کو مرتے تھے جب چالیس ہزار آدمی جنگی کوفی نے حضرت مسلم کے ہاتھ پر بیعت کی اور ہر طرف سے جمعیت اور صرف جمعیت کی تو حضرت مسلم نے حضرت امام حسینؑ کو ایک نامہ کے اس مضمون کا لکھا کہ یا ابن رسول اللہ اہل کوفہ اپنے عہد وپیمان کے موافق جان ومال سے حاضر آتے ہین اور ہر روز میرے ہاتھ پر آپ کی بیعت کیے جاتے ہین چنانچہ آج تک چالیس ہزار مرد جنگی بیعت کر چکے زیر تیغ حکم آپ کے اپنی گردن دھر چکے ہیان دین اسلام کی رونق تمام ہی مرجع خاص و عام ہی آپ اس خط کے دیکھتے ہی کوفے کا قصد فرمائین خیال اور کسیطرح کا خاطر مبارک مین نہ لائین شعر

ای خوش آنروز یکہ از الطاف رب العالمین	وصل تو روزی شود واللہ خیر الرازقین

پھر جب نعمان بن بشیر صحابی نے کہ یزید کی طرف سے کوفے کے حاکم تھے خبر بیعت کوفیون کی دست حضرت مسلم پر پائی چونکہ وہ دوستدار اہلبیت نبوت کے تھے اسلیے فقط ظاہر مین اہل کوفہ کو مسجد مین جمع کرکے دھمکایا اور تہدید بلیغ فرمائی مگر فقط دھمکی پر ٹالا اور کچھ کسی سے تعرض نہ کیا دار الامارت مین چلے آئے اور حضرت مسلم کے ساتھ کوفیون کو اوسیطرح چھوڑ دیا بلکہ در پردہ معاون ومددگار حضرت مسلم کے رہتے اور کلمات ترغیب بیعت اور اطاعت امام عالیمقام کے اہل کوفہ سے کہتے اسکے بعد خفیہ نویس اور جاسوسون نے یزید پلید کے کہ کوفے کین رہتے تھے یہ سب حال یعنی حضرت مسلم کا کوفے مین آنا

Marfat.com

اور اہل کوفے کا اونکی طرف دل و جان سے رجوع لانا اور بیعت کرنی کوفیونکی دست مسلم پر
حضرت شبیر کی اور ضعف اور سستی نعمان بن بشیر کی اور خبر آمد آمد کی حضرت امام حسین
کی کوفے مین ایک خط کے اندر لکھکر شہر شام مین یزید پلید کو لکھ بھیجا اور لکھا کہ اگر یہ
کو بقاے سلطنت و استحفاظ کوفہ منظور ہی تو ایک شخص سنگدل با ہیبت و سیاست
بجائے نعمان بن بشیر کے کوفے کا حاکم کرکے علی الفور یہان بھیجنا ضرور ہی تاکہ وہ شورشونکو
اس شہر سے دفع کرے فتنۂ تازہ کو رفع کرے یزید پلید نے اس خط کا حال سنکر آتش
غضب سے جل بھنکر سرجون رومی اپنے وزیر کو بلایا اور اس امر کا شورہ درمیان لایا کہ اگر امام
حسین کوفے مین آئے تو ملک عراق ہمارے ہاتھ سے گیا بلکہ ساری سلطنت مین خلل
پڑ جائیگا اور ہر شہرون مین نشان حسین گڑ جائیگا آخر اوس مردود نے یہ صلاح بتائی کہ نعمان
بن بشیر کو حکومت کوفے سے معزول کرکے ایسے کو حاکم کیا چاہیے کہ جماعت مسلم کو بحر فنا
مین ڈبو دے اور جڑ فتنہ اور فساد کی کھودے آخر بصلاح اوسکی نعمان بن بشیر کو معزول
کرکے عبد اللہ بن زیاد کو کہ یزید کی جانب سے بصرے کا حاکم تھا کوفے پر مامور کیا اور
عبد اللہ بن زیاد کے نام بتاکید تمام فرمان لکھا کہ حضرت مسلم کوفے مین آئے ہین اور
امام حسین کی بیعت سارے اہل کوفہ سے لیتے ہین اور سارے اہل کوفہ اونکی اتباع
مین جان دیتے ہین مناسب ہی کہ اس فرمان کے دیکھتے ہی تم بصرے مین اپنی جگہ میرا دوسرے
کسیکو حاکم مقرر کرکے جلد تر کوفے چلے جاؤ اور وہان پہونچکر فی الفور مسلم اور مبایعان
اور متابعان کا اونکے سر کاٹ کر میرے پاس بھجواؤ اور اونکی لاشونکو خاک مین ملاؤ اور
اگر جناب امام حسین کوفے آگئے ہون تو اونسے میری بیعت لو اگر قبول کرین فبہا
ورنہ بلا تحاشا اونکو بھی شربت شہادت پلاؤ ابن زیاد بدنہاد یہ فرمان پڑھکر خوشی کے
دم مین بھول گیا غم دارین بھول گیا اور بصرے مین اپنے بھائی کو اپنا قایم مقام
کرکے بسبیل استعجال کوفے کے راہ لے شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی

روایت ہے کہ اون دنون جناب امام حسین کی آمد آمد کی خبر کوفے مین مشتہر تھی ہر کوچہ و بازار مین اسکی خبر تھی اسلیے ابن زیاد شیطان نے فریب کی راہ سے قریب کوفے کے مقام قادسیہ مین پہونچکر اپنی ساری سپاہ روسیاہ کو وہین چھوڑا حجازیون کا رستہ تھا ماہ اور راہ بصرے سے مونھہ موڑا پھر جب دو تین گھڑی رات گذری تو اپنا بھیس بدلا اور لباس حجازیونکا پہنا یعنی سیاہ عمامہ سر پر باندھا اور گلے سے ایک ملوا حمائل کرلی اور تیر کمان بازو مین لگا لیا اور ایک عصا ہاتھ مین لیکر چادر سے اپنا سر اور مونھہ لپیٹکر اونٹ پر سوار ہوکر چند آدمیونکے ساتھ بصرے کی راہ سے کترا کر جس راہ سے قافلہ حجاز کا آتا تھا رات کو فیما بین نماز مغرب اور عشا کے کوفے مین داخل ہوا اور دھوکا دیکر اپنے تئین جناب امام حسین ظاہر کیا اہل کوفہ کہ پہلے ہی سے مشتاق ہمہ تن چشم انتظار قدوم میمنت لزوم جناب عالی مقام کے تھے اور اون دنون حضرت امام کی آمد آمد کی خبر بھی مشہور ہو رہی تھی یہ دھوم دھام اور شوکت اور ازدھام خاص و عام دیکھکر دھوکے مین آکر سمجھے کہ امام صاحب تشریف لائے پس ہر گروہ استقبال کو آگے شرائط تعظیم و توقیر غایت درجہ کی بجا لائے پھر تو اہل کوفہ فوج کی فوج استقبال کو آتی تھی اور بسبب تاریکی رات کے امام صاحب کے دھوکے سے رسم تحیت و سلام بجا لاتی تھی اور کہتی تھی مَرحَبًا بِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ **نظم**

آمدی و آمدنت بس خوشی ست	دیدن روی تو عجب دلکشی ست
خاکدرت بر سر ما تاج باد	ہر شب عمرت شب معراج باد

ابن زیاد کیا دسب کا سلام لیتا تھا مگر مونھہ سے کچھ بات نہ کہتا آہستہ سے سلام کا جواب دیتا تھا لیکن یا ازدحام اور میلان کوفیونکا ساتھہ امام عالی مقام کے دیکھکر مارے غصے کے مثل سانپ کے جی مین پیچ و تاب کھاتا تھا اور دانت پر دانت پیستا تھا اور آتش غضب سے جلا جاتا تھا غرض سارے اہل کوفہ اوسکے پس و پیش مرحبا مرحبا اور

Marfat.com

طرقوا طرقوا گویان اور ابن زیاد بدنہاد اوسیطرح سر بگریبان حاکم نشین مکان کے پھاٹک پر آگیا اور اوسکی غرض یہ تھی کہ لوگ اوسکو نہ پہچانین اور ایکبار بلوا کرکے کسیطرح کا فتنہ اور فساد ظہور مین نہ لائین **روایت** ہی کہ جب ابن زیاد پھاٹک پر دار الامارۃ کے اس دھوم دھام اور مرجع خاص وعام سے پونہچا نعمان بن بشیر نے پھاٹک کو بند کرلیا اور کوٹھے پر چڑھ کے اس کوکبہ اور دھوم دھام اور کوفیون کے اژدحام کو دیکھا سمجھا کہ جناب امام حسینؑ ہین پکار کر کہا یا ابن رسول اللہ آپ یہانسے مناسب ہی پھر جائین فتنہ اور فساد نہ اوٹھائین یزید ہرگز یہ شہر آپ کو نہ دیگا بغیر استیصال آپ کے دم نہ لیگا آجکی رات آپ کوفے سے تشریف لیجائین اور کسی مقام مین نزول اجلال فرمائین اور اہل کوفہ نعمان کو گالیان دیتے تھے کہ جلد دروازہ کھولواؤ کہ اس گھڑی پھاٹک پر ابن رسول کھڑے ہین آخر مسلم ابن عمرو باہلی نے نعرہ مارا کہ ای کوفیو یہ امیر عبد اللہ بن زیاد ہی حضرت امام حسینؑ نہین اور ابن زیاد نے بھی چادر سے اوٹھائی اور بات بولا پھر اہل کوفہ نے اوسے پہچان کر چپکے چپکے دار الامارۃ سے اپنے اپنے گھر کی راہ لی اور نعمان نے پھاٹک کھلوا دیا اور ابن زیاد بدنہاد کو کوٹھے پر بلا لیا شعر

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود وسلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی کہ پھر جب صبح ہوئی تو ابن زیاد بدنہاد نے اکابر کوفہ کو بلوایا اور روبرو اونکے اپنی حکومت کا فرمان سنایا اور سب کوفیونکو بہت دھمکایا اور یزید کی مخالفت سے ڈرایا مگر ایذا رسانی اور قتل سے کوفیونکے ہاتھ موڑا فقط دھمکی اور حیلہ اور تقریر زبانی اور تہدید لسانی سے حضرت مسلم کی جماعت کو توڑا حضرت مسلم مضطر ہوئے اور بہت گھبرائے اور ہانی کے گھر آئے اور فرمایا ای ہانی مین اس شہر مین مسافر ہون غریب ہون مبتلا بانواع مصائب عجیب ہون اور تم اہل کوفہ کو پہچانتے ہو بیوفائی اور جو فروشی گندم نمائی اونکی خوب جانتے ہو عرض اپنے حالات اور مصائب کہان تک تمسے کہین

Marfat.com

تھوڑی جگہ دو تو شب بھر یہان پڑ رہین ہانی نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی **بیت**

رواق منظر چشم من آشیانہ تست | کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانہ تست

شیعہ حضرت مسلم کے پتا لگا کر ہانی کے گھر خفیۃً آتے تھے اور اونکے ہاتھ پر بیعت حضرت امام حسین کی کیے جاتے تھے اور مغلظ قسمین کھاتے کہ بیعت کے ساتھ تا زیست وفا کرینگے گاہے سر ہو نہ عذر کرینگے نہ دغا کرینگے ابن زیاد بدنہاد نے ہر چند حضرت مسلم کو گلی گلی تلاش کروایا مگر کہین پتا نہ پایا **روایت** ہے کہ جب ابن زیاد کو باوجود سعی تمام اور تلاش مالا کلام کے حضرت مسلم کا سراغ نہ ملا تو بہت گھبرایا آخر حیلہ عجیب درمیان لایا یعنی اوس ملعون کا ایک غلام بدانجام تھا معقل نام اوسکو اوسنے تین ہزار درم دیے اور کہا کہ شیعیان علی کے ساتھ جا کر اختلاط پیدا کر امام حسین اور اہلبیت نبوت کے ساتھ اپنا حسن اعتقاد ہویدا کر اور ظاہر کر کہ مین یکے از دوستداران حضرت مسلم و امام حسین ہون اونکی زیارت اور قدمبوسی کے لیے بیچین ہون مسافت بعیدہ طی کر آیا ہون یہ تین ہزار درم واسطے نذر حضرت مسلم کی لایا ہون بخدا مجھے اونکی خدمت سراپا برکت مین لیچلو کہ اونکے ہاتھ پر مین بیعت کرون اور یہ درم اپنے ہاتھ سے اونکی نذر کرون خدمت کرون تا کہ وہ اس سے گھوڑے اور ہتھیار خریدین اور دشمنان اہلبیت سے لڑین پھر جب تجھے مسلم کا پتا ملے تو تقیہ کی راہ سے اونکے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ درم اونکی خدمت کر کے مجھے خبر دے غرض معقل نے بہمراہی ایک شخص شیعہ مسلم کی حضرت مسلم کے پاس جا کر بڑی تپاک و تعظیم سے اونکے ہاتھ پانون کے بوسے لیے اور تینون ہزار درم اونکے آگے رکھ دیے اور قسمین کھائین کہ ہرگز ہرگز افشاے راز اور حیلہ سازی نکرینگے اور گاہے بجا آوری حکم مین آپ کے مکر اور دغابازی نکرینگے پھر اوسنے دست حضرت مسلم پر بیعت کی اور رات بھر وہین ہانی کے گھر رہکر حقیقت احوال پر حضرت مسلم اور شیعون اونکے آگاہ ہو کر صبح کو ابن زیاد بدنہاد کے پاس آیا اور سارا حال ابتدا سے انتہا تک کہہ سنایا

Marfat.com

بعض فاطمہ حسنین پر بھی مدام

[illegible] ابن زیاد بدنہاد محمد بن اشعث تھوڑی سی
[illegible] کر کے ہانی کو ابن زیاد کے پاس پکڑ لایا آپ
[illegible] سے کہا کہ مسلم کو تو حاضر لا نہیں تو تجھے ابھی تہ تیغ
کرونگا تو تیری صحابیت کا لحاظ کرونگا نہ تیرے جان کا دریغ کرونگا
کہ حضرت مسلم کو میں تیرے پاس قتل کے لیے حاضر کرون یہ بات مجھسے ہرگز ممکن نہین
تو میرے کو ڈرانے کو کیا دھمکاتا ہی مجھے زندگی کی ہوس نہین میری جوانی کا سن نہین
غرض ہانی کو ہر چند ابن زیاد وغیرہ نے سمجھایا مگر اونھون نے نمانا انکی دھمکی اور باتونکو
ہانی کو بھائی جانا پھر اوس بدنہاد نے ہانی اور سارے رؤساے کوفہ کو ایک محل مین قید کیا اور
ہانی کو انواع تکالیف مین مبتلا کر کے بڑا رنج دیا دوسرے دن ابن زیاد نے ہانی کو بلا کر
کہا کہ ای ہانی تو اپنی جان عزیز رکھتا ہی یا جان مسلم کی ہانی نے کہا مین ہزار جان اپنی سی
حضرت مسلم پر قربان کرتا ہون جان کیا بلکہ فدا اونپر دین و ایمان اور دونون جہان
کرتا ہون ابن زیاد میرا دم نکل جائے گا مگر انشاء اللہ تعالی آئینہ اعتقاد مین ہرگز بل آئیگا
اور ہانی کا سن اوسوقت تینانوے برس کا تھا اور بدنہا اونھون نے شرف صحبت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پایا تھا اور زمانہ دراز تک صحبت سے حضرت علی شیر خدا کے
مستفید ہوا تھا ابن زیاد بدنہاد نے نہ ہانی کی صحابیت کا کچھ پاس کیا نہ خدا رسول سے
[illegible] ہانی کو ننگا کروایا اور شکنجے مین اونکو خوب کس کر کے کوڑا منگوایا
[illegible] تجھے ہزارون کوڑے مارونگا گردن سر سے اوتارونگا ہانی نے
[illegible] مسلم میری بغل مین ہون اور تو مجھے جو عذاب چاہے کر مگر مین ہرگز اپنا
[illegible] اونکا نشان نہ بتاؤن پھر بحکم ابن زیاد جلاد نے ہانی کو پانسو
[illegible] ہانی ایک تو شکنجے مین کسے ہوئے تھے ہی دوسرے مارے کوڑون کے

Marfat.com

بیہوش ہوگئے روایت ہے کہ جب
حضرت مسلم نے بائی عورت بیعت ادا [illegible]
صاحبزادگان محمد اور ابراہیم کو قاضی شریح کے [illegible]
سارے مریدونکو پکار اپنے کی باتین چالیس ہزار [illegible]
طیار ہوگئے دل وجان سے مستعد کارزار ہوگئے اور [illegible]
بہمرکابی حضرت مسلم کے محل ابن زیاد کے گھیر لیے جب یزید ابن زیاد نے
مونھہ پھیر لیے ابن زیاد نے دیکھا کہ شیر دلیر نے مع فوج کرار آکر مجھے گھیر لیا ہے کام
ہاتھہ سے جاتا ہی اللہ اپنی قدرت دکھاتا ہی بس ہمسان کوفے کو جو اوس ملعون کے
محل مین قید تھے دھمکی کے ساتھہ حکم دیا کہ کوٹھے پر جاکر اپنے اپنے خویش و اقارب
کو سمجھاؤ کہ ہمراہی سے مسلم کے مونھہ پھیرین اور ہر محل اپنے اپنے گھر کی راہ لین میرا محل
نہ گھیرین تاکہ مین اون سب کے درجے بڑھاؤنگا ہر ایک کو مدارج علیا پر چڑھاؤنگا
اور نہین تو تم سب کو ابھی پھانسی دونگا اور گھر کی مٹی تک اوکھاڑ پھینکونگا یہ سن اون
رئیسون نے بطمع عزت اور بخوف جان کے سب جوانان مسلح کو سمجھا کر تتر بتر کیا
ہر ایک کوفی لایوفی نے اپنا اپنا راستہ لیا نہ کسی نے اپنے عہد و پیمان کا پاس کیا نہ خدا
و رسول سے ہراس کیا شام تک حضرت مسلم کے ساتھہ اون چالیس ہزار جوانان
مسلح مین سے فقط پانسو آدمی رہگئے جب حضرت مسلم نے کوفے کی [illegible]
کی نیت باندھی تو آپ کے پیچھے پانسو آدمی مسلح تھے جب [illegible]
تنہا سب کے سب چل چنیت ہوگئے اپنا اپنا [illegible]
وہ سب عہد و پیمان بحر بیوفائی مین ڈبو گئے روایت [illegible]
رفاقت سے حضرت مسلم کی مونھہ موڑا اور حضرت کو تن تنہا [illegible]
آپ کوفیون کی بیوفائی اور جفروشی گندم نمائی [illegible]

Marfat.com

[illegible] پریشان ہوئے پس ناچار ہوکر زندگی سے ہاتھ دھو کر آپ
[illegible] سے سوار ہوئے چاہا کہ کوفے سے کسیطرف نکل جائین تاکہ کوفیان بے وفا
[illegible] سے نجات پائین ناگاہ سعید کوفی ملے پوچھا ای سید کہان جاتے ہین فرمایا چاہتا
ہون کہ کوفے سے نکل جاؤن کہا ہرگز ہرگز آپ ایسا خیال دل مین نہ لائین یہان سے
آگے قدم نہ بڑھائین کہ راہ داران سر راہون پر بیٹھے ہوئے آپکو تلاش کر رہے ہین
اور سب دروازون پر شہر کے ناکے بندیان کیئے ہین پس سعید نے آپ کو وہان سے
محمد کثیر کے گھر پونہچایا محمد کثیر نے آپ کے قدمونکا بوسہ لے کے بڑی تعظیم سے زمین
کے نیچے تہخانے مین آپ کو چھپایا اور خوش ہوکر کہا رباعی گذر فتاد بسرقت کشتگان عنت

ہزار جان گرامی فدائے ہر قدمت	فگند سر و قدت بر زمین از کرم ما	مبادا از سر من دور سایۂ کرمت

جاسوسون نے یہ خبر ابن زیاد کو پونہچائی اوس شیطان نے محمد کثیر کے گھر فوج کثیر اپنے
بیٹے کے ساتھ کر کے بھجوائی کہ محمد کثیر اور اوسکے بیٹے کو اور مسلم کو یہان پکڑ لاؤ لشکر
ابن زیاد نے محمد کثیر کے گھر مین حضرت مسلم کو ہر چند تلاش کیا مگر اونکا کچھ پتا نہ پایا پس
محمد کثیر اور اونکے بیٹے کو پکڑ کر ابن زیاد کے پاس پونہچایا آخر ابن زیاد نے اون دونونکو
قتل کروایا حضرت مسلم نے خبر شہادت محمد کثیر کی سنکر رات کو شمشیر بران حمائل کی اور شیر
ہاتھ مین لیا اور اسپ صبا رفتار پر سوار ہوکر جنگل سے ہاتھ دھو کر چلے کہ شہر کوفے سے
نکل جائین جس گلی اور دروازے کی طرف جاتے تھے سوار اور سپاہیون کو ابن زیاد کے
نگاہبان پاتے تھے اور ابن زیاد نے گلی گلی منادی کرادی تھی کہ جو کوئی خبر مسلم کی
یا مسلم کو میرے پاس لائیگا وہ حکومت شہر کوفے کی اور زر بیشمار پائیگا
[illegible] کوچے کو چھوڑا ایک گلی کی راہ لی سڑک سے منہ موڑا آگے
[illegible] ویران ملی اوس مین جا بیٹھے اور درد مفارقت سے حضرت امام حسین کی
یاد کرتے تھے اور اپنے دونون بیٹون کی جدائی اور کوفیون کی بیوفائی پر بیتاب

ہوئے [illegible]

اب جنکے دیکھنے کو [illegible]

درد مفارقت سہا نہیں جاتا [illegible]

حال میری تنہائی اور کوتیوں کی بیوفائی [illegible]

محرم راز دل شیدائے خود [illegible]

ہاتھ سے شہید ہو چکا اپنی زندگی سے [illegible]

میرے اوس خط کو دیکھکر کوئے کو [illegible]

سے پلٹ جائیں **قطعہ** نہ قاصد کہ پیامی نہ [illegible]

افتادہ ایم بشہر غریب و بازیست | کہ [illegible]

خبر دو حضرت شبیر کو کوئی نہیں آوین [illegible] جاتا ہے

روایت ہے کہ جب رات ہوئی تو آپ [illegible]

جاتے ہین فرماتے تھے آہ کوئی مقام اپنا جانا نہین [illegible]

نہین جو مرید تھا وہ مستعد خونریزی ہے [illegible]

کا سامان ہے موت سر پر کھڑی ہے [illegible]

پاس سے لڑکونکو لیا مگر چلتے چلتے [illegible]

سکتے تھے حالت تحریر مین [illegible]

بلک بلک کر آب و دانہ مانگتے [illegible]

اونکو کہدیتے غرض اسیطرح [illegible]

جہ [illegible] خشک [illegible]

ایک [illegible]

Marfat.com

[illegible] پاؤن کی اور جو کچھ حاضر ہی کھلاؤن
[illegible] بیٹھے ذرا دم لیا آہ دل سے کہا آہ
[illegible] پاؤن چلتا نہین کیونکر قدم اوٹھائین جب آپ
[illegible] آج کل بلوائے عام ہو رہا ہی حضرت مسلم کی طلب
[illegible] مناسب ہی کہ جلد تم یہان سے قدم بڑھاؤ جہان جاتے ہو
[illegible] مسافر سے بولنے کا حکم نہین حکم حاکم مرگ مفاجات
[illegible] میری جان تجھپر قربان ہم پردیسی ہین راہ بھٹک گئے
[illegible] نہین جانا چلتے چلتے تھک گئے ہین دیکھو تلوون مین
[illegible] ہین ان ننھے بچون کے قدمون مین کانٹے گر گئے ہین زخم غم
[illegible] رہا ہو آتش ستم سے دل پک رہا ہی شعر

تپک رہا ہی کئی دن سے آبلہ دل کا	دکھا دون سے نہ ڈالے معاملہ دل کا
تھوڑی جگہ دے تو شب بھر یہان پڑ رہینگے	

[illegible] مصیبتین تجھے کھینگے بعوض اسکے تیرے سب گناہ بخشوائینگے بہشت مین اپنے
[illegible] رسول آخر الزمان کے ساتھ تجھے جگہ دلوائینگے آہ غم ہجران برادر حسین
[illegible] جانا نے نام لیے رہا نہین جاتا طوعہ نے کہا آپکا کیا نام ہی اس شہر مین کیون
[illegible] کیا کام ہی آپ نے فرمایا شعر

نام نہ پوچھو مرا گمنام ہون	
اے طوعہ غمزدونکا حال تو کیا جانے گی	
نام سے کیا کام ہی جو مین کہون	
طوعہ نے بہت اصرار کیا استفسار نام	

[illegible] آپ نے طوعہ کی مجبوری اپنا نام و نشان بتایا اور سارا حال اپنا
[illegible] کا سنا یا طوعہ آپ کا نام پاک سنتے ہی قدمون پر گر پڑی
[illegible] دعائین دینے لگی اور کہنے لگی شعر

Marfat.com

رہیے یہان تو تمسے آرام سے

پھر طوعہ نے حضرت مسلم اور [illegible]
فرش مکلف بچھا کر چھپایا اور بڑی خوشی [illegible]
درویشانہ کھلایا ہر دم آپ کی بیکسی اور غربت پر رونی [illegible]
اشکبار ہوتی تھی بار بار آپکا مونہہ تکتی تھی دل سے آہ [illegible]
پھر آپ نے نماز قضا ادا کی کھانے کے لیے شکر و شاکر [illegible]
چیلہ محمد بن اشعث شقی کا تھا گھر مین آیا اور ان کو ایک مہمان [illegible]
مین مصروف پایا دیکھا کہ بار بار بیقرار ہو کر کبھی گھر سے صحن [illegible]
صحن سے گھر مین بیتاب ہو کر جاتی ہی کبھی بیٹھتی ہی کبھی [illegible]
گھٹ کے رہتی ہی بیتاب ہوتی ہی کہا ای مان مجھے آج تیرا حال دیکھکر بڑا عجب ہی
خیر تو ہی بار بار اوس گھر مین آتی جاتی ہی اسکا کیا سبب ہی طوعہ نے کہا کہ سورۂ
خیریت ہی ہر طرح سے جمعیت ہی بیٹے نے نہ مانا طوعہ کی بات کو حیلہ حوالہ بنا کر کہا ای مان
آپ مجھے بھی اپنی حال سے آگاہ کیجیے راز مخفی سے خبردار کیجیے طوعہ نے مجبور ہو کر
بیٹے کی بلائین لیکر قسمین دیکر کہا کہ ای بیٹا حضرت مسلم کا قدم مبارک گھر مین آیا
سعادت جانکر امید ثواب سے اونکو چھپایا ہی بیٹا اوسکا [illegible]
جاکر سو رہا رات کے وقت حضرت مسلم جناب حضرت امام حسین [illegible]
خواب مین دیکھکر اوٹھ بیٹھے اور رونے لگے اشک دیدہ سے [illegible]

اشعار یا الٰہی اشک تا بروزگار خویشتن گریم
نداریم مہربانی تا کند بر حال من گریہ
رسول پاک پہ بھیج ای خدا درود و سلام
بشمع انجمن [illegible]
[illegible]
علی [illegible]

روایت ہی کہ ابن زیاد بدنہاد نے [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہزار درم پاؤنگا اور علاوہ اسکے اور سب حاجتین
[illegible] بر آوے پہنچاؤنگا اور جو کوئی مسلم کو اپنے گھر مین چھپائیگا
[illegible] سولی دونگا گھر اوسکا لوٹ لیا جائیگا طوعہ کے بیٹے نے یہ وعدہ وعید سنکر
[illegible] خوف سے بھیل بھنکر محمد بن اشعث اپنے آقا کے پاس آیا اور سارا حال حضرت مسلم کا
کہہ سنایا شیطان سنکر خوشی سے سر دھنکر چپ رہا اور جھٹ پٹ جاکر ابن زیاد سے
یہ سب حال کہا ابن زیاد نے کوتوال شہر اور محمد بن اشعث کو مع تین سو سپاہ سیاہ
کے طوعہ کے گھر بھیجا اونھون نے آکر وہ گھر گھیر لیا راہ حق سے سونہ پھیر لیا روایت
ہے کہ جب حضرت مسلم نے آواز نقارہ اور ٹاپون گھوڑے فوج اشقیا کی پائی رگ ہاشمیت
کی آپکی نہایت جوش مین آئی تب دونون لڑکونکو پھر قاضی شریح کے گھر بھیجا اور خود
زندگی سے ہاتھ دھوکر ہر طرح مسلح ہوکر شمشیر بران حیدری ہاتھ مین لیکر باہر آئے
اوسوقت شیر ولیر تن تنہا درمیان فوج اون اشقیار روباہ صفت کے گھسکر جوہر شجاعت
اور شوکت ہاشمیت دکھائی جسوقت آپ تلوار کھینچکر شل برق خاطف کے سر سید آن آئے
اشقیا مارے خوف کے کانپنے لگے دم بخود ہوکر ہانپنے لگے جس مرد دو پردار کی ذوالفقار
حیدری اوسکے سر سے ناف تک پار کی ہر حملے کے ساتھ زمین ہلتی تھی اتنے کفار کو مارا کہ
ملک الموت کو اشقیا کے دم نکالنے سے مہلت مارنے کی نہ ملتی تھی اسقدر اشقیا
کشتے ہوئے کہ کشتون کے پشتے ہوئے روایت ہے کہ اوسوقت آپ تلوار لیکر جسطرف
حملہ کرتے تھے دس پانچ شقی برابر مرتے تھے جدھر قدم دھرتے خوف سے دھرتی ہلتی تھی
کشتی کو آپ پر وار کرنے کی مہلت نہ ملتی تھی کفار دور تام اور دور دور سے تیر چلاتے تھے
[illegible] سامنے آتے تھے آخر ایک سنگدل کے پتھر سے پیشانی انور پر ایسا زخم
[illegible] اور رخسار عالی سے خون کا دھارا جاری ہوا اوسوقت آپ کو تواتر
[illegible] آپ ایک دیوار سے پیٹھ لگا کر مکہ معظمہ کی جانب ہاتھ اوٹھا کر کمال [illegible]

فرمانے لگے [illegible]

افسوس میرا تو [illegible]

لال کیا مگر مجھے [illegible]

کہیں آپ بھی کوفیوں کے [illegible]

کون قاصد ہے جو آپ کو [illegible]

میری شہادت کی آپ تک [illegible]

کسی زبکسی نمی برد خبرے | اگر [illegible]

یہ فرماتے تھے شعر | صبا [illegible]

ناگاہ ایک ملعون نے چہرۂ نورانی پر ایسی تلوار ماری کہ [illegible]

لب دریا رہ ہو کر اولٹ گیا پھر آپ نے اوس ملعون کو ایک [illegible]

فرمایا نظم | ما کشتۂ عشقیم محبت کفن ست | [illegible]

ما را چہ غم از تشنگی و ذابحیست | چون نام محمد [illegible]

پیاس سے آپ نے بیتاب ہو کر فرمایا افسوس [illegible]

مثل مینہ کے برستے ہیں اور ہم پانی کو [illegible]

شکر ہے کوفیو اللہ کی درگاہ میں [illegible]

کیا تکتے ہو بھلا ایک جلو پانی [illegible]

ہم تمھیں پلائینگے خدا سے گناہ [illegible]

نے عرض کیا اور بڑھ کر ایک [illegible]

کہ نوش فرمائیں کہ [illegible]

نہ ہا گلگوں ہو گیا [illegible]

رخسار [illegible]

کہ خون کے ساتھ چند گوہر دندان مبارک کوزے مین ٹوٹ کر گرے آپ نے فرمایا اے دو
آبساعت جیکر شربت شہادت ہی پیکر حلق تشنہ کو سیراب کرینگے شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پہ بھی ام

روایت ہی کہ آپ نے اوسوقت زندگی سے ہاتھ دھوکر رو بکعبہ ہوکر رو کر فرمایا

نظم ای باد صبا ز روی یار ے
سوی حرم خدا گذر کن
شہزادہ حسین را چو بینے
بنشین و حدیث مختصر کن
ہر بد کہ ز کوفیان بدیدے
فرزند رسول را خبر کن
برگوی کہ مسلم ستمکش
شد کشتہ تو چارہ دگر کن
مغرور مشو بقول کوفے
وز فتنہ شامیان حذر کن

پھر فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ شعر

اُشْتَدَّ یَا حُسَیْنُ بِھَجْرِکَ مَلَالَتِیْ
یَا مَعْدَنَ التَّرَحُّمِ اِرْحَمْ بِحَالَتِیْ

بھائی حسین جی بھر آپ کو مین دیکھنے پایا نہین افسوس آپ کی صحبت سے فیض اوٹھایا
نہین تمنا تھی کہ ایکبار اور آخر وقت ہم آپ کو دیکھ لیتے مگر عمر نے وفا نہ کی نظم لو لفہ

بھلا کہنے سے اب ہوتی ہی کیا بات
لکھا تقدیر کا ٹلتا نہ ہیہات
رہا ارمان دل کا دل مین شاہا
وآہا ثم آہا آہا
اب قیامت ہی مین ملاقات ہوگی کوفیون کی بیوفائی کی
وہین بات ہوگی شعر
جان دادم ولقای ہوای تو در دلم
رفتم بخاک و تخم وفای تو در گلم

روایت ہی کہ اسوقت آپ نے کوفیون سے فرمایا کہ اگر تم لوگون مین کوئی قبیلہ
قریش سے ہو تو ذرا میرے پاس آئے اور وصیت میری سنے اور میرے بعد اوسے عمل
مین لائے ناگاہ دیکھا کہ گروہ اشقیا مین عمر بن سعد کھڑا ہی راہ شقاوت پر اڑا ہی آپ نے
فرمایا ای پسر سعد مین تو اب تمہارے ہاتھ سے مرتا ہون مگر بباعث قرب قرابت کے
تمسے کچھ وصیت کرتا ہون **اول** یہ کہ فلانے کوفی کا میرے ذمے اتنا قرض ہی ادا اوسکی
میرے ذمے فرض ہی سو میرے ان سب ہتھیار کو جو میرے ساتھ ہین اور ہمارے
گھوڑے کو جو فلان کوفی کے گھر ہی بیچکر وہ قرض ادا کر دینا **دوسری** یہ کہ مین

Marfat.com

بہ یقین جانتا ہون کہ مجھے شہید کرکے میرا سر کاٹ کے شام مین یزید کے پاس بھیجدیونگے سو تم میری لاش کو جہان مناسب جانو دفن کردینا **تیسری** یہ کہ میرے شہید ہونیکے بعد مکے مین بھائی امام حسینؑ کے پاس تم میری شہادت اور کوفیون کی بیوفائی کا حال لکھ بھیجنا اور لکھنا کہ مسلم آپکے بھائی مارے گئے آپکے سے ہرگز ہرگز کوفے نہ آئین راہ مین آتے ہون تو پلٹ جائین کوفیان بے وفا کے خطوط پر فریب نکھائین اسکے بعد پھر آپنے بہادری شروع کی **روایت** ہی کہ جب محمد بن اشعث نے دیکھا کہ بنی ہاشم سے مقابلہ دشوار ہی مجبور ہوکر بحکم ابن زیاد حضرت مسلم کو امان دیکر ابن زیاد کے پاس لیچلا وہی شیعہ وہی مریدان حضرت مسلم کے انکو مثل ایک انار میان صد بیمار کے گھیرے جاتے تھے مگر مارے خوف کے آپ کے پاس نہ آتے تھے اور آپ ہر ہر قدم پر تکلیف بیماری کے ساتھ قدم اوٹھاتے تھے اور کوفیان مریدان کی طرف خطاب کرکے فرماتے تھے نظم

ای کوفیان چو پیرہن من جدا کنید — باری تن مرا بسوی خاکدان برید
ہر کاروان کہ جانب مکہ روان شود — پیراہن مرا بسوی آن کاروان برید
گوئید کز برای خدا بہر یادگار — نزد حسینؑ جامۂ پر خون نشان برید
رحمی بر آب چشم یتیمان من کنید — آندم کہ یاد کشتن من زبان برید
چون طفلگان من خبر من طلب کنند — از من تحیتی سوی آن طفلگان برید

غرض آپ اسیطرح کہتے ہوئے ابن زیاد ملعون کے پاس پھاٹک کے قریب آئے **روایت** ہی کہ ابن زیاد مردود نے ملاقات سے پہلے سپاہیونکو حکم دیا تھا کہ ننگی تلوارین کھینچے کھڑے رہو جب حضرت مسلم دروازے مین داخل ہون تو فوراً اونکا سر کاٹ لیجیو ذری تاخیر نہ کیجیو غرض دروازے کے دونون طرف لوگ پرے باندھے تلوارین کھینچے کھڑے ہوئے تھے کہ جناب حضرت مسلم آیت رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ پڑھتے ہوئے دروازے مین گھسے ناگاہ اشقیا نے اوس ماہ فلک خوبی کو مثل ہالے کے گھیر لیا راہ حق سے موہ پھیر لیا پھر تو عقیل کے چاند پر ہر طرف سے گھٹا شمشیر آبدار کی گھر آئی فلک ظالم نے

مصیبت تازہ دکھائی گلوے تشنہ پر اونکے ہر طرف سے مینہہ تیغ آبدار کا برستا تھا ساقی کوثر کا نواسا قطرۂ آب کو ترستا تھا آخر کسی شقی کے دل مین آپ پر رحمت نہ آئی تیسری ذی الحجہ منگل کے دن سنہ ۶۰ ہجری مین وہین پر اشقیا نے شہید کرکے اوٹھتی جوانی اونکی خاک وخون مین ملائی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

غزل

فغان از عالم بالا بر آمد
ازان زاری کہ جان مرتضی کرد
فروش از عرصۂ غبرا بر آمد
غریو از مرقد زہرا بر آمد
بہر ماتم آل محمد
ز روح انبیا غوغا بر آمد

روایت ہی کہ اسکے بعد ابن زیاد نے ہانی کو قتل کرکے لاش کو اونکی اور لاش کو حضرت مسلم کے سر بازار سولی پر لٹکایا اور انکے سر اونکو نیزون پر رکھکر کوچہ بکوچہ اور در بدر کوفے مین پھروایا اسکے بعد ان سرونکو مع ایک فتح نامے کے یزید پلید کے پاس دمشق مین روانہ کردیا جب یزید کے پاس قاصد وہ نامہ لایا وہ شیطان نہایت سرور مین آیا گلی گلی اوس سر پاک کو نیزے پر پھرایا بعد اسکے سر بازار پھاٹک پر لٹکایا شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی

شہادت حضرت مسلم کی فرزندونکی سنکے جگر ٹکڑے ہوجاتا ہی اور دل ٹھہرا نہ جائے

روایت ہی کہ جب سیدنا حضرت مسلم نے شہادت پائی ابن زیاد بدنہاد نے کوفے مین گلی گلی منادی کرائی کہ اب فرزندان مسلم کا سر کاٹ کے جو کوئی میرے پاس لائیگا انعام بے حساب پائیگا اور جو کوئی اون لڑکونکو اپنے گھر مین چھپائے گا گھر اوسکا لوٹ لیا جائے گا وہ سولی پر چڑھایا جائے گا پھر تو وہی شیعہ اور مرید ان حضرت مسلم نے تلاش مین فرزندونکے گلی گلی کی خاک چھاننی شروع کی قاضی شریح جنکے گھر مین وہ دونون لڑکے جو سات آٹھ برس کے تھے چھپے تھے خبر شہادت حضرت مسلم کی سنکر آتش غم سے جل بھنکر زار زار رونے لگے بیقرار ہونے لگے لڑکونکے سونکھ

Marfat.com

نکلتے تھے مگر یہ خبر وحشت اثر اونسے کہہ سکتے تھے دونون لڑکے قاضی شریح کا
حال دیکھکر بہت گھبرائے آخر باصرار تمام اونسے خبر وفات پدر سنکر دست بغل ہوکر
آہ کے اندر سے سوز جگر کے شرارے عرش تک پونہچائے قاضی نے رو کر دونونکو
گلے سے لگایا اور کہا اب تمھین دونون اپنے باپ کی نشانی ہو ثمرۂ باغ زندگانی ہو
خدا تمکو دشمنون سے بچائے خیر و خوبی سے مدینے پونہچائے پھر آدھی رات کے بعد
قاضی نے دونون معصومون کی کمر مین پچاس پچاس اشرفیان باندھ دین اور کچھ
کھانا پکوایا اور دونونکو اپنے بیٹے اسد کے حوالے کیا کہ جلد انکو اپنے ہمراہ لیے
شہر کوفے کے پھاٹک سے باہر نکل جاؤ اور انکو کسی مدینے جانے والے کے حوالے
کرکے پھر آؤ قاضی کے بیٹے نے دونون معصومونکو شہر کوفے سے باہر پونہچایا
اور ایک قافلہ تھوڑی دور سے نظر آیا کہ مدینے کو جاتا ہی قاضی کے بیٹے نے کہا
کہ جلد دوڑے جاؤ قافلے سے جا ملو یہ تو راہ بتا کر ادھر آیا اودھر قضا نے یہ ماجرا
دیکھایا یعنی دونون نے مدینے کی طرف قافلے کے پیچھے قدم بڑھائے قضائے الٰہی
سے راہ بھٹک گئے کوتوال بدخصال کے ہاتھ آئے پھر وہ ملعون اونکو پکڑ کے
فوراً ابن زیاد کے پاس لایا ابن زیاد نے انکو قید کروایا اور یزید کو لکھا کہ فرزندان
مسلم کو بھی لوگ گرفتار کر لائے نسبت انکے جو حکم عالی صدور پائے عمل مین آئے
داروغۂ محبس نیک انجام مشکو نام نے رحم کھا کر کھانا کھلا کر دن بھر اونکو اپنے پاس
سلایا رات کے وقت اونھین قید خانے سے نکالکر شہر کے باہر قادسیہ کی راہ
پونہچایا اور اپنے ہاتھ کی انگوٹھی نشانی دی کہ قادسیہ مین پہونچکر یہ انگوٹھی میرے
فلان بھائی کو دکھانا وہ بڑی تعظیم سے پیش آئیگا بحفاظت تمام تمکو مدینے پونہچائیگا
غرض دونون ستم دیدہ رات بھر چلتے چلتے تھک گئے تقدیر بگڑی راہ بھٹک گئے
جب دن ہوا نگاہ کی کہ رات بھر چلتے چلتے ننھے ننھے پانون مین آبلے پڑ گئے نازنین

ملوون مین سیکڑون کانٹے گڑ گئے مگر ہم لوگ ابھی کوفے کے دروازے ہی پر ادھر
جگہ ہین کہ جہان مشکو نے پونچا یا تھا پھر تو شفقت مادر اور محبت پدر یاد کر کے
گلے مل مل کے زار زار رونے لگے زمین پر تڑپ تڑپ کے جی جان کھونے لگے
نے کہا بھائی ابھی ہم شہر کے دروازے پر ہین خدانخواستہ اگر کوئی شقی ہم سے
نظر دوچار کریگا تو فوراً گرفتار کریگا آہ چھوٹے چھوٹے سن ہین گرمی کے دن ہین
کہان تک یہ سب صدمے سہین چلو اس خرمے کے باغ مین آج دن بھر آرام کرتے
رہین اندھیری رات ہوگی تو مدینے کی راہ لینگے پھر اوس باغ مین چشمے کے کنارے
ایک درخت بہت ہی پرانا کھوکھل یعنی اندر سے خالی نظر آیا دونون بھائی رو
دست بغل ہوکر چلنے سے ہاتھ دھوکر اوس درخت کی کول مین جا چھپے شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ام

روایت ہی کہ اسکے بعد اتفاقاً کچھ دن چڑھے ایک لونڈی اوس چشمے پر آئی
عکس صورت اون دو ماہ طلعت کی چشمے مین دیکھکر گھبرائی بیت

دل صورت زیبائے تو در آب روان دید	ایمن شد و فریاد برآورد کہ ماہے

پھر لونڈی نے نظر اوٹھائی تو دیکھا کہ دو بچے ننھے ننھے درخت کے درمیان
مین باخوف و ہراس برخاستہ خاطر اور نہایت اداس بیٹھے ایک دوسرے کا منھ
تکتے ہین چپ چاپ رو رہے ہین مگر کسیکے ڈر سے آہ سرد سینہ پر درد سے کھینچ نہین سکتے

ہین مثنوی دو گل از گلشن دولت دیدہ	دو سرو از باغ خوبی قد کشیدہ	دو ماہ از برج آبی رخ نمودہ
ز دیدہ چشمہ باران کشودہ	لب آن گشتہ خشک از آتش غم	رخ این ماندہ تر از اشک ماتم

لونڈی نے رو کر کہا ای بچو کہو کسکے باغ اقبال کے نونہال ہو کسکے نخت دل کے لال
کہو اتنا کیون خستہ حال ہو اسقدر کیون بدحال ہو اس پرانے درخت کی کول مین
چھپے ہو سانپ بچھو سے تمھین کچھ ہراس نہین کسکے غم مین خون گریہ ہے ہو کیون

کیون نہین رغبت بھوک نہین خواہش پیاس نہین لڑکون نے ایک دستار کی آواز سنکر
اور زیادہ زار زار رونے لگے بیتاب ہونے لگے تب لونڈی نے کہا کہ معلوم ہوتا ہی
کہ تم دونون حضرت مسلم شہید کے جگر گوشہ ہو اونکے سفر آخرت کے توشہ ہو صاحبزادون
نے جب حضرت مسلم کا نام سنا غم و غصے سے سر کو دھنا نے اختیار رونے لگے سر
پٹک پٹک کے جی جان کھونے لگے پھر وہ لونڈی دونون لڑکون کے ساتھ کمال شفقت
سے پیش آئی اور گود مین چھپا کر اپنی بی بی کے پاس جو محب اہلبیت تھے لائی اوس
نیکبخت بی بی نے شعر

اونکے سینے سے لگایا اونکو	اپنی آنکھونمین بٹھایا اونکو

پھر کمال خوشی سے رو کر دونون کی بلائین لیکر دعائین دیکر چوما چاٹا پیار کیا اور
اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا پھر کنارے ایک خلوت کے مکان مین فرش مکلف بچھا کر
اونکو سلایا اور مثل مادر مہربان کے بیٹھکر سمجھانے لگی کہ ای غریبان مادر ای یتیمان پدر ای
بیکسان مظلوم ای بیچارگان محروم سوؤ سوؤ فراق پدر مین اتنا مت رو و بیتاب مت ہو

اٹھو ای مرے عرش کی تارے سوؤ	میرے اللہ کے پیارے سوؤ	ای مرے دلبر جانی سوؤ
میرے مسلم کی نشانی سوؤ		

روایت ہی کہ جب ابن زیاد نے سنا کہ مشکور داروغہ
محبس نے فرزندان مسلم کو چھوڑ دیا پس علی الفور اوسنے مشکور کو بلایا اور پوچھا کہ تونے
یہ حرکت کیون کی مجھسے کچھ خوف نہ لایا داروغہ نے کہا ای مردک تجھے کچھ خدا رسول سے
ہراس نہین اہلبیت نبوت کا کچھ پاس نہین حضرت مسلم نے تیری کیا خطا کی تھی کونسی
جفا کی تھی بامید شفاعت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مینے فرزندان مسلم کو رہا
دی ہی جان بوجھ کے تیری تعذیب سر پر لی ہے ابن زیاد نے طیش مین آکر حکم دیا کہ
مشکور کو ابھی شکنجے مین خوب کس کر کے پانسو کوڑے مارو بعد اسکے اسکی گردن سر سے
اتارو جب جلاد نے بحکم ابن زیاد مشکور کو شکنجے مین کسکر کے پہلا کوڑا مارا مشکور نے
کہا بسم اللہ الرحمن الرحیم جب دوسرا مارا کہا خداوندا مجھے صبر دے جب تیسرا مارا

کہا کریما کارساز ہمین بخشدے جب چوتھا لگا یا کہا الٰہی مجھے فقط واسطے محبت فرزندا
تیرے رسول مقبول کے قتل کرتے ہین جب پانچوان کوڑا مارا کہا یا معبود مجھے حضور
مین نبی مختار اور اہلبیت اطہار کے اب جلد پونہچا اسکے بعد جب ہورہے جلاد سنگدل
نے زور سے کوڑے مارنے شروع کیے مگر مشکور نے آہ نہ کی آنکھ بند کرلی کسی طرف
نگاہ نہ کی جب پانسو کوڑے مارے آنکھ کھول کر کہا ذرا مجھے پانی پلاؤ للہ اتنا نہ برساؤ
مینہ ستم ہمپر اسقدر نہ برساؤ ابن زیاد نے کہا خبردار اسے پانی نہ پلاؤ گردن اسکی اوتار کر
نعش اسکی خاک وخون مین ملاؤ دم بھر کے بعد مشکور نے آنکھ کھول کر کہا ابھی مینے
آب حوض کوثر پیا ساقی کوثر نے اپنے ہاتھ سے لاکر دیا یہ کہکر جان بحق تسلیم ہوگئے
مقیم بہشت ذات نعیم ہوگئے **شعر** جانش مقیم روضۂ دار السرور باد | گلشن سرای مرقد او پرز نور باد

روایت ہی کہ اسکے بعد رات کے وقت اوس بی بی کا شوہر بدگوہر ہکا بکا تھکا
ماندا گھر مین آیا اور ابن زیاد کی منادی کا حال بی بی سے کہہ سنایا کہ جو کوئی فرزندان
مسلمؑ کو پکڑ لائیگا انعام بیحساب پائے گا مینے آج تمام دن اونکی تلاش مین گلی گلی کی
خاک چھانی مگر کہین پتا نہ پایا نہین اسی دوڑ دھوپ مین میرا گھوڑا بھی مرگیا اور دن بھر
مینے کچھ آب ودانہ کھایا نہین بی بی نے دل مین کہا یہ شیطان تلاش مین اون بچونکی
بدحواس ہوا جاتا ہی دشمن دربغل ہی دیکھیے حق تعالی کیا پیش لاتا ہی پھر شوہر سے
کہا ہی تجھے خدا سے کچھ ہراس نہین اہلبیت نبوت کا تجھے کچھ پاس نہین آدے توبہ کر
محب اہلبیت ہو رہ تھکا ہی کچھ کھا پیکر سو رہ غرض اوس بی بی نے اوس خفتہ بخت کو
لڑکونکا کچھ پتا نہ بتایا اور جھٹ پٹ کھانا کھلا کر سلایا **روایت** ہی کہ بعد آدھ رات
کے بڑے بھائی نے جنکا نام محمد تھا خواب متوحش دیکھکر نیند سے چونک پڑے اور
چھوٹے بھائی ابراہیم کو جگایا کہ بھائی اوٹھو اوٹھو اب ہماری تمھاری شہادت کا بھی
وقت آیا یہ وقت سونے کا نہین ہی بیداری کا ہی غفلت کا نہین ہشیاری کا ہی بھی

Marfat.com

مینے باباجان کو خواب مین دیکھاہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم اور سیدنا شیر خدا اور سیدنا فاطمہ زہرا اور سیدنا حسن مجتبی کے ساتھہ باغ جنت مین ادھر اودھر سیر کر رہی ہین باقی ماندگان کے حق مین دعاے خیر کر رہے ہین اور ہم تم دونو بھائی بھی وہین حضرت کے سامنے دور کھڑے ہین مقام تعظیم وادب پر اڑے ہین حضرت رسالت مآب نے باباجان سے فرمایا کہ ای مسلم تم تو خود میرے پاس چلے آئے اور ان دونون مظلوم بچونکو ظالمون کے پاس چھوڑا اپنے ساتھہ نہ لائے مسلم تمھارے دلکو یہ بات کیونکر بھائی انکی یتیمی بیکسی پر مینے کچھہ بھی ترس نہ کھائی باباجان نے عرض کی یارسول اللہ یہ دونون بھی عنقریب شہادت پاتے ہین کل تک انشاء اللہ حضور کی قدمبوسی کو آتے ہین چھوٹے بھائی نے بڑے سے یہ بات سنکر کہا کہ واللہ مینے بھی ابھی یہی خواب دیکھاہی سو بھائی صاحب زندگی دو روزہ کا یہی لیکھاہی دل کو ہمارے اس خواب سے بہت سرور ہوا چلو سارا قصہ سارا غم دور ہوا خنجر فراق پدر سے دل تو پرزہ پرزہ ہو چکا اب تنکی باری ہی بھائی ہمین تو اس جینے سے ہزار درجے موت پیاری ہی ای بھائی اسوقت مجھے یقین کامل ہوا کہ اب اشقیا ہماری تمھاری بھی گردن مارینگے اب ہم دونون بھائی بھی دو چار پہر ہی کربلا کی طرح تن تنہا تشنہ لب شربت شہادت پیکر جنت کو سدھارینگے یہ کہکر دونون بھائی ایک دوسرے کے گلے مین ہاتھہ ڈالکر خوب چلاے جاگتونکو رولائے سوتونکو جگائے واویلاہ واسلماہ کہہ کہہ کے روتے تھے وہ خواب کی باتون کو یاد کر کر بیتاب ہوتے تھے **شعر**

رسول پاک پہ صلے خدا درود وسلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی ہم

روایت ہی کہ اسکے بعد حارث خفتہ بخت لڑکون کے نعرہ جانکاہ اور فغان آہ سنکر نیند سے چونک پڑا اور بی بی سے پوچھا یہ گھر مین کون روتاہی اتنا کیون بیقرار ہوتاہی بی بی نیکبخت کو شوہر بدبخت کے جاگنے سے کیفیت سکتے کی طاری ہوئی

[illegible] سے عاری ہوئی حارث نے بی بی سے کہا
[illegible] کر میرے سامنے لا وہ عورت نیک کردار پروانہ وار
[illegible] سکتے ہین شمع سان پگھل رہی تھی جب نہ اوٹھ سکی تو خود
[illegible] گھر مین دونون یتیم رو رہے تھے آیا دیکھا دو بچے
[illegible] ہو کر رو رہے ہین وا اتباہ کہہ کہہ کے مضطر ہو رہے ہین اونہے
[illegible] کون ہو وہ تو اس گھر کو جائے پناہ جانے ہوئے تھے سمجھے کہ یہ کوئی
[illegible] ہی بولے کہ ہم دونون فرزندان مسلم مظلوم ہین بابا جان کی
جدائی سے مغموم ہین نظم

تڑپتے ہین اونھین کی غم مین نزع	نکلتی جان نہین اوسپر بھی ہیہات
گذرتا جان پر میری ہو ہو آہ	ہین ہین جانون ہون جانے ہی اللہ
کبھی ہنستا کبھی روتا ہون ہیہات	یوہین کٹتی ہین میری آہ و زحمات

حارث نے کہا ای عجب گود مین لڑکا گلی گلی ڈھونڈھو رہا ہے

یار و خانہ و من گرد جہان میگردم	آب در کوزہ و من تشنہ دہان میگردم

کہا ہم لوگ تمھاری تلاش مین
[illegible] ہین اور آپ دونون بھائی میرے گھر مین بستر استراحت پر لیٹے آرام
[illegible] ہین بی بی نے اون دونون لالونکے رخسارہ نازنین پر چند طمانچے
[illegible] دونون بھائی کی دہان شکین کو باہم باندھ کر کپڑے تن نازنین سے
دونون کے اوتارے پھر دروازے مین قفل لگایا اونکے نعرہ جانکاہ پر کچھ رحم نہ کھایا
[illegible] یہ حال دیکھکر شوہر گوہر کے پیرون پڑکے بلائین لینے لگی ہاتھ جوڑ جوڑ
[illegible] دست و پا پر سے دینے لگی زار زار روتی تھی اور اس کلام سے ہمکلام ہوتی تھی

[illegible]	لطفے بنمای چون کریمان
[illegible]	بگذر ز سر جفاے ایشان
[illegible]	آتش بجہان در افگندہ

ایہا بفراق مبتلایند	پرہیز کن از دغای ایشان
کشتی آجی ان معصومونکی	

[illegible] چھوڑ دو قتل و ایذا سے انکے منھ موڑ نہ انکی بہان

[illegible]
لایا ہی خدا کے واسطے [illegible]
یہ لڑکے اہلبیت نبوت [illegible]
بکتی ہی آپ تو انکو نہین بیچتی [illegible]
لڑکونکو مکڑے بال گھسیٹتا ہوا [illegible]
دوڑایا اوسکی بی بی ننگے پانوں [illegible]
غلام حارث کا بھی جسکو اوسنے اپنا [illegible]
دودھ پیا تھا آکر اوس بی بی کی تائید [illegible]
آخر اسیطرح سب کے سب دوڑتے [illegible]
غلام کو تلوار دی کہ ان دونوں کو [illegible]
بہادے اور سر انکا کاٹ کے جلد میرے [illegible]
پاس جاتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ [illegible]
اور نہین تو ابن زیاد کے پاس انکو [illegible]
اگر شہر کے لوگ دیکھ پائینگے تو [illegible]
ہو کر غلام نیک انجام کو دہین پر [illegible]
تلوار دی کہ فرات کے کنارے جا کر [illegible]
مین بہادے بیٹے نے کلمہ توحید [illegible]
روایت ہی کہ اسکے بعد [illegible]
شاہزادگان ہاتھ جوڑ جوڑ کر [illegible]
اس بیت کے ساتھ ہم کلام ہوئے
این دل فولاد [illegible]

[illegible] بی زخمی ہو کر غش کھا کر
[illegible] لڑکون کو حارث کے ہاتھ سے
[illegible] تلوار ماری ایک ہی ضرب مین گردن اسکی
[illegible] کے مرنے کا کچھ ملال نہ تھا سوائے غم
[illegible] بڑی اونکی بیکسی پر مرغ بسمل سی تڑپتی تھی
[illegible] اس کلام سے ہم کلام ہوتی اور لڑکونکا مونہہ تکتی تھی

[illegible]	کچھ نہ دار فنا سے شاد چلے
[illegible]	انکی آئی ہوئی مجھے لگ جائے

[illegible] ملعون نے ارادہ قتل کا شاہزادون کے کیا وہ رو کر دست بستہ
[illegible] حکومت مار ناحق گردن تن نازک سے نہ اتارو ہمین ابن زیاد کے
[illegible] گا چھوڑیگا یا گردن پر خنجر ستم دھرے گا کہا شہر کے لوگ
[illegible] چھوڑ دیجائینگے اور وہ انعام کثیر کہ ابن زیاد نے وعدہ کیا ہی ہم
[illegible] کی ہوس ہی تو ہمکو بیچ ڈال زر کثیر لے حوصلے دل کے نکال
[illegible] بیع شرا نہین جانتا کہنے لگے ہماری کم سنی نازک
[illegible] ہماری غریب الوطنی پر کچھ رحم کر چھوڑ دے ناحق بیت
[illegible] نہین ذرہ بھر بھی مجھے تمھارا غم نہین کہنے لگے خیر
[illegible] دو رکعت نماز ادا کرنے دے سجدہ شکر کبریا کرنے دے
[illegible] کے سجدہ شکر کرنے دے اوسنے زمانا اور تلوار
[illegible] کرتا وہ کہتا پہلے مجھی کو قتل کر لے کہ مین
[illegible] سکتا اپنے روبرو یہ صدمہ سہہ نہین سکتا آخر حارث

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ قطعہ

دریغا کہ نالہ گل نوشگفت | [illegible]

[illegible]

اوس ملعون نے دونون سرونکو اون نونہالون [illegible]

اور گھوڑے پر سوار ہوکر ابن زیاد کے پاس [illegible]

کیا ہی حارث نے کہا پسران مسلم کے تمہارے [illegible]

دوڑا ہوا آپ کی خدمت مین آیا ہون ابن زیاد نے حکم [illegible]

سرنکو دھو دھاکر طشت مین رکھکر لاؤ [illegible]

صورت وہ رخسار پر انوار وہ زلفان مشکبار [illegible]

لال ہین کسکے گلشن حیات کے نونہال ہین [illegible]

خزان موت کی ان پر آگئی باغ حیات کی [illegible]

زیاد اور سارے حضار بے اختیار رونے لگے [illegible]

پھر ابن زیاد نے پوچھا انکو تو نے کہان [illegible]

کہا ای لعین ان معصومون کو بطمع [illegible]

خدا سے کچھ خوف آیا نہین اے رسول [illegible]

باتون پر تو نے کچھ رحم نکیا [illegible]

کچھ بھی خیال نہ آیا [illegible]

Marfat.com

[illegible] جب اُسنے یزید کو نامہ لکھا ہے کہ فرزندان مسلم بھی گرفتار آئے ہین ہمنے
[illegible] قید خانہ مین بھجوائے ہین آپکے حرامزادے اگر فرمان یزید میرے
[illegible] پاس روانہ کردو تو اب مین کیا کرونگا آخر ابن زیاد نے ایک شخص
[illegible] ثقافی نام کو حکم دیا کہ یہی تلوار جس سے اس ملعون نے ان لڑکون کی
[illegible] ہے لیجا اور اسکو فرات کے کنارے جہان دونونکو مارا ہے لے جا اور پہلے
[illegible] تک تجھسے ہوسکے خوب اسے ذلت کی مار مار پھر اسی تلوار سے گردن اسکی اوتار
[illegible] دونون سرون کو بھی جہانپر انکی لاش بہائی ہے پانی مین ڈال دے شعر

[illegible] پاک پر بھیجے خدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ہم

[illegible] روایت ہے کہ ثقافی نے بہت خوش ہوکر حارث ملعون کی مشکین باندھین پھر اوسکے
[illegible] سر کے اون دونون سرونکو اوسکے سر پر دھر کے بازار کوفہ سے لوگون کو
[illegible] تا روتا آنسو سے مونہہ دھوتا لیچلا سارے اہل کوفہ یہ حال پر ملال دیکھکر نعرہ وا ویلا
سلما مچاتے تھے اور حارث پر لعنت کرتے اور سر اور مونہہ پر اوسکے خاک دھول
[illegible] تھے روایت ہے کہ مقاتل اسی خرابی کے ساتھ حارث ملعون کو فرات کے
[illegible] بجائے مقتل شاہزادون کے لایا دیکھا وہین پر دونون جوان جنکا سارا بدن
[illegible] سے جدا اور سر بدن سے دور ہے خاک و خون مین پڑے ہین مقام رضا اور
[illegible] ہین آمد و ہین ایک عورت بھی جو مارے زخمون کے چور ہے حس و حرکت
[illegible] ہین پیڑی مرغ بسمل سی تڑپھڑا رہی ہے مارے جلنے سے اون دونون
[illegible] دونون جوانان کے آہ کے نعرے عرش تک پہونچا رہی ہے چلو
[illegible] سر اور مونہہ پر ملتی ہے اور ان سب کے فراق مین چٹکیون سے کلیجہ
[illegible] سے پوچھا تو کون ہے اور ان نوجوانون کو کس بے رحم نے
[illegible] نازک سے کس نے اوتارا ہے عورت نے کہا مین اسی کم بخت کی

Marfat.com

بی بی ہون ان دنون [illegible]
مین اسے منع کرتی تھی [illegible]
نے مجھے جبرسے اس [illegible]
ان ماہ پاکرون [illegible]
میری بات نمانی شاہزادون کی [illegible]
آئی اب موت تجھے بھی یہان [illegible]
اور ذلیل ہوتا ہی بیت [illegible]

روایت ہی کہ اسکے بعد حارث ملعون نے [illegible]
دیتا ہون مجھے چھوڑ دے میرے قتل سے [illegible]
دیا دے تب بھی مین اوسپر نظر نہ اوٹھاؤن [illegible]
تجھے اسی تیغ سے جہنم کو پہنچاؤنگا [illegible]
پاؤنگا پھر مقاتل جہان پر فرزندان [illegible]
دیکھکر بے اختیار آہ کے ساتھ [illegible]
تڑپ تڑپ کر اوس خاک وخون مین غلطان [illegible]
مونہہ پر ملتے تھے اور چیخیون [illegible]
سر ونکو بھی آب فرات مین [illegible]
کہ قدرت الٰہی سے وہ [illegible]
وہ [illegible] کر اور [illegible]
روایت مین ہی کہ مقاتل نے [illegible]
مبارک [illegible]
مقاتل نے [illegible]

Marfat.com

[illegible] کو اوسکے کاٹ کر بہت ایذائین دین
[illegible] کیلیے جسکو ناپاک اوسکا چاک کرکے اعضای
[illegible] کے ایک گدی مین باندھ کر دریا مین ڈال دیا تھوڑی دیر کے
[illegible] اور اوسکی لاش ناپاک کو کنارے پھینک دیا تین بار لاش اوسکی
[illegible] کی باری نوبت آئی آخر مجبور ہوکر ایک غار تیرہ و تار کھود کر اوسمین
[illegible] نے بھی قبول نکیا فوراً باہر نکالا تین بار اسیطرح وہ لاش اوس
[illegible] مگر ہر بار وہ لاش باہر نکل آئی آخر مجبور ہوکر وہین پر خس و خاشاک سے
[illegible] لاش جلادی اور راکھ اوسکی دریا مین بہادی شعر

[illegible] ایجاد اور درود و سلام	علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

[illegible] کہ دعا لیجاوین آکر حسینؑ ابن علی روٹھا ہوا کوفیکو جاتا ہے

[illegible] سوز اور حاکیان حکایات غم اندوز لکھتے ہین کہ جب حضرت مسلم نے کوفے مین
[illegible] چالیس ہزار مسلح کوفیون سے اپنے ہاتھ پر شہنشاہ کونین سلطان دارین جناب
[illegible] کی بیعت لی اور روز بروز رجوعات خلق زیادہ تر ہونے لگی اور کوفیان
[illegible] حضرت امام عالی مقام کی تشریف آوری کا پیدا کرنے لگے حسن اعتقاد
[illegible] کو ہویدا کرنے لگے تب حضرت مسلم نے یہ حال مفصل جناب امام عالی
[illegible] کوفے سے لکھ بھیجا کہ اس خط کے دیکھتے ہی آپ کے
[illegible] اور کسی امر کا دل مین نہ لائین یہان ہر شخص کو آپ کے قدوم میمنت
[illegible] آپ کی اہل کوفہ پر شاق ہے اور دل کے
[illegible] کیون کے بطلب حضرت امام کے آچکے تھے چنانچہ ایسے
[illegible] کیونکہ فرما چکے تھے جب یہ خط حضرت مسلم کا

Marfat.com

کوفے سے صدور پایا تو کوفیوں نے [illegible]
مزہ اوس خواب کا جو مدینہ طیبہ میں دیکھا [illegible]
خنجر غم دل میں گڑ گیا اور آپنے کو [illegible]
دل اوٹھایا پھر سارے غریبوں [illegible]
حال نقد و جنس عطا فرمایا پھر [illegible]
کے واسطے محمل بنوائے جب سارا سامان سفر [illegible]
چست ہو گیا تو چلنے کی طیاری ہوئی پھر [illegible]
کو اسکی خبر ہوئی پس سارے اہل مکہ یہ خبر سنکر [illegible]
اور عبداللہ بن عمرؓ اور جابرؓ اور ابو سعید خدری اور [illegible]
آئے اور کوفیوں کے مکر و فریب اور بدعہدیاں اور [illegible]
جناب امام حسنؑ سے دغا کرنا یہ سب حال مفصل [illegible]
کی خبر قدیم سے سنتے تھے اور کوفیوں کی بیوفائی [illegible]
تھا اور یہ سب صحابی خود بھی کچھ سامان [illegible]
ہو کر پیش آئے کہ اللہ آپ یہاں سے کوفہ کو نہ جائیں [illegible]
نہ لائیں فرمایا ڈیڑھ سو کے فریب کوفیوں کے [illegible]
بھائی مسلم بن عقیل نے بھی بتا کیسے [illegible]
طالب ہیں پس کیونکر ہم نجائیں [illegible]
لیکن مینے اپنے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible]
مجھے ایک حکم فرمایا ہے مین آپکا حکم ضرور [illegible]
جاؤنگا مین راضی بہ رضا ہوں [illegible]
می بیند ہر چہ کہ خاطر خواہ اوست | [illegible]

Marfat.com

[illegible] کو بنا

[illegible] بھی طرح پہچانتے ہین

[illegible] سے سنا ہی فرماتے تھے

[illegible] نگے اور اوسکے سبب سے

[illegible] ہوگی سو ایسا نہو کہ وہ شخص مین ہون

[illegible] کی بیعتی ہوے محمد بن حنفیہ آپکے

[illegible] جل بھنکر انکار وکے لطشت مونھ دھونیکا

[illegible] ہوا ہر کس بتلاے الم ہوا روایت ہی کہ تب

[illegible] ہوکر عرض کی کہ جب آپ بات کسیکی نہین مانتے

[illegible] ضروری جانتے ہین تو اللہ کوفے کی جانب نجائین ہمین کی طرف

[illegible] وہان کے لوگ آپکے والد ماجد کے مرید اور شیعی ہین قدم رنجہ

[illegible] مین آپکے ساتھ مجمع خاص و عام ہوجائیگا مسلمانونکا

[illegible] خاص و عام ہوجائیگا پھر اسکے بعد جہان آپکا نشان حسینی

[illegible] اٹھائیگا آپنے فرمایا یہ سب باتین راست ہین صحیح بے کم وکاست

[illegible] ہمارے ایک بھید ہی کہ نانا جان نے مجھسے فرمایا ہی مین اوسکو بھی

[illegible] بغیر کوفے جاے رہین سکتا تھوڑے ہی دن مین اس بھید کا عقدہ

[illegible] مخفی ہم سے ظاہر مین آئیگا اس سفر مین مجبور ہون ناچار ہون

[illegible] مین بعض بے اختیار ہون اگرچہ کوئی میرے پاس نہین اور کسکو

[illegible] ساتھ نہین مگر رضاے مولی ہمارا اولی کوئی

[illegible] بنا کچھ نہین اختیار	پاک اوسکے ہاتھ ہی جو کچھ کرے مختار
[illegible] شدہ این نہ بخود می روم	من اگر خادم اگر گل ہمین آرائی ہست
[illegible]	پھر ابن عباس نے کہا کہ یا حضرت جب آپ

[illegible]

[illegible] اہلبیت وغیرہ کے ساتھ [illegible]

فرمایا خدائے [illegible] نہیں سکتے جب آپ نے ابن عباس کو [illegible]

وحسینا کہہ کے جی جان کھونے کے [illegible]

آخر تیسری تاریخ ذیحجہ سنہ ساٹھ ہجری میں [illegible]

شہید ہوئے تھے مع بہتر آدمی اہل و عیال اور [illegible]

اپنے کہ انمین ستر سوار اور باقی پیادہ تھے [illegible]

کو کوچ فرمایا اصحاب کبار نے روکر فرمایا شعر

بسلامت روی و باز آئے

اور چونکہ اہل [illegible]

معلوم نہ تھا کہ اسی سفر میں آپ شہادت پائینگے [illegible]

ایسے صحابی جلیل القدر ہمراہی سے کب باز آتے [illegible]

نثار ہو جاتے غرض جب سواری چلی سارے مکے میں [illegible]

آنکھوں میں خیر کی دعائیں تیرگی چھائی [illegible]

کسقدر اثر دحام تھا اور [illegible]

مجمع تھے یاد و آشنا سارے

آج ویران یہ شہر ہوتا ہے

[illegible]

ساتھ کوفیوں پہ عہد تو [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] رشتہ داروں کو بلوا لیا آپ نے کوچ کیا اور
[illegible] پہنچے ایک نامہ اپنی روانگی کا اہل کوفہ
[illegible] کے ہاتھ کوفے روانہ کیا اور اوس عرصے مین ابن زیاد
[illegible] حصین بن نمیر کو مع فوج کثیر کے کوفے سے روانہ کیا تھا
[illegible] کی راہین روکی تھین اور امام صاحب کو اسکی خبر بھی
[illegible] بھائی آپ کے پکڑے گئے پھر ابن زیاد نے اونکو شہید کیا شعر

[illegible] اور دو سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

[illegible] جب آپ مقام زبالہ سے آگے بڑھے زہیر بن قیس سے ملاقات ہوئی
[illegible] تھے اور کوفے جاتے تھے آپ نے فرمایا ای زہیر تم ہمیں اپنی جان نثار
[illegible] ہو کر بھی اپنی شمشیر آبدار کے تلے دھر سکتے ہو یعنی اپنے اہل و عیال کو چھوڑ
[illegible] اقارب سے رشتہ تعلق توڑ میرے ساتھ چل سکتے ہو پروانے کیطرح سوز محبت سے
ہماری شمع شہادت پر جل سکتے ہو زہیر نے ہاتھ جوڑ کے عرض کی قطعہ

[illegible]	[illegible]

پھر زہیر نے اپنے اہل و عیال سے کہا کہ جو کوئی تم لوگون سے
[illegible] شہادت کا ہو تو میرے ساتھ غلامی مین حضرت امام حسین کی آئے اور جسکا
[illegible] اپنے وطن کو پھر جائے زہیر کی بی بی نے کہا کہ اگر تم خدمت امام عالی مقام
[illegible] اونکے شاہزادیون کی کرونگی مین بھی حضرت کے
[illegible] مردون کی زہیر اپنے لڑکون کو چھوڑ کر مع اپنی بی بی کے ہمراہ
[illegible] روایت ہے کہ جب آپ وہان سے منزل ثعلبہ بن یربوع
[illegible] عبداللہ بن زیاد کا کوفے مین آنا اور کوفیان نے وفا کا
[illegible] لشکرون اور انکا شہادت پانا مفصلاً آپ کو

Marfat.com

ایک شہزادی بھی ہوں

بار بار شہزادیاں [illegible]

ان فرائض نے [illegible]

کے میرے سر پر [illegible]

قسم پاک پروردگار کی [illegible]

نہ کر سکے بے اختیار رونے [illegible]

چپ ہو جاؤ تم رو دو ہم تمہارے [illegible]

وہ بے اختیار ہو کر رونے لگیں [illegible]

ای کاشکے نخست ز مادر نزادمی	تا این زمان [illegible]
تا سر بخاک در قدم او نهادمی	ای کاشکے [illegible]

آواز رونے کی اونکی سنکر [illegible]

آہ کے نعرے عرش تک پہنچائے [illegible]

ولا خون شوکہ تا بر حال خود [illegible]

کہے از زخم بیرون گاہ از داغ درون [illegible]

قسمیں دیں [illegible]

[illegible] سے پلٹ چلیں [illegible]

باصرار تمام مراجعت کی [illegible]

چلیں یہ خبر اقران حضرت [illegible]

[illegible] نے کہا کہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] حال ہی [illegible]

[illegible] دین یاست

[illegible] عراق کیطرف روانہ

[illegible] متفرق ہوگئے فقط رفیق اور عزیز

[illegible] آگے بڑھے تو راہ مین فرزدق شاعر ملا

[illegible] دیا آپ سے اوس نے کوفیون کا حال استفسار

[illegible] دل آپکے ساتھ ہین اور اونکی تلوارین بنی امیہ کے

[illegible] اونکی تقدیر سے جارہے ہین قضا و قدر مین اوسکے

[illegible] فرمایا ہی بیت

چاک کو تقدیر کے ممکن نہین کرنا رفو

[illegible] کوسنتی رہی

پھر آپ نے چشم پر آب ہوکر فرمایا کہ اگر

[illegible] اور بہتر ہے رضائے مولی سے اور اگر آدمی نے کو

[illegible] اکثر اول ہی پھر آگے بڑھے مقام زبالہ مین پہونچکر آپ نے

[illegible] کی خبر شہادت سنکر بہت روئے جب وہان سے آگے بڑھے

[illegible] بڑا ہی اور اوسمین ایک ننگی تلوار لٹکی ہوئی ہی اور ایک اسپ

[illegible] آپ نے دریافت کروایا معلوم ہوا کہ عبید اللہ کوفی رئیس

[illegible] سے فرمایا کہ کہان سے آتے ہو کدھر جاتے ہو کہا کوفے سے

[illegible] کہ خدا نخواستہ ایسا نہو اگر امام حسین کوفے مین شہادت پائین

[illegible] شک نہو جائین پھر آپ نے اوس سے فرمایا کہ تم میرے

[illegible] تو ثواب عظیم پاؤگے اور اگر شہید ہوؤگے تو جنت

[illegible] بنا پر بھول گئے ہین خدا و رسول کو بھول گئے ہین اور

[illegible] اپنے بڑے کو جو بڑھا سکتا ہون گو آپکی ہمراہی مین ثواب ہی

[illegible]

ہی سو مجھے آپ معاف کیجئے

وہ دار کو بات کرتا ہی آپ اسپر سوار ہوئیے [illegible]

بیٹھا کر نہ سکے گا اور یہ تلوار [illegible]

تعالی اس سے آپ جسپر دار [illegible]

ہموار کرینگے آپ نے فرمایا کہ [illegible]

تمہاری قبول نہیں [illegible]

رسول پاک پہ بھیج خدا درود و سلام	[illegible]

روایت ہی کہ تعلبہ کے مقام مین آپ کو [illegible] سوئے تھے ناگاہ آپ چونک پڑے اور آنسو آنکھوں مین بھرے [illegible] نے فرمایا دحی فداك بھائی جان آپ کیون رو رہے [illegible] وقت مین نے نانا کو خواب مین دیکھا رو رہے تھے اور فرماتے تھے [illegible] عنقریب میرے پاس آؤگے اور ایک شوربہ [illegible] جانتے ہو اور موت تمہارے پیچھے دوڑی چلی آتی ہی [illegible] رونے سے مجھے رونا آتا ہی اہلبیت مین یہ خبر [illegible] حضرت علی اکبر نے کھڑے ہو کر فرمایا یا بابا [illegible] ہم لوگ برحق ہین اور حق ہمارے ساتھ ہی [illegible] کچھ باک نہین انتقال سے دل ہمارا [illegible]

محض ناپائداری ہی رباعی	[illegible]
[illegible]	[illegible]
رسول پاک پہ بھیج خدا درود و سلام	[illegible]

Marfat.com

[illegible] ساتھ سوار کے مین
[illegible] حسین کے سے کوفے چلین تو فوراً سے
[illegible] ابن زیاد نے آنکھ کہا کہ سولہ روز ہوئے کہ امام عالیمقام
[illegible] ابن زیاد نے حر بن یزید ریاحی
[illegible] کہا کہ آگے جائے اور جہان امام حسین ہین اونکو گرفتار
[illegible] جانے دے کی جانب قدم بڑھانے نہ دے غرض جب آپ
[illegible] کوفے سے دو منزل ہی پہنچے حر ہزار سوار ہتھیار بند کے جمع
[illegible] عرض کی کہ ابن زیاد کا مجھے حکم ہے کہ جہان امام عالی مقام ملین فوراً
[illegible] خبردار اور کسیطرف اونکو جانے نہ دینا سو مین ضرور آپ کو ابن زیاد
[illegible] اللہ مین اس امر مین محض مجبور ہونگا میرا جی نہین راضی ہی کہ
آپکو ابن زیاد کے پاس پہنچاؤن اور یہ بھی مجھسے نہین ہو سکتا کہ آپ کو چھوڑ دون
[illegible] چھوڑون تب آپ نے فرمایا ای حر وقت ظہر ہو گیا تم اپنی قوم کے ساتھ
نماز پڑھو ہم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھین حر نے کہا آپ پیشوائے زمان اور امام
زمان ہین آپ امامت کرین دونون لشکر اقتدا کرینگے **نظم**

[illegible]	ہمین ست تا زندہ ام نیت مین
[illegible]	بہ محراب ابرو بیت ار رو نمازم

بعد نماز کے امام نے فرمایا کہ کوفیون نے [illegible]
[illegible] ہماری ہماری پاس بھیجا ہے اور اشراف کوفہ [illegible]
[illegible] اونکے کوفے کا قصد کیا اور تم لوگ بھی کوفے کے رہنے
[illegible] اقرار پر قائم رہو تو مین تمہارے شہر چلون اور نہین تو

[illegible]

لوگوں کے [illegible]

[illegible] سے [illegible]

زیاد کا حکم کو دیا اسمین [illegible]

ایسے بڑے میدان میں [illegible]

حضرت امام کو دیا کہ دیکھیے ابن زیاد [illegible]

آپ کو چھوڑ نہیں سکتا جگر ابن زیاد [illegible]

سے آپ کے اسیر کرنے کو تاکید [illegible]

ملاقات کا بھی منفی [illegible]

آپ سے ملاقات ہوئی [illegible]

آپ کو چھوڑ کر پھر جاؤں ابن زیاد [illegible]

خدا رحمت [illegible]

رسول پاک [illegible]

روایت ہے کہ [illegible]

رسول اللہ اگر مرا آپ پر [illegible]

اسکے تو آنکھ اسکی [illegible]

آتا تھا [illegible]

[illegible]

[illegible] خدا
[illegible] اور لشکریان پر وغا ساتھ
[illegible] آپ کو کوفے لیے
[illegible] اور آپ
[illegible] لشکر سے دور اوترین آخر رات کو جب
[illegible] غافل ہو جاوین تبس آپ چپ چاپ وہانسے اپنا
[illegible] راہ سے جسطرف چاہین چلے جائین صبح کو
[illegible] کوس تلاش کرکے کوفے پھر جائینگے حر کو
[illegible] ہمراہیون کے حر کے ساتھ چلے تھوڑی دور
[illegible] پانی کے متصل اوترین حر نے نہ مانا ناچار
[illegible] محرم کے دن سنہ ۶۱ اکسٹھ ہجری مین میدان
[illegible] رات کو حر نے پھر بطریق خیر خواہی کے عرض کی کہ ابن
[illegible] سو آپ للہ ہمپر کرم فرمائین آج کوچ کرکے
[illegible] چنانچہ آنحضرت نے کوچ کرکے تمام شب قطع مسافت
[illegible] میدان قنق رونق ہوگا مکان نہ راہ کا پتا نہ شہر کا نشان
[illegible] لوگون کے چھالے پڑ گئے ہزارون کانٹے گڑ گئے
[illegible] بھول گئے قصد نے گھیرا راہ بھول گئے جب صبح ہوئی
[illegible] کو چلے تھے اور بعضی روایتون مین ہی کہ
[illegible] ہوا آخر نوبت پہنچی کہ اسپان سواری اور
[illegible] آگے قدم نہ بڑھا سکے

[illegible]

تازہ خون وہاں سے اُبلا آتا [illegible]

زمین کا کیا نام ہو گیا اسے مار [illegible]

بھی کہتے ہیں فرمایا اللہ اکبر [illegible]

سارے آل عبا کی ہی غزل

اینجا نصیب ماہمہ کرب و بلا بود
وینجا بود کہ ماتم آل عبا بود
پشت مبارزان ہمہ اینجا دوتا شود
ہر مرغ و ماہی کہ در آب و ہوا بود

[illegible]

اینجا بود کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

مارینگے اور میرے جسم کو خنجر ستم سے پرزے پرزے کرینگے [illegible] اور تیر کی
ہر طرف سے ہمہ باران تیروں کا برسائینگے اور قطرہ آب کے بدلے [illegible] ساقی کوثر کو
نہ پلائینگے انھیں نالیوں میں ہمارے خون کے [illegible] ہونگے اور [illegible] اہلبیت
کے اسی جگہ پڑے رہینگے حضرت علی اکبر نے یہ حال [illegible] سر [illegible]
کی بابا جان پہ کیسی فال بد آپ فرماتے ہیں آتش غم [illegible]
فرمایا ای بیٹا ہم لوگ بابا جان کے ساتھ صفین [illegible]
پس بابا جان بھائی حسن صاحب کی گود میں [illegible]
بیٹھا تھا ناگاہ بابا جان نیند سے رونے [illegible]
کہا بابا جان جان ہماری آپ پر فدا [illegible]
سبھی کیا خواب دیکھا کہ اسقدر [illegible]
[illegible] ورق خون کا بہا جاتا [illegible]
[illegible] اور [illegible]

Marfat.com

[illegible] کوئی سنگدل اور سبز
[illegible] ہر طرف سے تیر کا مینہ اور سبز
[illegible] مخاطب ہو کر زار زار رو کر فرمایا ای نور عین
[illegible] سامنے آئے گا اوسوقت تم کیا کرو گے

[illegible] بر فگار شعر | خدایا رباصابران ست ومارا
مشکلے کہ فرمودہ ست

روایت ہے کہ اسکے بعد امام نے فرمایا کہ ہاں
[illegible] ان بیان تشریف
[illegible] شہادت پیغمبر خدا کے پاس جائینگے کوفیان بے وفا کا حال مفصلا

[illegible] آب روئے ما بخاک کربلا خواہند ریخت
[illegible] گرد بر رخسار آل مصطفی خواہند ریخت
[illegible] خون نور دیدہ شیر خدا خواہند ریخت

روایت ہے کہ آپ نے کربلا میں خواب دیکھا کہ جناب رسالت مآب فرشتوں کے
ساتھ تشریف لائے ہیں اور مجھے گود میں لیکر فرماتے ہیں کہ بیٹا حسین مجھے معلوم
[illegible] دیے ہیں سو یہ لوگ قیامت کے دن میری شفاعت
[illegible] ہیں اور قریب ہے کہ حق تعالی تمکو درجۂ شہادت پر پہنچائے گا اور بہشت
[illegible] آراستہ لیئے ہی اور جان باپ تمہارے تمہارے منتظر بیٹھے ہیں یہ
[illegible] آپ نے ایک ہاتھ امام حسین کے سینے پر مارا اور فرمایا خداوندا حسین کو صبر
[illegible] عطا فرما امام حسین نے یہ حال خواب کا اہلبیت کو سنایا رو دیئے
[illegible] روایت ہے کہ جب امام کربلا میں پہنچے تو مٹی وہاں کی زرد ہو گئی
[illegible] حضرت ام کلثوم نے وہاں
[illegible] کو دیکھکر فرمایا کہ اسی لیجائی

تعلیم اور قول کا

شہر بانو کو بلا کر

دور دیکھو تو خبر ان کی

رونے لگا اشک سے

حضرت امام حسین کربلا میں

ہمکو بتا کید لکھا ہے کہ اللہ حسین

سارے لطف اعزاز

تو نے دیئے بہت زمانے

رنج و ملال بیا بیا

خواب غفلت

حال

ہو گیا

امام حسین اور

Marfat.com

[illegible] کی جہد کر رہے اور
[illegible] کیا خدا رسول کو بھول گیا

[illegible] کی خبر خدا جانے

[illegible] امام حسینؑ سے لڑنے کو
[illegible] جاتا ہی آرے تو حسین بن علیؑ
[illegible] شمشیر جنگ اوٹھاتا ہی آرے جان تو جھ
[illegible] سعد وقاص صحابی کا رتھا جی جان سے
[illegible] نے اونکو خط بھیجکر بلایا ہی اب اونکے مارنے کو جاتا ہی
[illegible] سے مجھے کچھ خوف آتا نہین عمر سعد نے نہ مانا

[illegible] آرد خدائے را بغضب
[illegible] ہی روز ولم خوف نار ذات لہب

[illegible] سوار اور پیادوں کے ساتوین محرم منگل کے دن
[illegible] کنارے ڈیرہ کیا اور امام حسینؑ کے لوگون کو پانی لینے
[illegible] کا فرات کے کنارے کھڑا کر دیا کہ خبردار ایک
[illegible] نہ جائے اسمرا آہیان امام حسینؑ سے فرات
[illegible] ڈیرے خیمے امام کے اوس میدان الق ودق مین ریت
[illegible] بلند کو بازار شقاوت پر اڑے تھے اوس میدان مین
[illegible] حیوان کی صورت نظر نہ آتی تھی جدھر دیکھیے
[illegible] ہائے وہ ریت کی گرمی دوپہر کی دھوپ رات بھر
[illegible] ہائے افسوس ہائے وہ بے سر و سامانی ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اہلبیت فراج اقدس کو [illegible]

ہوگیا اور حلق سے زبان تک [illegible]

پانی نہ پایا اطفال شیرخوار ماؤں کی [illegible]

ضعف سے پانی کا نام زبان پر [illegible]

سکتے کے عالم مین خاموش آنکھ [illegible]

زین العابدین محض [illegible]

آب در چشم یتیمان گوہر نایاب بود	شدت
مالک بحر و بر کی سوکھ کر کانٹا ہوگئی تھی [illegible]	
نیزہ دہ منجمد لب سیکونش [illegible]	

اور سپاہ اہلبیت تیمم سے نماز ادا کرتے تھے

قطرہ آب کو ترستے تھے اور [illegible]

اور [illegible] تھے اور [illegible]

سبب اہلبیت پر پیاس کا [illegible]

سنگ خیمے مین آتے اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] بے [illegible] قیام کر فرمایا آہ کیا کریں شیطانوں کے
[illegible] آئی پینے سے بیزار ہیں آئی افسوس
[illegible] کے کوثر کی پانی پیتے ہیں اور ہم ساقی کوثر کے نواسے
[illegible] ہوا سے گرمی کر جیتے ہیں نظم

[illegible] ہو جائے	[illegible] نکل جائے کہیں خلد فراغت ہو جائے
[illegible] ہو جائے	فخر کونین ہو عاشق کی سعادت ہو جائے

[illegible] کعب امام خلق مقابل نے دیکھا کہ اعدا اب ضرور لڑیں گے اور اب لڑائی
[illegible] آپ نے خیمہ گاہ کے گرداگرد کھائی کھدوائی اور اوسکا صرف ایک
[illegible] کہ اوس میں نکل کر لڑیں اور اوس کھائی میں آگ جلا دی تا کوئی شقی
[illegible] خیمے کے جانب نظر اوٹھا نہ سکے رباعی

[illegible]	زمین بعد ضیا [illegible]
[illegible]	اے آب خاک شو کہ ترا آبرو

[illegible] سعد نے امام حسین کے خیمے میں پانی بجانے دیا تو امام حسین نے
[illegible] کہا کہ مین ایک کام کرتا مجھے چھوڑ دے کہ وطن کو چلا جاؤن
[illegible] یزید کے پاس مجھے بھیجدے وہ جو چاہیگا کریگا یا تو چھوڑ
[illegible] ابن سعد نے یہ حال ابن زیاد کو لکھ بھیجا اوس بدذات نے
[illegible] اگر امام حسین بیعت یزید کی کرین تو خیر نہین تو بیدرنگ اونکو
[illegible] اوسنے کہ مینے تجھے لڑنے کو بھیجا ہی نہ صلح کرنے کو اور جو تو نے [illegible]
[illegible] کو پہونچا ہی جان عمر سعد نے اس نامے کے دیکھتے ہی
[illegible] امام حسین نے کہلا بھیجا کہ مینے ہر چند چاہا کہ آپ بیعت یزید
[illegible] مین مبتلا نہون پر آپ نے نہ مانا اب بھی یا تو یزید کے
[illegible] دست فرمایئے آپ نے اوس پر ڈالا اور دوسرے [illegible]

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

سے قتل کرنے [illegible]

ہوئے آپ تلاوت [illegible]

جانتے تھے آپ [illegible]

مبتلائے [illegible]

کن کن کے [illegible]

ہر طرح کا [illegible]

جلال [illegible]

[illegible]

[illegible]

سے کر [illegible]

بات کرنے [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] آیا تو اہل حرم نے مع
[illegible] کر لیا اور مشکوں میں بھر لیا پھر ہر چند اوس
[illegible] پانی کا نہ پایا تھے یہاں تک کہ شتر ہا تھ
تک کھدوایا مگر پانی کا نہ پایا شعر

[illegible] بیٹا اور دو غلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی [illegible]

[illegible] جب پیاس کے اطفال صغار اور سارے اہلبیت اطہار اور جانوران
[illegible] پیاس کے تڑپنے لگے وہ دوپہر کی دھوپ وہ ہوائے گرم کی لپک سے سینے
[illegible] آہ اوپر کی دھوپ نیچے سے ریت کی گرمی ننھے ننھے لڑکے مثل
[illegible] پیاس کے تڑپنے لگے پیاس کے ٹکٹکی بندھ گئی عالم بدحواسی میں سر کو
[illegible] یزید ہمدانی نے خدمت میں امام مظلوم کے عرض کی کہ حکم ہو تو عمر سعد کے
[illegible] اور کچھ پانی مانگ لاؤں فرمایا تمکو اختیار ہے یزید ہمدانی عمر سعد کے پاس
[illegible] اور اوسے سلام نہ کیا اور کچھ کلام نہ کیا عمر سعد بدنہاد نے غصے ہو کر کہا
[illegible] ہمدانی تمنے مجھے سلام کیوں نہ کیا کیا میں مسلمان نہیں ہوں صاحب ایمان
[illegible] ہوں خدا و رسول کو نہیں پہچانتا ہوں شریعت اسلام نہیں جانتا ہوں ہمدانی
[illegible] تمہاری مسلمانی پر دعوی مسلمانی کا کرتے ہو اور فکر قتل میں ابن رسول
[illegible] کے درپے ہو کہاں وہ ہو جسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان لوگ نجات پائیں
[illegible] رکاب دوش نبی جگر گوشہ علی کے ساتھ لڑنے کو کھڑے ہوئے
[illegible] ہو کہ اہلبیت پر بند کیا ہے خدا و رسول کو ناراض اور یزید کو
[illegible] آسمانی کے نواسے پر اتنا باران ستم کیوں برسانے ہو خدا و رسول
[illegible] کیوں ستاتے ہو ارے چرند پرند سور کتے دریا
[illegible] حسین بن علی اور اونکی عورتیں اور بھائی بیٹے اتنے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] کوفہ
[illegible] جو تھے ہو عمر سعد اور
[illegible] آپ التجا محبت کر کے اپنے
[illegible] اتنا را اسدیرے بعد عنقریب تو
[illegible] تو بھی مارا جائیگا چنانچہ بعد واقعہ کربلا
[illegible] سعد کا سر تا راسارے لشکر تو نکوا دیکی مارا شعر

[illegible] نورو		روا نیست اگر جان کند فدای حسینؑ

[illegible] بخشاں گذرین تو آپ کو وہ نصیحت اپنے بھائی
[illegible] تیسری گذر گئی کہ وقت انتقال اونھون نے فرمایا
[illegible] کو غیبوں کا قرب نہ کھانا بلائین تو زنہار کوفے کو نجانا
[illegible] اقوال یاد اعتماد کیجیو اس نصیحت کو یاد کر کر کے روتے تھے

[illegible]	[illegible] کربلا شہید اکبر	سیراب گلوی تو ز آب خنجر
[illegible]	[illegible] تو آب خواہ روز محشر	روایت ہی کہ نوین تاریخ

[illegible] سعد کو بتاکید تمام لکھا کہ آج ہی سے لڑائی شروع
[illegible] رعایت نہ ہونے پاوے یہ خط پڑھکر اگرچہ وقت
[illegible] لشکر کو راستہ کیا سعد کارزار ہو گیا جنگ کا
[illegible] علمدار کو بیس سوار کے ساتھ روانہ فرمایا کہ دریافت کرو
[illegible] کیوں آئے ہیں تو نے وقت تقاضے حرب کے کیوں آئے ہیں
[illegible] کھاؤ گے مگر ہرگز ہرگز سیراب نہ پاؤ گے کل
[illegible] لینا دوبہر ڈھلے میں بھی اوتار لینا
[illegible] ستم برسا برسا کے ناراہی کل سبکو شربت

Marfat.com

شب شہادت [illegible]

از عبادت کی رات ہی آپ [illegible]

شہادت تو بنا ہی [illegible] کے لئے [illegible]

رسول پاک پھیج اللہ [illegible]

روایت ہی کہ اسکے بعد امام عالی مقام [illegible]

حرم محترم کو صبر و شکر کی نصیحت فرمائی [illegible]

ہونے لگیں آپ نے رونے سے منع فرمایا [illegible]

تو خوب جانتا ہی کہ کوفیوں نے بیعت کرکے [illegible]

گندم نمائی کی خداوندا تو انصاف کیجیو [illegible]

اعزہ اور اقربان اور مریدان اور غلامان کو بلا کر [illegible]

اور تابعداری کا ہمارے ساتھ اچھی طرح [illegible]

آرام پونہچائے ہین تمسے بہر صورت راضی ہون [illegible]

میرے تمسے رضامند اور باباجان [illegible]

ہون کربلا مین میری شہادت لکھی ہی [illegible]

تم سب کو مین بخوشی خاطر رخصت کرتا ہون [illegible]

سب بے تکلف یہان سے چلے جاؤ [illegible]

یہ کلام سنکر آتش غم سے جل بھنکر [illegible]

آپ کو دشمنون کے ہاتھ مین تنہا [illegible]

ہم لوگ بھی اپنے جی جان کو آپ پر [illegible]

[illegible] دہ ہزار [illegible]

Marfat.com

[illegible] کی [illegible] ہو تو اپنی مان اور بہنونکو لیکر

[illegible] کہا اور انھون نے کہا شعر تا سر گریبان اجل در زنیم ما دست

[illegible] روایت ہی کہ آپنے خیمے کے چارونطرف ایک کھائی کھودوائی تھی فقط ایک راہ

[illegible] کھائی مین آگ بھروائی تھی تا اسطرف اشقیا نہ آئین

[illegible] کو ایذا نہ پہنچائین مالک بن عروہ لشکر عمر سعد سے گھوڑا دوڑاتا ہوا

[illegible] امام حسین دوزخ سے پہلے دنیا ہی کے اندر آگ مین آپ جلنے لگے مسلم بن

[illegible] کہا کہ اسکی گردن اوتار لین آپ نے منع کیا کہ تم لڑائی مین پیشدستی مت

[illegible] آپنے فرمایا کہ خداوندا دیکھ یہ کیا کہتا ہی فوراً پاؤن اوسکے گھوڑیکا ایک

[illegible] مین آتار ہا وہین پشت زین سے جھکا اوسی کھائی مین جا تا رہا روبرو دونون

لشکر کے کھائی مین جل گیا کرامت امام حسین کی ظاہر ہوئی ارمان دل کا نکل گیا

روایت ہی کہ اسکے بعد آپ نے فرمایا کہ خداوندا یا شقیا ناحق آل رسول کو ستاتے ہین

باوجود ملاحظہ ان کرامتون کے ایذا رسانی سے باز نہین آتے ہین یہ سنکر ابن اشعث

ملعون نے کہا آپ کو پیغام بر خدا سے کیا قرابت ہی جو اتنا لاف مارتے ہین ہر دم خدا

رسول کو پکارتے ہین آپ نے فرمایا خداوندا دیکھ یہ کیا کہتا ہی ابھی اسکو گھوڑے سے

[illegible] ذلت کی مار مار فوراً اوس مردک کے شکم نے مارے درد کے پیچ و تاب کھایا

[illegible] سے قضائے حاجت کے لیے اتر آیا قضائے حاجت کے وقت ایک سیاہ

[illegible] مردک کے پاخانہ نے کے مقام مین ایسا نیش لگایا کہ وہ ملعون ناپاک

[illegible] زمین پر سطح ننگا لوٹنے لگا اور بآواز بلند چلایا آخر اوسی جگہ گرکر

[illegible] دوزخ ہوا دنیا سے سفر کر گیا روایت ہی کہ اسکے بعد

[illegible] آکر کہا کہ اے امام حسین دیکھو یہ آب فرات کہ مثل دریا کے

[illegible] سے تمکو ایک قطرہ نہ پلائینگے جب تک مارے پیاس کے

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] کی راہ اشک و آہ سے پیرم گواہ

[illegible] اختیار ہدایت خواہ شہید کربلا شیخ خدامع

[illegible] جنت مع حوران جنت کے شکبا

[illegible] کا تو یہ حال تھا اور یہان کربلا مین

[illegible] خونخوار تین روز کے بھوکے پیاسے اس رات

[illegible] مشغول بیاد پروردگار رہے نشہ جام شہادت کا جو چڑھا

[illegible] شوق آب وصال مین جان جاتی تھی تشنگی شربت شہادت

[illegible] نظر آتی تھی خصوصاً خاص آل عبا سید الشہداء کربلا یعنی سلطان

[illegible] مین سوچتے اپنی گردن کی خبر نہ خنجر قاتل کا خیال رات بھر بھوکے

[illegible] پر مصلی بچھائے مشاہدہ جمال ایزدی مین مغلوب الحال اسی عالم

[illegible] کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع گروہ ملائکہ میدان کربلا

[illegible] اور امام تشنہ کام کو رو کر اپنے سینے سے لگا کر فرمایا کہ ای فرزند ارجمند

[illegible] قتل پر تیار ہین اور پھر بھی میری شفاعت کے امیدوار ہین سو یہ لوگ

[illegible] میری شفاعت سے محروم رہینگے دوزخ مین جائینگے مغموم رہینگے سوائے

[illegible] روٹی کو ہاتھ سے نہ چھیو شمشیر امتحان گلے پر لے لیجیو مگر خبردار

[illegible] شہادت کا پاؤ گے فقط دو تین پہر مین تین دن کے بھوکے

[illegible] بہشت مین تمہارے لیے آراستگی ہو رہی ہے حور و قصر

[illegible] انتظار مین کھڑے ہین دیکھنے کو بیقرار ہین یہ فرما کر امام

[illegible] پھیر کر فرمایا خداوند اسین کو اوسوقت صبر دیجیو اور

[illegible] عالم اور سارے ارواح طیبات کا تو یہ حال تھا اہلبیت

[illegible] کہ کسقدر ملال تھا خصوصاً بانوئے مغموم اور حضرت زینب

Marfat.com

[illegible]

[illegible] بالی پیو تیاں کردیا ہی [illegible]

روایت ہی حضرت [illegible]

سنی کہ کوئی کہتا تھا اشقا [illegible]

قَدْ لُعِنْتُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ [illegible]

نادانی سے + بشارت ہو تمکو عذاب و ذلت کی + [illegible]

اور عیسیٰ کی زبان پر روایت ہی کہ جب دور [illegible]

نمود ہوا یعنی بھور ہوا تو ہر طرف سے الفراق [illegible]

آواز آئی یَا خَیْلَ اللّٰہِ ارْکَبُوْا ای لشکریان [illegible]

سونھہ موڑو بسم اللہ کرکے مستعد کارزار ہو جاؤ [illegible]

رحلت کا نقارہ بجاؤ کھڑے بہشت مین لہو لہان چلے آؤ [illegible]

جوش و خروش مین امام تشنہ کام کے پاس آئین اور [illegible]

فرمایا ہان مینے بھی سنی اوس سے بھی عجیب [illegible]

دیکھا کہ کتون نے ہمپر حملہ کیا اور ایک کتا اون مین [illegible]

کے اوس سے نکلا تھا وہ زیادہ تر مجھسے بہڑا [illegible]

اسی درمیان مین نانا جان تشریف لائے اور [illegible]

اسوقت ہم اور سارے انبیا واسطے استغفار [illegible]

کے خدا کی طرف سے تمھارے پاس [illegible]

تین دن رات کے بھوکے پیاسے خدا کی راہ مین [illegible]

ساتھ آکے افطار کرو اور ایک فرستہ [illegible]

سلسلے ہو جاتے ہوئے [illegible]

[illegible] کی حضور میں لیجاوے حضرت
[illegible] اہلبیت کو بلاؤ کہ وقت الوداع کا آیا

[illegible]	ممکن نہیں کہ خود جای دگر خواہیم کرد
[illegible]	گو مہیا شوکہ ما زینجا سفر خواہیم کرد

[illegible] حاضر کئے آپ نے سب کو گلے سے لگا کر
[illegible] اور پیار کیا اور شہر بانو سے فرمایا کہ ان سب یتیمون
[illegible] جہان تک ہو سکے غمخواری کیجیو حضرت ام کلثوم نے فرمایا
[illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قضا فرمائی تو آغوش نازنین مادر مہربان کی ہمنی
[illegible] انتقال فرمایا بابا جان نے آغوش نازنین اوٹھایا جب بابا بھی دنیا سے سدھارے
[illegible] آئے جب انہون نے بھی کوچ فرمایا آپ کا سایہ عنایت ہم لوگون
[illegible] آپکو دیکھ دیکھ کے صبر کرتے تھے جب آپ کا بھی سایۂ شفقت ہمارے
[illegible] گا تو اب کون ہمسے الفت و محبت کے ساتھ پیش آئے گا اسی بات چیت
[illegible] ہوا مؤذن نے اذان دی اطراف عالم مین الوداع کا شور ہوا صبح
[illegible] تیمم کرکے امام تشنہ کام نے نماز آخری فجر کی جماعت سے ادا فرمائی
[illegible] نہ پائی تھی کہ لشکر اعدا مین طبل جنگی بجنے لگے پھر جان نثاران امام حسینؑ
[illegible] اپنے اپنے تن پر سجنے لگے ادھر کلمۂ لا الہ الا اللہ لبہائے خشک اور تشنہ پر
[illegible] اور تلوارون پر آبداری ادھر شوق شہادت سے بیقراری
[illegible] بہانے کی طیاری ادھر شوق شہادت مین بیچین ادھر
[illegible] شہادت کی آرزو ادھر [illegible] قتل امام حسین کی گفتگو

[illegible]	بوند پانی کی نہ پائی دم آخر ہے
[illegible]	روضۂ احمد مرسل کا مجاور ہے ہے

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کارزار مین آکر حرکے [illegible]

مین تھین اور دین [illegible]

کے نشان گڑ گئے کفار [illegible]

سے فرش تک ہر جن و بشر اور [illegible]

مع تمامی فوج انبیا اور ملائکہ [illegible]

فرمائی جان نثاران حسین نے بھی [illegible]

باوہ شہادت سے چور اور [illegible]

مین تڑپ رہے تھے فوراً [illegible]

ہو گئے جب دونون صفین [illegible]

لکر خیمے مین آئے اور [illegible]

مبارک کرکے [illegible] امام حسن [illegible]

فرمائی [illegible]

سوار کیا حضرت صلی [illegible]

مین دیا اور خود [illegible]

اور سوالی آپ کے کمال [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جانتے ہو کہ مین نواسہ حضرت محمد مصطفی
[illegible] اور جگر گوشہ شیر خدا علی مرتضی کا اور لخت جگر حضرت فاطمہ زہرا کا
[illegible] تھے اور حضرت حمزہ سید الشہدا میرے
[illegible] تھے دیکھو یہ عمامہ میرے سر پر اور یہ جبہ میرے گلے مین رسول خدا کا ہی اور یہ
[illegible] حسن مجتبی کا ہی اور یہ ذوالفقار حیدری خاص بابا جان کے ہاتھ کی ہی اور یہ
[illegible] خاص سواری کا نانا جان کے ہی اسی کو فیلوسمان حضرت عیسی کے اگر ابتک بھی نشان
اونکے گدھے کے سم کا پاتے ہین تو کمال تعظیم سے وہان سر جھکاتے ہین اور یہودی اگر کہین
نشان قدم حضرت موسی کا پتھر پر پاتے ہین تو بڑے آداب و تعظیم سے پیش آتے ہین اور تم اپنے
نبی کے نواسے کو قطرہ آب سے ترساتے ہو ہر طرف سے گھیرے راہ حق سے سونہ پھیرے
[illegible] ساتے ہو فرات کا پانی درندہ پرند یہود و نصاری پر حلال ہی اور ساقی کوثر کا لخت جگر
[illegible] کو بدحال ہی حوض کوثر پر جو بھوکے پیاسے تم لوگ آؤگے تو ساقی کوثر کو کیا
منہ دکھاؤگے کہو تمنے تمہارے لوگون مین سے کسی کی گردن ماری ہی جو اوسکی قصاص مین
تمہاری طرف سے ہمارے قتل کی طیاری ہی یا تمہارا کچھ مال ہمنے لیا ہی کہ اوسکے مطالبہ کو
آئے ہو یا تمہارا کچھ حق تمہارا ہمارے ذمے چاہیے کہ اوسکے عوض یہ فساد اوٹھائے ہو مین
[illegible] یا نہین خلاف وعدگی کی نہین کسی مسلمان کو ستایا نہین کوئی فرض و سنت
[illegible] نہین اسرحق سے سونہ موڑا نہین جو اوسکی حد سے جاری کرتے ہو اتنا ظلم و ستمگاری
کرتے ہو تم خوب جانتے ہو کہ آج روے زمین پر کوئی شخص میرے نسب عالی کے برابر
نہین [illegible] مین کوئی ہمسر نہین دنیا سے سونہ پھیرے تم مدینے [illegible]
[illegible] تھے وہان تمنے رہنے نہ دیا ناچار وطن چھوڑ کے مکے مین جا کر مقام
[illegible] بلا کر ہزار طرح کا رنج پہنچایا جہانتک
[illegible] خوب قدردانی کی اگر تمہارے ستم سے ایک آہ کرون

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روایت ہے کہ اسکے بعد عمر [illegible]
لشکر امام حسینؑ پر حملہ آور ہوا [illegible]
نے ریش مبارک کو ہاتھ میں لیکر فرمایا [illegible]
پہلے جب یہودیوں نے کہا کہ عزیر [illegible]
کہ عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں [illegible]
قتل کو آیا اور خطرہ آپکو [illegible]
امام حسینؑ نے لشکر اعدا کی طرف [illegible]
کی کہ جبتک ہم لوگ [illegible]
نہ دینگے شمشیر [illegible]

رسول پاک [illegible]
روایت ہے کہ [illegible]
استاد [illegible]
[illegible]

[illegible] جنگ

[illegible] بعد شہادت جناب پر کوفیان
[illegible] لشکر امام سے ایک ایک جوان
[illegible] سو پچاس شقی کو واصل جہنم کر کے آخر کو خود
[illegible] کے ایک دو کو اور دھر کے سو سو پچاس پچاس شقی ملکر بعد شہادت
[illegible] تنہا لشکر اعدا میں جاتے تھے اور شہیدوں کے نعش کو خود
[illegible] تلواریں چلنے لگیں شمشیر و نیزے چنگاریاں نکلنے لگیں
[illegible] لڑتے لڑتے دلاور قطرۂ آب کوثر سے لگا اس قدر اشقیاء
[illegible] میدان جنگ میں لگیں اور کفار کے نعشوں کے پشتے ہوئے قبض روح
[illegible] ملک الموت کی جان کے نوبت آئی سوال کرتے کرتے منکر نکیر کی طبیعت
[illegible] اعلیین و اسفل سافلین دونو تھرائے رضوان و مالک دونوں عاجز آئے اون
[illegible] کہا کہ رفقائے حسین جی جان سے اپنے نثار ہیں بہر صورت سر کٹانے
[illegible] ایک ایک دلاور پر پچاس پچاس شقی تیروں کا مینہ برسانے لگا گلوے
[illegible] تیر اندازی چلانے لگا یہاں تک کہ لشکر امام سے جو لڑنے کو جاتا تھا پھر زندہ
[illegible] حتی کہ فقط پچاس دلاوروں نے کئی ہزار کفار مارے اور آخر خود بھی بعد
[illegible] شہادت پیکر خلد برین کو سدھارے روایت ہے کہ جب ادھر کے
[illegible] دلاوروں نے شہادت پائی تب جناب سید معصوم امام
[illegible] فرمائی کہ ہے کوئی فریاد پہونچنے والا کہ خدا کیواسطے ہماری
[illegible] پہونچنے والا کہ حرم رسول اللہ کو بچاوے افسوس ای لوگو
[illegible] باوجود دعوائے مسلمانی کے واسطے قتل سبط اوسی
[illegible] آپ کی کچھ ہراس اور بے صبری اور عدم استقلالی
[illegible] اور اسواسطے کہ دیکھیں اسلام کے دعوی

Marfat.com

کرنے والون مین سے اسوقت
کون ہدایت پاتا ہی نظم

فریاد ازان زمان کہ زید اد کوفیان

وہی حُر ہی کہ شہ کو کربلا مین گھیرا تھا وہی اب حسینؑ

حُر بن یزید ریاحی نے جو سردار لشکریان عمر سعد کے تھے یہ فریاد امام حسینؑ کی سنکر
دھنکر عمر سعد سے کہا کہ کیا تو امام حسینؑ سے ضرور لڑیگا اوس ملعون نے کہا
تب حر نے کہا کہ کل خدا کے سامنے کیونکر جائیگا رسول خدا کو کیا منہ دکھائیگا
گھوڑا دوڑاتا ہوا امام تشنہ کام کے پاس آیا پیادہ ہوکر رکاب عالی کو بوسہ دیا
نعلین کو آنکھون سے لگایا اور اپنی ناک زمین پر رگڑ کے حرمت شاہزادے کے دامن سے
پکڑ کے کہنے لگا کہ یا ابن رسول اللہ مین سمجھتا تھا کہ آپ سے اور ابن زیاد سے
صلح ہوجاوے گی نوبت لڑائی کی نہ آوے گی واللہ مین جانتا اگر یہ
نہین راہ حق سے سونہ پھیرتا نہین ای فرزند رسول مقبول مجھی سے یہ
فوج کشی کی تھی کربلا سے پھر جانے نہ دیا سرکشی کی تھی اب
کو آیا گوہر جان قدم عالی پر فدا کرنے کو لایا آبرو اللہ
حرف خطا سے صاف ہوسکتا ہی سچی توبہ
ہوسکتی ہی آپ نے کمال شفقت کی
کرکے جناب باری مین توبہ و استغفار کیا
حبیب کے سارے گناہ اوسکے معاف فرمائے

گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست

ای حر توبہ تیری حق تعالی نے قبول

[illegible] میری ماں فاطمہ زہرا نے فرزند اور میرے باباجان شیر خدا
[illegible] کے نانا جان میری شفاعت فرمائینگے اور ہم اپنے ساتھ بہشت
[illegible] روایت ہے کہ پھر حر نے عرض کی کہ یا ابن رسول اللہ آج کی رات مین نے
[illegible] کو خواب مین دیکھا کہ اونھون نے میرے پاس آکر کہا کہ ای حر اندنون تو کہان
[illegible] نے کہا کہ حضرت امام حسین کو گرفتار کرنے کو میرے باپ نے فرمایا تھا
[illegible] ابن رسول اللہ کے ساتھ کیا سرکار اگر تاب دوزخ مین جلنے
[illegible] تو جاون سے لڑ چولھے مین جا خنجر آبدار پکڑ اور اگر رضاے مولی اور
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہتا ہے تو اپنی جان اونکے قدمون پر نثار کر
اونکے دشمنان بیدین سے جاکر کارزار کر سنو آپ مجھپر کرم کیجیے میدان حرب مین جانیکا
[illegible] حکم دیجیے آپنے فرمایا تم میرے مہمان ہو ٹھہرو دوسرا کوئی جائیگا راہ مولی مین
[illegible] جاکر گلا کٹائے گا حر نے نہ مانا اجازت لیکر میدان کی جانب گھوڑے کو کوڑا مارا اور لشکر
اعدا کے مقابلے مین آکر باواز بلند للکارا خنجر آبدار میدان قتال مین چمکایا تو جنون
[illegible] کے اشقیا کو دمکایا عرب مین اوسکی دلاوری کی دھوم تھی اور لشکر عمر سعد کو
[illegible] مردانگی خوب معلوم تھی جب عمر سعد نے حر کو میدان مین دیکھا آنکھون مین اسکے
خبر کی جھا گئی جان سینے مین اوس ملعون کے تلملا گئی

رسول پاک پہ بھیجے ایزد درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی درود

[illegible] کے بعد عمر سعد نے گھبرا کر صفوان شیطان کو جو بڑا پہلوان تھا
[illegible] پہلوان پھیلوے اور اگر بتانے تو اوسپر حربہ چلاوے صفوان نے
[illegible] قتل ہوکر کے یزید کو چھوڑ کر امام حسین کے ساتھ
[illegible] ای شیطان یزید پلید کو امام حسین شہنشاہ کونین سے کیا نسبت
[illegible] بہشت مین پڑھایا تھا جبرئیل نے انکا گہوارہ ہلایا

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

دونوں کی نعشیں [illegible]

پیٹھ پر ایسا نیزہ لگا تا کہ [illegible]

بعد حُر نے امام حسین کے پاس [illegible]

نعم انت حُر ہاں تجھے [illegible]

ہوا اے حر مبارک ہو تو دوزخ سے بھی [illegible]

آئے اور ہمارے لشکروں کے [illegible]

یہاں تک کہ لشکر [illegible]

حُر پھر کر امام عالی مقام کے پاس آئے [illegible]

فرمایا اے حر اب قریب ہے کہ تو اسی [illegible]

جام ساقی کوثر سے سیراب ہو [illegible]

کوفی جہنم میں ہو جائے [illegible]

پیدل ہو کر اسی طرح [illegible]

کرتے تھے امام نے [illegible]

[illegible]

بھیجا حر نے اسکی [illegible]

[illegible]

[illegible] کہا یا ابن رسول اللہ اب قریب ہی کہ مین شہادت پاتا ہون
آپکی سلام بھیجے کچھ پیغام ہو تو کہیے مین آپکے نانا جان کے پاس جاتا ہون آپنے
فرمایا بسم اللہ کرو ہم بھی دو ایک گھڑی مین تمھارے پیچھے وہین آئین گے اپنی ہی
زبان سے سارا حال نانا جان کو کہہ سنائین گے پھر حر نے نعرہ مارا اور باوجود تشنہ لبی
اپنے کے ہزارون اشقیا کو تلوار آبدار کے گھاٹ اوتارا آخر لشکر عمر سعد نے حر کو چارون طرف سے
گھیر لیا اور مارے زخمون کے چور کیا پھر قصور سراپا قصور علمدار عمر سعد نے حر پر نیزہ
چلایا زخم کاری لگا حر نے غش کھایا مگر صد فے تیری دلیری کی اوسکو قوت بھی لڑنے سے
قصور نہ کیا سنبھل کے قصور پر ایسی تیغ مصری چلائی کہ آوسنے کسی کی نبات سنی قوام
حیات کو اوسکی بگاڑ کر تلخی موت کی چکھائی پھر حر نے آواز دی یا حسینا ادرکنی یا امام
حسین میری خبر لیجیے اب حر کو دوزخ سے آزاد کیجیے آپ یہ حال دیکھکر حر کے پاس آئے
اور اوٹھا کر اپنے لشکر مین لائے اور سر حر کا اپنی گود مین لیکر رونے لگے اور اپنی آستین مبارک
سے گرد و غبار اوسکے چہرے کا صاف کرتے تھے اتنے مین حر حالت غشی سے ذرا کچھ افاقے مین
آئے آنکھ کھولدی سر اپنا گود مین امام کے دیکھکر مسکرائے اور کہا اب آپ مجھسے راضی ہوئے
آپنے رو کر فرمایا ہم تجھسے خرسند ہوئے اور خدا و رسول بھی تجھسے رضامند ہوئے
غرض حر آپکا مونہہ تکتے تکتے ملک بقا کے راہی ہو گئے مقبول بارگاہ الٰہی ہو گئے

رسول پاک پہ بھیجو خدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

روایت ہی کہ اسکے بعد مصعب برادر حر اور علی پسر حر اور غرہ غلام حر یہ تینون لشکر
سعد سے گھوڑے دوڑائے امام کے لشکر مین آئے اور رو رو کر امام تشنہ کام کے پاؤن
پر پڑنے لگے رکاب عالی پر ناک رگڑنے لگے آخر یہ تینون بھی یکے بعد دیگرے امام سے
اجازت لیکے میدان جنگ کو سدھارے جنگ عظیم کی ہزارون اشقیا شمشیر آبدار کے
گھاٹ سے دوزخ کے کنارے اوتارے جدھر تلوار چلائی ایک کو دو دو کو چار کیا آخر کار

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] اپنی دلہن کو خاک و خون مین
[illegible] شہادت سے الفت تھا عرض کی اے مادر
[illegible] آپکے ساتھ گلا کٹانیکو طیار ہون اجازت دے
[illegible] ہوئے ہین جاکر دین مہر معاف کرا آؤن ایام تشنہ کام
[illegible] اوس دولہا نے اپنی دولہن کے پاس آکر کہا کہ اے بانو
[illegible] معاف کردے حرف خطا و قصور سے تخت و تکو صاف
[illegible] میدان کربلا مین ایک چلو پانی کو ترس رہے ہین
[illegible] محبت امام حسین و بطلب رضای خالق کونین
[illegible] انکے والدین کی شہید ہونیکو جاتا ہون اوس دولہن نے
[illegible] اور کہا کہ اگر عورتون کا لڑنا جائز ہوتا تو مین بھی امام پر
[illegible] ہوجاتی آفات دارین سے پاک ہوجاتی پھر وہ دولہا دولہن
[illegible] دولہن نے رکاب تھام کر عرض کی کہ یا حضرت مینے سنا ہی
[illegible] زمین پر گرتا ہی تو حوران جنت اوسے اپنی گود مین اوٹھا لیتی
[illegible] دیتی ہین پھر بہشت مین اوسکی خدمتگذاری کرتی ہین
[illegible] کرتی ہین سو مین اپنے شوہر کو دو شرط پر شہید ہونیکی
[illegible] اپنی لونڈیون مین داخل کیجیے اپنی صاحبزادیون کی کفش
[illegible] دولہا سیر آج شہید ہوکر کل قیامت کے دن بہشت مین
[illegible] بہشت کی جانب قدم اوٹھاوے آپنے اوس صورت کی
[illegible] حوران امام سے اجازت لیکر میدان کارزار مین آیا اور
[illegible] مارے نعرے لشکر عمر سعد کو ہلا دیا ہزارون سپاہ کو
[illegible] دولہا ماں کے پاس آکر کہا کہ اماں جان

اب آپ مجھسے راضی ہوئین [illegible]

بیٹا شیر ہو دلیر ہو جاؤ مارنے مارنے [illegible]

بیٹا جان جائے تو جائے خبردار مگر اف زبان پر نہ آئے [illegible]

شہیدانہ کپڑے پہنے ہوئے رخصت ہونے کو دولہن کے پاس [illegible]

لہان گھوڑا وہ بدن زخمونسے چور وہ خنجر فراق سے دلکا [illegible]

ہو کر جنیے سے ہاتھ دھو کر میدان مین آکر سیکڑون کفار کو مارا آخر [illegible]

پھر اعدا نے سر اوسکا کاٹ کے امام حسین کے آگے پھینکدیا اوس جوان کی [illegible]

ہو کر بیٹے کا سر گود مین اوٹھالیا اور کلیجے سے لگا کر کہا کہ بیٹا تمنے حق ہمارے دودہ کا خوب

ادا کیا پھر اوس سر کو دولہن کی گود مین لاکر رکھدیا دولہن اوسکے خون کو اپنے سر اور

مونہہ پر ملنے لگی کلیجے کو چٹکیونسے مسلنے لگی

کہین کیا آہ اے ناصر لکھین کیا ہای ہای ناصر اب عبداللہ مسلم کا پسر لڑنیکو جاتا ہی

جب لشکر امام تشنہ کام سے ترپن آدمی شہادت پا چکے اپنے خونسے میدان کربلا کو لالہ زار کر کے

باغ ارم مین جا چکے مردون سے سوای امام عالی مقام کے اور امام زین العابدین کے [illegible]

آدمی باقی رہگئے سولہ اقران اور عزیزان سے اور دو یاران [illegible]

پس نوبت برادران اور خویشان کی آئی آسمان نے یہ مصیبت تازہ دکھائی [illegible]

مین امام تشنہ کام کا کلیجا پھٹنے لگا گھبراہٹ سے سر اوٹھنے لگا ایک [illegible]

لاکھون خریدار پہلے اقارب قریب سے عبداللہ فرزند مسلم [illegible]

اب مجھے اجازت دیجیے کہ میدان جنگ مین جاؤن آپکے [illegible]

خون سے میدان بہاؤن پھر لڑتے لڑتے گلا کٹاؤن آپ [illegible]

آپنے فرمایا ای بیٹا اب فقط تم [illegible]

Marfat.com

[illegible] فراق مین مجھے رولاؤ نہین اونہون نے قدمون پر سر رکھکے
[illegible] اسوقت اپنے باپ مسلم اور دونون بھائی محمد اور ابراہیم سے
جا کر جنت مین ملاقات کرون شربت وصال نوش کرون ایام فراق کی مکافات
کرون آپنے رو کر اونکے اصرار سے مجبور ہو کر اجازت دی عبداللہ گھوڑا چمکاتے ہوے
میدان مین آئے اور خنجر ابدار سے کشتون کے پشتے لگائے جو روبا سامنے اس شیر کے
آیا تھا زندہ پھر کر نہ جاتا تھا پھر سب اشرار نے یکبارگی اوس شیر پر حملہ کیا اور اوس مسلم
کے جانکو ہالہ کیطرح گھیر لیا گھوڑے نے انکے تین دن سے آب و دانہ دور سے بھی نہ دیکھا
تھا اور آپ بھی تین دن سے بھوکے پیاسے فاقہ مست تھے ضعف سے نڈھال اور سر شار
بادۂ الست تھے باینہمہ تیرے اشقیا مارے پھر زخمون سے چور ہو کر شربت شہادت
پیکر جنت الفردوس کو سدھارے امام عالی مقام نعش اونکی خیمے مین اوٹھا لائے اور
اونکے فراق مین خوب روئے اور اہل خیمے کو گریہ و بکا مین لائے شعر

رسول پاک پہ بھیجے ایزد درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ام

اب ولاد عقیل بن ابی طالب کی موت ہے گلون پر انکی چرخ بیحیا خنجر چلاتا ہے

بعد اسکے جعفر بن عقیل اور اونکے بھائی عبدالرحمن بن عقیل اپنے بھتیجے عبداللہ کا یہ حال دیکھ
جنگ کو آئے اور میدان کارزار خون اشقیا سے لالہ زار بنائے جو پہلوان سامنے
آیا ایک ہی وار مین جہنم کو پہونچایا آخر ان دونون بھائیون نے بھی شہادت پائی
نعش ان دونون کی اوٹھا کر خیمے مین آئی غرض اسی طرح نوبت بنوبت [illegible]
بھائی بھتیجے برابر شہید ہوتے جاتے تھے اور جان کونین سلطان حسین اونکی جدائی مین
آنکھون سے آنسو بہاتے تھے بعد اسکے حضرت زینب نے جو اپنے بھائی امام حسین پر
عاشق زار تھین بی جان سے جان نثار تھین حضرت محمد اور عون اپنے بیٹون کو

Marfat.com

[illegible]
خاطر آجائے [illegible]
لیکر کے میدان [illegible]
پہلے ہی سے صف کا [illegible]
گلا کٹانے کا [illegible]
کے عالم شباب او حضرت [illegible]
ہم کسطرح کھڑے دیکھتے رہیں [illegible]
کے پاس جاؤ اور لڑائی کا نام [illegible]
تمام امام عالی مقام سے رخصت [illegible]
حملہ میں فیل سوار کو پیادہ اور [illegible]
حیدر کرار اور جناب جعفر طیار کا [illegible]
اور جدھر شیر [illegible] تلوار [illegible]
میں بہنے لگتے [illegible]
جب پیاس سے بیتاب ہو جاتے [illegible]
لائے آپ فرمائے [illegible]
دیکھو تمہارے نانا حیدر [illegible]
طیار ہیں غرض حضرت محمد [illegible]
میں شربت شہادت [illegible]
نے میدان کارزار میں گھوڑا [illegible]

Marfat.com

[illegible] بنت کو سدھارے حضرت امام [illegible]
[illegible] اگر تحریر میں آئے تو جگر حاملان عرش
[illegible] رہ جائے شعر

[illegible] بغداد زرد و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

[illegible] ناصر گلا اپنا کٹانیکو حسن کا لخت دل پیارا اعبد اللہ آتا ہے

[illegible] دونون بھانجون نے آپ کے شہادت پائی تب نوبت گلا
[illegible] دلگان امام مظلوم کی آئی پہلے حضرت عبداللہ بن شہنشاہ زمن حضرت
[illegible] کے پاس آئے اور عرض کی کہ چچا جان اب ہم یہ سب صدمے سہ نہیں سکتے
[illegible] رہ نہیں سکتے سو اب مجھے رخصت کیجیے میدان میں جاکے سر کٹانے کی
[illegible] اشقیا کا خون بہائیں گے پھر بحر شہادت میں غوطہ مار کر اپنے خونین
[illegible] آپ نے گلے لگا کر فرمایا ای بیٹا تم میری جان کے برابر ہو ثمرۂ حیات ہو
[illegible] برادر ہو تمہارے بن ہم کیونکر جینگے خون جگر کسطرح پیئنگے حضرت عبداللہ
[illegible] حسین بن منین کین بحر اجازت لیکر میدان میں آئے اور یہ غزل زبان پر

غزل	[illegible] محترم و محتشم	نور بینائی زہرا حسن ست
[illegible] کر دیا حسین	ہادی راہ حق و عدل سن ست	غرض یہ کہکے تلوار چمکائی او

[illegible] ہاشمی اشقیا کو راہ عدم کی دکھائی عمر سعد گھبرایا مارے خوف کے
[illegible] آیا پھر ہزار سوار لیکر بختری بدبخت کو بھیجا کہ جاکر چاروں طرف
[illegible] عبداللہ کی اتارو امام حسین نے بھی بعد عبداللہ کے پیروزان غلام
[illegible] بھیجا ان دونوں نے اون ہزارون سوار کو زیر و زبر کر دیا
[illegible] کو فیون کو تیر سے ہلاک کیا اور بیٹیں کو فیون کو شمشیر سے

Marfat.com

تو خاک کیا تمیز تو [illegible]
جو رخش و حرکت سے [illegible]
اپنے گھوڑے پر پیر و زان [illegible]
تھا اور حضرت عبداللہ نے اوسوقت [illegible]
دوڑایا تھا اور سو گھوڑے سے زیادہ [illegible]
آدمیون کو لیے قدم بڑھایا مگر تھوڑی دور جاکر [illegible]
گھوڑے سے اوتر کر پیر و زان کو کسیطرح خیمے مین لائے [illegible]
مین آکے عمر سعد نے ہر چند زور مارا کوئی شقی بتانے کو آگے آیا [illegible]
شاہزادے کے سر اوٹھانا نہ تھا لشکریان عمر سعد [illegible]
ہاتھ ہی اس قدر لشکر تیرے ساتھ ہی تو بھی کیون آگے جاتا نہین [illegible]
لاتا نہین غرض لشکر عمر سعد سے جو آگے آتا زندہ پھر نہ جاتا پھر حضرت [illegible]
لشکر عمر سعد کو للکارا کہ ہان کیون میدان مین آتے نہین [illegible]
دکھاتے نہین آخر جب کوئی شقی بر سر میدان نہ آیا تب آپ [illegible]
کے پاس پہونچایا اور عرض کی چچا جان [illegible]
ہی آپ نے فرمایا ای نور دیدہ عم ای سرور [illegible]
و تسنیم پاؤ گے اور تمھارے دل کے زخمون [illegible]
میدان مین آئے پانچ ہزار سوار [illegible]
مارے آخر زخمون سے [illegible]

رسول پاک پہ تسبیح ایجاد [illegible]

کیون جبریل کی خشبو [illegible]

Marfat.com

[illegible] ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ چچا جان میرا سلام لیجیے اب
[illegible] دیکھیے آپ نے فرمایا ای نور چشم من بھائی حسنؑ کے اب تمھیں دیگار
ہو بھائی جان داغ فراق دیگئے اب فقط تم مرہم سینۂ افگار ہو واللہ ہم تمکو رن مین
جانے نہ دینگے اپنے سامنے گلا کٹانے نہ دینگے حضرت قاسم کی مان نے بھی لپک کے اونکا

دہن تمنا آور آہ سرد بھر کے خیمے مین کھینچا | بیت ای بدلم گرفتہ جا لطف کن از نظر مرو
مرہم سینہ چون توئی مرہم دیدہ ہم تو شو | غرض حضرت قاسم خیمے مین سر زانو ہو کر

رونے لگے اور برادران امام حسینؑ میدان مین جانیکو تیار ہونے لگے **روایت**
ہے کہ اوسوقت حضرت قاسم کو وہ تعویذ یاد پڑ گیا کہ حضرت امام حسنؑ نے اپنے دست خاص
سے لکھ کر اونکے بازو پر باندھ دیا تھا اور وقت باندھنے کے فرمایا تھا کہ ای قاسم جب تجھے
کمال درجے کی مصیبت پیش آئی اور ہر طرف سے تجھپر گھٹا غم کی گھر آئی تو تم اس تعویذ
کو کھولکر پڑھنا اور جو اوسمین لکھا ہو عمل کرنا حضرت قاسم نے دلمین کہا کہ آج تک مجھکو
ایسی مصیبت کبھی پیش آئی نہین لاؤ تو تعویذ کھول کر دیکھین کیا لکھا ہے
پس اوس تعویذ کو کھولکے دیکھا کہ حضرت امام حسینؑ نے اپنے
دست خاص سے لکھا تھا کہ ای قاسم مین تجھے وصیت کرتا ہون کہ جب تم اپنے چچا امام
حسینؑ کو دشت کربلا مین کوفیان وغاباز کے ہاتھ گرفتار دیکھو ہر طرح سے مجبور
و ناچار دیکھو تو سر اپنا اونکے قدمون پر فدا کر دینا ہر چند کوئی روکے ہرگز ماننا نہین
جان اپنی قربان قدم شہید کربلا کر دینا تمھارے چچا تمھاری مان اگر روکین تو خبردار ہرگز
نہ ماننا چچا کے سامنے گلا کٹانے اپنے شہید ہو جانے کو عین سعادت جاننا حضرت قاسم
نے یہ وصیت نامہ پڑھا اور مارے خوشی کے پھول گئے دین و دنیا دونون بھول گئے
آمدہ وصیت نامہ امام تشنہ کام کے آگے لاکر کہے دھرا کہ چچا جان ذرا اسے پڑھ لیجیے
[illegible] جانے کی مجھے اجازت دیجیے امام کو وہ وصیت نامہ پڑھ کر بھائی کی محبت

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فرمایا کہ اے جفا کار [illegible]

دنیا پر سلگے تو شہید کربلا [illegible]

کرتا ہی عید کرتا ہی [illegible]

اطفال خردسال اور [illegible]

گرمی کے دنوں میں [illegible]

علی کو تو نے [illegible]

چند لوگ رہ گئے ہیں [illegible]

ولاروں کو تو نے [illegible]

کل خدا کو کیا [illegible]

دین کو مٹ برباد [illegible]

ہیں کل ہم ہی [illegible]

اور ہیں شیطان [illegible]

[illegible]

فرمایا کہ ان [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] سالار کو جو زیدلی
[illegible] کوئی اس جوان کے آگے جاتا نہین
[illegible] ارزق نے کہا عمر سعد تجھے شرم نہین
[illegible] عرب بڑا ہی ایک جوان کم سن سبزہ آغاز کو
[illegible] کہا اسکی کم سنی نازک بدنی پر مت جا یہ شیر دلیر امام حسن
[illegible] نہین آئے یہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
[illegible] ہوتے ہین تو انکو پہچانتا نہین واللہ اگر یہ بھوکے پیاسے نہونے
[illegible] سوار کو پیادہ اور پیادے کا سر کاٹ کے ہوا سے بات کرتے ایک ہی
[illegible] ملاقات کرتے ارزق نے کہا اگر تو میرا بدن مقراض سے پرزے پرزے
[illegible] لڑکے سے لڑنے کو نہ جاؤنگا مگر خیر تیرے مبالغہ کرنے سے ہمارے
[illegible] سے جو ہر ایک عرب مین اپنا ثانی نہین رکھتا کوئی میدان مین جائے گا
[illegible] اس لڑکے کا اوتار لائیگا آخر بڑا بیٹا ارزق کا اسپ صبا رفتار پر سوار
[illegible] قیمتی ہزار روپے کی جسے اور ہزار روپے دیکر زہر کا پانی دیا تھا ہاتھ
[illegible] میدان مین بادل کی طرح گرجتا ہوا آیا حضرت قائم نے ذرہ بھر بھی اوس سے
[illegible] کے خنجر خونخوار چلایا وہ شیطان زخمی ہوکے زمین پر آیا
[illegible] تلوار قیمتی زہردار اوسکے ہاتھ سے چھین لی اور ہوے سر کو اوس
[illegible] دراز تھے اپنے ہاتھ سے پکڑ کے گھوڑا دوڑایا آخر اسی طرح گھسیٹتے گھسیٹتے
[illegible] بال اوسکی چھوڑ دی اور نعش کو اوسکی گھوڑے کی ٹاپون
[illegible] کو دکھا دکھا کے خوب حوصلہ دل کا نکالا پھر دوسرا بیٹا ارزق
[illegible] ایسا نیزہ اوسکے پہلو مین لگایا کہ ادھر سے ادھر پار ہوگیا فوراً
[illegible] تیسرا بیٹا ارزق کا آیا آپ نے اوسکے پیٹ پر ایسا

[illegible] سے کرایا
دیکھا حضرت قاسم کے [illegible]
اوسکا ہٹ گیا دانا [illegible]
اوسکو بھی عدم کا راستہ دکھایا [illegible]
غم میں اپنے چاروں بیٹوں کے [illegible]
حضرت قاسم کے گھوڑے کی [illegible]
قتل ہر اوق کے جی جان سے آمادہ [illegible]
شیر دلیر قسم کے آگے آتے ہی [illegible]
خوگیر تیرے گھوڑے کی ڈھیلی ہو گئی [illegible]
خوگیر دیکھنے لگا آپ نے پھرتی کے [illegible]
کی طرح دو پارہ ہو کر زمین پر آ [illegible]
دلاوران شاہی طبیعت [illegible]
آئے اور رکاب عالی کا بوسہ لیکر [illegible]
گھونٹ پانی پاؤں تو واللہ [illegible]
گراؤں آپ نے فرمایا بیٹا قاسم [illegible]
بھائی صاحب تمہارے منتظر ہیں [illegible]
پھر آپ میدان میں آئے جیسا [illegible]
تیس پیادے مارے اور [illegible]
دلاوروں کے دلوں میں خوف [illegible]
[illegible]

Marfat.com

[illegible] زمین پر آیا شمر شقی بن عمر سعد ملعون نے سینۂ
[illegible] جناب کے ایسا تلوار کا کہ پشت مبارک سے پار ہو گیا پھر آپ نے متواتر ستائیس زخم
[illegible] اللہ کی طرف سے پیٹھ پر کے برسائے آپ نے وہیں سے عم بزرگوار کو آواز دی کہ یا
عباس اللہ کی دہائی چچا جان میری خبر لیجیے زخم دل کی دوا کیجیے شعر لمؤلفہ

[illegible]	جو ڈرا شہا نا سیر ہوا اپنی جا الفن	امام عالیمقام یہ آواز سنکر حضرت قاسم	

کے پاس آئے اور اسیطرح اونکو اوٹھا کر خیمے میں لائے اور اونکا سر اپنے زانوے مبارک پر رکھکر
گرد و غبار اونکے چہرے کا اپنے دامن سے روکر پونچھنے لگے اتنے میں حضرت قاسم نے آنکھ
کھولکر امام زمان آواز اپنی مادر مہربان کو دیکھکر تبسم کیا اور داعی اجل کو جواب لبیک دیا حضرت
قاسم کی ماں نے روکر کہا فرد

رفتی و مرا خبر نکردی		بر بیکسی ام نظر نکردی	

آسکے بعد
حضرت عمر اور حضرت ابوبکر جناب امام حسنؑ کے مگر پارے باری باری اجل کیطرح کوفیان
بے وفا کے سر پر جاتے تھے اور دس پانچ شقی کی کشتی حیات کو چار موجۂ ممات میں ڈال کر
شربت شہادت پی آتے تھے شعر

رسول پاک پہ بھیجے ایزد اور درود و سلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ام

اب اولاد علی مرتضی کی وہ باری ہے ۔ ارے ظالم فلک کیا کیا ستم ایذا دکھاتا ہے

جب سب بھتیجے بھانجے امام کے گلا کٹا چکے باغ ارم میں جا چکے تو فرزندان غیور خدا علی مرتضی
یعنی برادران امام حسین کی نوبت آئی پس بعد حضرت قاسم کے حضرت ابوبکر بن علی
مرتضی نے امام سے اجازت لے کے شمشیر بران اوٹھائی اور میدان میں آکر فرمایا ہم

شاہ و برادرین ست اختر آسمان دین		مہتر و بہتر زمان قبلہ و کعبۂ زمین
ما نہ برادریم خادم و چاکر ویم		پیش دو دیدۂ شما خار جیان نیز دین

بعد ترحیب مردود پر تلوار چلائی سوار مرکب دونو نکو راہ عدم دکھائی پس با آنکہ اکیس زخم

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

فلک نظر کو بنایا گیا ہے

سب بہانوں نے حضرت

کی تلبیغ فرمائی آئے

میرے قوت بازو اور

سرکشی کو حضرت

وہ اللہ اب تمہارا

ہم مراسب کو آپ

آپ کے نام سے

اپنا نام جب کے

فرمائے ہیں

Marfat.com

[illegible] کسی طرف چلے جائیں
[illegible] ہی طرف رہکر کہین مر جائینگے
[illegible] خاموش ہو گئے اور بعضے
[illegible] بدبختون نے سامنے
[illegible] بجرو بے سے جا کر کہدیجیے کہ اگر اسوقت
[illegible] دین باقی ہو جاوے تو ہم لوگ حتی المقدور ایک قطرہ
[illegible] نہ دیجائے اور جبتک آپ یزید کے ہاتھ پر بیعت نہ کرین
[illegible] عباس نامدار سنکر بخاطر مغموم امام تشنہ کام کے
[illegible] کی سبب احوال کہہ سنائے ناگاہ اوسوقت اہلبیت کے
[illegible] تک پہونچائے تھے شیر خوار لڑکے مارے پیاس کے
[illegible] کے گھوڑے کو کوڑا لگایا اور بجلی کیطرح ہر طرف
[illegible] ہزارون اشقیا کو جلاتے ہوئے اپنے کو آب فرات کے کنارے پہونچایا
[illegible] فرات کے کنارے پہرا جمائے کھڑے ہین ہر طرح سے
[illegible] اشقیا نے آپ کو لوگا بدلی کی طرح ہر طرف سے گھیر آئے
[illegible] حضرت عباس نے فرمایا اے لوگو کہو تم لوگ کافر ہو یا مسلمان جہود ہو
[illegible] کہا ہم سب مسلمان ہین صاحب علم و عرفان ہین آپ نے
[illegible] جہود آب فرات سیراب ہو کر پیتے ہین
[illegible] کے پیارے جناب فاطمہ زہرا کے دلارے
[illegible] کے جیتے ہین **بیت** مسافرونکو
[illegible] خوب سیرابی کی | اب بھی کچھ خدا
[illegible] کی جان کو یاد لائیے سنکر شاسیان سیاہ رو

Marfat.com

[illegible] فرزندان ساقی کوثر کو قطرہ آب سے ترساتا ہی
[illegible] آتش غضب مین جاتا ہی الٰہی گو سارا جسم سیراب نہو لیکن
[illegible] کو دونون ہاتھ کٹ گئے مگر عباس علمدار کو اسکا کچھ
[illegible] کہ اسی طرح زخمون سے چور جسم و حرکت سے مجبور امام تشنہ
[illegible] جاتے اور انھین کٹے ہاتھون سے بھائی امام حسین اور ننھے ننھے پیارونکو پانی
[illegible] لفظ

رہا ارمان دل کا دل مین آہ	خبر عباس کی لے اے الٰہ

[illegible] غیبی نے آواز دی ای عباس مت گھبراؤ تمکے سب تشنہ لب گلا کٹا کے
میرے پاس چلے آؤ گو ہم دیکھ رہے ہین کہ جگر گوشگان نبیؐ اور فرزندان علیؑ مارے
بھوک پیاس کے لب ہلا نہین سکتے ہین مگر ای عباس جس پانی مین میرے دشمنان
بے باک یعنی کوفیان ناپاک نے جو سور اور کتے سے بھی بدتر ہین سونہہ لگایا وہ پانی
ہم نے حبیب کے پیارونکو پلا نہین سکتے ہین **نظم**

پھر تو عباس سے بیٹھا نگیا گھوڑے پر	بھائی رو رو کے تمھین عباس کی ہی کچھ خبر
پڑ گیا شوکہ ٹوٹی شکیب کی کمر	زیر خنجر خاک پر وہ ہاتھ سینا کہ کر
عرش اللہ سے رونے کی صدا آنے لگی	آسمان کانپا زمین خوف سے تھرانے لگی

حضرت امام تشنہ کام یہ آواز دردناک حضرت عباس کی سنکر وہان تشریف لائے اور
[illegible] جسم انکا زخمون سے چور چور اور دونون ہاتھ مونڈھون سے دور دیکھکر سیلاب
خون آنکھون سے بہائے پھر اونکی نعش کو خیمے مین لے آئے حضرت عباس نے آنکھ
کھولا بھائی کو دیکھا اور نعرے الا اللہ کے مارے پھر آنکھ بند کر لی اور باغ ارم کو
سدھارے امام تشنہ کام نے فرمایا کہ اب میری کمر ٹوٹ گئی آہ کیا کرین قسمت پھوٹ
گئی [illegible] بجز ذات پروردگار نہ کوئی نفس ہا نہ مددگار نہ برادر رہا نہ تمخوار اسکے سب
[illegible] شہادت پیکر حباب کی طرح بحر فنا مین بہ گئے اب ہم فقط چارون باپ
[illegible] کوئی دنیا ہی مجھکو نہ تھا ہی اور بیاغم مین کشتی ہماری تباہ ہے

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] یا میرے اہلبیت سے
[illegible] سے لگا کر اہل حرم کو رلا کر

میرے عابد تیرے مظلومی کے صدقے بابا
اب تو جاتے ہین ای لعل کٹانے کو گلا
ہائے مرنی حق اسے میرے عابد رہنا

[illegible]
حضرت علی اکبر یہ حال سنکر غم و غصے سے
[illegible] آ گئے مگر اتنا روئے کہ جگر حاملان عرش
[illegible] پڑنے لگے دامن عالی تھام کر سامنے جھک
[illegible] کہ بابا جان علی اکبر آپ پر قربان مین دم بھر بن
[illegible] سکتا تاریخ فراق سے نہین سکتا ابھی بابا جو ساقی آب ہوتا ہی وہ سب کو
[illegible] ہوتا ہو سو بابا جان آپ ہی آخرت مین بھی قاسم آب کوثر ہین
[illegible] بھی ضرب شہادت کے ساقی ہین اور سب تشنہ کام تو سامنے
[illegible] شہادت پی چکے مرمر کے وہان جا کر جی چکے فقط اب ہم آپ باقی ہین
[illegible] دیجیے عمامہ آپ کے قدمون پر دھرتا ہون منتین کرتا ہون کہ پہلے
[illegible] شراب عشق کا چڑھا آتا ہی پیاس کے دریا کا زور
[illegible] ایک گھونٹ آب شہادت پی آنے دیجیے ہر چند
[illegible] حضرت کا حال جانا نہین ناچار ہو کر آپ نے فرمایا کہ اچھا
[illegible] رخصت ہو کر آؤ حضرت علی اکبر نے حضرت
[illegible] حضرت شہربانو سے مغموم اور خواہران امام مظلوم
[illegible] حضرت علی اکبر کا تھام لیا کہ ہان علی اکبر خبردار جو تم نے
[illegible] حضرت علی اکبر کی کمر مین لپٹ گئین کلیجے سے لگا لیا

بلکیں بے لب [illegible]

دم کے سوا اب ہمکو [illegible]

جیتے جی سر کٹنے [illegible]

ایک آہ کی آرزو کیا کروں [illegible]

نظم اجل اکطرف [illegible]

رہتے بکھر ہی نہ جائے [illegible]

زار زار رو کر فرمایا کہ بیٹا علی اکبر کو [illegible]

درد و غم سے سونہ کو آتا ہی [illegible]

بہن کے باپ کو اپنے جوانی کا تماشا [illegible]

اپنی مادر مغموم اور حضرت زینب و کلثوم کو [illegible]

عابد بیمار برادر غمخوار سے رشتہ محبت توڑ کر [illegible]

بہن سے رخصت ہونیکا حال [illegible]

ہی کہ آخر امام نے رو کر مجبور ہو کر ایک [illegible]

سنوار اگلے میں شانا جو [illegible]

اسیر حمزہ کی پہنائی [illegible]

پٹکہ حضرت اسیر کا [illegible]

گود میں اونٹ کے گھوڑے [illegible]

آخری وقت میں [illegible]

ای بیٹا اپنے پاؤں سے [illegible]

میں جا کر گلا [illegible]

Marfat.com

[illegible] کے گھوڑے کی بہو کر وہ چاند سی صورت دکھاو آپنے باپ کو

جسوقت رزم گاہ مین ابن شہ زمان
کانپی زمین خوف سے تھرایا آسمان
پوتا علی کا آج کھڑا رزمگہ مین ہے
[illegible] سوار اسپ کے اوپر ایسا شان
تھا شور فوج شام مین بھاگو شمران
[illegible] کی کسکو تاب بھلا اس سپہ مین ہے

روایت ہے کہ حضرت علی اکبر کا اوسوقت اٹھارہ برس کا سن تھا عین شباب کا دن تھا اور آپ شکل و شمائل علم و فضائل مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت مشابہ تھے حتی کہ جب اہل مدینہ کو رسول مقبول کی زیارت کا شوق بڑھتا تھا تو امام عالی مقام کے گھر آتے تھے اور حضرت علی اکبر کا جمال رسول نما دیکھ جاتے تھے اور جب کلام سید انام کے سننے کو جی چاہتا تھا تو حضرت علی اکبر کی باتین آکر سنتے تھے اور کلام آپ کا مشابہ کلام سرور عالم کے پاکر کے حالت ذوق مین سر کو دھنتے تھے جب سر میدان آئے تو وہ چاند سا مکھڑا دکھا کر کوفیان بیوفا کو وجد مین لائے آپ کے چار گیسو تھے دو آگے اور دو پیچھے ڈالے ہوئے اوسمین براق سا منور چہرہ جیسے ہالے مین قمر یا کالی گھٹا گھنا گھور سے مہر انور مونہ نکالے ہوئے لشکر عمر سعد نے پوچھا یہ کسکا ماہ پارا ہے کس برج کا ستارا ہے [illegible] دوپہر کو اللہ تعالی نے چاند یہان کسطرح اوتارا ہے عمر سعد سیاہ رو نے کہا کہ یہ گوہر درج خلافت اور اختر برج امامت آفتاب جہانتاب یعنی امام حسین کی آنکھونکے تارے اور [illegible] ہوئے ہین اس گھڑی سوت اونکے آگے دست بستہ کھڑی ہے بجلی کیطرح [illegible] مین چند لوگونکو برق غضب سے جلا کے عنقریب خود بھی برج خاکی مین [illegible] ہوئے ہین اسوقت لشکریان عمر سعد وہ اونکا شہانا جوڑا وہ برق رفتار گھوڑا [illegible] عمامہ وہ حسینی جامہ گلے مین وہ حیدری تلوار ہاتھ مین وہ خنجر آبدار [illegible] کا دن وہ حسین شباب اٹھارہ برس کا سن وہ بوٹا سا قد قالب حدت

Marfat.com

[illegible] علی اصغر کو دیں
[illegible] پھر آپ نے اونکو انکو ہی اپنی چٹائی
[illegible] میں آئے کوئی لشکریان عمر سعد سے
[illegible] کے برابر دست چلا آتا تھا ڈر کے مارے
[illegible] باہم کہنے لگی ابھی بھاگ چلو خیر آبرو جائیگی
[illegible] کے بھی نہ خلق نامرد کہے گی تب عمر سعد نے
[illegible] ملعون کو دی کہ اسے لے اور سر علی اکبر کا کاٹ کے لا
[illegible] تک عوض کی تجھے دلاؤنگا طارق نے آکر آپ پر خنجر چلایا حضرت
[illegible] کے ہاتھ سے اوسکے سینے پر ایسا نیزہ مارا کہ اوس
[illegible] کو اوسکے تن سے دور اور نعش کو اوسکے گھوڑے کی
[illegible] اسکے بعد دونوں بیٹے طارق کے یکے بعد دیگرے آتے گئے
[illegible] جہنم کو جاتے گئے یہ شجاعت دیکھکر فوج عمر سعد تھرا گئی قریب تھا
[illegible] پہلوانوں کے دلوں پر مردنی سی چھا گئی پھر عمر سعد نے ڈر کر ایک
[illegible] جب دعا کے آیا آپ نے ایسا نعرہ مارا اتنا زور سے کڑکے کہ
[illegible] کے اور سارے پلٹن والے مارے ڈر کے کانپنے لگے
[illegible] آپ نے قدم بڑھا کے شمشیر بران اوس پہلوان پر
[illegible] پہلوان نے چاہا کہ آپ پر تلوار چلائی آپ نے جھٹکا
[illegible] ذوالفقار حیدری چلائی کہ بلا مبالغہ اوس
[illegible] زمین تک چلی آئی پھر دوبارہ لشکر عمر سعد میں
[illegible] ایسے ایسے جوان ایسے ایسے پہلوان کو ایک
[illegible] عمر سعد دو ہزار سیاہ رو سیاہ اوس ماہ پر

Marfat.com

[illegible] آنکھون اونکے چہرہ کا صاف فرماتے تھے اور
[illegible] علی اکبر فرماتے آنکھ تو کھولو بابا در و بدخستہ سے کچھ تو بولو بھیا
[illegible] علی اکبر پرزے پرزے تیرا بدن ہوگیا ہائے وہ شہانا چوڑا
[illegible] بیٹا اپنے ہی خون سے نہائے وہ آہ بیٹا خود تو چل بسے باپ کو خوں رلائے شعر

[illegible] زبان کا بیان کرون کیا ہم	پسر کی نعش پہ روتے تھے جیسے ہین دم
[illegible] کہتے تھے غم مین بدیدہ پرنم	مسافرے نرسید از عدم کزو پرسم
[illegible] کجا برد نوجوان مرا	حضرت علی اکبر نے آنکھ کھولدی اور

[illegible] مین آپ کے دیکھکر کے مسکرائے اور فرمایا بابا اسوقت مین دیکھ رہا ہون کہ
[illegible] جنت بناو سنگار کیے کوزے شربت کے ہاتھ مین لیے جنت کے بھرے کے پھر کھڑی
[illegible] کر رہی ہین کہ علی اکبر چلے آؤ علی اکبر چلے آؤ اور دیکھیے نانا جان حضرت
[illegible] مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے دو قدحون مین شربت بہشت کا دونون
[illegible] مین لیے کھڑے ہین اور ایک پیالہ مجھے دیتے ہین کہ علی اکبر پی لو اور مین کہتا ہون
کہ نانا کئی روز سے بڑا پیاسا ہون دونون پیالے دیجیے نانا فرماتے ہین کہ علی اکبر
ایک پیالہ تم پی لو اور ایک ہمنے دو اب عنقریب تمھارے باپ بھی میرے پاس آئین گے
[illegible] پیالہ ہم تمھارے باپ کو پلائین گے یہ کہکے یہ آواز حزین نعرے واشوقاہ کے
[illegible] آئے باغ ارم کو سدھارے حضرت شہربانو نے زبان حال سے فرمایا اور رو کر

[illegible]	روکے بولین کہ ای علی اکبر	کچھ میرے رونے کی ہے تجکو خبر
[illegible]	کھا گئی کون ہی نظر تم کو	الہ آمین سے تجکو پالا تھا
[illegible]	علی اکبر کو توڑ چلے	یہ کہو مان کو کس پہ چھوڑ چلے

[illegible] علیہ السلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی دم

علی اصغر

جب سبحان تا دیدا
حضرت امام حسین
سوائے حضرت علی اصغر طفل
نہیں کھائے اگر امام
علم پر آوے تو واللہ
اسکا کچھ تھوڑا حال وہی جانے جسکا
سانپ نے اوسے ڈسا ہو یا بچہ
نہیں جسکی کبھی انگلی کٹی نہیں
کے فرش پر نبی تان کے سوتا تھا
نہیں سوئی گئے تو واللہ
کا تو سارا بدن خنجر
کیسے کیسے نعل کیسے
نہ ملا ہاتھ پانوں
لگ گئی عمر بھر کی
رضا و تسلیم ہیں ایسا
رونگٹا روتا ہے مگر
سے جب سے یہ کتاب
دیکھا نہیں جب

[illegible] سے نکالے [illegible] سر کو ٹیک ٹیک کے توڑ ڈالے
[illegible] چھوٹ ڈالے جیب و دامان پھاڑ ڈالے زبان اور دندان اوکھاڑ

[illegible]	دل پر فراق کا تو یہ ایک داغ رکھا	دل اس الم سے آبلہ سا ہو کے رہ گیا
[illegible]	فرقت میں تیری ہمارے ہی فرقت حسین کی	غرض جب کوئی باقی نہ رہا

اور جب ظالم ظالم کی باری آئی اوسوقت حضرت زینبؑ اور کلثومؑ اور شہربانو
مخدومہ نے حضرت کی تنہائی اور بے کسی اور بے بسی پر گریہ وزاری شروع فرمائی
آپ خیمے مین تشریف لائے اور پردگیان عصمت کو رونے کلپنے سے مانع آئے
اور فرمایا کہ صدمہ دو کے اور تم لوگ زخم نہانی پر کیون نمک پاشی کرتے ہو ناخن آہ سے
کیون سینہ خراشی کرتے ہو قاسم علی اکبر کا نام لے لے کے شعلۂ آہ کو کیون بھڑکاتے
ہو مہ چاند سی صورت وہ نور کی مورت کو یاد دلا دلا کے دل کو کیون دھڑکاتے
ہو رو دو مت چپ ہو ہو شکر کرو سینے پر کوہ صبر دھرو اگرچہ تمھاری ساری کمائی
لٹ گئی پھر کیا مضائقہ دوزخ سے است عاصی تو چھٹ گئی ؎ حصول کچھ نہین

ہے شور و غل مچانے سے	نجات است عاصی ہی سر کٹانے سے	مصیبت اور

بلا پر صبر و شکر کرنا موجب ثواب کا ہی اور بے صبری اور جزع کرنا سبب عذاب کا ہی
بعد میرے جب خیمہ و سراپا اسباب لٹے اور ہر طرح کی بلا مین تم لوگ گرفتار ہو
تو خبردار میرے غم مین ایک بال سر کا کھلنے نہ پائے کوئی شور و غل نہ مچائے منہ پر
طمانچہ نہ مارے سر سے برقع نہ اتارے منہ نوچے دہن پھاڑے سینہ زنی سے
باز رہے یہ سب افعال بیجا شریعت محمدیہ مین حرام ہین خبردار کوئی عمل مین نہ لائے
[illegible] اور کثرت رنج والم سے لب بند کر کے آنکھون سے آنسو بہانا منظور ہو
[illegible] سے زیادہ کون مظلوم اور مغموم اور مسکین و بے بس ہو کہ
[illegible] باوجود گرمی بھوک پیاس کے آہ سرد بھرنے سے

Marfat.com

Marfat.com

[illegible] نے فرمایا کہ لخت جگر علی اصغر پیاس کی
[illegible] ہے ہیں کوئی دم کے مہمان ہین آہ علی اصغر کی
[illegible] کیا کھلائین کیا پلائین دودھ تک تو سوکھے ہین
[illegible] ہین ہونٹ پپڑیون مین بنتے ہین مارے پیاس کے رونے کی تاب نہین گود
[illegible] ہین شدت گرمی سے زبان نکالے ہین لب کھولے ہین ہین آگ کے
[illegible] ہین پھیلے ہین اگر اعدا اسوقت ایک چلو بھی پانی اس طفل شیرخوار
[illegible] کر دیوین تو علی اصغر کی جان بچ جاوے فی الجملہ دم اوسکا پلٹ آوے
[illegible] امام مظلوم نے حضرت علی اصغر کو گود مین اوٹھا لیا اور چھاتی سے لگا لیا اور
[illegible] کرتے ہوئے ہر دم دم سر بھرتے ہوئے اعدا کے سامنے آئے اور فرمایا
[illegible] تمنے تو یہان بلا کر کربلا کے توے پر بیضہ مرغ کی طرح ہم سبکو
[illegible] ڈالا اپنے دل کا حوصلا نکالا خون کی ندیان بہادین نعشین ٹاپون سے کچل
[illegible] تاثیر خدا محض بیمار لاعلاج ہی دوا کو کون پوچھے کہ قطرہ آب کو محتاج ہی
[illegible] آب فرات سے سیراب ہی اور ہمارے خیمے مین آب دہان بھی گوہر نایاب ہی
[illegible] گرمی سے تلوے جلتے ہین اسپان صبا رفتار ایک قدم نہین چلتے ہین یہ دشت
[illegible] آتشگان ہی جو ریت ہی وہ نشتر رگ جان ہی یہ دوپہر کے تڑانے کی دھوپ
[illegible] ریت گرما گرم پر آہ سرد بھر پیاسونکی دوڑ دھوپ جو یہان پتھر ہی وہ انگارے
[illegible] کا مارا ہی جب ہوا چلتی ہی معلوم ہوتا ہی کہ تنور گرم سے بھاپ نکلتی ہی
[illegible] دہکتی ہین لکڑیان بن آگ کی لہکتی ہین بہرحال اگر تمہارے
[illegible] خطا وار ہون تو مین ہون اس بچے علی اصغر طفل شیرخوار کا کیا
[illegible] تڑپتے ہو قطرہ آب سے اسکو ترساتے ہو دیکھو ذرا ترس
[illegible] پانی کا نام سنتے ہی کانپتے ہین انکی صورت

Marfat.com

کیفیت ذات کو
معصوم نے زبان [illegible]
تشنہ کام آپ کا [illegible]
کے اطفال خردسال کو [illegible]
علی اصغر پر جلا یا کہ [illegible]
علی اصغر باپ کی گود میں [illegible]
یہ آخری صدمہ بھی [illegible]
پھر آپ نے ایک قطرہ خون [illegible]
حضرت شہربانو کو بلا کے علی اصغر کی [illegible]
بھی اشقیا نے آب خنجر آبدار بلایا اب [illegible]
پلائیں گے

تشنہ کا سونہ دیکھکر بحسرت [illegible]
کوہ غم دل پہ ٹھہر گیا افسوس
نہ کیا عہد بھی وفا تو نے
کسکو دولہا میں اب بتاؤنگی
قطرہ غم سے وہ مادر [illegible]
رہ گئے دھر کے سینے پہ [illegible]

آب زیادہ اس سے [illegible]
سکینہ کا ملال [illegible]
[illegible]

Marfat.com

[illegible] جلادو	جلانے چاہو تم اصغرؑ کو لادو	ویا سر پر مرے خنجر چلادو
[illegible] آمد آمد انکا جھولا		الٹا کر تم اسے شاہ جلا دو
رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی سلام

[illegible] اطرا قوت دیتے ہوئے جبریل جاتی تھی کہ بھاگو اشقیا شبیر خود لڑنیکو آتا ہے

[illegible] اے ناصر آہ ای ناصر اب بیان سے واقعہ قیامت نما اور ماجرائے فلک در ہوش بالغینی [illegible] شہادت خاص شہید کربلا محصور عساکر اعدا نور چشم مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible] سر و سینہ مرتضی قتیل خونین پیرہن شہید رنگین کفن عین فرات مین خشک لب [illegible] تیر بارانی بلا سے جان بلب پر کالہ پر کالہ جگر در کنار و در آزار و دیار جانعالم سلطان کونین [illegible] سیدنا حضرت امام حسینؑ شروع ہوتا ہی جسکو سنکر رونگٹا رونگٹا بدن کا رو تا ہی کاتب کو [illegible] تا ہی قلم مصیبت رقم کاغذ کا سونہ تکتا ہی نہ قائل کو تاب گویائی ہی اور نہ سامع کو قوت [illegible] شنوائی ہی آہ آہ کیا کیجیے آنکھونسے آنسو ٹپاٹپ چلا آتا ہی افسوس کس طرح لکھیے [illegible] غم و آہ والم سے کاغذ و قلم جلا جاتا ہی **قطعہ**

زدست گریہ کتابت نمیتوانم کرد	زآہ نالہ حکایت نمیتوانم کرد
[illegible] ہمیشہ ذی الحال	کہ صد گرہ بزبان بے فتد لوقت مقال

[illegible] سینے کی سونی ہوئی جاتی ہی مصیبت قیامت سے بھی دونی ہوئی جاتی ہی [illegible] سینے پر سل صبر کے کلیجے کو تھام کے مسوس کر کے قلم ماتم رقم اوٹھاتا ہون [illegible] امام حسینؑ کو خاک پر مرغ بسمل کیطرح لٹاتا ہون ؎ نالے پیہم دل سے اب آنے لگے [illegible] بتایا جانے لگے **روایت** ہی کہ جب سارے احباب و مردان اہلبیت [illegible] کے بجز عدم مین جا گئے فقط جان عالم امام معظم اور حضرت عابد بیمار رہ گئے [illegible] آپ حضرت سجاد اور سکینہ مغموم کی یتیمی اور بیکسی اور حضرت زینبؑ اور کلثومؑ [illegible] بی کو دیکھکر ضبط گریہ نہ کر سکے آہ سرد کے نعرے جگر گرم کے شرارے

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

روایت ہے کہ پیغمبر خدا [illegible]
آخر آپ شوق شہادت میں [illegible]
نہ تو بیس چھٹے کا خیال [illegible]
نہ تخت سلطنت کے اولاد [illegible]
اور سر کٹانے کے اوکسی بات کے [illegible]
اچھلنے لگا شوق دیدہ [illegible]
خوش ہو کر اپنے [illegible]
امام زین العابدین [illegible]
بہا کے رخسار [illegible]
رنج و غم کے [illegible]
ہیں اور اب [illegible]
تمام اوٹھ کھڑے [illegible]
کی طرف [illegible]
کانپتے [illegible]

Marfat.com

کہان جاتے ہو اور یہ مغموم کو اپنا داغ کیون دکھاتے ہو اللہ اللہ ای عابد بیمار چلو دنیا مین
میری نسل فقط تمہین سے باقی رہے گی اور نسل تمہاری قیامت تک منقطع نہ ہوگی پھر
نانا جان ہمپر خفا ہون گے کہ تمنے سبکا گلا کٹا دیا عابد بیمار کو بھی باقی نہ رکھا میری نسل منقطع
کردی تشنہ کامان اہلبیت کے لیے ایک شخص کو بھی ساقی نہ رکھا ابھی تمکو بہت بہت
صدمے اوٹھانے ہین عمر بھر ہمارے غم کھانے ہین غرض آپ حضرت عابد کا ہاتھ پکڑ کے
خیمے مین لے آئے اور نعمتین معرفت حق اور علم مطلق کی جو سینہ بسینہ چلی آتی تھین انکو
دین اور بہت سی وصیتین کین اور فرمایا ای عابد شفقت والفت مری جتنی ہے بہت پر
بعد میرے رکھیو تم بھی بلکہ اس سے بیشتر یہ امانت اب تمھین سونپون ہون اے جان حسین
اتباع مصطفی ملحوظ رکھیو نور عین نے پدر ہونیکا غم دلپر سکینہ کے نہو
رنج و تنہائی نہ آوے زینب و کلثوم کو پنجۂ اعدا سے آخر صبر مین ہے مخلصی
رفتہ رفتہ تا وطن تم لوگ پونہچو گے کبھی واقعات کربلا کیجیو حضور جد بیان
آئے جب نوبت ہماری اس قدر کہیو وہان کو بہ تن از بارگاہت بسکہ دور افتادہ ام
لیکن از جان ہمچنان ہر دورت بنہادہ ام

روایت ہے کہ اسکے بعد آپ نے حضرت
امام زین العابدین کو گلے سے لگا کر فرمایا کہ ای یتیم پدر ای غریب پدر ای بیکس
تنہا میرے بعد میرے نانا جان کی امتونکو اور میرے ماں باپ کے دوستا اونکو کہنا
کہ امام حسین نے تمکو سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ای محبان حسین جب کسی مسافر غریب کا
ذکر سنو تو میری غریبی و بیکسی یاد کیجیو اور جب کوئی مرجاوے یا کسی شہید کا نام آوے
تو میری شہادت میری ساری دنیا کی اولٹن کو یاد کرکے جی کو تسکین دیجیو اور
جب تم لوگ بستر خواب سے اوٹھکر جامہ زیب تن کرو تو ذرا اسوقت خیال سر
تونین پیرہن رنگین کفن کرو اور جسکے رگ پر فصاد نشتر لگاوے تو للہ وہ شخص
میرے گلے پر خنجر چلنے کو یاد لاوے اور تم لوگون مین سے جس کسیکا پیارا بیٹا آگے

Marfat.com

آوے اوسوقت وہ میرے قاسم [illegible]
بی بی میری ماں فاطمہ زہرا کے پیارے اپنے [illegible]
تو وہ میری آنکھون کے تارے علی اصغر [illegible]
آنسو بہاوے اور جس کسیکو کچھ درد و مصیبت پیش آوے [illegible]
یاد لاوے اور جب کوئی وقت سرور اور شادی کے اپنے دل کو شاد کرے [illegible]
فدا میرا رنج و غم بھی یاد کرے اور جب خویش و اقارب دوست آشنا کے ساتھ
ہو و یا نماز جماعت پڑھو تو میری تنہائی اور پریشانی کو کربلا کی ذرا سوچو [illegible]
کھانا کھانے لگو تو میری بھوک ست بھولیو اور جب کسیکو کوئی روز نوبت فاقہ
کی آوے تو وہ میرے ننھے ننھے بچون کے فاقے کو یاد کرکے شکر سیر ہو جاوے اور
جب پانی پیو تو میری پیاس میری خشکی زبان و لب میری تشنگی کو دیکھو

چون آب نوش خورید بحسرت کنید یاد
از سوز سینہ و جگر خون چکان من
وز جوی دیدہ چشمۂ خونین روان کنید
از بہر آب دادن سرور روان من
آب فرات کف بسر و سر بسنگ زد
وقتیکہ تشنہ شد لب شہ تشنگان من
نامہ مین کہتا ہون تجھی بات ایک کام کی
پانی پیو تو یاد کرو پیاس نام

روایت ہی کہ اسکے بعد آپ نے پوشاک حربی زیب تن کیے [illegible]
سر انور پر دھرکے اور سب ہتھیار سے آراستہ ہوکے ڈھال حضرت [illegible]
کی زیب پشت فرمائی نیزہ ہاتھ مین لیا اور ذوالفقار حیدری [illegible]
لٹکائی پھر وہ گھوڑا غضب کا پر کالا وہ گھوڑا قالب [illegible]
گھوڑے کی لگام تھام کے اہل خیمے سے مخاطب ہوکر فرمایا [illegible]

اینک آمد نوبت من الوداع
الوداع ای عترت من الوداع
سوزناک از فرقت من الوداع
آوسوقت [illegible]

Marfat.com

دلون پر بجلی تڑپ گئی گلون پر تیغ خونخوار چل گئی کلیجا مونہہ تک آیا جان نکل گئی حضرت شہربانو
مغموم اور زینب وکلثوم رو رو کر فرمانے لگین آہ ای جانعالم ای امام مکرم اسوقت آپ مدت
کی آس توڑے جاتے ہین کیسے ہمکو یہان میدان مین کس پر چھوڑے جاتے ہین آہ کیسی
کمر ٹوٹ گئی اب کیا تدبیر کرین تقدیر تو پھوٹ گئی واویلا آج آسمان ہمکو لوٹتا ہی وا مصیبتا
عمر بھر کا اب ساتھ چھوٹتا ہی افسوس مرتے دم آپ کچھ ہمین سہارا دے نہ چلے یہان پر ساتھ
لائے مگر ساتھ لے نہ چلے آپ بھائی کہکر ہم کسکو پکارینگے کہان جاکے سر دے مارین گے وا حسرتا
ہم لوگون مین ایسا کون ہی جو برق ستم کا مارا نہین کیا کہیے اس میدان مین کسی کا آسرا نہین
تنکے کا سہارا نہین آپ نے سبکو صبر و تسلی دیکے فرمایا ؎ | آسرا سب سے ہی بہتر آسرا اللہ کا
اور سہارا سب سے بہتر ہی رسول اللہ کا | پھر فرمایا اب مرنے پر دل سینے پر سل رکھ کے تم سبکو
خدا کے سپرد کرتا ہون کہ بیکسون کا وہی وکیل کارساز ہی مسبب الاسباب اور محرم راز ہی ؎
لیکے یہ خانہ زین پر ہوی رونق افزا | دل کو شوق اجل اور پیش نظر روی قضا | واہ رے شوق ترا واہ رے تسلیم و رضا
لب پہ تھا صل علی و روزبان شکر خدا | رن پکارا کہ عجب صاحب شمشیر آیا | غل ہوا لشکر و باد مین وہ شیر آیا

روایت ہی کہ جب آپ میدان کارزار مین آئے آسمان و زمین تھرائے اور لشکریان عمر سعد کا
تو یہ دل ہوا کہ مارے خوف کے پیٹ دیگ کی طرح کھولنے لگا دل گھبراہٹ سے ہولنے لگا
شیر دلیر کو دیکھ کر کوفیان وباہ صفت کے ہاتھ پاؤن پھول گئے اس شیر ببر کی دہشت گھوڑے
کی جھپٹ کے سامنے ساری چوکڑی بھول گئے عمر سعد ملعون آپ کو دیکھکر آتش رشک سے
جل گیا مونہہ پر ہوائیان چھٹنے لگین رنگ چھیر کا بدل گیا بحال جب آپ میدان مین آئے تو یہ غزل زبان پر

للہ ؎ جد من خیر الوری فاضلترین انبیاست | آفتاب اوج عزت شمع جمع اصفیاست
منقبتہای پدر گر بر شمارم دور نیست | در دج لافتی و بدر برج ہل اتی ست
مادرم خیر النسا فرزند خاص مصطفی | بر کمال او کلام اضعۃ منی گواست
وزیر او گر بہر سی ہست شاہ دین حسن | آنکہ سبط مصطفی و نور چشم مرتضی ست

Marfat.com

ہست عم جعفر طیار کاندر باغ خلد
دائما پرواز او تا آشیان کرسیست

حمزہ خیل شہیدان باشدم عم پدر
اینچنین اصل و نسب در جملہ عالم کمیست

ای ستمگاران بسختی جملہ خویشان مرا
قتل کردید این چہ آئین ست این طغیان کیست

وین زمان بہر ہلاک من کمر بربستہ اید
کشتن من در کدامین مذہب و ملت رواست

تشنہ لب فرزندیاران و من از پی میروم
در قیامت حضرت حق حاکم ما و شماست

روایت ہے کہ اسکے بعد آپ نے روبرو لشکر عمر سعد کے کھڑے ہوکر اتمام حجت کے واسطے اور بنظر اسکے کہ شاید اللہ کسیکو ہدایت کرے اور لشکر عمر سعد سے نکل آوے اور میرے ساتھ ہوکر شہادت پاوے بفصاحت تمام فرمایا کہ ای لوگون تم لوگون نے ہمکو خطوط بھیجکر بلوایا اور بلا گناہ میرے سارے عزیزونکا لہو میرے روبرو مثل ندی و نالے کے بہایا اب بھی زنار کفر کو توڑو تعلی کی نلو سرکشی چھوڑو راہ راستی پر آؤ میرے خون ناحق سے ہاتھ اوٹھاؤ دیکھو ہم ساقی کوثر مالک بحر و بر کے نواسے ہین مگر تین دن سے قطرۂ آب کے پیاسے ہین خون جگر پیتے ہین آہ سرد بھر بھر کسی طرح جیتے ہین ہم وہی حسین ہین کہ جبرئیل امین بحکم رب العالمین بہشت سے میوے لالا کر ہمکو کھلاتے تھے ہمارا جھولا فرشتے جھولاتے تھے ہم جب اوداس ہوتے تو نانا ہمین کاندھے پر چڑھا کر ٹہلاتے تھے باتون مین ادھر اودھر میرا جی بہلاتے تھے اماں جان دھوپ مین کبھی جانے نہ دیتی تھین گرد ملال چہرے پر آنے نہ دیتی تھین ہم کبھی روتے تھے تو اپنے کلیجے مین ساٹ لیتی تھین آنکھین ڈبڈبا آتین تو میرے آنسو کو اپنی زبان سے چاٹ لیتی تھین آہ آہ ہم وہی حسین ہین کہ اعدا ہر طرف سے میرے خون پینے کو بیچین ہین آج کوفیو دیکھو ہمکو تو نشہ شہادت کا چڑھا آتا ہے شوق وصال مین دریا کی طرح دل امڈا آتا ہے اس دم تلوار کے زور سے شراب شہادت تمہارے ہاتھ سے چھین کر ہم پی جائین گے امنگ جوانی کا دہنگ شمشیر رانی کا دکھا کے ذوالفقار حیدری کو لہو اعدا کا پلا کے گاو زمین کو ہلا کے آخر اپنا گلا کٹائین گے سو انشاء اللہ آب کوثر

ایک قطرہ نہ پاؤ گے کھڑے جہنم مین چلے جاؤ گے بہتر آدمیونکو تو تمنے مار ڈالا سر تن سے
اوتار ڈالا اب بھی اگر خدا سے ڈرتے ہو نانا جان سے کچھ خوف کرتے ہو تو مجھے چھوڑ دو
کہ کسی ملک چلا جاؤن اور پھر اس طرف کبھی نہ آؤن اور اگر تمکو ہمارے مارنے ہی کا ارادہ
ہی تو بسم اللہ ہمارا سر تمہارا خنجر ہم بہر حال راضی برضا ہین شاکر بقضا ہین ؎

بوچھار جو تیرون کی بھی برساؤ گے ہمپر
مولی کی قسم دیکھیو ہم اُف نکرین گے

روایت ہی کہ یہ تقریر دلپذیر رقت انگیز درد آمیز امام مظلوم کی کوفیان سنگدل سنکر
سوز آہ سے جل بھنکر موم کی طرح پگھلنے لگے آتش برق غضب الٰہی سے ڈرکر شمع جمال پر
آپکے پروانے کیطرح جلنے لگے آپ کی بیکسی پر رونے لگے اشک سے دامن بھگونے لگے رو رو
آپکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگے آپکے چھوڑ دینے کی صلاح ٹھہرائی میدان قتل سے گھوڑے
کی باگ موڑنے لگے شمر وغیرہ اشقیا نے دیکھا کہ اب کام بگڑنے پایا ہی شام مین عین دوپہر کو
نشان حسینی گڑنے چاہتا ہی آخر کوفیون پر خنجر آبدار چمکایا اور یزید کے خوف سے ڈرا کر بہت
دھمکایا اور متفق ہوکر کہا کہ یا امام تشنہ کام جب تک آپ یزید کی بیعت پر لبیک نہین کہین گے
واللہ ہم آپکو نہ چھوڑینگے اور نہ ایک قطرہ پانی پلائینگے امام نے فرمایا ہم تو اتمام حجت کر چکے
مرنے پر بھی دھر چکے اچھا میدان مین آؤ امنگ جوانی کا دکھاؤ عمر سعد نے دیکھا کہ خدا خیر
کرے سارے کوفے والے امام کی بات سنکر رو رہے ہین اونکی تنہائی پر متاسف ہو رہے
ہین آخر اوسنے لشکر کے درمیان سے گھوڑا چمکایا اور کوفیون کو دھمکایا کہ ہان امام
حسین کو بات کرنے ندو اظہار کرامات کرنے ندو اب انکو گھیر کر مار لو راہ حق سے منہ
پھیر کر گردن اوتار لو پھر تو طبل جنگ کا بجنے لگا ہر شقی اپنے اپنے [illegible]
شامیان سیاہ رو ساز جنگ درست کرنے لگے کوفیان [illegible]
بہت کرنے لگے لشکر عمر سعد کے آگے سقے آب پاشی [illegible] پانی بھرنے لگے
پھر فوج کی فوج کوفیان بے وفا میدان کارزار مین آ کر تھمنے لگے [illegible]

Marfat.com

جم گئے آگے آگے ہراول پیچھے سوارون کے پیدل غرض عمر سعد نے قریب سے سب لوگ
جما دیا گھوڑون کے پٹھے سے پٹھا دم سے دم سم سے سم ملا دیا پھر وہ شیطان نابکار
گرجا للکارا کہ ہان ای کوفیان مریدان امام حسین کیا دیکھتے ہو ایکبار متفق ہو کر کے
شیر ببر کو للکارو اور حملہ کر کے ہر طرف سے ایکبار تیر مارو ناگاہ کوفیان بے وفا نے راہ
سے مونہہ موڑے اور بیک دم آپ کو تک کر کے قریب پندرہ ہزار کے سن سن تیر چھوڑے
مگر بہ سبب کرامت آپ کی آپ پر یا آپ کے گھوڑے پر ایک تیر بھی نہ آیا سب تیر ہوا پر
اوڑ گئے سامنے آپ کے آکر ادھر اودھر مڑ گئے آخر اسی طرح وہ وہ تیر شامیون کا کعبے
سپر فلک پھٹ جاتا تھا وہ آپ کے جسم اطہر کے آگے آکر کے اوچٹ جاتا تھا پھر تو جو آگے
آیا ایک ہی وار مین مار لیا سر اوسکا مثل خیار تر کے اوتار لیا اسی طرح جتنے نامور آپ کے
سامنے آتے تھے شمشیر ابدار کے گھاٹ پار ہو جاتے تھے ؎ بجلی کی جست شیر کی آمد ہو کا زور
قدرت کا کھیل قہر کی طاقت بلا کا زور ۔ گہ آب گہ شعلہ فشانی دکھاتے تھی پانی مین آگ آگ مین پانی دکھاتے تھے
لاکھونکا خون کرنے کو ہان تھی نہین تھی ؛ ہر جا تھی اور پوچھو کہان تھی کہین نہ تھی

آسکے بعد

آپ خیمے مین آئے اور حضرت سجاد کو گلے لگائے نظم

ورائے پردہ نشینان و کودک بیمار
حسین گریہ کنان در وداع فرزندان

نماند ہیچ کسے دیگر از تبار حسین

ستادہ لشکر بیحد در انتظار حسین

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین بھی ہم

روایت ہی کہ اسکے بعد آپ نے پھر میدان کا قصد فرمایا ناگاہ ایک اندھڑ طوفان نظر
آیا پھر اوس مین سے ایک شخص مہیب بصورت غریب و شکل عجیب گھوڑے پر سوار
نکل آیا اور پیادہ ہو کر بڑی تعظیم سے سلام مسنون بجا لایا آپ نے جواب سلام دیکر
کہا اے نیک بخت تم کون ہو کہان سے آتے ہو کہ ایسے وقت مین مظلومان بیکسہ او
غریبان آوارہ کے ساتھ شرط شفقت بجا لاتے ہو اوسنے عرض کی یا ابن رسول اللہ

Marfat.com

ہمارا نام زعفر ہی ہم پریون کے سردار ہین غلام رسول پروردگار اور حیدر کرار ہین میرے پاس لشکر بیشمار ہی حکم ہو تو ابھی کوفیون کی سیاہ روسیاہ کو تہ و بالا کردون ایک ہی ار مین مارلون مونہہ سبکا کالا کردون آپنے فرمایا کہ تم جسم لطیف ہو وہ تمکو نہ دیکھین گے تم اونکو دیکھ دیکھ مارو گے یہ ظلم کی بات ہی اور یہ تو نوشتہ تقدیر ہی ٹل نہین سکتا گردن اور تلوار خدا کے ہات ہی زعفر نے کہا اگر حکم ہو تو ابھی آدمی کی صورت بن جاؤن شمشیر قدرت ہاتھ مین لیکر کے اشقیا کے سامنے تن جاؤن آپ نے فرمایا ای زعفر خدا تجھے جزاے خیر دے ہم کئی دن کے بھوکے پیاسے ہین آج ناناجان کے ساتھ ہمکو افطار کرنا ہی تشنہ لب شربت شہادت پیکر ضروری مزا ہی سو تم سدھر جاؤ لڑنے کا خیال دلمین نہ لاؤ زعفر مجبور ہوکر پھر گیا اور وہ غبار نظر سے غائب ہوگیا **روایت** ہی کہ اسکے بعد آپ خیمے سے پھر میدان مین گھوڑا دوڑا لائے لشکریان عمر سعد گھبرائے آسمان و زمین دونون تھرائے ؎

بریا تھا وان یہ شور کہ گونجا ادھر سے شیر
فرما کے یہ امام نے گھوڑا کھڑا کیا
تیغین کھچین بلند ہوئی گرز آہنین
ماہی کو زلزلے سے ندا کرم فراغ تھا
جولان کیا تو پھر نہ کسی جا فرس تھا
میدان سے دلمین فوج ستمگر کے جا پڑا

ای سرکشان شام لڑائی مین کیا ہی دیر
ایک جا سمٹ کے ہوگئے دو لاکھ اشقیا
گھوڑونکی جست و خیز سے ہلنے لگی زمین
باجون کے غل سے شیر فلک بد دماغ تھا
پھر آگیا کہین کہین چمکا کہین جما
مانند شیر قلب مین لشکر کے جا پڑا

پہلے پہل تمیم روسیاہ شام کا سردار مقابلے کو آگے آیا آپ نے ایک ہی وار مین اوس لئیم کو نار جہنم مین پہونچایا پھر تو ایسی جم کی لڑائی ہوئی ایسی نبرد آزمائی ہوئی کہ شیران صف شکن تھرائے گاؤ زمین کے پانون اوکھڑ گئے عرش سے فرش تک جنبش ہوئی آسمان کے چند کنگرے جھڑ گئے جسپر تیغ دودم اوٹھائی موت سر پر آگئی چہرۂ اشقیا پر زردی چھاگئی واہ رے شمشیر برق غضب قہر رب جسکے سر پڑی ایک ہی

وارمین گھوڑے اور سوار دونون کو کاٹا پھر بجلی کیطرح ساتون طبق زمین سے پار ہو
گا وزمین کا لہو جاتا وہی سر شقیا کا جو خود مین تھا نظر پھیرے تو ابھی گود مین تھا جسپر
لپک کے ایک وار کیا بلا سالنہ ایک کو دو دو کو چار کیا ۵

میدان مین مثل برق چمک پار ہو گئے
اوڑتے تھے اسکے دم سے شرارے ادہر ادہر
میدان مین پھرے جاتے تھے کاٹتے ہوئے

تصویر مرگ پھرتی تھی دشمن کے سامنے
گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کے تارے ادہر ادہر

ہر جا لپک لپک کے جو وہ شعلہ رو گئے
قتل تمھارے نجائیو ناگن کے سامنے
ہر ضرب مین تنو نسخی مین پاتے ہوئے

دلاوران شام جب آپ کی پھرتی پر نگاہ کرتے تھے واہ واہ
کرتے تھے پھر لشکر عمر سعد مین آپ کا رعب چھا گیا ہر شقی دلاور تھرا گیا سیاہ رو سیاہ کے مونہہ
پر ہوائیان اوڑنے لگین بغل جھانکنے لگے ادہر ادہر بھاگنے کے لیے باگین مڑنے
لگین بڑے بڑے دلاور حسرت کے ناخن سے مونہہ نوچنے لگے بھاگنے کی راہ سوچنے لگے
پہلوانان شام کے ہول سے چہرے زرد ہو گئے مارے خوف کے ہاتھ پانون سرد ہو گئے باہم
کہنے لگے ارے بھاگ چلو آبرو گئی تو گئی جی تو رہے گا لہو کا نالا بدن سے تو نہ بہے گا ناگاہ
عمر سعد بدنہاد نے دیکھا کہ آہ آہ اب تو فوج ڈانوان ڈول ہو گئی لشکریون کے دل مین
ہول ہو گئی پس سید ان مین آکر للکارا اور باواز بلند سپاہ پر نعرہ مارا کہ دلاورو میدان جنگ
مقام ننگ و نام ہے شیران دلاور کا یہی کام ہے لڑنے بھڑنے کا جوانون یہی سن ہے یکدن
تو مرنا ہی ہے دنیا مین زندگی چار دن ہے ناگاہ یزید البطحی نے لشکر کو للکارا کہ ہان ای کوفیان
بزدل کیا دل کو اوچاٹ کرتے ہو دیکھو تو ہم اکیلے کیا کام کرتے ہین میدان جنگ مین
اپنا کیا نام کرتے ہین اور اس البطحی شقی کی دلاوری ملک شام اور عراق اور مصر اور روم
مین مشہور تھی نزدیک ہی نہین دور دور تھے غرض وہ البطحی زبردست ڈیل ڈول
مین مثل فیل مست خنجر آبدار ہاتھ مین لئے میدان مین آتے ہی پکارا بڑی آواز سے آپ
کو جا للکارا لشکریان عمر سعد البطحی کو امام کے ساتھ لڑتے دیکھکر بہت خوش ہوئے آپ
نے فرمایا ابے شیطان کیا مجھے تو جانتا نہین گستاخانہ چلا آتا ہو کیا مجھے پہچانتا نہین

Marfat.com

اوسنے آپ جواب دیا اور آتے ہی آپ پر وار کیا آپنے لپک کر کے اوسکی کمر مین اس زور سے تلوار لگائی کہ وہ ملعون ککڑی کی طرح کٹ گیا دو پارہ ہو کر گھوڑے سے اولٹ گیا غرض پھر اسی طرح جو آپ کے سامنے جاتا زندہ پھر کر نہ آتا پھر تو سوارون مین ہل چل پڑی پیادون مین کھل بل پڑی کسی کو مارے ہول کے دست پر دست آنے لگے بڑے بڑے پہلوان تیر انداز پٹے باز لڑے نہ بھڑے مگر فقط ذوالفقار حیدری کی چمک سے غش کھانے لگے ہر طرح سے آنکھ چورانے لگے ؎

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہے کہ اوسوقت آپ کو نہایت پیاس غالب ہوئی طبیعت عالی قطرۂ آب کی طالب ہوئی پس آپنے لب فرات کا قصد فرمایا اسپ صبا رفتار کو چمکایا عمر سعد نے کہا ہان ہان سوار ودیکھو ایسا نہو کہ امام تشنہ کام فرات کے کنارے جائین اور پانی پی آئین اسواسطے کہ اسوقت اگر ایک گھونٹ بھی پانی پیکر جدھر باگ موڑین گے تو واللہ کسیکو زندہ نچھوڑین گے اکیلے تن تنہا تم سب کو مار لیوین گے ایک ایک کے چنگل کے گردن سر سے اوتار لیوینگے پھر تو فوج اعدا بادل سی اُمڈی اور امام تشنہ کام اور آب فرات کے درمیان مین حائل ہو گئے ہر جانب سے مینہ تیغ و تیر کا برسا کے قتل سبط نبی پر مائل ہو گئے ناگاہ لفظ ہان آپ کے دہن سے نکل گیا پھر تو اسپ برق رفتار کا دے کے راہ کاٹ کے تینون صفون کو اعدا کی پھاڑتا ہوا تیر کیطرح سن سے نکل گیا بجلی کی طرح جدھر چمکا سیاہ رو سیاہ بادل کی طرح پھٹ گئی صاعقہ کے مثال جسپر کڑکا دل بھڑکا کلیجا دھڑکا لشکری ادھر اودھر سٹ گئے پھر تو گھوڑے بحر فرات مین ڈالا حوصلہ دل کا نکالا پھر آب فرات سے ایک چلو پانی لیکر چاہا کہ پیکر جان تازہ کرین میدان جنگ مین جا کر قوت بے اندازہ کرین ناگاہ پیاس نے تنہے بچون حضرت قاسم علی اکبر علی اصغر کی یاد پڑ گئی دل سرد ہو گیا کلیجے مین

Marfat.com

سنج گرم ہی گڑ گئی پس سب پانی کو ہاتھ سے پھینکدیا اور ایک قطرہ بھی نہ پیا اور
کس طرح پیتے منظور الٰہی تو یون تھا کہ تین دن کے بھوکے پیاسے راہ حق مین جی
جان نثار کرین اور اس روزہ کو شب کے وقت اپنے جد امجد کے ساتھ پیوے اور
شراب شبی سے افطار کرین اور اشقیا فرات کے گھاٹ پر آپ کی گھات مین بادل کی طرح
چھے سو تھے قریب آتے تھے ایک تیر کے پلے پر تھے تھے پھر آپ نے گھوڑے کو کہا
ہان بہادر ناگاہ وہ براق برق سیر بجلی کیطرح چمکا بدلی کی مثال فوج اعدا کو پھاڑتا
ہوا سیکڑون کو ٹاپون سے کچلتا ہوا میدان سن سے نکل آیا ابھی فرات کے کنارے
تھا ایک جھپکے تو خیمہ عالی کے پاس سن سے نکل آیا لب فرات سے خیمے تک آتے آتے
چار سو کفار کے سر کاٹ دیے دشت کربلا نعشون سے پاٹ دیے خدا معلوم کتنے
شقی ٹاپون سے کچل گئے ادہر اودہر کے جہنم مین کھندل گئے غرض آپ اوسیطرح
صحیح و سالم بھوکے پیاسے خیمے مین آئے اور حضرت زینب و کلثوم اور شہربانو مغموم کو
تسلی دیکے حضرت سکینہ اور عابد بیمار کو گلے سے لگایا اور حضرت عابد کے سونھ پر بوسے دیکر فرمایا

نظم

بیا عابد دو اعم کن بآبی آتشم بنشان	کہ تیغ از تن خوان بگذشت و آب از فرق کار از جان
کنار گیر کز بوئیت شود جان حزین خرم	سخن گو تا ز گفتارت دل غمگین شود شادان
رسول پاک پہ بھیج خدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

شہادت حضرت شبیر محشر کا نمونہ ہی ؛ کہ جسکے ذکر سے ناصر کلیجا مونہہ کو آتا ہی

اسکے بعد آپ اہل خیمے سے وداع ہونے لگے گلے مل مل کے لوگ رونے لگے آپ نے
فرمایا یہ آخری دیدار ہے اب پھر ملاقات نہوگی

تصور ہو ملن دل لب حسرت گزیدہ ہون	ای اہل خیمہ مین بھی مرقع مین دیکھے
غم ہون الم ہون ہائے ہون سوز و گداز ہون	غم ہون الم ہون ہائے ہون سوز و گداز ہون

Marfat.com

بچھڑے ہوؤں کا روانا ہے ساتھ جریدہ ہوں | جس وقت شاہزادہ جان عالم نے نعرہ
کی باگ اوٹھائی آسمان کانپا زمین ہل گئی گاو زمین تھرائی غرض کہ تازیانہ میدان
کربلا شیر بن شیر خدا جناب سید الشہدا نشہ جام شہادت سے مخمور دل نازنین
عشق خدا سے چکنا چور تن تنہا مثل شیر ببر کے معرکہ قتال مین تشریف لائے اور وہاں
ہان ای کوفیو تلوارون پر باڑہ دو اب ہم گلا کٹانے کو آئے ہین

شکر ہے ای کوفیو اللہ کی درگاہ مین | ہم گلا اپنا کٹاتے ہین خدا کی راہ مین

یہ کلام سنکر پیشون کے رخ زرد ہونے لگے سوار شط رنج مین غرق ہوئے
پیادون کے ہاتھ پاؤن سرد ہونے لگے پھر فوج روسیاہ ہر طرف سے بادل
کی طرح اوس ماہ مدینے پر اوٹھے اور سوقت ذوالفقار حیدری بجلی کی طرح بجلی
اشقیا پر لوہے کی بوچھار پڑی ہر طرف سے خدا کی مار پڑی پھٹکار پڑی ہر طرف برق
سیر کے ہنہنانے نے رعد کا کام کیا ٹاپون سے ہزارون ٹٹی کو روند ڈالا غرض
کام کیا غرض اسیطرح صف اعدا پر حملہ فرمایا اور جو مقابل ہوا قعر جہنم کو پہونچایا
جسپر وار کیا ایک ہی ہاتھ مین فی النار کیا اور جدھر نگاہ پلٹی صف کی صف الٹی ایک
پھر مین بہتیرے اشقیا کٹ گئے کشتون سے میدان اور جنگل پٹ گئے پھر تو اتنے
کٹے کہ لہو لہان خنجر آبدار کا گھاٹ ہوگیا اتنے مرے کہ دل کوفیون کا زندگی سے
اوچاٹ ہوگیا تیغ مصری مصریون کے غول کے غول کو میٹھے نوالے کیطرح ہضم
کر گئے سمر قندیون کے دانت کھٹے ہوئے شامیون کے چھکے چھوٹ گئے
کو عرق آنے لگے کوفیون کے دل ٹوٹ گئے بات کی بات مین خون کے تدی نالے
بہ گئے لاشون کے انبار تماشے کے لیے رہ گئے کھوپریان کوفیون کی بلبلے
کیطرح بہی جاتی تھین موج خون مین تلاطم ہوا سے غضب سے ٹھوکرین کھا کے
ڈبکیان لگاتی تھین روایت ہے کہ جب آپ کی برق شمشیر کی ڈپٹ سے سیر

جھپٹ سے کوفیان بیوفا کی ٹڈیان پسلیان سرے کیطرح پس گئین ڈھالونمین کمان ہی
تلوارون نے دانت نکال دیے ٹاپین گھوڑونکی دوڑتے دوڑتے گھس گئین تشنہ لبان
سپاہ دل مارے خوف کے کتے کیطرح دو دو ہاتھ زبان نکال کے ہانپنے لگے اس شیر نر کے
ڈر سے تھر تھر کانپنے لگے اوسوقت شمر ملعون ایک حیلہ سونچکر خیمے کیطرف مائل ہوگیا
چند آدمیون کو لیکر کے امام تشنہ کام اور خیمہ کے درمیان مین حائل ہوگیا چاہا کہ دست
تعرض اہلبیت نبوت پر دراز کرے اہل خیمہ اور عابد بیمار پر بھی شمشیر رانی آغاز کرے آپ نے
للکارا کہ ہان ای شیطان خیمے کی طرف کہان جاتا ہی خدا اور رسول سے نہین شرماہی ہم تو
لڑتے ہین عورتون کا کیا گناہ ہی آج سر ہمارا نجات استان عاصی کے لیے فی سبیل اللہ
ہی کے ادھر آ ہمارا سر کاٹ لے ہمارے لہو کا پیاسا ہی تو آکر چاٹ لے پس شمر لعین نے
کہا کہ اچھا اب خیمے کی طرف نہ جاؤ امام تشنہ کام کے گلے پر خنجر آبدار شمشیر خونخوار چلاؤ
یکایک شقیان نے ہر طرف سے حضرت کا محاصرہ کر لیا تلوارون کی باڑھ پر آپ کو دھر لیا
اوسوقت ایک پہلوان نامی ہونچہونپر تاؤ دیتا ہوا آپکے مقابلے کو آیا آپ نے اپنے
صاعقہ شمشیر کڑکا کے تیغ برق دم تڑپا کے اوسپر ہاتھ لگایا ایک نیزہ پیٹھ مین اوس دوسرے
مارا اور ہلکا دیکر کے پشت زین سے اوٹھا لیا نیزہ سینے سے پار ہوگیا فوراً وہ شقی فی النار
ہوگیا پھر ایک اور شیطان آپ پر جھپٹا للکارا اور ایک گرز زور سے پھینک کر آپکو
مارا شاہزادے نے اوسکے گرز کی زد بچا کے گھوڑے کو چمکا کے ایسا خنجر مارا کہ گردن
کیطرح سر اوس ناپاک کا کٹ کے تن سے پچاس قدم دور ہوگیا پھر گھوڑے کی جھپٹ مین سارا دھڑ اوسکا چکنا چور
ہوگیا اسطرح وہ چپتی دچالاکی سے لڑتے تھے کہ شامیان بزدل تلوار کی چمک سے گر پڑتے تھے جدھر وہ
وہ گھوڑا برق غضب قدم دھرتا تھا زمین ہلجاتی تھی اور جسپر تلوار صاعقہ کردگار پڑتی تھی زرہ بکتر خود
چار آئینہ سپر کو کاٹتی ہوئی گھوڑے کا لہو چاٹتی ہوئی گاؤ زمین کے شکم مین جا کر پل جاتی تھی اوسوقت شیر فلک باختہ ہوش
ہوگیا گاؤ زمین کو خواب خور فراموش ہوگیا نعرے مین پشت کربلا کے شیر تھراتے تھے جانوران بائی ماہی ہول کے

فرات کے کنارے چلے آتے تھے جب گھوڑا پھرا تھا عمر سعد ملعون مارے خوف کے تھرا تا تھا مست ہاتھی کیطرح جب جھومتا تھا شیر فلک گردن جھکا کر اوسکا قدم چومتا تھا اشان و شوکت سے رن مین ٹہلتا تھا کہ زمین ہلتی تھی آسمان دہلتا تھا آخر لڑتے لڑتے آپ کو پیاس کا غلبہ ہوا زبان مین کانٹے پڑ گئے کاٹتے کاٹتے ذوالفقار آبدار کے جوہر جھڑ گئے پھر آپ نے گھوڑا چمکایا اور بھر فرات مین آکے ایک چلو پانی اوٹھایا اوسوقت اہلبیت اطہار اور عابد بیمار کی پیاس یاد پڑ گئی پانی پھینکدیا طبیعت بگڑ گئی پس میدان مین آئے اور پھر اپنی بہادری کے جوہر دکھائے عمر سعد شقی نے کہا کہ ہان پہلوانون اب کیا دیر ہے ایک آدمی بھوکا پیاسا تم سبکو چکر دے رہا ہے کیا اندھیر ہے مانا کہ یہ جوان شیر ہے دلیر ہے مگر بھوکا پیاسا خمون سے چور لکھو کہا ہرن کی چوکڑی گم کیے ہے کیا زمانیکا پھیر ہے پھر تو چارون طرف سے تیرون کی بوچھار آنے لگی ہر جانب سے تلوارونکی مار آنے لگی آہ آہ ہر طرف سے باران میغ تیغ بیدریغ برستا تھا اور ساقی کوثر کا نواسہ قطرۂ آب کو ترستا تھا پھر تو مارے زخمون کے سارا جسم ٹکڑے ٹکڑے اور چور چور ہو گیا حتی کہ نبی کا لعل علی کا نونہال پشت زین پر بیٹھنے سے مجبور ہو گیا آہ ہائے وہ نور کا پتلا قالب وحدت کا ڈھالا ہوا آہ آہ وہ بوٹا ساقی کوثر کا پالا ہوا انسون اوس نازنین بدن پر جو بہشت کی گلاب کی پتی سے بھی نازک تھا بہتر زخم کاری لگے ہر زخمون سے خون کا فوارہ چلتا تھا فرشتگان ارض و سما یہ حال دیکھکر روتے تھے آسمان دہلتا تھا

جب پڑنے لگا وہ سر ساقا مدنین
صاف [illegible]

چرخ ہلتا تھا زمین خوف سے تھراتی تھی
نعرہ آہ سنا کی صدا آتی تھی
[illegible]

شقی کا تیر پیشانی انور پر ایسا لگا کہ تمام چہرہ [illegible] ہو گیا آپ نے وہ تیر اپنی پیشانی سے کھینچکر پھینکدیا خون کا فوارہ چلنے لگا آپ اوسوقت بار بار منہ پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ہاتھ مین لہو لے لے کے منہ اور سر پر ملتے تھے اور فرماتے کہ آج نانا جان کے حضور

مین اسی طرح لہولہان جاؤنگا علی مرتضیٰ شیر خدا کو اسی طرح رخسارۂ خونآلود اپنا دکھلاؤنگا
اماں جانکو اپنا رنگین پیرہن اور خونین کفن دکھا کے رولاؤنگا کہ آپ کے بعد بنی سفیان
نے آپ کی میرے یہ حال کیا سارے جسم کو پرزے پرزے اور دشت کربلا کو میرے لہو سے

لال کیا نظم دریای فتنہ موج زد و دشمنان چو پیل
خود را بران امام وفادار ریختند
پرہای بلبلان سخنگوے سوختند
خونہای طوطیان شکر خوار ریختند
ہر میوہ کہ بود ز بستان مرتضے
ہمچون شگوفہ بر سر ہر خار ریختند
آن سرو بوستان امامت ز پا فتاد
حوران سرشک بر گل رخسار ریختند
مرغان کربلا ز پئے ماتم حسین
خون بر لب فرات ز منقار ریختند

روایت ہے راحت القلوب مین لکھا ہے کہ دسوین محرم عاشورے کے دن جسدن
جناب حضرت امام حسین شہادت پانے والے تھے اوس روز دوپہر کے قبل ایک
بزرگ نے خاتون جنت جناب حضرت اقدس اطہر مطہر بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی
عنہا کو خواب مین دیکھا کہ بہت سی عورتون کے ساتھ میدان کربلا مین تشریف
لائی ہین اور دامن مبارک کو کمر شریف مین باندھے ہوئے اوس مقام کو کہ جناب
حضرت امام حسین وہان شہادت پاوینگے اپنی آستین مبارک سے بہا رہی ہین اور
رو رو کر آب دیدہ سے اوس زمین پر چھڑکاؤ مار رہی ہین اوس بزرگ نے پوچھا کہ یا
بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ای خاتون قیامت ای ملکۂ روز محشر یہ کون مقام
ہے اسے آپ کیون بہا رہی ہین فرمایا کہ آج میرا حسین یتیم مادر اسی جگہ پر سووے گا

اسی مقام پر شہید ہوویگا نظم
رخے کہ بوسہ گہ شاہ انبیا باشد
بخاک و خون شدہ پنہان کجا روا باشد
کسیکہ چشمۂ کوثر عطائے جد ویست
بدشت کرب و بلا تشنہ لب چرا باشد
روا بود کہ جگر گوشۂ رسول خدا
فتادہ غرقہ بخون سر ز تن جدا باشد

روایت ہے کہ جب آپ نے زخم پر زخم

Marfat.com

کھائے تب گھوڑے سے بنظر اسکے کہ خاص سوار یکا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی
ایسا نہو کہ اشقیا اسپر بھی تیر چلا دین پشت زین سے فرش زمین پر اوتر آئے ناگاہ
تیر ایک لعین کا حضرت کے تالو سے پار ہو گیا آپ زمین پر گرے پھر اوسوقت آپنے
بسبب غلبے پیاس کے لب تک ہاتھ اوٹھا کے ایک کوزے پانی کا اشارہ کیا کسی نے
وقت اخیر سمجھکر لا دیا ہنوز ایک قطرہ پانی لب خشک تک نہ پہونچا تھا کہ ایک جہنمی
نے آپ کے چہرۂ نورانی پر ایسی تلوار ماری کہ پیالہ پانی کا ہاتھ سے گر گیا رباعی

زین بعد خامہ را ہوس گفتگو نماند | دل چاک چاک گشت کہ جائی رفو نماند
لب تشنہ رفت ساقی کوثر ازجہان | ای آب خاک شو کہ ترا آبرو نماند

روایت ہی کہ اسکے بعد آپ قبلہ رو ہو بیٹھے اور حق تعالی
کے ساتھ راز و نیاز ہونے لگا بخشایش امتان عاصی کا قصہ آغاز ہونے لگا نہ تو اپنے
زخمون کا خیال اور نہ سر کٹنے کا ملال اور نہ گھر بار لٹ جانے کی فکر اور نہ قاتل مقتول
کا ذکر رو رو کر فرمانے لگے کہ خداوند حسین اپنے یار و دیار سے دور ہوا اور سارا بدن
اوسکا زخمون سے چور ہوا سارے خویش و اقارب اوسکے کٹ گئے لاشون سے جنگل
اور میدان پٹ گئے دیکھ ہر زخم سے فوارہ خون جاری ہی اور اب میرے سر اوتارنے
کی طیاری ہی سو خداوند حسین فقط بخشایش امتان عاصی کے لیے یہ سب صدمے
سہ گیا یہ سب کچھ ہوا پر اکیا بھی آہ نہ کی امت کا خیال کر کے کلیجے کو تھام کر رہ گیا
سو خداوندا تجھے قسم ہی میرے رخ پر خون غمگین اور پیرہن خونین اور کفن رنگین کی
کہ میرے ناناجان کی امت کے گناہ کو معاف کر دے نامۂ اعمال کو اونکے حرص
وجرم سے صاف کر دے خداوندا ساری امتون پر کرم کیجیو تشنگی محشر اور آتش
دوزخ سے اونکو نجات دیجیو پھر اسی طرح دیر تک عجیب کیفیت طاری ہی زخمون سے
سیلاب خون جاری دل مین شکر حق زبان پر برابر بخشایش امت کی طلبگاری ہی
پھر نور دنگٹے رونگٹے سے دیدۂ شوق بنکر مشاہدۂ جمال مطلق مین آپ سہو محو ہو گئے

نہ تو زخمون کی خبر رہی نہ قاتل کا خیال نہ غیرونکے کٹنے کی پروا اور نہ فکر سر ہی

رباعی ای تشنۂ کربلا شہید گبر | سیراب گلوی تو ز آب خنجر | تو آب نیافتی ز دست است
است ز تو آب خواہ روز محشر

روایت ہی کہ جب آپ عرش زمین سے فرش زمین پر تشریف لائے آہ کے نعرے عرش سے آئے اور آسمان و زمین دونون تھرائے پھر دس سوار عمر سعد کے پیادہ ہوکر بارادۂ قتل آپ کے پاس ننگی تلوار کھینچے ہوئے آئی اور ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ پہلے ہمین امام تشنہ کام کا سر کاٹ کر عمر سعد کے پاس لیجائین تاکہ انعام اور خلعت پائین جو آگے آتا تھا مارے خوف اور شرم کے تلوار چلا نہین سکتا تھا پیچھے کو ہٹ جاتا تھا اوسوقت ایک شخص اور ننگی تلوار لیے آیا آپ نے اوسے دیکھکر فرمایا کہ تو ہٹ جا واللہ تو مجھے مار نہین سکتا سر تن نازک سے اوتار نہین سکتا میرا مارنے والا سفید داغ والا ہوگا مجھے افسوس آتا ہی کہ تو بیفائدہ عذاب دوزخ مین گرفتار ہو وہ شخص رونے لگا اور کہا یا ابن رسول اللہ آپ اس حال کو پہونچ گئے لیکن پھر بھی ہم لوگونکا غم کھاتے ہین اور نہین چاہتے کہ کوئی دوزخ مین جلے خنجر غضب الٰہی کسی کے سر پر چلے پھر اوس شخص نے وہی تلوار جو واسطے قتل امام تشنہ کام کی کھینچی تھی ہاتھ مین اوسیطرح لیے عمر سعد کے پاس دوڑا ہوا گیا عمر سعد نے کہا کیا آیا ہے امام حسین کو مارا اوسنے کہا نہین ای ملعون مین تیرے قتل کے لیے آیا ہون پس عمر سعد پر اوسنے تلوار چلائی نوکران عمر سعد دوڑی اور اوسپر ہر چار جانب سے تیر چلانے لگے اوسنے باواز بلند پکارا یا حضرت امام حسین مجھے لوگ آپ کی کوے محبت مین مارتے ہین تیری گردن اوتارتے ہین آپ گواہ رہین قیامت کے دن مجھے بھولنا نہین للہ کرم فرمانا اپنے شہیدان لشکر کے ساتھ بہشت مین لیجانا آپ نے اوسی جگہ سے آواز دی کہ شاباش ہان ہان ایسا ہی کرونگا بیت

چون بر سر کوے مہر من کشتہ شوی | از عہدۂ خون بہا بروں آیم من

Marfat.com

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام | علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی کہ پھر اسکے بعد جو جو شخص آپ کے قتل کو آتا آپ آنکھ کھولکر اوسکو دیکھتے وہ مارے شرم کے پھر جاتا اور جسوقت آپ پشت زین سے فرش زمین پر جھکے تو دوپہر ڈھل چکی تھی اور اول وقت ظہر کا تھا اور جمعے کا دن گویا تکبیر افتتاح گھوڑے کی پشت پر واقع ہوئی اور گھوڑے سے خم ہونا رکوع کی صورت تھی اور پشت زین سے مائل زمین ہونا بعینہ سجدہ کی حقیقت تھی اس صورت پر ہیئت مجموعی نماز ظہر کی ادا ہوگئی پھر آہ آہ سنان علیہ اللعن نے آپکی پشت نازنین پر زور سے نیزہ چلایا آپ زمین پر گر پڑے اور نیزہ سینۂ بے کینہ سے پار ہوکر نکل آیا پھر شمر ملعون پیش دستی کرکے اوچھل کے سینے پر اوس شاہ کے جو بحر عرفان کا سفینہ اور اسرار الٰہی کا گنجینہ تھا چڑھ بیٹھا آپ نے آنکھ کھولدی اور فرمایا تو کون ہی اوسنے کہا مین شمر ہون آپ نے فرمایا اپنے مونہہ سے اپنا ڈھاٹا تو کھولدے اوسنے ڈھاٹا کھولدیا آپ نے دیکھا کہ دانت اوس ملعون کے سور کے دانت کیطرح مونہہ سے باہر نکلے ہوئے ہین آپ نے دل مین فرمایا کہ یہ ایک علامت میرے قاتل کی است ہی یہی سور میرا قاتل بے کم و کاست ہی پھر فرمایا اپنا سینہ تو کھول اوسنے سینہ پر کینہ اپنا کھولا آپ نے دیکھا کہ اوسکے سینے پر برص کے سپید داغ ہین آپ نے فرمایا میرے قاتل کی یہ نشانی دوسری ہی نانا جان نے آج کی رات خواب مین مجھے سچ فرمایا تھا کہ کل تم میرے ساتھ ظہر کی نماز پڑھوگے اور تمھارے قاتل کی یہ دو نشانی ہی یہ دونون نشانیان تجھ مین موجود ہین روایت ہی کہ اسکے بعد آپنے پوچھا کہ ای شمر تو جانتا ہی آج کون دن ہی اور کون تاریخ ہی کہا دسوین تاریخ محرم کی ساٹھ ہجری جمعے کا روز عاشورے کا دن پھر فرمایا دوپہر ڈھلی عرض کی جی ہان ٹھیک دوپہر ڈھل چکی پھر فرمایا یہ کون وقت ہی کہا خطبہ پڑھنے کا اور نماز جمعہ ادا کرنے کا پھر فرمایا اسوقت خطیبان امت جدامجد کے ہمارے منبرون پر خطبہ پڑھتے ہون گے اور نعت میری نانا جان کی

Marfat.com

کرتے ہون گے اور تو میرے ساتھ یہ معاملہ کر رہا ہی میرے مارنے کو تیر رہا ہی افسوس
ای شمر یہ وہ سینہ ہی جسپر میرے نانا جان حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا
روی مبارک ملتے تھے اور تو اس وقت اوسپر بیٹھا ہی اور جس حلق تشنہ پر ہمارے
نانا جان بوسے دیتے تھے اوسپر تو تلوار چلاتا ہی ذرا دوزخ کی آنچ کو خیال مین نہین
لاتا ہی مین دیکھ رہا ہون کہ اسوقت حضرت زکریا پیغمبر میرے داہنی طرف اور حضرت
یحیی میرے بائین جانب کھڑے کف افسوس مل رہے ہین سر کو سنگ غم سے کچل رہے
ہین ای شمر ذرا میرے سینے سے اوٹھ جا کہ مین قبلہ رو بیٹھ کر نماز پڑھ لون اپنے خونسے
وضو کر کے پیرہن کو اپنے لہو سے رنگین کفن بنا کے نماز مین سر کٹانا بابا جان شیر خدا
کی وراثت مجھے ملی ہی جب مین سجدے مین جاؤن تو تو میرا سر کاٹ لیجیو اور جو تو
میرے ہی لہو کا پیاسا ہی تو سر کاٹ کے لہو چاٹ لیجیو شمر ملعون سینہ عالی سے اوتر
پڑا آپ رو بقبلہ ہو کر خون سے مونہہ ہاتھ دھو کر نماز مین مشغول ہوئے نظم

سوز دل مبارک لب تشنگان ببین
در خون ناب دیدہ لب تشنہ حسین
آن جان سپردہ تشنہ و ما آرزوی شوق
زان یکہا کہ فرش بیابان کربلاست
العلیست آبدار کہ در کان کربلاست
جان تشنہ محبت سلطان کربلاست

روایت ہی کہ جب آپ سجدے مین گئے تو شمر لعین صبر نہ کر سکا کہ آپ کو نماز تمام
کرنے دے ناگاہ اوس ملعون نے چہرہ مبارک پر تلوار ماری روح مقدس لا الہ
الا اللہ کہتے ہوئے گلشن فردوس کو سدھارے دسوین تاریخ محرم سنہ ۶۱ ہجری
ہجری مین جمعے کے دن بروز عاشورہ ٹھیک دوپہر ڈھلے چھپن ۵۶ برس پانچ مہینے
پانچ دن کے سن مین آپنے شہادت پائی اگرچہ قتل مین آپ کے بہت ملعون
شریک تھے پر روح عالی نے شمر کی تلوار اور سنان کے نیزے سے پرواز فرمائی
اوسوقت عرش سے فرش تک شور و غل ہو گیا کہ ہائے ہائے آج چراغ خانہ

Marfat.com

مصطفیٰ کا گل ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ نظم

ضرب اول مین شہِ دین نے کہا بسم اللہ
دوسری بار پکارے مدد ای بار الٰہ
تیسری ضرب مین آئی یہ صدائے جانکاہ
بخشے حشر مین یارب مرا امت کو گناہ
پھر نہ کچھ حضرت شبیر کی آواز آئی
جب گلا کٹ گیا تکبیر کی آواز آئی

روایت ہی کہ اسکے بعد خولی بن یزید گھوڑے سے اسطے کاٹنے سر سرور کے اوترا جب آپ کے پاس آیا مارے خوف کے وہ ملعون کتے کیطرح ہانپنے لگا اور ہاتھ اوسکا رعب سے کانپنے لگا تب شمر اوسکا بھائی اوترا اور سلطان عالم کے سینۂ مہر گنجینہ پر جو کعبہ گاہ نبوی تھا چڑھکر سر سرور تن نازنین سے جدا کیا اور اپنے بھائی خولی شیطان کو دیا

نظم چہ کربلاست امروز چہ پر بلاست امروز
فرق حسینؑ مظلوم از تن جداست امروز
گریدای محبان در ماتم شہیدان
کین گریہ از برائے آل عباست امروز
فرزند شاہ مردان افتادہ در بیابان
غلطان بخاک میدان این کربلاست امروز
روز غزاست امروز جان در بلاست امروز
غوغائے روز محشر در کربلاست امروز
رسول پاک پہ بھیج ای خدا درود و سلام
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی ام

اوسوقت عرش سے فرش تک ماتم پڑ گیا وحش و طیور جن و ملک کے دلون مین خار غم گڑ گیا زمین کانپی آسمان دہل گیا سلطان جان عالم جنت کو سدھارے دونون جہان کا دم نکل گیا آفتاب جہانتاب برق غم سے جل گیا ماہتاب جہان آرا پر خنجر ستم چل گیا زہرہ کا زہرہ سوز غم سے نونہال فاطمہ زہرا کے آب ہوا ستارے غم کے مارے ٹوٹ پڑے کیوان کو اضطراب ہوا حاملان عرش روتے روتے بھیر گئے نوحہ کرتے کرتے جنات کے گلے پڑ گئے وحوش و طیور کا جی اپنے اپنے بچون سے ہٹ گیا شجر حجر بحر و بر کا جگر درد سے پھٹ گیا شفق خون جگر پیکر رنگین کفن پہنکر آسمان پر بھوکی طبیعت شیر خوار لڑکونکی ماں باپ کو بھولی مرغان ہوا آہ سرد

Marfat.com

بھر بھر سیخ غم پر کباب ہوتے تھے پپیہے پی پی کہکے اپنی جان کھوتے تھے صحرا جنگل سنسان جدھر دیکھیے اودھر سناٹے کا عالم ہو کا مکان ندی نالے دریا سوز غم سے کھولنے لگے جانوران آبی کے دل ہولنے لگے مچھلیان گرمی کے مارے لب کھولے پانی مین بھنتی تھین سوز غم سے جلکر پانی سے نکل کر ریت پر پڑی سر دھنتی تھین پہاڑ پتھرون پر سر کچلتے تھے پتے درختون کے ہل ہل کے آپسمین کف افسوس ملتے تھے دریاے فرات سوز غم سے جل گیا آنکھونکو ڈبڈبا کے رہ گیا حوض کوثر اہل گیا دل اوسکا خون ہو کر بہشت کے چشمون کی راہ بہ گیا آواز گریہ و آہ ہر چار جانب سے آتی تھی صداے نالہ جانکاہ زمین سے آسمانکو جاتی تھی

غزل

اندرین غم نہ ہمین ارض و سما بگریستند
کاہل عالم از ثریا تا ثری بگریستند

آفتاب و ماہ و عرش و کرسی و لوح و قلم
در غم شاہ شہید کربلا بگریستند

در ہوا آن لب محروم از آب فرات
ماہی اندر آب مرغان در ہوا بگریستند

اولیا گشتند بہر مرتضیٰ زار کنان
انبیا بر اتفاق مصطفیٰ بگریستند

در قصور جنت الفردوس حوران بہر
از برای حال خیر النسا بگریستند

روایت ہے کہ جب شمر ملعون نے سر مبارک کو تن نازک سے جدا کیا تو قیس بدبخت نے پیراہن شریف کو تن بے سر سے اوتار لیا اور حبیب بدنصیب نے آپ کی تلوار کو اپنے قبضے مین کیا پھر تو لشکر عمر سعد بدنہاد مین شادیانہ خوشی کا بجنے لگا اور وہ ملعون حالت سرور مین عدو کی طرح گرجنے لگا ؎

رسول پاک پہ بھیجا خدا درود و سلام
علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہے کہ وہان تو امام عالی مقام کی یہ حالت ہوئی اور یہان سارے اہل حرم کی آنکھونسے آنسو جاری کچھ عجب عالم طاری ہجوم الم سے سینہ شق رنگ چہرہ کا فق زندگی سے امام کے ہاتھ دھوے ہوے ہوش و حواس کھوئے ہوے حبشیان شب دیجور کی آواز سنتے ادھر اودھر مارے غم کے سر دھنتے حضرت زینب حالت تحیر مین ہونٹھ دانتونسے بائے حضرت عابد بیمار کا مونہہ تکتی تھین آئینہ حیران کی طرح کچھ بول نہ سکتی تھین کہ ناگاہ ؎

بانو نے سکینہ سے کہا تمکو خبر ہے بابا گئے مارے

بابا ہین پڑے خاک پہ اور کافر دن نے آہ سر تن سے اوتارے ٭ اوسوقت خیمے مین ہر طرف سے
غل اور شور ہوگیا جو زندہ تھا وہ بھی مردہ بگور ہو گیا کسی کو رقت کسکو وحشت
کسی کو حیرت کوئی آہ کرکے حالت غشی مین زمین پر گر پڑا کوئی حالت سکتے مین
آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے کھڑا کسیکی آنکھون سے سیلاب اشک جاری کسی پر
نعرۂ جانکاہ کے ساتھ عالم بیخودی کا طاری آہ وہ حضرت زینب و کلثوم بیکس کی
گریہ وزاری افسوس وہ شہربانو مغموم بے بس کی یہ بیت کہہ کہ سکے تقریر ہی صلے

ہر دم زمانہ داغ دگرگونہ دردھد	یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر دہد

حضرت زینب فرماتی تھین ہی ہی ہم اس جنگل ویران کربلا کے میدان مین آکر لٹ گئے
حسین مسافر بھائی سے چھٹ گئے ارے لوگو اب ہم کدھر جائین گے اس بلاے
ناگہانی سے کسطرح نجات پائین گے ہی ہی اب ہم اہل مدینے کو کیا مونہہ دکھائینگے اسی
دشت کربلا مین سر ٹکرا کر مر جائین گے حضرت سکینہ بیچاری مصیبت کی ماری جنکا سات
برس کا سن تھا باپ کی گود مین کھیلنے کا دن تھا حضرت قاسم سے منسوب تھین مگر اونکی
بیاہ کرنیکی نوبت نہ آئی فلک ظالم نے ایسی کم سنی مین اونکو تلخی یتیمی کی چکھائی عالم حیرت
مین لوگونکا مونہہ تکتی تھین مگر مارے بھوک پیاس کے لب نہ ہلا سکتی تھین بابا بابا کہکر
روتی تھین مگر ضعف کے سبب مونہہ سے آواز نہ نکلتی تھی اندر ہی گھٹ گھٹ کر جان کھوتی تھین

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

روایت ہی کہ بعد شہید ہونے راکب دوش نبی کے گھوڑا سوار کیا آپ کے میدان
کربلا مین ادھر اودھر اوچھلنے لگا ٹاپون سے زمین گھودتا سر کو پھر [illegible]
دور دور تک چکر مار آتا اور کفار کی طرف مثل شیر کے سر اوٹھا اوٹھا کے [illegible]
دم بھر کے بعد لاش سرور کے پاس آیا اور تڑپ تڑپ کے مونہہ اور پیشانی اور آنکھون کو
اپنے اوپر خون مین رنگا پھر وہان سے باواز مہیب آواز کرتا ہوا [illegible]

Marfat.com

خیمے مین آیا اہل خیمہ نے دیکھا کہ گھوڑا لہولہان بدحواس چلا آتا ہی اور شہسوار کا پتا نہین
جب خیمے کے اندر آیا سبکے سب اوسکے گلے مین لپٹ گئے اور سارے اہل خیمہ گھوڑے کے
سر اور مونہہ سے لہو حضرت کا لے لے کے اپنے مونہہ پر ملنے لگے پھر اتنا روئے کہ جگر جاملان
عرش کے پھٹ گئے حضرت شہربانو نے کہا ارے گھوڑے تو نے میرے براق کو
کہان چھوڑا ارے تو نے میرے شہسوار کو دشمنون کے حوالے کرکے کس طرح اونسے
مونہہ موڑا ارے جس طرح شاہزادے کو لے گیا تھا لے آیا نہین ایکبار اور جان باکمال
اونکا بیکس کو دکھایا نہین ارے ذرا کہہ تو سہی یہ کسکے لہو سے تو تر ہی کسکے غم مین
خاک بسر ہی

نظم

چہ کردی خداوندا اسلام را
چہ کردی شہنشاہ ایام را
چہ خاک بسر ہی تو
کہ از خون سرخ ست این مو تو
یہ سخن سنکے وہ اسیر بلا
سر پٹک کر زمین پہ چلایا
مجھ سے شہزادہ چھٹ گیا بانو
دو جہان میرا لٹ گیا بانو
کیا کہین اب کمر تو ٹوٹ گئی
آہ قسمت ہماری پھوٹ گئی
نقد جان آپکے مسافر کا
راہزن نے اجل کے لوٹ لیا
موت غربت مین سد راہ ہوئی
داد منجد ہارین تباہ ہوئی
شاہزادہ تو مر گیا بانو
کوہ غم سر پہ دھر گیا بانو

اسکے بعد وہ گھوڑا روکے حضرت عابد بیمار کے قدم پر اپنا لہولہان مونہہ ملنے لگا
اپنے سر اور پاؤن کو پٹی پر کچلنے لگا پھر زمین پر اس قدر سر دے مارا کہ سر اور مونہہ
سے اوسکے فوارہ خون کا جاری ہوا دم سرد ہوگیا سانس لینے سے عاری ہوا
پھر مرغ بسمل کیطرح لوٹتے لوٹتے ادھر سے اودھر جاتا اودھر سے ادھر آتا پھر ایکبار
مدہوشانہ اوٹھا اور ہنہناتا ہوا اس سے میدان سے نکل گیا پھر کسیکو اوسکا پتا
نہ ملا

حسنین کے غم مین جو رو دیا ناصر
عمر اپنی کو اوسنے مفت کھویا ناصر
جو غم مین حسین کے شب بھر جاگا
وہ قبر مین چین سے نہ سویا ناصر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پہ صد سلام

Marfat.com

روایت ہی کہ اسکے بعد عمر سعد خبیث اور شمر لعین اور چند شیاطین اپنی فتح کی نوبت بجاتے ہوئے خوشی مین غزل گاتے ہوئے خیمۂ عالی مین اوس شہنشاہ کے جنکی ڈیوڑھی پر جبرئیل و میکائیل جھک جھک کے سلام کرتے تھے ملائکہ مقربین بلا اذن قدیم دھڑلے تھے بلا خوف و خطر گھس آئے بی بیون نے آواز قرنا اور دہل اور یہ شور و غل سنکر کے اوس خیمہ مین جو اوسی خیمے کے اندر خاص عورتون کے رہنے کا بنا تھا اپنے کو چھپایا پھر تو کوفیان بدنصیب لوٹ پر ٹوٹ پڑے خیمے کا سارا اسباب لوٹا یہان تک کہ تنکا تک نہ چھوٹا مگر بیبیون کے خیمے کیطرف نظر نہ اوٹھائی اور بارہ لڑکے بنی ہاشم کے اور بیبیان جتنی تھین سبکو قید کر کے چارونطرف خیمے کے پہرے جمائے پھر شمر بدذات نے دیکھا کہ حضرت عابد بیمار بستر بیماری پر پڑے نرگس بیمار کیطرح تحیر مین ٹکٹکی باندھے ہوئے اللہ اللہ کر رہے ہین حس و حرکت سے ناچار باپ بھائی کے فراق مین بیقرار بار بار آہ سرد بھر رہے ہین اور فرماتے ہین لمؤلفہ

وصال یار کو ہون مین ترستا
اجی بابا بتا دو اپنا رستا

شمر ملعون نے چاہا کہ اس شجرۂ نبوت اور دوحۂ رسالت کو بھی تیشۂ ظلم سے کاٹ لیوے آہو اس بیمار بے تیمار تشنہ لب بیگناہ کا بھی بضرب خنجر آبدار چاٹ لیوے ایک شخص نے شمر کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ ای بے رحم ناخدا ترس مسلمان لوگ کفار کے لڑکون کو بھی مارتے نہین سر اونکا تن سے اوتارتے نہین اور یہ تو مسلمانون کے سردار نبی کے لال ہین خاندان فاطمہ زہرا کے چشم و چراغ اور بستان علی کے پھول اور نونہال ہین ذرا خدا سے ڈرتا نہین قیامت کے دن کا کچھ خوف کرتا نہین شمر بدبخت بولا کہ مجھے ابن زیاد نے حکم دیا ہی کہ خبردار آل مصطفی کا کوئی لڑکا باقی نہ رہنے پائے چھوٹے بڑے سبکو قتل کر ڈالنا تا خاندان نبوت یکسر قلم سٹ جائے اوسنے کہا کہ آخر یہ سب بیچارے غم کے مارے ابن زیاد کے پاس جاتے ہین وہ جو چاہے گا سو کریگا چھوڑ دیگا یا انکی گردنون پر بھی خنجر ستم دھرے گا تجھے کیا ضرور ہی

کہ خاندان نبوت کو تباہ کر ڈالے اس قدر دونو جہانمین اپنے کو روسیاہ کر ڈالے پھر عمر سعد نے منادی کرادی کہ خبردار کوئی امام حسین کے خیمے مین نجائے اور عابد بیمار کو کچھ ایذا نہ پہونچائے روایت ہی کہ اسکے بعد بحکم شمر اور ابن سعد بدنہاد کے بیس سوارون نے گھوڑون پر چڑھ کے لاش مبارک کو روند ڈالا یہان تک کہ استخوان لطیف ریزہ ریزہ ہوگئے

غزل

بیا بگری کہ عاشورست امروز — جہان تاریک و بی نورست امروز
حسینی کو نبیؐ را نور دیدہ ست — بدست خصم مجبورست امروز
بریدہ حلق و تشنہ لب جگر خون — سر از تن تن ز سر دورست امروز
رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام — علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

اندھیرا ہوگیا دونون جہانمین کسلیے ہر سو اب عاشورے کے دن کا حال ناصر کچھ سنا ہے

جسدن سلطان دارین جان کونین حضرت امام حسین شہید ہوئے اگر اوسدن کا غضب الٰہی کے ساری دنیا اولٹ جاتی تو زیبا تھا آسمان گر پڑتا زمین پھٹ جاتی تو بجا تھا بہرحال اوسدن کی مصیبت روز قیامت سے کچھ کم نہ تھی بلکہ بعض نشانیون سے لوگ ڈرے کہ شاید آج ہی قیامت قائم ہوگئی منجملہ اونکے یہ ہی کہ بعد قتل حضرت کے تھوڑی دیر کے بعد ایسا غبار سرخ اوٹھا کہ ساری دنیا اندھیری ہوگئی کہ کسیکو اپنا ہاتھ سوجھتا نہ تھا دلون پر ایسی خیرگی آنکھونکے تلے ایسی تیرگی آئی کہ بات کسی کی کوئی بوجھتا نہ تھا اور آفتاب ایسا سیاہ ہوگیا کہ دن کو تارے نظر آنے لگے اور یہ کیونکر نہ ہوتا جب ایسا آفتاب جہانتاب زیر میغ تیغ بے دریغ ڈوب جاوے تو جہان مین اوجالا کہان سے آوے حدیث سلمی کہتے ہین کہ داخل ہوئی مین حضرت بی بی ام سلمہؓ کے پاس دیکھا کہ آپ رو رہی ہین مین نے عرض کی کہ آپ کیون رو رہی ہین فرمایا دیکھا مینے اسوقت حضرت رسول اللہ

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین اس حالت مین کہ آپکے سر اور داڑھی پر خاک پڑی ہوئی تھی پس مین نے عرض کی یہ کیسا حال ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ ابھی مین حسین کے قتلگاہ سے چلا آتا ہون حدیث ابن عباس کہتے ہین کہ جسدن امام حسین شہید ہوئے مینے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعد دوپہر کے خواب مین دیکھا کہ حضرت کھڑے روتے ہین اور بال آپکے بکھرے ہوئے ہین اور گرد و غبار سر اور ریش مبارک پر پڑا ہی اور ہاتھ مین آپ کے ایک شیشہ ہی جسمین لہو بھرا ہوا ہی اوسوقت مین نے بیقرار ہوکر پوچھا کہ روحی فداک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا یہ کیا حال ہی فرمایا ابن عباس یہ کیا حال پوچھتے ہو اسوقت فرزند نور عین میرا حسین قتل ہوگیا اور اس شیشے مین آج صبح سے ابتک خون اپنے حسین اور اوسکے عزیزون کا اوٹھاتا پھرتا ہون ابن عباس کہتے ہین کہ یاد رکھی مین نے تاریخ اوسوقت کی یعنی دسوین محرم روز جمعہ سنہ ۶۱ اکسٹھ ہجری دوپہر ڈھلے پھر خبر ملی مجھے کہ امام حسین اوسی دن اوسیوقت شہید ہوئے تھے یعنی جسدن آنجناب کو خواب دیکھا تھا قطعہ

سوزاخ میشود دل ما چون دل حسین
آنجا کہ ذکر واقعہ کربلا رود
آخر روا بود کہ ز سنگین دلان شام
بر اہلبیت این ہمہ جور و جفا رود

ناظرین کتب سیر اور واقفین موزا احادیث و خبر خوب جانتے ہین کہ جب حضرت عباس چچا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدر کی لڑائی مین کفار کے ساتھ قبل مسلمان ہونے اپنے کے قید ہوکر آئے تھے مسلمانون نے حضرت عباس کو رسی سے خوب مضبوط باندھا تھا اس لیے اونکے کراہنے سے رات بھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو [illegible] کے بیکلی ہی اور نیند نہ آئی اور وحشی نے جب حضرت امیر حمزہ عم بزرگوار کو آپکے [illegible] تو آپ نے اذن عام دیا تھا کہ اوسے جہان پاؤ مار ڈالو پھر وہ چھپکر آپکے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور توبہ کی آپ نے فرمایا کہ وحشی سے کہدو کہ خیر اب تو مسلمان ہوگیا کیا کرین مگر نازیبا یہ میرے سامنے نہ آوے مسلمانو حضرت عباس اوسوقت تک

Marfat.com

مسلمان ہوگئے تھے مگر آپ اونکے رونے سے شب بھر بیدار رہے آور وحشی سے باوجودیکہ
مسلمان ہوگیا عمر بھر بیزار رہے یہان سے غور کرو کہ سارے اہلبیت اطہار کی پیاس
اور بیقراری سے اور ننھے ننھے بچون کی تڑپ اور آہ وزاری سے اور نونہالان گلشن
رسالت اور عندلیبان بستان امامت خصوصًا قمری باغ مصطفی چشم وچراغ
مرتضی کے یک قلم کٹجانے سے سارا گھر بار لٹجانے تخت سلطنت اولٹ جانے سے
کیا کچھ صدمہ روح شریف اور عنصر لطیف کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہوا ہوگا کہ جسکے
سننے سے سینہ شق ہوا جاتا ہے رنگ چہرے کا فق ہوا جاتا ہی دل اور جگر جلا جاتا ہی اور
آنکھونسے آنسو چلا جاتا ہے آور اوپر مذکور ہوچکا کہ ایکدن حضرت امام حسین کے رونے کی
آواز سنکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا سے فرمایا کہ آیا تم نہین جانتی ہو
کہ حسین کے رونے سے میرا کلیجہ مونھ کو آتا ہی اور دل پھٹ جاتا ہی یا روحب امام حسین کے
ذری سے رونے ہین کہ چھوٹے لڑکے بمقتضای طفولیت کے اکثر بلا وجہ بھی رویا کرتے
ہین حضرت کا یہ حال ہوتا تھا اتنا ملال ہوتا تھا واقعہ کربلا سے کہ حضرت آدم کے وقت
سے قیامت تک ایسا سانحہ عبرت انگیز اور واقعہ قیامت خیز کسی نبی یا ولی کے اہلبیت
پر نہین گذرا اور نہ اب ممکن ہی غور کیا چاہیے کہ آنحضرت رسول مقبول کسقدر مغموم اور
محزون ہوے ہونگے پریشانی موے پریشان وسر اور غبار آلودگی جسم اطہر کی اور تقبیل مین
امام حسین کے آپکا تشریف لانا اور خون امام کا اور اونکے ہمراہیونکا شیشے مین اوٹھانا
جیسا روایت خواب مین ابن عباس اور حضرت ام سلمہ کے بیان ہوا نمونہ اسی حزن و
ملال رونے کا تھا اور صورت مثالی روح مقدس کی حق تو یہ ہی کہ اگر حضرت رحمت عالم
شفیع اعظم کو بعوض خون حضرات حسنین کو بخشایش اپنی امت عاصی کی منظور نہوتے
تو اوسی دن قیامت قائم ہوجاتی طبقات زمین کے اولٹجاتے آسمان لوٹ پڑتا جگر
حاملان کے پھٹ جاتے آسمان سے بجاے لہو کے دشمنون پر آگ برستی پتھر پڑتے

Marfat.com

سارے شامیان بیحیا جلس جاتے آسمان و زمین تہ و بالا ہو جاتے اشقیا زمین مین ہدکر جاتے سب گدھے جو شریک قتل سلطان جان عالم تھے سر کٹے بجاتے فوراً اپنے کرنیکی سزا پاتے آسمان و زمین کا رونا اور خون برسنا اور سارے جہان کا تین دن تک تاریک ہو جانا اور ٹپکنا خون کا ہر درخت اور پتھر اور دیوار و در سے اور نوحہ کرنا جنات کا کون حساب مین ہے گریہای ہای آہ آہ صد تیرے حلم کے یا اللہ ؎ چون خون ز حلق تشنہ شہ بر زمین رسید

جوش از زمین بدروہ عرش برین رسید
از پشت زین چو سرور دین بر زمین فتاد

طوفان بہ آسمان ز غبار زمین رسید
باد آن غبار را بہزار کے بے رساند

گرد از مدینہ بر فلک ہفتمین رسید
بر شد فلک ز غلغلہ چون نوبت خروش

از انبیا بحضرت روح الامین رسید
لرزید آسمان و دو عالم سیاہ شد

چون اینخبر بحضرت سلطان دین رسید
پس آن غبار از دل سلطان دین رسید

تا دامن جلال جہان آفرین رسید

حدیث حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ ایکدن دونون نور عینین امام حسن و حسین میرے گھر مین کھیلتے تھے جبرئیل نے اوسوقت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپ کے بعد امت آپ کی آپ کے قرۃ العین امام حسین کو شہید کرے گی اور یہ مٹی اونکے مقتل کی ہے حضرت نے اوس مٹی کو سونگھ کر فرمایا کہ اس مین رنج و بلا کی بو آتی ہے پس وہ مٹی آپ نے مجھے دی اور فرمایا کہ اے ام سلمہ جب یہ مٹی خون ہو جاوے تو جانیو کہ میرا بیٹا شہید ہوا حضرت ام سلمہ فرماتی ہین کہ پھر مینے رو کر وہ مٹی شیشے مین بند کر رکھی جب امام حسین مکے سے کوفے کو گئے مین بار بار اوس مٹی کو دیکھا کرتی تھی اور رو رو کر آہ سرد بھرتی تھی [illegible] محرم یعنی عاشورے کی رات کو دیکھا وہ مٹی اوسی طرح کی تھی پھر عاشورے کے دن صبح کو دیکھا اوسی طرح تھی دوپہر کو اوسی طرح تھی پھر دوپہر ڈھلے دیکھا کہ وہ مٹی خون ہو گئی ہے اور اوسکی کنکریون سے تازہ تازہ لہو ٹپ ٹپ نکلا چلا آتا ہے یہ حال دیکھکر مین بے اختیار

رونے لگے جی جان کھونے لگے بخوف شماتت اعداء دین کے مسوس کر رہ گئے پھر جب
کربلا سے خبر آئی تو معلوم ہوا کہ جسوقت یہان شیشے کی مٹی خون ہوگئی تھی اوسیوقت
نبی کے پیارے علی کے ماہ پارے نے شہادت پائی تھی **غزل**

ای زہجرانت زمین و آسمان بگریستہ	سینۂ دل خون شدہ و جان بگریستہ
بلکہ رضوان نیز در باغ جنان بگریستہ	نی ہمین ما خاکیان بہر تو ماتم داشتیم
حدیث روایت کی بیہقی	خون گریہ ای دیدہ بہر سید کز ماتمش
	جبرئیل اندر فلک با قدسیان بگریستہ

نے بصرۂ ازدیہ سے کہا کہ جس روز امام حسینؑ شہید ہوئے آسمان سے اسقدر خون برسا
کہ صبح کو جو دیکھا تو ہم لوگون کے گھرون مین جو برتن اور جتنے مٹکے اور گھڑے تھے
وہ سبکے سب خون سے لبالب بھرے تھے **حدیث** علی بن مسہر کہتے ہین کہ میری
دادی کہا کرتی تھین کہ جب امام حسینؑ شہید ہوئے تھے تو مین لڑکی نوجوان تھی سو چند
روز آسمان رویا کیا امام پر یعنی خون برسا اور نشانی اوسکی یعنی سرخی کنارون آسمان
پر چھہ مہینے تک رہی اور بعضے کہتے ہین کہ سات دن تک برابر آسمان ایسا خون دیا
کہ اوسکی سرخی سے دیوارین اور عمارتین ایسی سرخ ہوگئین کہ جیسے کسم کے پھول مین کپڑا
رنگتے ہین اور جو کپڑا اور جو چیز کہ خون آسمان سے رنگین ہوا اوسکی سرخی ٹکڑے
ٹکڑے ہونے تک نہ گئی اور ایک مدت تک اثر خون کا زمین پر باقی رہا اور بعض کہتے
ہین کہ اوسدن اتنا خون برسا کہ کوفے اور شام اور خراسان کے ہر گلی کوچے اور
ہر ایک گھر سے خون کا دھارا بہ نکلا تھا اور سر مبارک امام حسینؑ کا جب کوفے مین
پہونچا تو جہان رکھتے تھے اوس گھر کی دیوارون سے لہو جاری ہوجاتا تھا اور لکھا
ہی کہ حضرت سید الشہدا کے غم مین آسمان چھہ مہینے تک برابر سرخ رہا اور ابن سیرین نے
لکھا ہی کہ سرخی شفق کی جو کنارۂ آسمان پر اب دنیا مین نظر آتی ہی یہ سرخی بعد شہادت
جناب حضرت امام حسینؑ کے ظاہر ہوئی ہی قبل شہادت آپ کے یہ سرخی مطلقا کبھی
آسمان پر نمودار نہوتی تھی اور ابن جوزی نے کہا ہی کہ آسمان کے سرخ ہونے مین

Marfat.com

حکمت یہ ہی کہ جب کوئی غضبناک ہوتا ہی تو خون اوسکا جوش کھاتا ہی اور چہرہ اوسکا سرخ ہوجاتا ہی پس بروز قتل امام حسینؑ کے حق تعالی مارے غصے کے جوش مین آیا دریاے غضب الٰہی خروش مین آیا مگر چونکہ حق جل وعلی جسم اور عوارض جسمانی سے پاک ہی اسواسطے اوسنے اپنی غضب اور قہر کا نمونہ کنارۂ آسمان دنیا پر ظاہر کردیا تاکہ تاوانان قیامت تک آسمان پر شفق پھولے کوئی فرد بشر مصیبت کو امام حسینؑ کے نہ بھولے اور تاکہ تمام خلق کو معلوم ہو کہ گناہ قاتلان امام حسینؑ کا اتنا بڑا ہی کہ سرخ نشان قہر وغضب کا حق تعالی کے آسمان دنیا پر گڑا ہی ؎

این سرخی شفق کہ برین چرخ بیوفاست
ہر شام عکس خون شہیدان کربلاست

حدیث بیہقی نے روایت کی کہ بروز قتل امام حسینؑ کے جسنے جو پتھر بیت المقدس کا اوٹھایا تو نیچے اوسکے تازہ لہو سرخ پایا اور اوس روز سے برابر تین دن تک بڑا اندھیرا رہا آفتاب نظر نہ پڑا ایسی تاریکی تھی کہ کچھ دکھائی نہین دیتا تھا اور آفتاب بباعث سرخ گون کے اتنا سیاہ ہوگیا کہ دوپہر کو ستارے نکل آئے اور لوگون کو گمان ہوا کہ قیامت آگئی اور اوسدن آسمان سے اتنے ستارے گرے کہ ایک پر ایک پڑا تھا اور ہم لوگون مین سے جو کوئی اپنے مونھہ پر زعفران ملتا تھا تو مونھہ اوسکا جل جاتا تھا رنگ چہرے کا بدل جاتا تھا بلکہ تمامی دنیا مین اوسدن جہان کا پتھر اوٹھایا گیا تلے اوسکے خون تازہ نہایت سرخ پایا گیا اور بعض روایت مین ہی کہ چند روز تک آسمان مثل خون بستہ کے نظر آتا تھا ؎

حور عین بہر رضاے فاطمہؑ در باغ خلد
بر شہید بادیہ با صد الم بگریستہ
رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام
علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ پر بھیج ایخدا

روایت ہی روضۃ الشہدا مین لکھا ہی کہ ام معبد نے کہا کہ ایکدن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے خیمے مین سوئے ہوئے تھے جب سوکر اوٹھے تو مونھہ ہاتھہ دھوکے پانی کلی کا ایک درخت کے جڑ مین پھینکا صبح ہوتے جو دیکھا تو وہان بڑا سا ایک درخت نکل آیا ہی اور اوسمین پھل لگے ہین پھر تو یہ نوبت پہونچی کہ اگر اوس میوے کو

بھوکا کھاتا شکم سیر ہوجاتا اور اگر پیاسا کھاتا سیراب ہوجاتا اور اگر بیمار کھاتا آرام پاتا اور کوئی جانور اوسکے پتے نکھاتا مگر یہ کہ دودھ اوسکا بڑھ جاتا اور ہمنے نام اوس درخت کا شجرۂ مبارکہ رکھا تھا اور اطراف سے بیمار لوگ بطلب شفا میرے پاس آتے تھے اور میوہ اوسکا مانگ لے جاتے تھے ایک روز صبح کو دیکھا کہ سب میوے اوسکے جھڑ گئے ہین اور پتیان چھوٹی ہوگئی ہین اوسوقت ہماری طبیعت بہت گھبرائی ناگاہ خبر وفات کی جناب حضرت رسولکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آئی پھر اسکے بعد اوسمین چھوٹے چھوٹے پھل لگتے تھے پھر تیس برس کے بعد صبح کو دیکھا کہ جڑ سے پھننگ تک کانٹے اوسمین نکلے ہوئے ہین اور سب میوے جھڑ گئے ہین ناگاہ خبر شہادت کی حضرت امیرالمومنین شیر خدا کی آئی پھر اوسمین میوہ نہ نکلا مگر اوسکے پتے سے ہم لوگ نفع اوٹھاتے تھے بیمار لوگ آرام پاتے تھے پھر ناگاہ ایک دن صبح کو دیکھا کہ جڑ سے اوس درخت کے خون خالص جاری ہی اور پتیان اوسکی کمھلا گئی ہین مینے کہا آہ دیکھو اب کونسا حادثہ عظیم سننے مین آتا ہی جب رات ہوئی تو آواز نوحہ وزاری کی اوس درخت کے تلے سے سننے مین آئی اور کوئی رونے والا نظر نہ آتا تھا اتنے مین خبر شہادت کی جناب حضرت امام حسین کی آئی بیت

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ حضرت سلطان علی بن موسیٰ نے فرمایا کہ ای ابن شبیب جس دن اشقیا نے میرے جد امجد کو شربت شہادت پلا تا آسمان سے خون برسا اور سرخ مٹی اطراف آسمان سے زمین پر آئی ای ابن شبیب اوسدن چار ہزار فرشتے میرے جد امجد کی مدد کیواسطے عرصۂ افلاک سے مرکز خاک پر آئے مگر میرے جد امجد شہید کربلا کی طرف سے لڑنے کو اجازت نہ پائی پھر وہ چارون ہزار فرشتے اپنے سامنے وہ سب صدمے دیکھکر رہ گئے آخر سب کے سب روضۂ اقدس پر اونکے مجاور بنکر رہگئے

اوس دن سے قیامت تک برابر ہوے ژولیدہ اور روے گرد آلودہ کے ساتھ مزار
مہبط انوار پر دن رات مرغ بسمل کی طرح لوٹتے ہین تمام امام حسین ہین آہ سرد بھر بھر اپنا
خون جگر گھونٹتے ہین ؎

ملک جن و بشر ہین زار و نالان	زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہی
چھپا پردے مین وہ رشک قمر ہی	کسی کو روی اطہر کا تصور
اندھیر آگیون نہو ساری جہان مین	
ہمین تو رات دن آٹھون پہر ہی	

روایت ہی کہ جسدن شاہ دین سلطان عالم شہید ہوے
اوسدن یزید پلید کے لشکر والے گئے اونٹ لشکر سے آپ کے پکڑ لیگئے پھر اونکو
ذبح کرکے اونکا گوشت پکایا سو وہ سب گوشت ایسے کڑوے ہوگئے جیسے اندرائن کا
پھل آخر اوسکو کوئی شقی کھا نہ سکا کسی بدبخت کے حلق کے نیچے جا نہ سکا روایت
ہی کہ ایک قافلہ والے یمن سے آتے تھے اور آپنے پاس ورس جو ایک قسم کی گھاس زرد
رنگ بہت بیش قیمت یمن مین پیدا ہوتی ہی عراق مین بیچنے کو لیے جاتے تھے تھوڑی
راہ مین اونکا اور یزید کے لشکر کا ساتھ رہا پس یزیدیونکی شامت اور بدبختی سے
اونکی ساری ورس راکھ ہوگئی اور جو ورس کہ لشکر یزید مین تھی وہ بھی راکھ ہوگئی
اور لشکر یزید مین جب کسی اونٹ کی گردن پر ذبح کے وقت چھری چلتی تھی تو ہر
بوٹی سے اوسکے آگ نکلتی تھی اور جب وہ گوشت پکتا تو خون کا لوتھڑا ہوجاتا اور یہ
عجائب حالات اور غرائب سانحات فقط واسطے اظہار کرامت جان عالم سلطان دین
اور واسطے عبرت ناظرین اور سامعین اور واسطے عذاب پانے قاتلین ملعونین کی واقع ہوئی

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی حبیب بن ثابت سے کہ جس روز حضرت امام حسینؑ نے شہادت پائی
آواز نوحہ و زاری کی جنات کی مینے پائی کہ اوس روز جن اور پری مصیبت پر امام
حسینؑ کی نوحہ کرکے روتی تھے اور عربی کا شعر جسکا یہ ترجمہ ہی پڑھ پڑھ کر بیقرار ہوتے تھے شعر

اوسن حسین کو نبی نے چوما تھا	تھی چمک کیا ہی اوسکے چہرے پر

اونکے ماں باپ سے قریش کی جان ٭ | اونکے نانا جہان سے بہتر | روایت ہی حضرت

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہین کہ جب سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال فرمایا مینے رونا جنون کا کبھی نہین سنا مگر آج کی رات پس جنون کے نوحے وزاری سے مینے جانا کہ میرا بیٹا حسینؑ شہید ہوا پھر حضرت ام سلمہ نے بیقرار ہوکر لونڈی کو کہا کہ ارے کیا بیٹھی ہی باہر دوڑ کر جا خبر تو لا یہ جنات کسکے لیے روتے ہین کیون اتنا بیقرار ہوتے ہین لونڈی باہر جاکر خبر وحشت اثر لائی کہ جانعالم امام حسینؑ نے شہادت پائی اور جن اونکی مصیبت پر روتے ہین بی کا شعر جسکا ترجمہ اردو مین یہ ہی پڑھ پڑھ کے بیتاب ہوتے ہین شعر

کون روئے گا پھر شہیدونکو | پاس ظالم کے کھینچتے لائے | ہوسکے جتنا روکے تو ای چشم | موت ای وای ان عزیزون کو

راوی کہتا ہی کہ حضرت ام سلمہ اسکو سنکر بے اختیار ہوکر اتنا روئین کہ غش آگیا اور دیر تک غشی اونپر طاری رہی پھر تا زیست نہ آنسو کی دونون چشمونسے اونکے برابر جاری رہی

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام | علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی جابر حضرمی کی مان کہتی ہین کہ مینے جنون کو روتے ہوئے سنا حضرت امام حسینؑ پر کہ وہی آواز بلند روتے تھے اور عربی کا شعر جسکا ترجمہ یہ ہی پڑھ پڑھ کے بیقرار ہوتے تھے شعر

ہوئے شہید سناؤن تمھین بدیدۂ تر | حسینؑ گوہر رضا اور حسنؑ کے اختر
رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام | علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

یہ سارے انبیا کیون غم کی مارے سر نہ انوہین ٭ شہ بیکس نیزے پر چڑھا کوفے کو جاتا ہی

روایت ہی کہ جب عمر سعد بدنہاد نے عاشور کے دن سرور کونین حضرت امام حسینؑ کا نیزے پر چڑھا کے بشیر اور خولی ملعون کے ساتھ کوفے مین ابن زیاد خبیث کے پاس

Marfat.com

روانہ کیا اور خود ایک دن یعنی گیارھوین محرم کو کربلا مین مقام کرکے اپنے سپہ سالار
لشکر کو جو واصل جہنم ہوئے تھے جمع کرواکے نماز پڑھواکے دفن کروایا اور سلطان
کونین حضرت امام حسینؑ اور اونکے ساتھ کے سارے شہیدونکی لاشین تین دن تک
اوسیطرح خاک و خون مین پڑی رہین بارھوین تاریخ محرم کے صبح کو بروز یکشنبہ عمر سعد نے
ڈنکا کوچ کا کربلا سے بجایا اور خیمے مین حضرت کے کہلا بھیجا کہ ساری بیبیان اور مامائین
کپڑے پہن کے اور ہاتھ مونھ چھپا کے اپنے اپنے کجاوون پر جسطرح مکے سے کربلا مین
بحفاظت و عزت تمام آئی تھین سوار ہوجاوین کربلا سے کوفے چلنے کو طیار ہوجاوین
چنانچہ ایک کجاوے مین عابد بیمار اور اور کجاوون مین اہلبیت اطہار بعزت و حرمت تمام
سوار ہوئے اور وہ جو بعضے لکھتے ہین کہ پردگیان حرم عصمت کو ننگے سر ننگے پاؤن
بے پردہ اونٹون پر سوار کرکے کوفے کو روانہ کیا تھا محض غلط ہے معاذ اللہ اگر
ایسا ہوتا تو آسمان سے آگ برستی کفار جھلس جاتے زمین پھٹ جاتی اشقیا دفن
جاتے تو ان اہلبیت اطہار کو کجاوون پر بھی کوفیونکے محاصرے مین ہوکر جانا اہانت سے
خالی نہین غرض عمر سعد سرہای شہدای نامدار اور مظلومان اہلبیت اطہار کو کہ بالکل
بہتر تھے برچھیون اور نیزون پر چڑھاکے میدان کربلا سے کوفے لیچلا اہلبیت
اطہار اون شیطانون کے پنجۂ ظلم مین گرفتار بات کرنے آہ سرد بھرنے سے ناچار
نہ کوئی مونس نہ کوئی یار نہ کوئی محرم نہ کوئی غمخوار آٹھ آٹھ آنسوون سے روتے ہوئے
کجاوے مین اونٹون پر سوار تھے آگے آگے شادیانہ فتح کا بجتا جاتا تھا اور سمر
بدنہاد خوشی مین باول کی طرح گرجتا جاتا تھا اور بیچ مین شہیدونکے سر نیزون پر
نمودار پیچھے پیچھے حضرت زینب و کلثوم اور شہربانو مغموم اور عابد بیمار مارے خوف
کے کسی سے نہ بول سکتے تھے کلیجے کو مسوس مسوس کر ایک دوسرے کا مونھ تکتے تھے جب
میدان کربلا مین اہلبیت کی سواری آئی دیکھا کہ شہیدونکی لاشونسے میدان کربلا پٹا

Marfat.com

لاشین خاک و خون مین پڑے ہین اور سبکا سر کٹا ہی جان عالم امام مکرم کا ہر ہر عضو
جسم نازنین سے دور ہی حضرت قاسم اور علی اکبر کا بدن زخمون سے چور ہی اوسوقت
یہ حال دیکھکر اہلبیت پر جو حالت طاری ہوئی اگر تحریر مین آوے تو سوز آہ کے
نعرے اشک خونین کے شرارے سے پانی آگ اور آگ پانی ہو جاوے حضرت
زینب نے لاش امام تشنہ کام کے پرزے پرزے خاک و خون مین پڑے ہوئے
دیکھکے ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور فرمایا وَاجَدَّاہُ وَاُمُحَمَّدَاہُ
نانا جان یہی شہنشاہ زمن ہی یہی آپ کے حسین کا بدن ہی یہی حسین ہین جنکے
مونہہ پر آپ بوسے دیتے تھے یہی حسین ہین جنکو خطبہ پڑھتے وقت آپ گود مین
اوٹھا لیتے تھے یہی حسین ہین جنکے سینے پر آپ اپنا مونہہ ملتے تھے یہی حسین ہین جو
آپ کے کاندھے پر چڑھے چلتے تھے یہی سب آپ کے نونہال اہلبیت ہین جنکے
سرون پر ایک دم سے تیشے ستم کے چل گئے یہی قاسم یہی علی اکبر طوطی بستان رسالت
ہین جو کربلا کے توے پر مرغ بسمل کیطرح تل گئے ؎ چون راہ شان بمعرکۂ کربلا فتاد

گردون بفکر شورش و زجر افتاد
بر پارۂ تن علی مرتضے فتاد
کز نالہ اش بگنبد گردون صدا فتاد
نالان بگریہ گفت بین یا محمداہ
وین ماندہ بر زمین تن تنہا حسین تست

ناگہ نگاہ پردگی حجلۂ بتول
بیخود کشید نالۂ ہذا اخی چنان
پس کرد رو بہ شیر ب از دل کشید آہ
این رفتہ سر بہ نیزۂ اعدا حسین تست
این سر بریدہ از ستم زال روزگار
کز یاد بردہ ماتم یحیی حسین تست

رسول پاک بہ تسبیح ایخدا درود و سلام
علی و فاطمہ حسن و حسین بر بہمی ام

یہ کھل بل ہو گئی پیغمبر و نمین کسلیے اسدم ؛ شہید کربلا کی دفن کا اب کرا تا ہی

روایت ہی کہ بعد جانے لشکر عمر سعد کے اوسی دن یعنی بارھوین محرم روز یکشنبہ کے فرات کے کنارے ایک گانوہی عاصریہ نام وہان کے لوگون نے جمع ہوکر جناب حضرت امام حسین کو ایک قبر مین دفن کیا اور سارے بنی ہاشم کو ایکجا ہمین آپ کے اور باقی گنج شہیدان کو ایکجا دفن کیا مگر حضرت عباس نے کہ عاصریہ کی راہ پر جہان شہادت پائی تھی وہین دفن ہوئے اور سر مبارک جناب امام تشنہ کام کے مدفن مین اختلاف ہی تحقیق اور صحیح تر یہ ہی جو قرطبی نے لکھا ہی کہ یزید نے سر مبارک کو مدینۂ منورہ مین بہیجا پس وہ سر مبارک تجہیز و تکفین کرکے جنۃ البقیع مین جناب حضرت فاطمہ زہرا کے پہلو مین دفن ہوا اور خلاصۃ الوفا مین لکھا ہی کہ جسم شریف تو کربلا مین مدفون ہی اور سر مبارک مدینہ منورہ مین جنۃ البقیع کے اندر امام حسن کے پہلو مین مدفون ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ سر مبارک یزید ہی کے خزانہ مین رہا جب سلیمان بن عبد الملک بادشاہ ہوا پس اوسنے خبر پاکر سر شریف کو ننگا کر دیکھا کہ فقط استخوان سفید باقی ہی پس اوسنے اوسمین خوشبو لگاکے اچھی طرح کفنا کے نماز جنازہ کی پڑھ کے مسلمانون کے مقبرہ مین بڑی تعظیم سے دفن کیا مگر کسی صحیح روایت مین یہ نہین ثابت ہوا کہ سر شریف شام سے پھر کربلا مین آکے لاش مبارک کے ساتھ دفن ہوا روایت ہی کہ یہی سلیمان بن عبد الملک نے ایک رات اپنے بخت بیداری سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے حال پر شفقت کی راہ سے توجہ و التفات فرماتے ہین سلیمان نے تعبیر اس خواب کی حسن بصری سے پوچھی اونھون نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہی کہ کچھ کسیطرح کا احسان تیرے ہاتھ سے اہلبیت نبوت کے حق مین ہوا ہی سلیمان نے کہا فقط ایک بات تو البتہ ہوئی ہی کہ سر مبارک جناب حضرت امام حسین کا جو یزید پلید کے خزانہ مین تھا اوسکو مین نے نکال کر بڑی تعظیم سے کفنا کے اور نماز جنازہ کی

Marfat.com

پڑھ کے مسلمانون کے مقبرہ مین دفن کیا ہی حسن بصری نے فرمایا کہ فقط اسی سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھسے راضی اور خوش ہین مگر صحیح اور معتمد وہی ہی کہ سر مبارک جنۃ البقیع مین مدینہ منورہ کے اندر مدفون ہی ؎

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ہمام

روایت ہے روضۃ الشہدا مین ہی کہ خولی ملعون سر امام حسین کا لیے ہوئے اپنے گھر کو نے سے ایک کوس تھا پہونچا اور بی بی اوسکی جی جانتے دستدار اہلبیت کی تھی خولی نے بخوف اپنی بی بی کے حضرت کے سر کو اپنے گھر کے اندر تنور مین چھپا کے بی بی کی پاس آیا اوس بی بی نے پوچھا کہ آپ دونون کہان گئے تھے اوسنے کہا کہ ایک شخص یزید سے باغی ہوگیا تھا اوس سے لڑنے کو گئے تھے آخر اوس بی بی نے کھانا پکایا پھر وہ ملعون کھا پی کے سو رہا وہ عورت نیک بخت حسب معمول اپنے تہجد کی نماز پڑھنے کو اوٹھی کیا دیکھتی ہی کہ تنور والے گھر مین ایسی روشنی ہی کہ گویا لکھو کھا شمع جل رہی ہی غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب روشنی اوسی تنور سے نکل رہی ہے نہایت گھبرائی کہ تنور مین نہ مین نے آگ سلگائی نہ اور کسی نے سلگائی پس یہ روشنی کہان سے آتی ہی پھر غور کیا تو معلوم ہوا کہ طرفہ تر یہ ہی کہ یہ روشنی آسمان کو جاتی ہی اور متعجب ہوئی پھر کیا دیکھتی ہی کہ ناگاہ چار عورتین تنور کے پاس آئین ایک بی بی نے تنور مین ہاتھ ڈالکر سر کو باہر نکالا اور بار بار چومنے لگین اور اوس سر کو اپنے سینے مین ملنے کے حالت جوش مین جھومنے لگین اور کہنے لگین ای شہید مادر ای مظلوم مادر قیامت کے دن حق تعالی میرا انصاف تیرے قاتلون سے لے گا تیرے قاتلون کو سزائے کامل دیگا اور جب تک حق تعالی میرا انصاف نہ دے گا مین عرش کا پایہ نہ چھوڑون گی اور وہ دوسری عورتین بھی بہت روئین پھر اوس سر کو اوسی تنور مین رکھکر غائب ہوگئین اسکے بعد اوس عورت انصاریہ نے تنور کے پاس آکر کے سر انور کو تنور سے نکال کر کے بنظر غور دیکھا چونکہ حضرت امام حسین کو اوسنے بہت دیکھا تھا پہچان گئی کہ یہ تو سر سرور

ارین حضرت امام حسینؑ کا ہی پس آہ کا نعرہ مارا اور بیہوش گر پڑی اوس حالت بیہوشی
مین ہاتف غیبی نے اوسے آواز دی کہ اوٹھ چپ ہو کہ حق تعالی تجھے تیرے شوہر
کے گناہ مین ماخوذ نکرے گا اوس انصاریہ نے ہاتف سے پوچھا کہ وہ چارون
بیبیان جو تنور کے پاس آکر رو کر کے چلی گئین کون تھین ہاتف نے کہا کہ وہ نبی بی
صاحب جو سب سے زیادہ روتی تھین اور سر سرور کو سونہ اور سینے پر ملکے بیقرار
ہوتی تھین وہ بنت رسول جناب حضرت فاطمہ زہرا بتول تھین اور دوسری بی بی
خدیجۂ کبری اونکی مان تھین اور تیسری حضرت مریم مان حضرت عیسی علیہ السلام
کی چوتھی آسیہ بی بی فرعون کی پھر وہ انصاریہ ہوش مین آئی اور سر سرور کو تنور
سے نکال کر چوما چاٹا اور مشک اور گلاب سے گرد و غبار کو دھو ڈالا اور کافور اور
خوشبو ملی اور زلفان مشکین کو کنگھی کر کے ایک پاک جگہ مین رکھ کے خولی پلید کو
بلا کر کے کہا کہ ای ملعون ای شیطان زبون یہ سر حضرت امام حسینؑ فرزند رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو نے اس تنور مین لا کر رکھدیا ہی دیکھ فوجین کی جو سینہ آسمان سے
ملائکہ کی زیارت کے لیے چلے آتی ہین اور رو رو کے تجھپر لعنت کر کے چلے جاتے ہین
عنقریب تو دنیا مین اسکی سزا پائے گا کھڑا دوزخ مین چلا جائیگا یہ کہکے سر پر ایک
چادر لپیٹ کے چلی خولی نے کہا ارے لڑکو نکو یتیم کیے کہان جاتی ہی اوسنے کہا
ای ملعون تو نے فرزندان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یتیم کیا خدا سے سزا نہ کیا
کچھ انکا پاس نہ کیا یہ کہہ کے باہر چلی گئی پھر اوسکا پتا نہ ملا ۵

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی کہ صبح کو اوٹھ کر خولی ملعون سر سرور لیکر کے کوفے کو چلا راہ مین
سعد اور سر ہای شہدا سے جا ملا عمر سعد بدنہاد سر سرور کو مع سر ہائے شہدا کے
نیزون اور برچھیون پر چڑھائے کوفے مین جا پہونچا اہل کوفہ کوچہ و بازار مین اپنے

Marfat.com

در و بام پر کھڑے ہوئے اہلبیت اطہار کا یہ حال پر ملال دیکھکر زار زار روتے تھے
وحسیناہ وا حسیناہ کہہ کہ کے بیقرار ہوتے تھے ابن زیاد مردود نے یہ خبر سنکے مارے
خوشی کے سر دھنکے گلی گلی کوفے مین منادی کرادی کہ خبردار کوئی کوفی تمہارا نہ
واسطے استقبال سر شہدا کے باہر نجاوے آدھ دس ہزار سوار کے گلی گلی اور ناکون
ناکون پر پھرے جاویے تا کوئی بلوا و فتنہ نہ اوٹھاوے اور ہر امیر و غریب کچہری
مین بلا عذر حاضر آوے اور امام حسینؑ کے قتل کی خبر سنکے خوش ہو جاوے کار پردازان
ابن زیاد بحکم اوس شقی کے کچہری کے مکانات کو سجنے لگے اور نقارے خوشی اور
فتح کے بجنے لگے شعر

لگا بجنے ہر اک جا شادیانہ	رباب و اغنون بربط چغانہ

پھر تو کوفیان بے وفا مرد و عورت چھوٹے بڑے تماشے کے لیے ہر طرف سے
ٹوٹ پڑے جسکی نظر سر ہای شہدا و محملون پر اہلبیت اطہار کے پڑتی تھی طبیعت
بگڑتی تھی پس سب کے سب حال پر ملال دیکھکر ہائے ہائے کرکے رونے لگے اور
بعضے لشکریان اور دشمنان بھی اپنی اس حرکت ناشایستہ سے پشیمان ہونے لگے
کوئی آہ آہ کرتا کوئی نعرہ واحسیناہ کرتا اوسوقت امام زین العابدین نے فرمایا
کہ جب یہ کوفیان بیوفا و لشکریان بے حیا میرے بابا جان اور اونکے اہلبیت کا
یہ حال پر ملال دیکھکر روتے ہین تو بلا اونکے کسنے مارا ہی سر اونکو انکی گردنون سے
کس بے رحم نے اوتارا ہی مکے سے خطوط بھیجکر فریب دیکر انکو کسنے بلایا قطرہ آب سے
ترسا کے خاک کربلا مین انکو کسنے سلایا اب رونے سے کیا ہوتا ہی جو تمکو کرنا تھا سو
کر چکے سر پیٹو یا چھاتی کوٹو امام تو مر چکے کوفیون مین ایک بڈھا تھا خوب رو کر
آنسوون سے داڑھی کو بھگو کر کہا کہ ہان ای شاہزادے آپکا فرمانا بیشک
ہی صحیح بے کم و کاست ہی اس واقعہ جانکاہ کا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دلمین
ایک ایسا داغ پڑ گیا حضرت زہرا بتول کے جگر مین ایسا خنجر غم گڑ گیا کہ ہر چند کوشش

شوخ چشم سر پھرون پر کوئین کے تب بھی یہ سب داغ نہ چھوٹین گے شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ام

روایت ہی کہ جن لوگون کی نظر سر مبارک پر حضرت امام عالی مقام کے پڑتی تھی اونکے ہوش اوڑ جاتے تھے اشقیا کو مارے ہیبت اور جلال کے غش آتے تھے سر سرور اور سب سرونکے درمیان جسطرح چاند ستارونکے درمیان چمکتا تھا رخسارہ انور کندن سا دمکتا تھا چہرہ پر نور برستا تھا لب تشنہ قطرۂ آب کو ترستا تھا کوفیان کہتے یا الٰہی یہ نور کی صورت ہی یا خاص مصور قدرت کی بنائی صورت ہی یہ کس برج خوبی کا چاند ہی جسکے آگے ماہ فلک ماند ہی ایک بزرگ کہتے ہین کہ جب سر امام حسین کا پھاٹک پر ابن زیاد نے لاکر دھرے سے لوگ اوتارنے لگے مین نزدیک سر امام حسین کے تھا اپنی آنکھون سے دیکھا کہ لب آپکے ہل رہے ہین کان لگایا تو سنا کہ آپ یہ آیت تلاوت کر رہے ہین فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ ظالمون کے عمل سے اللہ کو غافل نجاننا میری بات کو یقین ماننا غرض جب سر سرور نیزہ سے اوتار کر ابن زیاد شقی کے پاخانہ مین دھر کر آیا وہ ملعون نشہ مین چور تھا سر سرور کو دیکھکر بہت ہنسا مسکرایا اور ایک چھڑی بید کی اوس ملعون کے ہاتھ مین تھی بار بار اوسکو ہونٹھ اور دانت اور ناک شاہزادے کے مارتا اور واہیات بکتا تھا خوشی کے دم مین مونچھون پر تاؤ دیدیکے حاضرین کا منہ تکتا تھا اور کہتا تھا یا امام حسین آپ اسی مونہہ سے دعوی خلافت کا کرتے تھے یزید کے ہاتھ پر دست بیعت نہین دھرتے تھے پھر کہنے لگا کہ حسین کا ایسا نہ کسیکو حسن دیکھا ایسا حسن والا نازنین نہ دیکھا اوسوقت انس نے کہا کہ ای ابن زیاد اوٹھا چھڑی اپنی اسلیے کہ دیکھا ہی مین نے مونہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیری چھڑی کی جگہہ آور دیکھا ہی مین نے کہ سونگھتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس جگہہ کو کہ لگتی ہی چھڑی تیری اور امام حسین سب لوگون سے زیادہ

مشابہ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے پس ہٹالی اونسے چھڑی روتے
ہی کہ اوسوقت زید بن ارقم صحابی بھی وہان موجود تھے اونھون نے خوب رو کر محض
بے اختیار ہو کر کہا کہ ارے ابن زیاد تو امام حسینؑ کے لب اور دندان پر چھڑی مارتا ہی
آہ بے شوخ چشم یہ کیا بے ادبی کرتا ہی خبردار اس چھڑی کو اونکے لب پر نہ مارنا قسم خدا کی
مینے بارہا اپنی آنکھون سے دیکھا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لب و دندان کو امام
حسینؑ کے چوما کرتے تھے گود مین اونکو لیکر ادہر اودھر گھوما کرتے تھے انکو بہت
پیار کرتے تھے جی جان اپنی نثار کرتے تھے یہ کہکے زید باواز بلند روئے اور حضار
مجلس بھی روئے ابن زیاد مردود بہت غصے ہوا اور دانتون سے اپنے ہونٹھ کو کاٹ
کر کے کہا کہ ای زید تو بوڑھا ہو گیا ہی نہین تو مین تجھے خوب سزا دیتا پھر تیری گردن
ابھی اوتار لیتا زید نے کہا جب تو نے نبیؐ کے لعل علیؑ کے نونہال کا چہرہ اون کے
خون سے لال کیا خاندان نبوت کو پائمال کیا تو ہم کس شمار مین ہین ای ابن زیاد
مین اسگھڑی ایک اور بات کڑی تجھے سناتا ہون جسکو سنکے جل بھن کے تو کباب
ہو جائیگا غصے ہو کر لاجواب ہو جائے گا مینے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی کہ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسنؑ کو اپنی داہنی ران پر اور امام حسینؑ کو اپنی
بائین ران پر بٹھائے اونکے سرون پر اپنا ہاتھ پھیر رہے تھے اور فرماتے تھے کہ خداوندا
مین ان دونون پیارون کو تیرے اور تیرے بندگان صالح کے حوالہ کرتا ہون
یعنی حسنین کو امانت دھرتا ہون سوای ابن زیاد سچ بتا کہ تو نے اس امانت
رسول خدا کے ساتھ کیا کیا اوس امانت کو خاک خیانت مین ملایا پھر کہا اے
دشمنان آل نبی خدا اور رسول تمسے راضی نہین کہ ابن زیاد کو تمنے اپنا امیر کیا
اور فرزند نبیؐ کو شہید اور اونکے اہلبیت کو اسیر کیا پھر یہ کہکر اوس مجلس سے
روتے ہوئے اپنے گھر چلے گئے **نظم**

جواب بیست شمارا اگر سوال کنند

Marfat.com

محمد عربی از شما بروز جزا
کہ آن چہ بود کہ با اہلبیت من کردید

چو من بہ ملک بقا رفتم از سرای فنا
جزاے آن کہ شما را بحق نمودم راہ

روا بود کہ چنین ہا بمار سد ز شما

روایت ہی کہ اوسکے بعد ابن زیاد منبر پر چڑہا اور یزید کے فتحنامہ کا خطبہ بتکلف پڑہا اور کہا کہ شکر خدا کا کہ اوسنے احقاق حق اور ابطال باطل کیا یعنی امام حسین پر یزید کو غلبہ دیا اور اسیطرح کے بہت سے کلمات کفریہ بکنے لگا تعلی کی لیکے کھضار کا مونھہ تکنے لگا اسکو سنکے عبداللہ بن عفیف مارے غصے کے جل بھنکے کھڑے ہوکے کہنے لگے کہ ابے ابن زیاد ای دشمن خدا و رسول ای بیدین جہول تو جھوٹا تیرا باپ جھوٹا اور تجھے جسنے حاکم بنایا وہ جھوٹا ابے تونے اولاد نبی کو قتل کیا اور اہلبیت نبوت کو ذلیل کیا اور پھر منبر پر چڑھا جو تمام نکمیونکا ہی کلمات کفریہ بک رہا ہی ہوش سنبھال کیا کرتا ہی تف بر تو چلو بھر پانی مین ڈوب کیون نہین مرتا ہی **روایت** ہی کہ اسکے بعد ابن زیاد ناپاک نے سر پاک کو حضرت امام حسین کے اپنے ہاتھہ مین اوٹھا کر تماشہ کرنے لگا مگر مارے خوف اور ہیبت کے کانپنے لگا ہاتھہ اوسکا عشق کرنے لگا آخر مجبور ہوکر سر سرور کو اپنی ران پر دھرا اور روے پرانوار اور گیسوی مشکبار کو بنظر غور دیکھنے لگا وہ خدا کی بنائی صورت وہ نور کی مورت چہرہ ایسا ہشاش بشاش کہ نور برستا تھا رخسارے پر وہ نور ماشاء اللہ چشم بد دور کہ چودھوین رات کے چاند کی طرح ہنستا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اب کچھ بولین گے درج دہن سے موتی انمول سخن کے کھولینگے گیسوی مشکین سے وہ لپک آتی تھی کہ عشاق کی جان جاتی تھی **روایت** ہی کہ جب ابن زیاد بدنہاد نے سر جان دار مین حضرت امام حسین کا اپنی ران پر دھرا تو ایک قطرہ خون کا سر سرور سے اوسکی قبا پر پڑا اور قبا جبہ لپیٹ پاجامہ کو اوسکے سوراخ کرتا ہوا اور اوسکی ران کو چھیدتا ہوا تخت سے اوس بدبخت کے پار ہوکے زمین مین غائب ہوگیا اور وہ سوراخ

Marfat.com

اوس شیطان کے رہگیا جون جون دوا کرتا بڑھتا نیچے سے اوپر کو چڑھتا اور اوس زخم
سے معاذ اللہ ایسی بڑی بدبو آتی تھی کہ اوس ملعون اور اوسکے ساتھ بیٹھنے والونکی
جان جاتی تھی اور اس بدبو کی دفع کے لیے ہمیشہ نافہ مشک کا اوس زخم پر باندھے
رہتا تھا مگر باایں ہمہ بدبو اوسکی بوے مشک پر غالب رہتی تھی اور یہ زخم آخر حیات
تک اوس بدذات کے رہ گیا چنانچہ ابراہیم اشتر سپہ سالار فوج مختار نے کشتون کے پشتون میں
سے اسی زخم اور بدبوے کی علامت سے اوسکی لاش کو پہچانا **روایت** ہے کہ اسکے
بعد ابن زیاد نے کہا کہ شکر خدا کا کہ وہ سر امام حسین کا یہان پر لے آیا اور میرے
دشمنون کو رسوا اور اونکے باتون کو جھوٹھہ بتایا اوسکے جواب مین حضرت امام زین العابدین
نے فرمایا کہ شکر خدا جسنے ہمکو اہلبیت رسالت بنایا اور بطفیل جد نا محمد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمکو آیت تطہیر کے ساتھہ بزرگ اور معزز فرمایا پھر اوس شقی نے
کہا کہ تمنے خدا کی قدرت دیکھی کہ اوسنے کیا کیا کیسا تمکو خاک مین ملا دیا حضرت عابد نے
فرمایا کہ میرے جد بزرگوار نے میرے بابا جان کو پہلے ہی سے خبر دی تھی کہ تم میرے بعد بڑے
بڑے صدمے اوٹھاؤگے اور کربلا مین جاکر شہادت پاؤگے بابا میرے اسدن کے
انتظار مین تھے بہر صورت خدا و رسول کے اختیار مین تھے آخر راضی برضا صابر
بقضا ہوگئے تشنہ لب شربت شہادت پیکر اپنے خوابگاہ مین جاکر سو گئے واہ
تونے تو خوب کام کیا دونون جہان مین بھلا نام کیا مگر خاطر جمع رکھہ تو بھی عنقریب
مرے گا حشر مین ہمارا اور تیرا معاملہ حاکم حقیقی فیصل کریگا ابن زیاد غصے ہوکر
بولا کہ اللہ اب تک ان لوگون کو اتنی تیزی باقی ہی مزاج مین خونریزی باقی ہے
پوچھا یہ کسکا لڑکا ہی لوگون نے کہا کہ یہ امام تشنہ کام کے نور عین ہین یعنی سجاد
ابن حسین ہین ابن زیاد نے غصے ہوکر عمر و سعد سے کہا کہ تجھے حکم تھا کہ آل عبا کا
کوئی لڑکا شیرخوار بھی باقی نہ رہے انکو تونے کیون چھوڑا میرے حکم سے کیون منہ موڑا

Marfat.com

پھر کہا اس لڑکے کو باہر لیجاؤ اور سر اسکا بھی کاٹ کر میرے پاس لاؤ امام زین العابدین نے
فرمایا کہ اب میرے سوا اہلبیت نبوت کا کوئی محرم نہین جز آہ و نعرہ جانکاہ کوئی ساتھی
نہین ہمدم نہین میرے سوا نام و نشان آل عبا کا کوئی باقی نہین تشنہ کامان اہلبیت
کا میرے سوا کوئی ساقی نہین قتل اولاد نبی سے ابھی تک تیرا جی بھر انہین ہوا تو
مجھے بھی مار لے ہم لوگ شہادت کو عین سعادت جانتے ہین میرا سر بھی اوتار لے شعر

ما کشتۂ عشقیم شہادت وطن ماست	پروردۂ دردیم ملامت وطن ماست

جلاد نے چاہا کہ حضرت عابد کو بھی باہر لیجا کر مار ڈالے انکا سر بھی تن نازک سے
اوتار ڈالے یہ حال دیکھکر کلیجے حضار مجلس کے پھٹ گئے آخر چند لوگ گلے مین
حضرت عابد کے لپٹ گئے اور کہنے لگے ای ابن زیاد واقعہ کربلا کو ابھی کچھ ایسی دیر
نہین ہوئی سارے اہلبیت کا خون تو پی چکا پر طبیعت تیری سیر نہین ہوئی بخدا
انکو چھوڑ دے چراغ امامت کو گل مت کر ورنہ خدا سے ڈر قطع نسل کل مت کر ابن زیاد
بہت شرمایا اور امام زین العابدین کے خونسے باز آیا روایت ہے کہ اسکے بعد ابن زیاد
مردود نے حکم دیا کہ اہلبیت اطہار اور عابد بیمار کو قید خانے مین لیجاؤ اور سر امام
حسین کو نیزہ پر چڑھا کے تمام کوفے مین گلی گلی پھراؤ کوفیون کو تماشا دکھاؤ
سر بے تن کا لاشہ دکھاؤ چنانچہ سر سلطان دین نیزہ پر چڑھا کر کوفہ کے بازارون
اور گلیون مین پھرایا اور کوفیان بے وفا کو قدرت کا تماشا دکھایا روایت
ہے زید بن ارقم صحابی کہتے ہین کہ جب سر جان کونین حضرت امام حسین کا میرے
دروازے پر آیا اوسوقت مین اپنے گھر کی کھڑکی مین بیٹھا رو رہا تھا اتنے امام حسین مین
بیقرار رو رہا تھا جب سر مبارک میرے قریب آیا تو مین نے سنا کہ سر امام حسین نے
اس آیت کو پڑھا اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا
عَجَبًا کیا تمنے سمجھا کہ اصحاب کہف اور رقیم کا قصہ میرے قصے سے اعجوبہ تھا

Marfat.com

زید بن ارقم کہتے ہین کہ جسوقت مینے یہ آیت سر مبارک سے اپنے کانون سے
واللہ کہ تمام بدن پر میرے رونگٹے کھڑے ہوگئے اور مینے رو کر کہا کہ یا ابن رسول
درحقیقت قصہ آپکا اصحاب کہف کے قصے سے بہت ہی عجیب تر ہی اسواسطے کہ
کہف کو تو فقط کافرون نے ستایا تھا اور آپکو تو آپ کے نانا جان کے کلمہ گو
طرح طرح کے ظلم پہونچا کے شہید کیا اور سر مبارک کو نیزہ پر چڑھا کے گلی در گلی
پھرایا اور اصحاب کہف جو سو کر بعد سالہا سال کے بولے تھے تو بھی روح انکی بدن
موجود تھی اور آپ کے سر مبارک نے تو بعد جدا ہونیکے تن نازک سے کلام فرمایا
فی الحقیقت واقعہ آپکا اصحاب کہف کے واقعہ سے اعجوبہ تر ہی ؎

رسول پاک پہ بھیجو ایخدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

دمشق اب جاتی ہین کوفی سی اہلبیت اونٹون پر ؛ یہ چرچا عمر بھر ناصر محبون کو رلاتا ہی

جب ابن زیاد بدنہاد کوفہ مین سر شبیر کا گشت گلی گلی کروا چکا اور اہلبیت کو طرح طرح کے
صدمے پہونچا چکا بعد اسکے شمر ذی الجوشن کو پانچ ہزار سوار کے ساتھ مقرر کیا کہ سر ہاے
شہداء ابرار اور بندیان اہلبیت اطہار کو باحتیاط تمام دمشق مین یزید کے پاس
لیجاوے چنانچہ کئی دن کے بعد قافلہ اہلبیت کا کرنے سے دمشق کو چلا آگے
آگے نقارہ فتح کا یزید کے بجتا جاتا تھا اور شمر خوشی مین سیاہ بادل کی طرح گرجتا جاتا تھا
اور بیچ مین شہداء کربلا کے سر نیزون اور برچھیون پر چلے جاتے تھے اور پیچھے
بندیان اہلبیت اونٹون پر کجاوون مین لوگون کی نظر سے محفوظ روتے ہوئے
چلے آتے تھے اور ہر منزل مین نئی طرح کی کرامات اور ہر مقام مین طرح طرح کے واقعات
سر شبیر سے ظاہر ہوتے تھے تاکہ لوگ سمجھین کہ واقعہ کربلا ایک حادثہ عظیم قیامت خیزی
اور تاکہ ظالمین ہدایت کرین کہ قتل سید الشہدا ایک سانحہ شدید مصیبت انگیز ہی

Marfat.com

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام | علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہے کہ جب سر شبیرؑ مع اسیران اہلبیت اطہار یزید پاس لے چلے پہلے منزل مین ایک جگہ پر بیٹھے ہوئے اشقیا شراب ڈھال رہے تھے جی کا خمار نکال رہے تھے اتنے مین غیب سے ایک قلم لوہے کا نمود ہوا اور یہ شعر خونسے اون لوگون کی سامنے زمین پر لکھ دیا شعر

اترجوا امۃ قتلت حسینا | شفاعۃ جدہ یوم الحساب

شبیرؑ کے قاتل کیا فردائے قیامت مین امید بھی رکھتے ہین نانا کے شفاعت کی

اور بعضون نے کہا ہی کہ جب لشکریان یزید سر مبارک اور قافلۂ اہلبیت کو لیے شام کی طرف روانہ ہوئے تو پہلی منزل مین ایک بتخانہ کے قریب مقام کیا کہتے ہین کہ اوس بتخانے کی دیوار کے پتھر پر وہی شعر مذکور لکھا ہی یہ لوگ دیکھکر بہت متعجب ہوئے اور راہب بتخانہ سے پوچھا کہ یہ شعر کسنے لکھا ہی اور کب لکھا ہی راہب نے کہا مین اتنا جانتا ہون کہ یہ شعر اس بتخانہ کی دیوار پر تمھارے نبیؐ کے زمانہ سے پانچ سو برس پیشتر سے لکھا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بتخانہ کی دیوار پھٹ گئی اوسوقت ایک ہاتھ نکلا اوسمین قلم لوہے کا تھا اور شعر مذکور کو خون سے اشقیا کے سامنے لکھ دیا روایت ہی کہ اسکے بعد راہب نے حال سر شہدا اور اسیران اہلبیت کا اشقیا سے استفسار کیا تم نے مفصل حال راہب سے کہہ دیا تب اوسنے اپنے دل مین کہا کہ معاذ اللہ یہ بہت برے لوگ ہین کہ اپنے فرزند ارجمند نبیؐ کو قتل اور اونکے اہلبیت کو اسیر کیا اور طرح طرح کا رنج دیا پس اوس راہب نے زار زار رو کر جماعت اشقیا سے مخاطب ہو کر کہا کہ دس ہزار درم مجھسے لو اور سر شبیرؑ کو رات بھر میرے پاس رہنے دو صبح کو کوچ کے وقت تمھارے حوالے کرونگا کوفیان پلید بطمع مال راضی ہو گئے اور سر سرور کو راہب کے حوالے کیا راہب نے بھی فوراً دس ہزار روپیہ گن دیا اور سر اقدس کو بڑی تعظیم سے

Marfat.com

کیکر خلوت مین آیا اور گلاب کیوڑے سے غسل دیکر عطر لگایا پھر سر مبارک کو اپنے
زانو پر دھر کے جی جان اپنا آپ پر فدا کر کے رات بھر روتا رہا اور انوار رحمت
خدا سے جو جمال حق نما پر نازل ہوتے تھے رات بھر مشرف ہوتا رہا اور رات بھر
سر دیکھا کیا کہ انوار تجلیات کے سر مبارک سے آسمان تک جلتے تھے اور طبقات
نور کے علی الاتصال آسمان سے سر انور پر چلی آتی تھی بملاحظہ ان کرامات کے
زنار کفر کو توڑا مسلمان ہوگیا دین باطل چھوڑا صاحب ایمان ہوگیا اسکے بعد
جبتک جیتا رہا عبادت الٰہی مین مشغول ہو کے غم امام حسینؑ مین خون جگر پیتا رہا
صبح اوٹھکر سر سرور کو اشقیا کے حوالے کیا اون شقیون نے جب درہم لینے کو
تھیلیون کا منہ کھولا دیکھا کہ وہ سب درہم راکھ ہوگئے تھے مگر صورت درہم کی
بگڑی نہ تھی اور بجاے سکہ ایکطرف اونکے آیت لکھی ہوئی تھی وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ
غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ یعنے ظالم لوگ یہ نہ سمجھین کہ اللہ اونکے ظلم کرنے سے
غافل ہے اور دوسری طرف یہ آیت لکھی تھی وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ
يَّنْقَلِبُوْنَ یعنی اب ظالم لوگ جان لینگے کہ کیسی کیسی کروٹین اونکو دی جائینگی
یہ کرامت دیکھکر بہت اشقیا روسیاہ جل گئے خاک پھانک کر رہ گئے چہرون کے
بدل گئے پھر وہان سے آگے بڑھے

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

روایت ہے کہ جب حران مین پہونچے تو یحیی یہودی حرانی یہ دھوم دھام اور
نیزون پر سر ہاے شہداء عالیمقام دیکھکر گھبرایا اور اپنے گھر سے نکل کر باہر استقبال
کو آیا اور اون سرون کا نظارہ کرنے لگا چاند سی صورت کو دیکھکر دلکو کتان کی طرح
دوپارہ کرنے لگا ناگاہ آنکھ اوسکی سر شبیرؑ پر پڑگئی رو دیا طبیعت بگڑ گئی دیکھا کہ
لب ہاے نازک ہل رہے ہین قریب جاکر کان لگایا تو صاف صاف سنا کہ آپ یہ آیت

Marfat.com

یہ آواز حزین پڑھتے ہین وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ
یحیی کو بڑا تعجب ہوا اور پوچھا کہ یہ کسکا سر ہی لوگون نے کہا فرزند نبی کا یعنے امام
حسین بن علی کا پوچھا انکی مادر مہربان کا کیا نام تھا کہا فاطمہ زہرا بتول بنت رسول
مقبول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس یحیی یہودی نے کہا کہ اگر دین انکے
جد امجد کا حق نہوتا تو یہ سب کرامات اونکے سر اقدس سے ظاہر نہوتے اور یہ ان
باتون پر ماہر نہوتے پس فوراً مسلمان ہوگیا اہلبیت پر جی جان سے قربان ہوگیا
اور اچھے اچھے کپڑے اور ہزار درم حضرت امام زین العابدین کو دیے کہ اسے لیجیے
اپنی حوائج ضروریہ مین خرچ کیجیے اشقیا نے کہا کہ ابے تو دشمنان والی شام کی طرفداری
کرتا ہی اپنا دین کھوکے مسلمان ہوکے انپر زر نثار کرتا ہی یہان سے دور ہو ورنہ
تجھے بھی مارونگا سر تیرا بھی اوتارونگا یحیی کو یہ کلام سنتے ہی شراب شہادت کا
نشہ چڑھ گیا راہ محبت امام مین سر کٹانے کا شوق بڑھ گیا پس فوراً شمشیر آبدار
چمکا کے تکبیر کہتا ہوا کفار پر وار کیا ایک ہی حملہ مین پانچ شقی کو فی النار کیا پھر یحیی
نے بھی وہی جگہہ اشقیا کے ہاتھ سے شہادت پائی روایت ہی روضۃ الشہدا
مین لکھا ہی کہ اسکے بعد حلب کے پہاڑ کے نیچے قافلہ اوترا اوس پہاڑ پر ایک بستی
بہت آباد تھی رعیت وہان کی ہر طرح سے فارغ البال اور دلشاد تھی اور سب کے سب
یہودی تھے اور حریر بنتی تھے لوگ دور دور سے وہان آتے تھے اور کپڑے
اونکے خرید کر کے لیجاتے تھے کوتوال وہان کا عزیز بن ہارون نام تھا آدمی
نہایت صاحب اکرام تھا جب کچھ رات گذری تو شیرین دائی حضرت شہربانو کی آکے
پاس بیٹھکر زار زار رونے لگین حضرت امام کے غم مین اور روز بروز سے زیادہ
بیقرار ہونے لگین اور سبب اسکا یہ تھا کہ جب حضرت شہربانو مدینے تشریف
لائین تھین تو اونکی خدمت مین سو لونڈیان تھین جسدن حضرت امام حسین

سے اونکا نکاح ہوا پچاس لونڈیان آزاد کردین پھر عزیز والدت حضرت امام حسین
کے چالیس لونڈیان آزاد کردین فقط دس لونڈیان اونکے پاس رہگئی تھین منجملہ اونکے
شیرین بہت خوش و خوش گو خوش خو تھین ایکدن حضرت امام حسینؑ نے حضرت شہربانو
کے روبرو شیرین کی کچھ تعریف کی حضرت شہربانوؑ نے کہا کہ شیرین آپکی نذر ہی پس حضرت
امام عالیمقام نے شیرین کو اوسدم براہ خدا آزاد کردیا پھر حضرت شہربانو نے اوسیدم گٹھڑی
اپنے کپڑون کی منگوائی اور شیرین کو خلعت نفیس قیمتی پہنایا امام عالیمقام نے فرمایا کہ
تمنے بہت سی لونڈیان آزاد کین مگر کسیکو خلعت گرانمایہ پہنایا نہین مجھے عجب ہی بتاؤ
اسکا کیا سبب ہی حضرت شہربانو نے فرمایا کہ اے شاہزادے وہ سب میری آزاد کی ہوئی
ہین اور شیرین آپکی آزاد کی ہوئی ہی شیرین اور میری آزاد کی ہوئی لونڈیون کے
درمیان مین کچھ فرق ہونا چاہیے آپ بہت خوش ہوئے اور حضرت شہربانو کو دعا دی
مگر شیرین باوجود آزاد ہونے اپنے کے ملازمت حضرت شہربانوؑ کی چھوڑتی نہین دم بھر جدا
سے اونکے منہ موڑتی نہ تھین پس اوس اونکو شیرین نے دیکھا کہ حضرت شہربانوؑ کپڑا اپنے
حسب حال نہین پہنی ہین پس شیرین کو وہ خلعت گرانمایہ جسکو حضرت شہربانوؑ نے شیرین
کو امام عالیمقام کے سامنے پہنایا تھا یاد پڑ گیا امام حسینؑ کی مصیبت اور حضرت شہربانوؑ کی
بیکسی اور غربت پر رونے لگین جی بگڑ گیا پھر شیرین نے حضرت شہربانوؑ سے کہا کہ حکم ہو
تو اس ستی مین پہاڑ پر جاؤن اور اپنے اس زیور کو بیچکر آپکے واسطے کچھ کپڑے خرید لاؤن
حضرت شہربانوؑ نے فرمایا تو جہان جائے مختار ہی آزاد لونڈی پر جبر کیا اختیار ہی پھر
رات گذری ہوگی کہ شیرین نے اپنے کو پہاڑ پر پہونچایا پھاٹک قلعہ کا بند تھا اوسکا
حلقہ ہلایا عزیز بن ہارون مذکور اوسوقت خواب دیکھکر اندر قلعے کے پھاٹک پاس
انتظاری مین شیرین کے کھڑے تھے اندر سے کہا کہ کون حلقہ ہلاتا ہے شیرین نے
کہا ہان کواڑ کھولو غرض عزیز شیرین کو اپنے گھر لائے اور بڑی تعظیم و توقیر سے

Marfat.com

پیش آئے شیرین نے کہا کہ مجھے بڑا تعجب ہی کہ تمنے میرا نام کیونکر جانا عزیز نے کہا کہ ابھی
مینے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کو خواب مین دیکھا کہ ننگے سر ننگے پانون کھڑے
رو رہے ہین کسی کے غم مین بیقرار ہو رہے ہین آثار تعزیت کے انپر پیدا ہین علامات
مصیبت کے انکے چہرون سے ہویدا ہین مینے عرض کی حضرت آپکا کیا حال کیا ہی سبب
گریہ باعث رنج و ملال کیا ہی کسکے واسطے آپ لوگ روتے ہین کسکے ماتم مین اتنا بیتاب
ہوتے ہین فرمایا تجھے معلوم نہین آہ آہ اشقیا نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ساقی کوثر کے نواسے امام حسین کو قطرۂ آب سے ترسا کے کربلا مین مارا ہی سر اونکا
تن نازک سے اوتارا ہی اور اب سر اونکا اور اہلبیت کو اونکے کوفے سے یزید کے ہاں
لیے جاتے ہین اونھین کے غم مین ہم لوگ داماں دل کے پرزے اوڑاتے ہین مینے کہا کہ
آپ لوگ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچانتے ہین دین و ایمان کو اونکے
حق جانتے ہین فرمایا وای بر تو ای عزیز ہم اونکو کیونکر نہ پہچانین وہ نبی برحق ہین خدا کے
حبیب مطلق ہین جو اونکے ساتھ ایمان نہ لائے گا کھڑا دوزخ مین جائیگا اور ہم لوگ
سارے انبیا اوس شخص سے بیزار ہین اوسکی شفاعت سے دست بردار ہین مینے کہا
تب میرے حال پر آپ کرم فرمائیے اونکے نبی برحق ہونیکی کوئی علامت بتائیے پس حضرت
موسیٰ اور ہارون نے فرمایا کہ اوٹھ قلعے کے پھاٹک کے پاس منتظر کھڑا رہ ایک
لونڈی شیرین نام آزاد کردہ امام حسین قلعے کے پھاٹک پر اوسوقت آئی گی اور حلقہ
پھاٹک کا ہلائیگی پھر تم پہاڑ کے تلے حضرت امام حسین کے سر کے پاس جانا اور بہت بہت
ہمارا سلام پہونچانا پس تم اونکے سر اقدس سے میرے سلام کا جواب پاؤگے اور مشرف
باسلام ہو جاؤگے پھر شیرین سے تمھارا نکاح ہوگا عین غم مین جبا ہوگا پھر مین نیند
سے چونک پڑا اور نعرہ الا اللہ مارا اور دوڑا ہوا پھاٹک پر آیا کہ تمنے پھاٹک کے
باہر سے پکارا اسواسطے مینے جانا کہ تمھارا نام شیرین ہی یہ واقعہ سنکے شیرین فوراً اوٹھ

لوٹ آئین اور یہ سب باتین اہلبیت کو آکر سنائین اہلبیت یہ حال عجیب سنکے رنج و غم شبیر مین بیقرار ہونے لگے علی الصباح عزیز ہزار درم لشکریان یزید کو دیکے اہلبیت کی خدمت مین آنے کی اجازت لیکے حضرت امام زین العابدین کے پاس آئے اور بہت سے کپڑے بیش قیمت اور ہزار اشرفیان نذرانہ لائے پھر اون سبکو قدم پر حضرت امام زین العابدین کے دھر کے جی جان اپنا اونپر نثار کرکے مسلمان ہوگئے بتوفیق ازلی صاحب ایمان ہوگئے پھر جناب حضرت امام حسین کے سر انور کے پاس آکر آنکھونسے سیلاب خون بہا کر عرض کی کہ آپکی خدمت مین یہودی سے مسلمان ہوکر آیا ہون حضرت موسی اور ہارون کا سلام لایا ہون سر سے امام عالیمقام کے آواز آئی کہ تجھپر اور اون دونون پر میرا سلام پہونچے اور فرمایا کہ ای عزیز قیامت کے دن تو میرے اہلبیت کے ساتھ محشور ہوگا پھر حضرت شہربانو نے شیرین کا عزیز سے نکاح کرادیا اور سارے یہودی اوس قلعے والے بھی مسلمان ہوگئے شعر

رسول پاک پہ بھیج انجد اور درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ہم

روایت ہی ابو الخنوق کوفی کہتا ہی کہ اثناء راہ کوفی اور شام مین واسطے نگہبانی سرہای شہدا کے رات بھر پچاس جوانان مسلح کا پھرا رہتا تھا ایک رات میری باری تھی سب پہرے والے سو گئے سرون سے غافل ہوگئے اور اوس شبکو مجھے نیند نہین آتی تھی طبیعت بہت گھبراتی تھی اتنے مین آسمان سے ایک آواز مہیب آئی قریب تھا کہ آسمان و زمین پھٹ جاے ساری دنیا اولٹ جاے پھر مینے دیکھا کہ ایک بزرگ بڑے لمبی سفید نورانی کپڑے پہنے ہوئے آسمان سے نیچے آئے اور اپنے سر کو ننگا کرکے صندوق مین سے سر کو امام حسین کے باہر لائے پھر رو رو کر اونکے سونہہ پر بوسے دینے لگے بلائین لینے لگے مین نے قصد کیا کہ قبل اسکے کہ اونکا نگاہبان لوگ جاگین سر امام حسین کا اونسے لیکے صندوق مین بند کردون کہ

Marfat.com

ناگاہ ایک شخص مجھپر کڑکا کہ ہان خبردار آگے مت جا حضرت آدم علیہ السلام ہین واسطے
ماتم پرسی فرزند حبیب خدا کے تشریف لائے ہین پھر دوسری آواز سنی کہ نوح علیہ السلام
آئے پھر سنا کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق علیہم السلام تشریف
لائے آخر مین حبیب کبریا سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبار اور حبیب کرار
اور امام حسنؑ اور حضرت حمزہؓ اور جعفر طیار کے وہان جلوہ افروز ہوئے اور ایک ایک
بزرگ اوس سر کو اوٹھا اوٹھا کے تعظیم کرتے تھے اور آہ سرد دل پر درد سے بھرتے
تھے پھر نور کی کرسی آئی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسپر نزول اجلال
فرمایا اور سارے انبیا اور صحابہ چار دانطرف آپکے تھے پھر ایک فرشتہ آیا ایک
ہاتھ مین ننگی تلوار برق غضب پروردگار اور دوسرے ہاتھ مین آگ کا گرز خونخوار
پھر اوس فرشتے نے میرا ہاتھ پکڑا مینے فریاد کی کہ یا رسول اللہ مین مسلمان ہون
دوستدار خاندان ہون یہ لوگ مجھے زبردستی سے اپنے ساتھ لیے جاتے ہین اوس
فرشتے نے میرے مونھہ پر ایک طپانچہ مارا کہ میرا حال تباہ ہوگیا اور اوسطرف کا مونھہ
سیاہ ہوگیا پھر حضرت نے فرمایا کہ خیر اسکو چھوڑ دے فرشتے نے مجھے چھوڑ دیا مین
صبح تک بیہوش پڑا رہا صبح کیوقت آنکھ کھلی تو دیکھا کہ سر شبیر بدستور صندوق
مین بند ہے اور اون پچاسون پہرے والون کا کچھ پتا نہین فقط جا بجا چار دانطرف
صندوق کے راکھ کے تودے لگے ہین راوی کہتا ہے کہ صبح کو شمر نے ابوالخنوق کو
بلا کر پوچھا کہ تیرا مونھہ ایکطرف کا کالا کیون ہوگیا ہے ابوالخنوق نے سارا حال
شب کا کہہ سنایا پھر ایک ایسی آہ کی کہ شکل اوسکی بدل گئی زمین پر گرا جان نکل
گئی لوگون نے دیکھا کہ کلیجہ اوسکا کٹ گیا تھا اور پتا اوسکا پھٹ گیا تھا لشکریان
یزید یہ حال سنکر بہت گھبرائے اور وہان سے آگے کو قدم بڑھائے شعر

رسولؐ پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام | علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی ابو سعید دمشقی کہتا ہی کہ جب ہم لوگ لشکریان ابن زیاد کے شہر دمشق کے
دمشق کے قریب جا پہونچے تو خبر مشہور ہوئی کہ مسیب خزاعی چاہتے ہین کہ لشکر
سپاہ پر ابن زیاد کے چھاپا مارین اہلبیت اور سر شہدا کو چھین لیجائین اور سپاہ شام کی
گردنین اوتارین یہ خبر سنکے سپاہ روسیاہ شام گھبرا گئی شام کے وقت ایک مقام پر
اوتر آئے وہان ایک تبخانہ بہت مستحکم تھا سبھون کی راے جمی کہ آج رات بھر اسی
تبخانہ مین رہنا چاہیے راہب سے اس تبخانہ کے یا مر کہنا چاہیے کوئی باغی اس تبخانہ
کے اندر جاکر چھاپا مار نسکیگا کسیکی گردن اوتار نسکیگا آخر شمر نے پھاٹک پر اوس تبخانیکے
آکر للکارا آواز بلند پکارا ایک بوڑھا جو سردار اوس تبخانیکا تھا تبخانے کے کوٹھے پر
چڑھ کے دیکھا کہ بہت سے سوار و پیادے تبخانہ کو گھیرے ہین راہ راست سے ناحق
منہ پھیرے ہین اور شمر نعرہ مار رہا ہی بدحواس ہوکر پکار رہا ہی آخر اوس بوڑھے نے
کہا کہ تم لوگ کون ہو کہان سے آتے ہو کدھر جاتے ہو شمر نے کہا ہم لوگ لشکریان
ابن زیاد ہین کوفیسے آتے ہین دمشق مین یزید کے پاس جاتے ہین بوڑھے نے کہا
دمشق مین کس کام کو جاتے ہو شمر نے کہا کہ کربلا مین ایک شخص یزید سے باغی
ہوگیا تھا ہملوگ اوسکو اور اوسکے ہمراہیون کو مار کے سرونکو سنکے اوتار کے
برچھیون پر چڑھائے اور اونکے اہلبیت کو بھی اسیر کرکے محملونمین ان اونٹون پر
بٹھائے دمشق مین یزید کے پاس لیے جاتے ہین پیر فقیر نے نیچی نگاہ کی تو دیکھا کہ
آہ آہ سیکڑون سر اندھیارے مین چاند کی طرح چمک رہے ہین چھرون پر نور برس رہا ہی
کندن کی طرح دمک رہے ہین پوچھا سردار کا کون سر ہی شمر نے بتایا پس فقیر سر کو
دیکھکر تھرایا پھر کہا کہ میرے تبخانے کو تم کیون گھیرے ہو کہا کہ ہمنے سنا ہی کہ کچھ
لوگ جمع ہوکر چاہتے ہین کہ شکو چھاپا مارین اور ان لوگونکو چھین لیجائین اور گردن
کو ہماری اوتارین سو رات بھر تم ہم سبکو اس تبخانے مین پناہ دو پھاٹک کھولو

Marfat.com

راہ دو پیر فقیر نے کہا تم لوگ بہت ہو اس چھوٹے سے تبخانہ مین سب کی گنجایش نہین ہوگی سو تم سر ہاے شہداء نامدار اور اسیران اہلبیت اطہار کو اندر تبخانے کے لاؤ اور تم گرداگرد تبخانے کے آگ لگا آؤ اور رات بھر بیدار رہو سوؤ نہین غنیم سے ہوشیار رہو باغی اگر آئینگے تو محروم پھر جائینگے شمر نے کہا بہت اچھی بات تمنے کہی پس سر مبارک کو حضرت امام حسین کے صندوق مین دھر کے قفل محکم سے بند کر کے اپنے چند سوارون کو کہا کہ اس صندوق کو لیکر کے اس تبخانہ مین جاؤ وہان رات بھر بیدار رہنا ہر طرح سے ہوشیار رہنا مگر واقعہ ابو الخنوق سے سب ڈرے ہوئے تھے کوئی اندر تبخانے کے نہ جانے پر راضی نہوا اتنا کیا کہ اوس صندوق کو لیکر کے اس تبخانے مین لا کے ایک مکان مضبوط مین دھر کے ایک بھاری قفل سے اوسکو بند کر کے باہر چلے آئے پھر اوس پیر فقیر نے پردہ کرا کے حضرت عابد بیمار اور اہلبیت اطہار کو کجاوونسے ایک مکان عالی مین اوتارا اور نہایت تعظیم اور توقیر کے ساتھ پیش آیا شعر

رسول پاک پہ بھیجے ایزد اور درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ جب رات گذری اور سب لوگ سو گئے پس وہ بوڑھا فقیر اوٹھکر چار و نطرف اوس گھر کے جسمین صندوق کے اندر سر امام عالی مقام بند تھا گھومنے لگا شوق دیدار مین سر امام کے حالت وجد مین آکر جھومنے لگا چاہتا تھا کہ کسیطرح شمع کو نزدیک سے دیکھ لیتے اور پیشانی انور پر چند بوسے دیتے ناگاہ کیا دیکھتا ہی کہ وہ گھر صندوق والا بے شمع و چراغ کے روشن ہی پیر فقیر گھبرایا کہ اللہ اللہ یہ روشنی کہان سے آتی ہی اتفاقات سے اوس گھر کے داہنے ایک دوسرا گھر تھا اور اوس گھر سے اس گھر مین ایک روزن تھا پیر اوس گھر مین جاکر اوس روزن سے دیکھنے لگا کہ وہ روشنی دم بدم بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ اوسکے دیکھنے سے اب آنکھ خیرگی کرتی ہی پھر چھت اوس گھر کی پھٹ گئی اور ایک عماری زرنگار مین سے ایک بی بی صاحب بہت سی لونڈیونکی

ساتھ جنکو دنیا کی عورتون سے کچھ مناسبت نہ تھی لونڈیان کہتی تھین
کہ ہٹو ہٹو مان سب آدمیون کی حضرت حوا آتی ہین پھر اسیطرح سارا اور ہاجرہ بی بی حضرت
ابراہیم خلیل اللہ کی اور راحیل مان حضرت یوسف کی اور کلثوم بہن حضرت موسیٰ کی اور
آسیہ بی بی فرعون کی اور مریم مان حضرت عیسیٰ کی آئین اسکے بعد ایک عماری زرنگاری
آئی اوسمین حضرت خدیجہ کبریٰ تشریف لائین اور سب بیبیان سر سرور کو صندوق
سے نکال کر کے آہ سرد بھرتی تھین اور رو رو کر زیارت کرتی تھین ناگاہ ایک عماری
نورانی نظر آئی کسی نے اوس پیر فقیر کو للکارا کہ ہان اس وزن سے مت دیکھ سواری
بنت رسول فاطمہ زہرا بتول کی آئی وہ فقیر بے ہوش ہوگیا جب ہوش مین آیا تو دیکھا
کہ ایک پردہ آنکھونکے آگے پڑا ہی کہ اوس وزن سے کسیکو دیکھ نہین سکتا اندر سے فقط
یہ آواز سنتا تھا کہ السلام علیک ای مظلوم مادر اے شہید مسموم مادر اے غریب غمزدہ
مادر اے نور عین من ای فرزند حسین من غم مت کھاؤ کل قیامت کے دن اسکا انتقام
ہوگا تمہارے خون کے عوض تمہارے دشمنون کا مطلع صاف اور تمہارے دوستدارونکا
سارا گناہ معاف ہوگا پیر فقیر ان باتونکو سنکے بیہوش گیا جب ہوش مین آیا اون
عماریونکا کچھ پتا نہ پایا پھر ایکبار اپنے دین باطل سے مونہہ موڑا اور قفل کو اوس مکان
اور صندوق کے کسیطور سے توڑا پھر صندوق کے چارون طرف خاک پر مرغ بسمل
کی طرح لوٹنے لگا بیخود ہوکر گلا گھوٹنے لگا پھر سر سرور کو صندوق سے نکال کے مشک
و گلاب سے دھو کے بڑی تعظیم سے مصلے پر دھر کے شمع کافوری روشن کر کے دو زانو
سے دو زانو بیٹھکر سر سرور کا نظارہ کرنے لگا خنجر آہ سے جگر کو دو پارہ کرنے لگا اور رو
کے کہنے لگا کہ ای سر سرور دین خاتونان جنت تمہاری زیارت کو آتی ہین گوہر جان نثار
کو لاتے ہین معلوم ہوتا ہی کہ آپ اون جماعت مین ہین جنکا وصف مینے توریت اور انجیل
مین پڑھا ہی سو للہ مجھے اپنے حال ملال سے آگاہ کیجیے اور میرے نجات کی بھی کوئی

Marfat.com

راہ کیجیے پس خدا نے اپنی قدرت دکھائی سر شبیر سے آواز آئی کہ ای پیر مین مظلوم ستم رسیدہ ہون مین مغموم محنت کشیدہ ہون مین مسافر غریب ہون مبتلا بمصائب عجیب ہون مین گرفتار پنجۂ بلا ہون مین شہید کربلا ہون مین نور دیدۂ مصطفی ہون مین سرور سینۂ مرتضی ہون مین جان کونین ہون مین امام حسین ہون نظم من نور دو چشم مصطفی ام

فرزند علی مرتضے ام	سرور قمر خاندان خویشم	بگزیدۂ حضرت خدا ام
نے نے کہ غریب و ستمندم	مظلوم و شہید کربلا ام	نقیبے ان سب باتونکو

سنکے اپنے چیلون کو جو بہتر آدمی تھے بلایا اور سبکو یہ حال کہہ سنایا اون سبون نے آہ کے نعرے عرش تک پہونچائے اور بالاتفاق حضرت زین العابدین کے پاس آئے اونکے سامنے زنار کفر کو توڑا مسلمان ہو گئے اپنے دین باطل کو چھوڑا پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے کہ حضرت حکم دیجیے کہ ہم لوگ باہر بتخانے کے جاکر اشقیا پر جفا اور جبر کر ابدار سے اونکے سر کو اڑا دین آپ نے فرمایا کہ یہ سب اپنی سزا کو پہونچیں گے دوزخ مین جائینگے پھر جو ہوئے انقیا نے سر ہای شہدا ابرار اور اہلبیت اطہار کو بتخانے سے باہر لاکر دمشق کی راہ لی

رسول پاک پہ بھیج اخیار درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہے کہ جب بعد طی منازل کے قافلہ شہر دمشق مین پہونچ گیا یزید پلید اس خبر کو سنکے مارے خوشی کے پھول گیا موچھون پر تاؤ دینے لگا تعلی کی لینے لگا اور اپنی ہوش بھول گیا پھر تو بحکم یزید پلید کے ہر ہر گلی اور بازار کی دوکانین سجنے لگین جابجا نوبتین بجنے لگین ہر طرح سے سامان جشن کا درست ہو گیا ہر شقی گانے بجانے پر چست ہو گیا غرض اوس پلید نے تمام شہر اور اپنی کچہری کے مکان کو ہر طرح سے آراستہ کیا اور سبکو دربار عام کا حکم دیا نقارے فتح کے بجوائے مکانون مین پردے زنبوری لٹکائے جب سب طرف کے ایلچی اور امرا و شام اوسکے دربار مین حاضر آئے پھر تو ہر طرف سے مبارکبادی پڑنے لگی

Marfat.com

دروازے پر اوس کم بخت کے نوبت خوشی کی جھڑنے لگی پھر اوس پلید نے بڑی تمام و
شوکت سے تخت حکومت پر بیٹھکر حکم دیا کہ سب چھوٹے بڑے شہر کے تماشیکو جائین
اور سرہائے شہدا کے ساتھ سیری کچہری ملکین خوشی کرتے آئین روایت ہی کہ جب
قافلہ شہر دمشق مین داخل ہوکے یزید کے پاس چلا پہلے ایک جامع مسجد ملی صحن مسجد
مین ایک بوڑھا سفید داڑھی الاغل مین قرآن لیے تسبیح زیب دست کیے
جبہ کرتہ پہنے سر پر عمامہ باندھے ٹہل رہا تھا جب اوسنے سرہای شہدا ابرار اور حضرت عابد
بیمار کو دیکھا کہا خدا کا شکر ہی کہ اوسنے بڑونکو تمہارے ہلاک کیا اہل شام کو فتنے سے
اونکے پاک کیا حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ ای بوڑھے تو نے قرآن پڑھا ہی
اوسنے کہا پڑھا کیون نہین مین تو تینتیس پارون کا حافظ ہون آپنے فرمایا تیری
سمجھ کا خدا حافظ ای بوڑھے تو نے قرآن مین یہ آیت پڑھی ہی قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ
اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى اللہ تعالی فرماتا ہی اپنے رسول مقبول یعنی میرے
جد امجد کو کہہ دو لوگون سے کہ مین اس تبلیغ رسالت پر تمسے کچھ مزدوری کچھ
نیگ نہین مانگتا ہون مگر دوستی چاہتا ہون تمسے اپنے ناتے قرابت والون مین سو
بوڑھے حضرت رسول کریم کے ذوی القربی ہمین لوگ ہین محبت ہماری تم سبکو لازم
ہی پھر فرمایا تو نے یہ آیت پڑھی ہی اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا بوڑھے نے کہا پڑھی ہی آپ نے فرمایا کہ اہلبیت
نبوت کے ہمین لوگ ہین کہ حقتعالی نے ہم لوگون کو گناہون اور ہر طرح کے عیبون سے
پاک صاف ستھرا کیا ہی بوڑھا اس کلام کو سنکے آتش شرم و حیا سے جل بھنکے سر جھکا کر
رونے لگا اور کہنے لگا کہ یا ابن رسول اللہ خطا میری معاف کیجیے مینے آپ لوگو
پہچانا نہ تھا پھر رو بقبلہ ہوکے بہت زار زار رو رو کے کہنے لگا کہ خداوندا دشمنی
ان حضرات کے مین بیزار ہوا دشمنون سے انکے دست بردار ہوا پھر قرآن و تسبیح

کے آہ سرد بھر کے حضرت امام زین العابدین کے اونٹ کے آگے خاک پر مرغ بسمل کیطرح لوٹنے لگا نعرہ جانکاہ اور صدائے واحسیناہ کے ساتھ گلا گھوٹنے لگا کہتا آہ آہ یا اللہ تو باد خداوندا جناب مین تیری اگر توبہ میری قبول ہوئی ہو تو اسیدم جان میری نکال لے عذاب دارین سے نجات دے پھر توبہ اوسکی قبول ہوئی دعا اوسکی مقبول ہوئی آخر ایک نعرہ مارا اوسیدم جان نکل گئی جنت کو سدہارا اہلبیت یہ حال دیکھ کر رونے لگے اوسکے غم سے بیقرار ہونے لگے **نظم**

پیر در کوئے محبت جان بداد
جان برائے وصلت جانان بداد
چون زستر دستی آگاہ شد
با شہیدان در زبان ہمراہ شد
رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام
علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہے کہ علی الصباح قافلہ شہر دمشق مین داخل ہوا تھا مگر بباعث کثرت تماشائیون اور ہجوم شامیون کے چیونٹی کو بھی راہ نہین ملتی تھی مارے دھوم دھام اور کثرت واژدحام کے چھاتی سے چھاتی چھلتی تھی غرض اسیطرح قدم بقدم آہستہ آہستہ چلتے چلتے ظہر کے وقت سرہاے شہدا یزید کے پھاٹک پر آئے پس اوس پلید نے پہلے اہلبیت اطہار کو خاص ایک کمرے مین الگ نظرون سے محفوظ اوتروائے اور اوس کمرے کے درون پر ہر طرف سے پردے گروائے بعد اسکے سرہاے شہدا کو منگایا پھر اوس پلید نے ایک ایک سر کا دیکھنا اور نام ونشان اور حال صاحب سر کا پوچھنا شروع کیا جب اوسنے حال سے سب سرون کی اطلاع پائی تب جان کونین سلطان دارین حضرت امام حسین کے سر مبارک کی نوبت آئی پس شمر نے سر سرور کو بشیر بن مالک کے حوالہ کیا کہ اس سر کو یزید کے آگے تحفہ لیجاو اور قتل امام حسین کے فخر کرکے یزید سے صلہ نیک اور انعام کثیر مانگ لاوے پس بشیر نے سر شبیر کو یزید کے آگے دھر کے قتل کرنے پر حضرت کے فخر کرکے یزید سے صلہ امام حسین لیجیے عوض اسکے صلہ اور نیک نیک دیجیے پھر چند اشعار

عربی کے بیان شرف نسب و حسب اور بزرگی مین حضرت امامؑ عالی مقام کے پیرہ کے
اور بہت ہی تعریفین امام کی کرکے کہا کہ مین نے ایسے شہنشاہ کو مارا ہی فرزند خاص
رسول اللہ کو مارا ہی علی کے ماہ پارے کو مارا ہی فاطمہؑ زہرا کے پیارے کا سر اوتارا ہی
نور و جواہرات کا توڑا دیجیے جوڑا اور گھوڑا دیجیے یزید تعریف حضرت امام حسینؑ
کی سنکے جل گیا رنگ چہرہ کا اوس شقی کے بدل گیا بشیر سے کہا ابے جب تو
امام حسینؑ کو ایسا جانتا تھا حسب و نسب اونکا خوب پہچانتا تھا پس اونکو مارا کیون
سر اونکا گردن سے اوتارا کیون پھر غصہ ہوکر کہا کہ بشیر کو باہر لیجاؤ اور ابھی
سر اوسکا کاٹ کے میرے پاس لاؤ جلادنے باہر لیجا کر بشیر پر ایک وار کیا اور
اوس شقی کو فی النار کیا اور یہ بشیر منجملہ اون دس لوگون کے تھا کہ جنہون نے
کربلا مین امام تشنہ کام کے قتل کرنے پر اتفاق کیے تھے

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی ہم

روایت کہ اسکے بعد یزید شقی نے سر شبیرؑ کو طشت زر مین اپنے آگے دھروا کر
امراے کوفہ سے پوچھا کہ امام حسینؑ کو کیونکر مارا سر اونکا کسطرح اوتارا شمر بدبخت
نے کہا کہ امام حسینؑ مع بیاسی آدمیون کے مکے سے کربلا مین آئے ہم لوگون
نے خبر پاکے بائیس ہزار سپاہ لیکے دھاوا کیا اور امام سے ہر چند کہا کہ یزید کے
ہاتھ پر بیعت کر لیجیے اور نہین تو گردن دھر دیجیے امام نے نہ مانا اس سخن کو
واہی جانا پس ہم لوگون نے دسوین محرم کو صبح سے دوپہر ڈھلے تک امام
سب ہمراہیونکو مار لیا پھر سر سبکا اوتار لیا پھر امام کونین کو رات دن قطرہ آب
ترسا کے نیزہ تیغ و تیرون کا برسا کے مارا خنجر آبدار سے سر اونکا اوتارا پھر
کو امام کے گھوڑونکی ٹاپون سے کچل کے خاک مین ملایا پھر اونکے اہلبیت
اسیر کرکے اور اون سرون کو برچھیون پر دھر کے آپکے پاس پہنچایا یزید

Marfat.com

ان باتونکو سنکے سر جھکا لیا اور کچھ جواب نہ دیا پھر سر اوٹھا کے ادھر اودھر حضار کا مونھ تکنے لگا
عربی کے اشعار پڑھ پڑھ کے اپنی خوشی اور غرور کی باتین بکنے لگا مونچھون پر تاؤ دینے لگا
مسکرا مسکرا انگڑائی لینے لگا

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی کہ جب سر شبیرؑ اوس شیطان کے آگے دھرا گیا وہ پلید خوشی کے دم مین پھولا ہوا خدا اور رسول کو بھولا ہوا شراب پی رہا تھا اور مسکرا کے سر ہلا ہلا کے چھڑی بید کی جو اوس بدبخت کے ہاتھ مین تھی بار بار ہونٹھ اور دانتون اور نتھنون پر امام کے لگاتا تھا اور کہتا تھا کہ ای امام حسینؑ مجھے یہ گمان نہ تھا کہ تمہارا اتنا سر ہوا ہوا اور بال تمہارے خضاب سے محفوظ رہین **روایت** ہی مناقب السادات مین لکھا ہی کہ جسدم سر مبارک امام حسینؑ کا یزید لعین پلید کے پاس لایا گیا وہ لعین خوشی مین مشغول ہوا اور شراب پیتا تھا اور سر مبارک کے ساتھ انواع قسم کی اہانت کرتا تھا یہ خبر بعض صحابۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنی روتے ہوئے دوڑے اور کہا اے ملعون یہ کیا کرتا ہی خدا سے نہین ڈرتا ہی اوس شقی نے ان صحابہ کو بھی قتل کروایا سات صحابی کی اوسدن گردن ماری گئی **روایت** ہی کہ اوسوقت سمرہ بن جندب صحابی بھی حاضر تھے اونھون جب بے ادبی یزید پلید کی دیکھی کہ بید کی چھڑی آپکے ہونٹھ اور دانتون پر مارتا ہی بے اختیار ہوکر زار زار روکر یزید پلید سے مخاطب ہوکر کہنے لگے کہ قَطَعَ اللّٰہُ یَدَکَ یَا یَزِیْدُ ای یزید پلید اللہ تعالی تیرا ہاتھ کاٹ ڈالے یہ کیا حرکت ناشایستہ کرتا ہی کہ لب و دندان پر امام حسینؑ کے جو بوسہ گاہ رسول مقبول تھے چھڑی دھرتا ہی اہلبیت کا تجھے کچھ پاس نہین خدا و رسول سے کچھ ہراس نہین **نظم** آن لب کہ بوسہ او بر

بارہا رسول	سوئش بچوب کردن اشارت کجا رواست	آن سر کہ بر کنار نبی
داشتے وطن	در طشت زر نہادہ بہ پیش تو کی رواست	یزید پلید نے غصہ ہوکر

Marfat.com

کہا کہ ای سمرہ کیا کرون تیری صحابیت کا لحاظ کرتا ہون اگر تو صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نہوتا تو ابھی مین تجھے بھی مار ڈالتا سر تیرا ابھی گردن سے اوتار ڈالتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ ای ملعون تیرا عجب حال ہی کہ میرے قتل کرنے مین تو صحابیت کا تجھے خیال ہی جب تو نے رسول عربی کے ماہ پارون علی کے دلدارون فاطمہ زہرا کے پیارون کو کربلا کے توے پر قطرۂ آب سے ترسا کے مینہ تیرون کا برسا کے قتل ڈالا لاشونکو انکے ہای ہای گھوڑون کی ٹاپون سے کچل ڈالا اوسوقت تجھے فرزندان اور عزیزان نبی کا خیال نہ آیا جی مین ذرا بھی نہ شرمایا ابے بدبخت ایسا تو کوئی کافر بھی کسی ادنی مسلمان کے ساتھ نہین کرتا ہی وہ بھی اپنی عاقبت سے ڈرتا ہی آہ آہ تیرے ظلم سے خدا کی پناہ یہ بات حاضرین کے دلون مین برچھی کیطرح گڑ گئی سبکے سب رونے لگے سبھون کی طبیعت بگڑ گئی قریب تھا کہ کچھ فتنہ حادث ہو جائے آخر سمرہ روتے ہوئے اوس شیطان کے دربار سے باہر چلے آئے **نظم**

فریاد از ان مان کہ جوانان اہل بیت	گلگون کفن بعرصہ محشر قدم زنند
رسول پاک یہ بھیج ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی سلام

روایت ہی کہ اوسوقت ایک سوداگر یہودی بھی اوس مجلس مین حاضر تھا اوسنے جو سر نور حضرت امام حسین کا یزید پلید کے آگے طشت زرین دھرا دیکھا پوچھا یہ کسکا سر ہی یہ کس برج شرافت کا اختر ہی یہ کسکے آنکھونکا تارا ہی کس بیرحم نے اسکو مارا ہے یزید خبیث نے کہا کہ یہ اوس شخص کا سر ہی کہ جسنے میرے ساتھ دعوی مقابلہ اور مسہ یکا کیا تھا اور دعوی خلافت کا کر کے علم امامت کا اپنے ہاتھ مین لیا تھا جوانان ہمارے انکی اور انکے ہمراہیون کے سرونکو کاٹ لائے ہین اور یتیمان اور اہلبیت انکے بھی گرفتار ہو آئے ہین وہ یہودی بولا معلوم ہوتا ہی کہ یہ بزرگ اپنی قوم کے بڑے رئیس اور شریف اور عالی خاندان تھے کہ اونکو علم امامت اور

Marfat.com

خلافت کا تھا یزید نے کہا ہان بڑے شریف تھے اور آبا اجداد انکے شرفاے بنی ہاشم
سے تھے یہودی نے پوچھا کہ انکا نام کیا تھا یزید نے کہا امام حسین پھر پوچھا انکے مان
باپ کا کیا نام تھا کہا انکے باپ کا نام علی مرتضی شیر خدا اور انکی مان کا نام حضرت فاطمہ زہرا
پھر پوچھا کہ فاطمہ زہرا کسکی صاحبزادی تھین یزید نے کہا حضرت رسول مقبول مصطفی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہودی نے یہ نام سنکر غم و غصے سے سر دھنکر عمامہ سر سے زمین پر
پٹک دیا اور زار زار رو کر کہنے لگا کہ تب یہ کیون نہین کہتے ہو کہ یہ سر تمھارے نبی صاحب
کے فرزند کا ہی فاطمہ زہرا اور علی مرتضی کے پسر ارجمند کا ہی واہ وا اپنے نبی کی تو نے خوب
قدردانی کی امامان تشنہ کام کی ماشاء اللہ خوب مہمانی کی پھر وہ یہودی مارے غصے کے
سر دھنکر آتش غم سے جل بھنکر لب کو دندان تاسف سے کاٹنے لگا انگشت حسرت
چاٹنے لگا کف افسوس ملنے لگا کلیجہ چٹکیون سے مسلنے لگا اور بہت افسوس کرکے
کہا کہ ای یزید ہمارے اور حضرت داؤد پیغمبر کے درمیان ستر پشت کا واسطہ ہی مین انکی
اولاد مین مشہور ہون سو ابتک یہودی میری تعظیم و تکریم کرتے ہین جو مین کہتا ہون
بسر و چشم اوسے تسلیم کرتے ہین میرے یہان آتے ہین تو میری جوتی جھاڑ جوتے ہین
بطور اہل طواف کے چارون طرف میرے گھر کے گھومتے ہین پھر کمال لطف اور حسن
سلوک سے پیش آتے ہین زر و جواہر بطور نذرانہ کے میرے آگے لاتے ہین اور کل کی
بات ہی کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھارے رسول مقبول دنیا سے باغ جنت کو
سدھارے ہین اور آج ہی تمنے اونکے نواسے قطرہ آب کے پیاسے یعنی اونکے
نور عین حضرت امام حسین کے ساتھ جو اونکی اولاد خاص اور فرزند با اختصاص ہین ایسا
معاملہ کیا کہ کسینے ایسا واقعہ از آدم تا ایندم نہ تو کانون سے سنا ہی نہ آنکھون سے
دیکھا ہی کہو کیا تمھارے دین تمھارے مذہب اسلام کا یہی رسم ہی یہی لیکھا ہے
کلمہ اسلام پڑھے جاتے ہو اور کفر مین فرعون اور نمرود سے بھی بڑھے جاتے ہو

افسوس آہ آہ تم لوگ کیسے بُرے لوگ ہو خدا کی پناہ اپنے خدا و رسول کے پاس جاؤ گے تو کیا منہ دکھاؤ گے

نظم

محمدؐ عربی از شما بروز جزا
چو من بملک بقا رفتم از سرائے فنا
روا بود کہ چنین با بدن رسد ز شما

جواب چیست شما را اگر سوال کنند
کہ آن چہ بود کہ با اہلبیت من کردید
جزای آن کہ شما را بحق نمودم راہ
یزید پلید نے یہ سخن سنکے آتش غم

وغصہ سے جل بھنکے کہا کہ ای یہودی کیا کہین اگر میرے پیغامبر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفرما گئے ہوتے کہ ذمیون کو مت ستائیو اونکو کچھ ایذا مت پونہچائیو اسواسطے کہ جو لوگ ذمی کو ستائینگے ہم اونکے قیامت کے دن دشمن ہوجائینگے تو مین ابھی تجھے سزائے کامل دیتا پھر سر تیرا اوتار لیتا یہودی نے کہا ابے احمق جو شخص کہ ہم ایسے ادنی یہودی کے واسطے ظالم کا دشمن ہوجائیگا تو وہ اپنے جگر گوشہ کے واسطے کیا کچھ خصومت نہ فرمائیگا ابے خبیث جسوقت انکے نانا حضرت پیغامبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت مین تجھسے خصومت کرینگے اور جسوقت انکی مادر مہربان حضرت فاطمہ زہرا عرش الٰہی کے پایے کو پکڑکے دادخواہ ہونگے تو خدا کو تو کیا منہ دکھائیگا کون سی دلیل پیش لائیگا ان باتونکو سنکے یزید پلید کا غصہ بڑھ گیا بادہ ننگ و ناموس کا نشہ چڑھ گیا کہا ہان جلاد کو بلاؤ اور ابھی سر اس یہودی کا میرے پاس کاٹ لاؤ یہودی نے اوچھل کرکے سر سلطان دارین حضرت امام حسینؑ کا اوٹھا لیا اور کہا ای نور نبی ای فرزند علی مین آپکا غلام ہون شیفتہ کاکل مشکفام ہون کشتہ خنجر فراق ہون جمال رسول نما کا از بس مشتاق ہون خلوص دلی سے مسلمان ہوتا ہون کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہکے صاحب ایمان ہوتا ہون اے میرے آقا اے میرے مولی اے میرے سید کی خبر لینا اور اپنے جد امجد کے سامنے میرے ایمان پر گواہی دینا یزید نے کہا کہ اب مارے جانیکے ڈر سے

Marfat.com

مسلمان ہوتا ہی یہودی نے کہا اے خبیث کچھ مین حضرت امام حسینؑ سے فاضلتر نہین ہون
اونکی تو نے گردن اوتاری میری گردن تو تار لے بسم اللہ مین حاضر ہون مجھے بھی مار ڈالے
انشاء اللہ مین بھی زمرے مین شہداء کربلا کے اوٹھایا جاؤنگا حقتعالی سے بعوض اسکے
باغ ارم پاؤنگا آخر اوس پلید نے اوس نومسلم کو بھی جان سے مارا لعنۃ اللہ علیہ
ساتھ وہ جنتی جنت کو سدھارا

رسولؐ پاک پہ بھیجو اپنی درود و سلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی کہ جسوقت یزید علیہ ما یستحقہ سر مبارک سید الشہداء کے ساتھ بے ادبیان
کر رہا تھا اوسوقت حسب اتفاق ایک ایلچی قیصر روم کا بھی وہان حاضر تھا حضرت امام کے
سر اقدس کو دیکھکر بے اختیار رونے لگا و چیخنا کہ کے جان کھرنے لگا بار بار آہ سرد
بھرنے لگا فریاد و فغان کرنے لگا اور کہنے لگا کہ اے یزید ایسی پلیدیا تک بعض تابوت
نشان سم حضرت عیسیٰ کے گدھے کا باقی ہی ہم لوگ اہل نصاری فوج کی فوج وہان پر
اوس نشان سم کی زیارت کو ہر سال جاتے ہین اور کمال ادب اور نہایت خلوص کی سی
اوس نشان سم کی تعظیم بجا لاتے ہین اور زر و جواہرات اور طرح طرح کے تحفہ تحفہ چیزین
اپنے اپنے مقدور کے موافق وہان نذر چڑھاتے ہین اور جسطرح تم لوگ خانہ کعبہ کی بزرگی
اور تعظیم کرتے ہو اوسیطرح پر ہم لوگ اوسکا ہر طرح سے آداب بجا لاتے ہین پر افسوس صد
افسوس ہی کہ کل تمہارے نبی جنت کو سدھارے ہین اور آج ہی تمنے خاص اپنے نبیؐ کے
لال علیؑ کے نونہال کو جو جان رسولؐ اور روح و روان بتولؑ تھے قتل کر ڈالا اور
اہلبیت اطہار کو اونکے طرح طرح کی اذیتین دیکے خوب اپنے دل کا غبار نکالا
ایکبار مین برسم تجارت زمان حیات مین حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
مدینۂ منورہ گیا تھا پھر مین حضور نبوی مین حاضر آیا اور کمال ادب سے سلام بجا لایا اور
مشاہدہ جمال حق نما سے چشم مین اپنے بصارت تازہ پائی اور فیضان مجلس عالی سے

Marfat.com

جسم مین میرے نضارت نے اندازہ آئی پھر جی جانسے مین آپکا عاشق زار ہوگیا شیفتہ
کا کل مشکبار ہوگیا پس مینے تھوڑا سا مشک اطیب اور عنبر اشہب حضور اقدس مین
گذرانا اور اس ہدیہ محقر کو موجب نجات دارین جانا آپ نے فرمایا کہ اگر تم میری طرف سے
پہلے ہدیہ ایمان قبول کرو تو مین آج تمہارا ہدیہ قبول کرونگا اور کل قیامت مین تمہارے
سر پر آنچل رحمت کی دھرونگا مین فوراً آپکے ہاتھ پر ایمان لایا اور روم مین آکر مدت
تک اپنا اسلام چھپایا پھر کئی برس ہوئے کہ چارون بیٹیان اور پانچون بیٹے ہمارے
بھی مسلمان ہوگئے بفضلہ سب صاحب ایمان ہوگئے اور انھین ایام مین جب مین
حضرت کے ہاتھ پر مسلمان ہوگیا تھا تو یہی سرور جنکا سرخواری کے ساتھ اسوقت تیرے
آگے دھرا ہی حجرہ خانہ سے حضرت ام سلمہ کے باہر آئے پس حضرت سرور عالم انکو اپنی
گود مین اوٹھا کر ادھر اودھر گھومنے لگے لب دندان کو اونکے بار بار چومنے لگے اور
فرمانے لگے کہ خدا کی مار پڑے اللہ کی لعنت پڑے پھٹکار پڑے ای حسین اوس آدمی پر
کہ جو تجھے ناحق مارے سر تیرا تن نازک سے اوتارے دوسرے دن یہی صاحبزادی اپنے بڑے بھائی
حضرت امام حسن کے ساتھ مسجد نبوی مین تشریف لائے اور کہنے لگے کہ نانا جان آج ہم دونو بھائیون نے
باہم کشتی کی خوب لڑے جی جان سے ایک دوسرے پر پڑے مگر کسی نے کسی کو زمین پر پٹکا نہین معلوم کہ
ہم دونون بھائیون مین کون زور آور زیادہ ہی بجز اسکے کچھ دلمین کھٹکا نہین سو اب بتا دیجئے کہ دونو بھائیون مین کسکو
زور زیادہ ہی کس شخص کو قوت بے اندازہ ہی آپنے فرمایا بیٹا کشتی لڑنا تمہارا کام نہین ہمین کسیطرح کا
کچھ نام نہین سو جاؤ دونون بھائی ایک ایک خط لکھ لاؤ جسکا حرف بہتر ہوگا وہی قوی
ہوگا مقرر ہوگا دونون شاہزادے گھر مین آئے اور ایک ایک خط لکھ کے حضور نبوی مین
لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونون شاہزادونکو برابر دوست رکھتے تھے آپنے سوچا
کہ اگر حسن کے خط کو بہتر کہون تو حسین کو ملال ہوگا اور اگر حسین کے خط کو اچھا کہون
تو حسن خستہ حال ہوگا پس آپ نے فرمایا کہ ای جانان جدا اپنے باپ کے پاس جاؤ وہ خط

Marfat.com

خوب پہچانتے ہین حرف کی حسن و قبح کو اچھی طرح جانتے ہین وہ کہدینگے کہ دونو نمین کو خط اچھا ہی غرض دونون
صاحبزادے دوڑے ہوئے اپنے والد شیر خدا کے پاس آئے اور دونو خط ہاتھ مین اونکے دھر دیے اور سارے حال عرض
کر دیے شیر خدا کی دلمین بھی وہی بات کا کھٹکا ہوا فرمایا اپنی مان کے پاس لیجاؤ دیکھو تو کسکے خط کو اچھا فرماتی ہین
غرض دونون شاہزادے دوڑے ہوئے حضور عالی مین جناب حضرت سیدہ کے تشریف لائے اور سارے قصے ابتدا سے انتہا تک کہہ
سنائے اور عرض کی کہ اماں دونو خطونکو آپ ملاحظہ کیجیے اور جسکا خط اچھا ہو اسکی قوت کی داد دیجیے حضرت سیدہ نے
سونچا کہ یا اللہ یہ کیا مشکل ہی ان کے جد بزرگوار اور پدر نامدار نے تو چاہا کہ کسی ایک کے آئینہ
دل پر غبار ملال پڑے نہین خاطر نازک مین کسی ان دو کے خار ننگ گڑے نہین اسواسطے
اونھون نے مجھپر ٹالا اب مین کیا کرون پس سیدہ نے فرمایا کہ تم لوگ خوب جانتے ہو کہ
مین خط کا حال جانتی نہین بھلا برا کچھ پہچانتی نہین مگر میرے پاس سات موتی انمول ہین
اون ساتون موتیونکو تم دونون بھائی کے سر دونپر نثار کرتی ہون پس جو کوئی تم دونو مین
سے زیادہ موتی میرے پاس چن لائیگا خط اوسکا بہتر ہوگا اور سند زیادتی قوت کی وہی مجھسے
پائیگا پس سیدہ نے پہلے دونو ماہ پارون کو خوب پیار کیا پھر وہ ساتون موتیونکو انکے
سرون پر نثار کیا پس دونو نبی کے لعل علی کے نونہال نے مارے خوشی کے سر ہلے
اور جھٹ پٹ تین تین موتی دونون بھائیون نے برابر چنے پروردگار عالم نے دیکھا کہ اللہ
اب یہ چوتھا موتی جو چنے گا تو دوسرا مارے ملال اور شرم کے سر کو دھنے گا پس فوراً فرمان
رب جلیل بنام جبرئیل آیا کہ ہان ابھی اس موتی کو دو ٹکڑے کر دو اور زمین پر دو جگہ دھر دو
تاکہ دونو نبی کے ماہ پارے چرخ امامت کے تارے آدھا آدھا موتی چن لیوین دل کسیکا ملول
نہو اور حکم برابری قوت کا اپنی مان سے سن لیوین پس جبرئیل بحکم باری زمین پر آئے
اور اوسیطرح عمل مین لائے دونو شاہزادون نے ساڑھے تین تین موتی چنکے مژدہ
مساوات قوت کا مادر مہربان سے سنکے دوڑے حضور نبوی مین آئے اور سارا حال
کہہ سنائے آی یزید ای پلید وہان تو حضرت سرور عالم رسول خدا اور علی مرتضی و حضرت فاطمہ زہرا

Marfat.com

اور خداوند کبریا کو گوارا نہ ہوا کہ ایک شاہزادیکو دوسرے کی زیادتی قوت کا حال سنکے کچھ ملال آوے ایک سے دوسرے کا جی شرماوے اور یہان پر تو نے بڑے شاہزادے شہنشاہ زمین حضرت امام حسنؑ کو شربت ہلاہل پلایا وہ چاند سی صورت وہ نور کی مورت کو اونکی تو نے مٹی مین ملایا اور ہزار دو ہزار ٹکڑے ہو کر جگر اونکا دستون کے ساتھ باہر آیا اے ظالم ذرا تو خدا سے نہ شرمایا اور چھوٹے صاحبزادے جان کونین حضرت امام حسینؑ کا سر تو نے مع بہتر سر ہمراہیان اونکے کی تیغ ستم سے کٹوا کے اپنے سامنے منگوایا وائے بر تو اے ذرا بھی انکی بزرگی کا لحاظ اپنے جی مین نہ لایا

نظم

ای ناکسان بہ نسبت فرزند مصطفی	باشد بہ ہیچ وجہ روا کین چنین کنید
بر حلق تشنہ شہ دین تیغ کین نہید	در خاک و خون نہادہ رخ نازنین کنید

یہ بات سنکے سب حاضرین کے دل مین خنجر غم گڑ گیا اوس مجلس مین ایکبار ماتم پڑ گیا یزید نے کہا کیا کہون تو قیصر روم کا ایلچی ہی اوسکا پاس کرتا ہون اور نہین تو مین ابھی تجھے قتل کڑوالتا اپنے جی کا حوصلہ نکالتا اونسے کہا ای یزید بیدین تجھے شرم نہین آتی افسوس قیصر روم کی ایلچی کا تو تو پاس کرے اور اولاد رسول کو بلا لحاظ قتل کرے اور خدا رسول سے نہ خوف کرے نہ ہراس کرے دیکھنا قیامت کے دن حق تعالی تجکو اور تیرے ہمراہیونکو سزا دیگا انشاء اللہ سبکو کندہ دوزخ کا کریگا غرض رسول قیصر روم نے یزید پلید کو بہت سخت سخت کلام سنایا پھر مغموم ہو کر اوسکے دربار سے چلا آیا ؎

رسول پاک پہ بھیجیے ایخدا درود و سلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

روایت ہی کہ جب سب طرف سے یزید پلید پر لعنت ہونے لگی ساری خلق اوسکو بحر ملامت مین ڈبونے لگی تب اوسنے سبکی طرف سے منھ موڑا اور حضرت زین العابدین کی طرف متوجہ ہو کر کے پوچھا کہ یہ کسکا ماہ پارا ہی یہ کسکی آنکھونکا تارا ہی لوگون نے کہا یہی زین العابدین حضرت امام حسینؑ کے بیٹے علی مرتضی کے پوتے ہین بسنور

Marfat.com

بیمار پڑے باپ کے غم مین روتے ہین کہنے لگا کہ مینے سنا تھا کہ علی بن حسین تو مارا گیا سو اوسکا
بھی تن نازک سے اوتارا گیا لوگ بولے کہ امام حسین کے تین لڑکے تھے علی اکبر اور علی اصغر
کو تو ہم لوگون نے وہین پر مارے وہ دونون کربلا ہی سے جنت کو سدھارے باقی یہ تیسرے
علی اوسط محض بیمار تھے بات کرنے آہ سرد بھرنے سے ناچار تھے اسواسطے ہم لوگون
نے انکو شربت شہادت نہ پلائے اور تمھارے پاس قید کر لائے پھر اوس خبیث نے
حضرت امام زین العابدین کی طرف متوجہ ہوکر کے کہا کہ ای لڑکے تو کچھ جانتا ہے
باپ تیرا یہ چاہتا تھا کہ مسند خلافت پر جلوس فرماوے اور اونکی نامونکا خطبہ منبرون پر
پڑھا جاوے بارے شکر باری ہے کہ تمنائے دلی تمھارے باپ کی نہ برآئی باپ نے
تیرے اپنی مراد نہ پائی حضرت امام زین العابدین نے فوراً جواب دیا کہ ای یزید بھلا یہ تو
بتلا کہ یہ منبر جو مسجدون مین بنے ہین ہمارے باپ دادے کے ہین یا تیرے باپ دادے کے
اور خلافت اور امامت ہمارے خاندان مین زیبا ہے کہ جنھون نے راہ خدا مین جہاد
کیے ہین اور کفار اور مشرکین کو قتل کر کے مسلمانون سے شہرونکو آباد کیے ہین یا تیرے
گھرانے مین کہ ہمیشہ سے تیرے خاندان کے لوگ شرک و کفر کرتے رہے دین کو چھوڑ کر
طلب جاہ اور دنیا مین مرتے رہے صبر کر عنقریب قیامت کے دن حق تعالی ہمارا
تیرا معاملہ بہت اچھی طرح سے فیصل کریگا اور اللہ تعالی بیشک ہماری داد دیگا قطعہ

روزیکہ اندر و جگر از ہول خون بود	حکام را لوائے عمل سرنگون بود
اے از برائے دنیی و دون دادہ دین بباد	اندیشہ کن کہ حال تو آن روز چون بود

ان باتونکو سنکے یزید پلید کا غصہ بھڑکا جلاد پر وہ ملعون کڑکا کہ ہان اسکو ابھی
باہر لیجا اور خنجر آبدار سے سر اسکا کاٹ لا جلاد نے ہاتھ حضرت زین العابدین کا تھاما کہ
باہر لیجائے اور سر آپکا کاٹ کے یزید کے پاس لے آئے حضرت ام کلثوم نے پردے اندر
سے فرمایا کہ ہان ہان بجز اس لڑکے کے کوئی ہم لوگونکا محرم نہین کوئی رفیق نہین

Marfat.com

ہمدم نہین تجھ اس لڑکے کو چھوڑو ہاتھ اسکے قتل سے موڑو پھر یہ بیت پڑھی شعر

اَنَادِیْکَ یَا جَدَّاہُ یَا خَیْرَ مُرْسَلٍ	حُسَیْنُکَ مَقْتُوْلٌ وَنَسْلُکَ ضَائِعٌ

یعنی پکارتی ہون مین آپکو ای نانا جان ای بہتر سب رسولون سے خبر لیجیے کہ حسین آپکے تو شہید ہو ہی چکے اور اب نسل آپ کی منقطع ہوا چاہتی ہی یہ بیت سنکر یزید پلید بارے خوف کے کانپنے لگا دم بخود ہو کر ہانپنے لگا پھر کہا کہ اچھا اس لڑکے کو چھوڑ دو اسکے قتل سے مونہہ موڑ لو روایت ہی کہ اسکے بعد یزید پلید نے حضرت امام زین العابدین کو اپنے پاس بلایا اور اپنے بیٹے کے روبرو بٹھایا پھر اوس شیطان نے کہا کہ ای فرزند حسین یہ لڑکا ہمارا تمھارے ہم سن ہی اور لڑنے بھڑنے کا یہی دن ہی بھلا تم اس لڑکے سے کشتی لڑ سکتے ہو زور ہاشمیت دکھا کے ہاتھ اسکا پکڑ سکتے ہو آپ نے فرمایا ہمکو کشتی کرنے سے کیا کام ہی اور ہمارا پیسے ایسے لونڈون سے کشتی لڑنے مین کیا نام ہی ہان اگر تو چاہے کہ میرے زور ہاشمیت کا کچھ تماشا دیکھے ہمارا یا اپنے بیٹے کا لاشا دیکھے تو ایک چھری مجھے دے اور ایک چھری اپنے بیٹے کو اور حکم دے کہ جو غالب آئے مغلوب کو مار ڈالے سر اوسکا اسی چھری سے اوتار ڈالے پھر دیکھ تو کون کسکا پیٹ پھاڑتا ہی کون کسے پچھاڑتا ہی اب ایک چھری اسکے سینہ پر مارون تو ناف تک پھٹ جاوے سر پر مارون تو کھوپڑی تک کٹ جاوے یزید اسپر راضی نہوا اتنے مین نوبت بجنے لگی یزید پلید کے بیٹے حرامزادے نے کہا کہ ای ابن حسین یہ نوبت تو تیرے باپ کے نام بج رہی بادل کی طرح گرج رہی ہی کہو تمھارے باپ کے نام کی نوبت کہان ہی حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ ذرا ٹھہر اسکا جواب دیتا ہون مگر جب میرے باپ کی نوبت بجنے کی نوبت آئے گی تو یہ نوبت تیرے باپ کی موقوف ہو جائے گی یہ نوبت سنکے دنیا یاد پڑتی ہی اور اوس نوبت کی سنتے ہی خلق دنیا کو چھوڑ خدا کی جناب مین بسجدہ ہو کر ناک رگڑتی ہی یہ نوبت سنکے فرشتے جی مین لاحول پڑھتے ہین اور خاموش رہتے ہین اور وہ نوبت سنکے دل اور زبان سے

Marfat.com

صل علی کہتے ہین کہ اتنے مین موذن نے اذان دی جب یہ نوبت اللہ اکبر کی بجنے لگی وہ
نوبت یزید کی فوراً موقوف ہوگئی حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ ای یزید
یہ نوبت پنجوقتی میرے باباجان کے نام کی ہی کہ قیامت تک بجتی رہیگی اور رحمت کی
مثال گرجتی رہے گی آبے تو اس نوبت پنج روزہ پر کیا بھولا ہی خدا و رسول کو کیا
بھولا ہی تا دامان قیامت جب خطیب لوگ منبرون پر چڑھین گے تو خطبہ امامت
اور فضیلت کا ہم لوگون کے نام پر پڑھین گے پھر فرمایا ای یزید سچ بتا کہ جبرئیل امین
ہمارے گھر آیا کرتے تھے یا تیرے گھر وحی ہمارے یہان اوتری ہی یا تیرے یہان
لوگ کلمہ میرا پڑھتے ہین یا تیرا آیۂ تطہیر ہمارے حق مین نازل ہوئی ہی یا تیرے حق مین
ہماری محبت لوگون پر فرض ہی یا تیری ای یزید تو نے کیا سمجھا کیا تو ہمیشہ جیتا رہیگا
اسیطرح سونچھون پر تاؤ دیکے شراب پیتا رہے گا کیا ہمیشہ تیرا ہی راج رہیگا یا قیامت
تو صاحب تخت و تاج رہیگا دیکھ لینا عنقریب انشاء اللہ تعالی یہ ساری دولت
تیری بھی لٹجائے گی دین کو اپنے تو کھو چکا تھوڑے دن مین دنیا بھی تجھسے چھٹ جائیگی
ہی لوگ ہونگے اور تیرا لاشا ہوگا اوسوقت قدرت کا کھیل ہوگا عجب تماشا
ہوگا ان باتون سے سننے والونکے رونگٹے دہشت سے کھڑے ہوگئے اور یزید لعین
کے بدن مین رعشہ آگیا اور مارے ہیبت کے وہ شیطان تھرا گیا شعر

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود و سلام | علی و فاطمہ حسن و حسین پہ بھی سلام

روایت ہی کہ جب یزید بذات حضرت امام زین العابدین کی باتون سے
قائل ہوا اوسوقت کہنے لگا کہ ای امام اگر کچھ حاجت ہو تو [illegible]
روا کرون آپ نے فرمایا کہ چار حاجت رکھتا ہون ایک یہ کہ [illegible]
قاتل کو میرے حوالے کرتا کہ اپنے ہاتھ سے اوسکو قتل کرکے [illegible]
کا حوصلہ نکالون یزید نے سرداران کوفہ سے پوچھا کہ امام حسین کو [illegible]

لوگون نے کہا خولی نے خولی ملعون نے ڈر کے کہا اشامین نے نہین مارا ہی سنان نے
مارا ہے سنان نے انکار کیا اور کہا کہ لعنت قاتلان امام حسین پر بلکہ اونکو شمر نے مارا
ہی یزید نے شمر سے پوچھا کہ سب لوگ کہتے ہین کہ تو نے مارا ہی شمر نے کہا معاذ اللہ
مینے نہین مارا سب جھوٹ کہتے ہین یزید نے بہت غصے ہو کر کہا کہ سچ کہہ کہ اونکو
کسنے مارا شمر نے کہا کہ مین سچ بتاؤن امام حسین کے قاتل کا پتا تجھے بتادون کہ
اے یزید امام حسین کا قاتل وہی ہی جسنے پہلوانان عرب اور شام کو جمع کیا اور خزینہ
بیت المال کا کھولدیا اور لشکر کو ہتھیار اور گھوڑا دیا گوڑا دیا جوڑا دیا توڑا دیا اور
جسنے ابن زیاد کو سردار لشکر بنایا اور کہا جا امام حسین اور اونکے ہمراہیونکا سر کاٹ لا
یزید نے یہ سنکے آتش ندامت مین جل بھنکے شرم سے سر جھکا لیا اور شمر کا کچھ
جواب ندیا پھر حضرت امام زین العابدین سے کہا کہ اور حاجت اپنی کہو فرمایا دوسری
حاجت یہ ہی کہ سر میرے بابا جان اور سارے شہدا کا مجھے دے کہ اپنے ساتھ لیجاؤن
تیسرے مجھے اور سارے بندیان اہلبیت اطہار کو چھوڑ دے تاکہ مین سبکو اپنے
ساتھ مدینہ منورہ کو لیجاؤن اور اپنے جد بزرگوار کے روضۂ انور پر جاکر عبادت
الٰہی مین تادم زیست مشغول رہون چوتھے کل جمعہ کا دن ہی مجھے اجازت دے
کہ منبر پر چڑھون اور شامیونکے سامنے خطبہ پڑھون یزید نے کہا بہت خوب یہ تینون

باتین تمھاری مجھے منظور ہین

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی سلام

روایت ہی کہ اسکے بعد یزید پلید نے حکم دیا کہ حضرت امام حسین اور سارے
شہدا کے سرونکو دروازۂ پر دمشق کے لٹکا دو تاکہ جو کوئی میری بغاوت پر سر
اوٹھائیگا اسیطرح سر اوسکا کاٹ کے لٹکایا جائیگا چنانچہ لکھا ہی کہ حسب الحکم اوسکے
سیاہ رو کے برابر تین شبانہ روز سرہاے شہدا نامدار دروازۂ دمشق پر

لٹکے رہے شامیان سیاہ وصبح وشام وہان بنظر تفریح آتے اور اللہ کے قدرت کی کھیل کی
سیر کرجاتے شعر

نہ آسانست کردن بر سر نیزہ شاہی	کہ داد بی سلطان رسل دی جشتا

روایت ہی کہ جب دوسرا دن جمعہ کا آیا یزید نے منادی کرادی کہ آج سب اہل دمشق جامع
مسجد مین حاضر آئین اوسدن جمعہ کیوقت اتنے لوگ آئے کہ قدم دھرنے کی سجدہ
کرنیکی جگہہ نہ ملتی تھی بباعث کثرت آدمیون کے شانہ سے شانہ چھلتا تھا پس یزید
پلید نے ایک خطیب بدنصیب شامی کو کہا کہ منبر پر جاوے اور حاضرین کو میری
حقیت اور امام حسین کے بر سر باطل ہونیکا خطبہ سناوے اوس خطیب نے منبر پر چڑھ
کے تعریف آل ابوسفیان اور مذمت آل ابیطالب کی اور بطلان حضرت امام حسین
کا اور حقیت یزید پلید کی بیان کرنی شروع کی حضرت امام زین العابدین نے فرمایا
کہ اے میان تو کیسا خطیب ہی تو مذمت آل عبا کی کرتا ہی کیا بدنصیب ہی ؎

آل عبا از ہمہ فاضل تراند	ذم چنین قوم چرا مے کنی

پھر آپ منبر پر تشریف لائے اور پہلے ایک خطبہ مشتمل حمد الٰہی و نعت حضرت
رسالت پناہی بفصاحت تمام و بلاغت تام لوگونکو سنایا کہ سارے فصحا
و بلغا انکے سنکے دنگ ہوگئے اس شیرینی کے ساتھ اوس کم سنی غریب الوطنی مین
پڑھا کہ بلغاے شام و روم کے دانت کھٹے ہوئے قافیے سبکے تنگ ہوگئے
غرض اس خوبی کے ساتھ پڑھا کہ فضلاے عراق و شام مارے شرم کے موہنہ
کھول نہ سکے ایسا آپ کا رعب پڑگیا کہ سواے واہ وا کے لوگ کچھ نہ بول سکے
اس لہجہ سے وعظ کہا شہادت کربلا کا راز کہا کہ تاثیر سے اوسکے سارے اہل
شام موم دل ہوگئے کوفیان بدانجام مرغ بسمل ہوگئے اور عراقیان بے ایمان
خجالت مین غرق ہوگئے اور سارے علما روم و شام جوامع کلم اور لوامع حکم کو
آپکے سنکے غریق لجہ حیرت اندر تا فرق ہوگئے پھر فرمایا ای اہل شام تم لوگونہ نے

Marfat.com

جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے مگر جو مجھے نہین جانتا ہے جو میرا خاندان نہین پہچانتا ہے
سو جانلے کہ مین فرزند رسول مختار حبیب پروردگار ہون مین فرزند صاحب تاج
اور خداوند تخت و تاج ہون مین نور چشم راکب براق اور افضل البشر علی الاطلاق ہون
مین لخت جگر رحمت عالم حضرت رسول اکرم ہون اور مین پوتا شہسوار مضمار بلاق
اور شہریار تختگاہ لافتی شیر خدا علی مرتضی داماد مصطفی کا ہون اور مین راحت جان
سادات اور شفیع عرصۂ عرصات کا ہون اور مین روح روان بنت رسول یعنی حضرت
فاطمہ زہرا بتول کا ہون اور مین بھتیجا سبط رسول قرۃ العین بتول امام مسموم شاہ حسن
حضرت امام حسن کا ہون یعنی مین بیٹا شہید مظلوم غریب مہموم سید معصوم امام مغموم
نور دیدۂ مصطفے سرور سینۂ مرتضی شہید رنگین کفن قتیل خونین پیرہن جان کو مین
حضرت امام حسین شہید کربلا کا ہون یزیدیون نے میرے باباجان اور سارے
اقربا کو بیکس تن تنہا تین دن رات کا بھوکا پیاسا میدان کربلا مین شہید کر ڈالا
ساقی کوثر کے نواسے کو قطرۂ آب سے ترسا ترسا کر تیغہ ستم کے برسا برسا کے
اپنے جی کا حوصلہ نکالا جی کیا کہین جسطرح جیتی مچھلی کو کڑھائی مین تلتے ہین اسیطرح
کوفیون نے میرے باباجان کو جیتے جی کربلا کے توے پر تل ڈالا پھر سر کو انکے کاٹ
کے لہو انکا چاٹ کے یزید کے پاس ہدیہ لائے اور لاش کو بابا کے وہین پر گھوڑونکی
ٹاپون سے کچل ڈالا جب یہ کہا مسجد مین ماتم پڑ گیا دوست دشمن سبکا جی بگڑ گیا
کوئی پتھرون پر سر کوٹنے لگا کثرت آہ اور نالہ جانکاہ سے کسیکا دم ٹوٹنے لگا کوئی
عالم تحیر مین خاک پر پڑا آہ سر بھرتا تھا کوئی پشت بدیوار اٹا نعرہ واحسیناہ واحسیناہ
کرتا تھا اہل مسجد نے اسقدر ہائے ہائے کے نعرے آہ آہ کے شرارے عرش تک
پہونچائے کہ شہر دمشق والے چھوٹے بڑے اپنے اپنے گھرونسے نکل کر باہر آئے
یزید کو بہت ڈرا کہ ایسا نہو کہ انکے وعظ سے بلوا عام ہو جاوے لوگ ہمکو لوٹ لین

Marfat.com

امام زین العابدین کا کام ہو جاوے پس اوس پلید نے مؤذن کو کہا ہان اذان دے مؤذن نے اذان شروع کی جب اشھد ان محمد رسول اللہ کہا حضرت امام زین العابدین نے منبر سے اوتر کے عمامہ سر کا اپنے آگے مؤذن کے دھر کے فرمایا کہ اے مؤذن تجھے انہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم دیتا ہون کہ ذرا ٹھہر مؤذن چپ ہو گیا پس آپ نے یزید سے کہا کہ اے یزید سچ کہہ یہ حضرت محمد رسول اللہ میرے جد بزرگوار ہین یا تیرے اور اگر تو جانتا ہی کہ وہ میرے جد ہین تو پھر کسواسطے تو نے میرے باباجان امام حسین کو ناحق قتل کرایا اور اہلبیت اطہار کو جنکی چوکھٹ کو فرشتے بلا اذن چوم نہین سکتے تھے جبرئیل امین حریم عصمت مین اونکی گھوم نہین سکتے تھے شہر شہر گلی گلی پھرایا اور مجھے تو نے یتیم بے پدر کر ڈالا اور پھر تو کلمہ پڑھتا ہی میرے جد امجد کا نام لیتے وقت شرماتا نہین اللہ تعالی سے کچھ خوف کھاتا نہین پھر لوگون سے آپنے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میرے سوا کوئی ایسا ہی جسکا نانا خدا کا پیغمبر ہو اور جسکا دادا ساقی کوثر ہو اس کلام کو سنکر کے سب بے اختیار رونے لگے جی جان کھونے لگے کسیکی آنکھون سے سیلاب خون جاری کسی پر حالت غشی طاری بعضے بیہوش پڑے تھے اور بعضے انگشت بدندان عالم تحیر مین ٹکٹکی باندھے کھڑے تھے تو ہر طرف سے قاتلان امام حسین پر لعنت ملامت پڑنے لگی یزید کی طرف طبیعت لوگونکی بگڑنے لگی یزید پلید غوغائے عام سے خوف کھا کر اوٹھ کھڑا ہوا اور جلد جلد مؤذن سے تکبیر کہلائی اور بعد نماز کے حضرت امام زین العابدین کی طبیعت اور باتون مین بھلائی

شعر

نہ بازیچہ ست ناحق سر بریدن شہ مارے را
بود حضرت روح الامین گہوارہ جنبانش
بوقت قتل از سر بریدہ آواز می آمد
کہ لعنت خدا بر شمر و بر انصار و اعوانش

روایت ہی کہ یزید نے اہلبیت اطہار اور عابد بیمار کے رہنے کو خاص ایک کمرا خالی کرا دیا تھا اور حضرت امام حسین کے ایک

Marfat.com

صاحبزادی چار برس کی تھین کہ آپ اونکو بہت پیار کرتے تھے جی جان اپنا اونپر نثار
کرتے تھے اور وہ صاحبزادی بھی امام سے بہت ہی مالوف تھین دل وجان سے
مشغوف تھین جیسے امام تشنہ کام نے شہادت پائی برابر رو رو کر پوچھا کرتی تھین
کہ بابا کہان ہین مجھے بتاو واللہ اونکا مجھے بتاو لوگ کہتے باہر کسی کام کو گئے ہین
سفر عراق یا شام کو گئے ہین دیکھو اب آتے ہین اور تمھارے واسطے چیز لاتے ہین
غرض اسیطرح باتون مین لوگ اونکو بہلاتے گود مین لیکر تشفی دیکر ادھر ادھر بہلاتے
ایک شب اوس کمرے مین اون صاحبزادیکو دیدار پدر کا شوق بڑھ گیا آغوش ناز
پدر مین جانیکا نشہ چڑھ گیا آخر فراق پدر مین روتے روتے سو گئین نیند پڑ گئی غافل
ہو گئین خواب مین دیکھا کہ بابا جان مجھے اپنے گود مین لیے صحن خانہ مین گھوم رہے ہین
کمال محبت سے اور مونہہ کو میرے چوم رہے ہین ناگاہ نیند اوچٹ گئی باپ کو نہ پایا
پھوپھی کے گلے سے لپٹ گئین اور غل مچایا آتش شوق بھڑک گئی خواب نوشین
طبیعت پھڑک گئی وصال پدر کا شوق زیادہ ہوا دیدار پدر کا ذوق بے اندازہ ہوا
لوگون نے پوچھا کہو کیا حال ہے کسوجہ سے اتنا ملال ہے صاحبزادی نے لوگونکو
خوابکا حال کہہ سنایا آنکھونسے دریاے خون بہایا اور رو رو کے کہنے لگین کہ اجی پھوپھی
بابا کہان گئے ہین کب آئینگے جمال اپنا مجھے کب دکھائینگے یا تو بابا جان کو میرے
پاس بلا دو یا بابا کے پاس مجھے کو پہنچا دو اب مین بن بابا کے رہ نہین سکتی آصدمۂ
فراق سہ نہین سکتی ہر چند لوگ تشفی دیتے مانتی نہ تھین حال شہادت کا امام
عالیمقام کی جانتی نتھین پھر تو یکبار اون شاہزادی کے رونے سے سب اہلبیت کا
جی بگڑ گیا ہر محل اوس محل مین ماتم پڑ گیا یزید پلید خواب سے چونک پڑا اور اپنی ما
جیسا کہ جلد جادو کیا اہلبیت پر اب کیا مصیبت تازہ آئی ماما دوڑی آئی خواب
سب جا کر یزید کو پہنچائی پس یزید نے فوراً سر جان کونین حضرت امام حسین کا

Marfat.com

محل خاص مین سے منگایا پھر اوس سر کو ایک طبق سیمین پر دھرکے ایک حریر کے رومال سے
اوسے پوشیدہ کرکے اہلبیت کے پاس بھجوایا کہ اوس عاشق زار پدر کو یہ سر دکھادو
شاید اوسے تسکین ہوجاوے سر دیکھکے مطمئن ہوکے سوجاوے جب وہ طبق سیمین
صاحبزادی کے آگے دھرا گیا پوچھا اسمین کیا ہی لوگون نے کہا اسمین وہی ہی جسکے لیے
روتی ہو دن بھر نہ کھاتی ہو رات بھر نہ سوتی ہو شاہزادی نے سر طبق سے رومال اوٹھالکر
دیکھا کہ اوسپر ایک سر دھرا ہی اوس سر سے ایسی خوشبو کی لپک آتی ہی گویا مشک وعنبر سے
بھرا ہی وہ صورت ہی یا نور کی صورت ہی یا چرخ امامت کا چاند ہی یا ماہ فلک جسکی چمک کے سامنے
ماند ہی چہرہ تابان پر نور برس رہا ہی حلق لہو سے آنکھ آنسو سے تر بتر ہی مگر لب قطرہ آب کو
ترس رہا ہی پھر سر کو اوٹھا کر غور کیا تو دیکھا کہ یہ تو میرے باباجان کا سر ہی یہ مہربان کا سر ہے
پھر تو ایک آہ سرد بھرکے نعرہ وا ابتاہ کرکے مونھ کو اپنے باپ کے مونھ پر ملنے لگین
سر کو اپنے پیٹون پر کھلنے لگین پھر اوسیوقت اسطرح بابا بابا کہتے کہتے مرگئین باپ سے جا ملین
دنیا سے سفر کرگئین اوس شب کو تعزیت حضرت امام حسین کی تازہ ہوگئی اہلبیت پر مصیبت
نے اندازہ ہوگئی بیت

ای اجل باز این چہ غوغا در جہان انداختی	باد دیگر ماتمے در خاندان انداختی

رسول پاک پہ بھیجے خدا درود وسلام علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام

مدینے کو پھر اب شام سے ہی سر رہ برائے تعزیت اکشت کرکے گھر کو جاتا ہے

روایت ہی کہ جب یزید پلید ہر طرح سے اپنے جی کا حوصلہ ل کا ارمان نکال چکا دنیا کیواسطے
اپنے دین کو خاک مین ڈال چکا تو اہلبیت اطہار کے واسطے مدینہ جانیکو اسباب
مہیا کیا اور ہر شخص کو بقدر حاجت کے کپڑا اور زاد راہ بھی دیا اور نعمان بن بشیر کو حکم دیا
کہ مع تیس جوان مسلح کے اہلبیت اطہار کے ہمراہ جاوے اور بآرام تمام وحفاظت تام
اونکو مدینہ طیبہ پہونچا آوے چنانچہ حضرت امام زین العابدین سر حضرت امام حسین اور

Marfat.com

سر دیگر شہدا کے یزید پلید سے لیکے دمشق سے فراق پدر مین زار زار روتے چلے مدینہ سے باپ کے ساتھ آئے تھے دمشق سے یتیم بے پدر ہوکے چلے سارے خویش و اقارب کو بحر فنا مین ڈبو کے چلے عمر بھر کی کمائی دشت کربلا مین کھو کے چلے نعمان بن بشیر حسب الحکم یزید پلید اہلبیت اطہار کو کمال تعظیم اور احتیاط سے مدینہ کو لے چلے راہ مین اہلبیت کے ساتھ کوئی دقیقہ تعظیم اور تکریم کا نہ چھوڑا سر مو اطاعت سے اونکی موہنہ نہ موڑا جہان اور جسوقت اہلبیت چاہتے عماری سے اوتر آتے اور جب چاہتے اپنی خوشی سے سوار ہوجاتے اور چڑھتے اور اوترتے وقت نعمان اور سواران مسلح اونکے اہلبیت کے پاس سے الگ ہوکے موہنہ پھیر لیتے اور راہ مین خصوصًا شب کو سوتے وقت اہلبیت کو حفاظت کے واسطے چار و نطرف سے گھیر لیتے حضرت عابد قدم بہ قدم بدرہ بزرگوار کو یاد کرکے روتے تھے اور اس کلام سے ہم کلام ہوتے تھے اشعار کیا کہین آکے ہم دشت مین کھو کے چلے

گھر سے آئے تھے یہان ہنستے ہوئے روتے چلے
دست امید ہر اک بات سے ہم دھو کے چلے

ہاے کیا آئے تھے گھر بار سے کیا ہو کے چلے
ما در ینجا نہ ہمین ساز سفر گم کردیم

واے بر ما کہ درین دشت پدر گم کردیم

روایت ہی کہ جب قافلہ مدینہ منورہ کے قریب آیا حضرت ام کلثوم نے حضرت زینب سے فرمایا کہ آی بہن نعمان نے خدا و رسول سے بہت ہراس کیا سارے اہلبیت کی بڑی تعظیم و توقیر کی ہر طرح کا پاس کیا دل ہمارا اوس سے بہت مسرور ہی کوئی چیز صلہ مین اسکے نعمان کو دینی ضرور ہی حضرت زینب نے فرمایا کہ ہان اے بہن نعمان بڑا اہل ادب و تعظیم ہے کچھ بے تمیز نہین بعوض اسکے اے ہم کیا دین بجز دعا کے ہمارے پاس کوئی چیز نہین پس دونون بہنون نے زیور اپنے کانون اور گردنون اور انگلیون سے اوتار کر نعمان کے پاس بھیجے کہ حق خدمت کا تھا ہمپر بہت ہی ادا نہین ہوسکتا بہرکیف یہ ہدیہ محقر قبول کرلو باقی قیامت مین بھی ہم لوگ تمہارے ساتھ حسن سلوک پیش آئینگے شفاعت کرکے بہشت مین لیجائینگے نعمان نے نہ لے

پہونچنا قافلہ اہلبیت کا مدینہ منورہ مین

Marfat.com

ورعذر کیا کہ اہلبیت اطہار سے حق خدمت لینا خوب نہین مینے خدمت آپکی واسطے خوشنودی جد بزرگوار آپ کے کی ہی کچھ دینا اس سے مجھے مطلوب نہین الحمد للہ کہ خدمت میری آپ کو قبول ہوئی آپ سعادت دارین مجھے حصول ہوئی شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام | علیؑ وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ پر بھی سلام

روایت ہی کہ جب اہل مدینہ کو قافلۂ اہلبیت کے آمد کی خبر ہوئی ہر گلی کوچہ مین یہ بات مشتہر ہوئی سب کے سب رونے لگے فراق جان کونین حضرت امام حسینؑ مین جان کھونے لگے پھر سارے مہاجرین وانصار مرد وعورت چھوٹے بڑے استقبال کو قافلۂ اہلبیت کے گھر سے روتے ہوئے باہر آئے یاحسینا واسیدا کے نعرے یاحسرتا واویلا کے شرارے عرش تک پونہچائے جب حضرت امام زین العابدینؑ اور دختران حضرت امام حسینؑ و خواہران شاہزادۂ کونین پر نظر اہل مدینہ کی پڑی اور پیراہن اونکا بصورت گریبان تا دامان چاک دیکھا اور کپڑونمین اونکے باپ بھائیونکا لہو اور زلفون پر خاک دیکھا تو ایک صبح گرم تھی کہ دلونسے پار ہوگئی روتے روتے سب کی طبیعت بے اختیار ہوگئی پھرے فق ہوگئے سینے شق ہوگئے کوئی مرغ بسمل کیطرح خاک پر پڑا لوٹتا تھا کوئی مارے غم کے اپنا گلا گھونٹتا تھا آنکے رونے سے ٹھیکریان روتی تھین آنکی سواری سے بوٹیان بیتاب ہوتی تھین جب سر سرور کو دیکھا سب کے ہوش جاتے رہے بہزار بک قلم خاک پر لوٹ لوٹ کے سب چلاتے رہے اوسوقت ایسا ماتم پڑ گیا ایسا برچھا چھاتیون مین گڑ گیا کہ جگر قلم مصیبت رقم اوسکی تحریر سے شق ہوا جاتا ہی زبان غم ترجمان کے دل مین اوسکی تقریر سے فلق ہوا جاتا ہے **مثنوی** عالمی احزان مین ہم رسیدہ گشتہ ہست

خاندہا ازین اندوہ ویران گشتہ ہست | آفتابے از مدینہ رفتہ سوی کربلا
بلبسے کرب وبلا در خاک پنہان گشتہ ہست

روایت ہی زہرۃ الریاض مین لکھا ہی کہ مدینہ مین پانچ بار ایسا ماتم ایسا غوغا پڑ گیا ہی کہ لوگون نے سمجھا کہ لامحالہ قیامت قائم

Marfat.com

ہوگئی پہلے جسدن کہ جنگ احد مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحیح وسالم تھے پر شیطان نے
مدینہ مین آکر آواز دی کہ اے اہل مدینہ تمکو خبر نہین محمد نبی کو تمھارے کفار نے مارے
وہ اسدم باغ ارم کو سدھارے یہ خبر وحشت اثر سنکر مدینہ مین ایسا ماتم پڑگیا کہ لوگون نے
جانا کہ آج ہی قیامت قائم ہوگئی دوسرے جسدن سرور عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم دنیا سے سدھارے اہل مدینہ پر جو حالت طاری ہوئی اگر تحریر مین آئے قیامت
قائم ہوجائے تیسرے جسدن خبر شہادت سیدنا حضرت علیؑ کی کوفہ سے مدینہ مین آئی
مصیبت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تازہ ہوگئی آسمان ہلا زمین تھرائی چوتھے
جسدن جان کونین حضرت امام حسینؑ نے مدینہ سے مکے کی جانب بعزم کوفہ کوچ
فرمایا تھا بشوق شہادت دنیا اور مافیہا سے دل اوٹھایا تھا پانچوین جسدن کہ اہلبیت
مع سرور دو مشق سے آئے اہل مدینہ نے آہ کے نعرے آسمان تک پونہچائے لکھا ہے
کہ جو حال اہل مدینہ کا بروز وفات حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا تھا وہی حالت
وہی قیامت اوسدن بھی اونپر طاری تھی جسدن قافلہ شام سے مدینہ آیا تھا دونون
اسطرحکی تیرگی آنکھونکے تلے ایسی خیرگی چھائی کہ لوگون نے جانا آج یقین قیامت آئی

رسول پاک پہ بھیج انجد اور درود وسلام	علی وفاطمہؑ حسنؑ وحسینؑ پر بھی دائم

روایت ہے کہ جسدم حضرت امام زین العابدین مع زنان ویتیمان اہلبیت اطہار
وسر شہید کربلا علیہ التحیۃ والثنا شہر مدینہ مین آئے شجر حجر ودر ودیوار کو مبتلای ماتم جان
کونین امام حسینؑ پائے جدھر نظر اوٹھائے کیفیت قیامت نظر آئی نگری مدینہ کی
بن امام حسینؑ کے سونی پائی ہر دلون پر مصیبت قیامت سے بھی دونی پائی گلی گلی ٹھیکریان ماتم حسینؑ مین
روتی تھین پتیان درختونکی ہل ہل کے باہم گلے مل مل کے بیقرار ہوتی تھین ہر طرف غل اور شور تھا
جو زندہ تھا مردہ بگور تھا آہ ونالہ وفریاد وبکا گھر گھر بپا تھا کوچہ بکوچہ ہنگامۂ محشر مچا تھا
کوئی مرغ بسمل کیطرح خاک پر پڑا تھا کوئی انگشت بدندان حالت تحیر مین کھڑا تھا

Marfat.com

کشانا گاہ ام المومنین جناب حضرت ام سلمہ زار زار روتی ہوئیں اپنے حجرے سے نکل آئیں اور وہ شیشہ خاک کربلا جو خون ہو گیا تھا اپنے ساتھ لائیں جب اہلبیت نے حضرت ام سلمہ کو دیکھا رنج اونکا دوبالا ہو گیا اور جب وہ شیشہ پر خون دیکھا جگر پر خار داغدار اور دل گل لالہ ہو گیا اوسوقت حضرت ام سلمہ نے حضرت امام زین العابدین کو گلے سے لگایا نظم

تم مدینہ مین سینہ زن آئے
خبر مرگ نوجوان لائے
ہائے تنہا کہو تو کیون آئے
میرے جانے کی کیا خبر لائے
اپنے بابا کا تم تو سر لائے
کہو قاسم کی کیا خبر لائے
اب دولہن کسکی بیاہ لاؤنگی
کسکو دولہ مین اب بناؤنگی
نانی کہہ کون اب پکارے گا
قبر مین مجھ کو کون اوتارے گا

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے رو رو کر فرمایا نظم

کیا کہین ہم تو لٹ گئے ہی ہی
ہم سے بابا تو چھٹ گئے ہی ہی
نقد جان آپ کے مسافر کا
راہزن نے اجل کے لوٹ لیا
موت غربت مین سد راہ ہوئی
ناو منجدھار مین تباہ ہوئی

اوسوقت کے آہ وزاری اور ہر ایک کی بیقراری خصوصاً حضرت ام سلمہ کا ایک ایک کو آغوش لیکر رونا اور روتے روتے فرط غم سے بیہوش ہونا حیز تقریر اور احاطہ تحریر سے باہر ہی کہ ایک ایک سے گلے مل ملکے اتنا روتی تھین کہ کلیجہ دیکھنے والونکا پھٹا جاتا تھا سر امام حسین کو سر اور آنکھون پر دھر دھر کے آہ سرد بھر بھر کے اسقدر بیتاب ہوتی تھین کہ اونکو غش پہ غش آتا تھا حضرت شہربانو بیچاری مصیبت کی ماری حیرت سے سب کا موہنہ تکتی تھین فرط غم سے گھٹ گھٹ کے جان کھوتی تھین اور لب ہلا نہ سکتی تھین حضرت زینب مغموم اور ام کلثوم نے حضرت ام سلمہ کے گلے سے لپٹ کے فرمایا کہ ہی ہی نانی کیا کہین ہم تو اس دشت کربلا مین لٹ گئے بھائی بھتیجے بیٹے سب مارے گئے اب کہو ہم لوگ کدھر جائین اہل مدینہ کو کیا موہنہ دکھائین اب ہمکو کون پکارے گا اب قبر مین ہمکو کون اوتارے گا الغرض اوسیطرح حضرت ام سلمہ اہلبیت رسول اور اولاد بتول کو اپنے ساتھ لیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے

Marfat.com

روضۂ منورہ پر آئین اور بے اختیار ہو کر خون دل سے قبر عالی کو دھو کر مزار اطہر کو مین
مین لائین اور وہی سر مبارک حضرت امام حسین کا جو رات دن آغوش ناز مین حضرت
سرور عالم کے رہتا تھا مزار شریف پر رکھدیا اور ایک آہ سوزناک دل صد چاک سے کھینچ کے عرض کیا

نظم

اے رسول اللہ برآر از روضہ سر تا بنگری	اہلبیت خویشتن را زار و غمناک و حزین
در بلائے دشمنان دین گرفتار آمدہ	کس مبادا در جہان ہرگز گرفتار چنین

روایت ہے اوسوقت حضرت زینب معصوم نے خاک مزار سید ابرار کو سر اور آنکھون پر
اپنے مل مل کے کہا واجداہ وا محمداہ نانا جان جان ہماری آپ پر قربان ہی
آپ کے حسین ہین یہی آپکے نور چشم قرۃ العین ہین یہی آپکی آنکھونکے تارے ہین یہی
تین دن کے بھوکے پیاسے خنجر آبدار کے مارے ہین یہی آپکے نواسے ہین قطرۂ آب
کے پیاسے ہین یہی حسین آپکے گھر کا اوجالا تھا اجی نانا جان کیا آپ نے اسی دن کے
واسطے انکو پالا تھا اجی نانا اماں نے اسی کے واسطے انکو دودھ پلایا تھا جبرئیل
اسی لیے انکو جھولے مین جھلایا تھا ذرا اپنے راکب دوش زیب آغوش کا تماشا دیکھے
سر بے تن کا لاشہ دیکھیے کہ کسطرح شراب شہادت پیکے حالت سرور مین ہنس رہے ہین
چہرہ لہو سے تر بتر ہی اور لبہاے نوشین قطرۂ آب کو ترس رہے ہین سر بے تن مزار اقدس
پر دھرے قدسیوں سے ہوتے ہین پر کٹا ہاتھ بھی نہین کہ سلام کرین صورت سے بیان
واقعات کربلا کر رہے ہین زبان نہین کہ کلام کرین اجی نانا پہلے آپنے ہم سے کیسو نشو
سونھ موڑا پھر بعد آپ کے چھ ہی مہینے پر اماں جان نے ہمسے رشتۂ تعلق توڑا
بعد اسکے بابا جان اور برادر مہربان امام حسن کو اشقیا نے فریب دیکر مارا پھر کوفہ
بیوفا نے میرے بھائی امام حسین اور اونکے ہمراہیونکو قطرۂ آب سے ترسا کے مارا
ستم برسا کے سر انکو اونکے خنجر آبدار سے اوتارا آب بجز عابد بیمار کوئی باقی نہ رہا
ساقی کوثر کا کوئی ساقی نہ رہا آب بجز آہ ہمارا کوئی مونس نہین غمخوار نہین سوای درد و غم

Marfat.com

محرم نہین دلدار نہین غزل	فریاد کہ بے مونس و غمخوار بماندیم	رفتند عزیزان و زغم خوار بماندیم
در خاک نخفتند و رخ از با بنہفتند	افسوس کہ در حسرت دیدار بماندیم	غرض اوسوقت مزار اقدس

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک کے رونے اور حضرت سکینہ کے باپ کے واسطے بیتاب ہونے اور خواہر امام کی گریہ وزاری اور حضرت عابد بیمار کی فریاد و تقریر سے مسجد نبوی مین ایک زلزلہ پڑ گیا منبر آج اقدس رحمت عالم کا بگڑ گیا آسمان و زمین چکر مین آئے ملاء اعلی گھبرائے قریب تھا مزار انور پھٹ جائے آسمان ٹوٹ پڑے ساری دنیا اولٹ جائے مزار مبطا انوار نے جنبش کھائی صدائے وحسینا یا نور عینا غیب سے آئی

بیت شب تا بروز گریم و روز تا بشب	نالیدنست در غم تو یا گریستن

اسکے بعد حضرت ام سلمہ نے اہلبیت کو بہت سی تسلیان دین سمجھایا بوجھایا شفیان کمین اور ہاتھ پکڑ کے سبکو گھر لے آئین شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام		علی و فاطمہ حسن و حسین پر بھی مدام

روایت ہی کہ جب حضرت امام زین العابدین روضہ منورہ پر سے سر مبارک جناب حضرت امام حسین کا اوٹھا کر لائے تو اوسے کفنا کر جمیع مہاجرین و انصار کے ساتھ جنت البقیع مین جا کے جناب حضرت سیدہ فاطمہ زہرا کے پاس حضرت امام حسن کے پہلو مین مدفون فرمائی پھر تو جوق جوق لوگ مرد و عورت برسم ماتم پرسی آتے اور واقعات کربلا سنکر آتش غم مین بھنکے بیہوش ہو جاتے روایت ہی کہ اسکے بعد حضرت امام زین العابدین دن رات یاد الٰہی مین مشغول ہوئے دنیا کی لذتونکو یکقلم چھوڑا غیر حق سے منہ موڑا دن رات واقعات کربلا اور مصائب آل عبا کو یاد کر کے رونیسے کام تھا نہ دنکو چین نہ رات کو آرام تھا جب باپ کی شفقت یاد پڑ جاتی جی بیچین ہو جاتا طبیعت بگڑ جاتی رات دن فراق پدر مین آنسو بہاتے اور یہ کہتے کہتے بیہوش ہو جاتے

بسنگ رخنہ شد از بس گریستم بیتو	ز سنگ سخت ترم من کہ زیستم بیتو

Marfat.com

اور جب حضرت کو اپنی بیکسی بے بسی کا خیال آتا یہ کہتے کہتے آپ کو غش آجاتا اشعار

بروز از تب درد جدائی	کجائی ای پدر آخر کجائی
نگاہے کن خدارا بر کجائی	شدم بسمل ز تیغ ظلم شاہا
زحال من چنین غافل چرائی	فآہا ثم آہا ثم آہا

غرض حضرت امام زین العابدین بعد واقعہ کربلا کے چالیس برس تک جیتے رہے مگر ہر دم غم پدر کھاتے رہے اور خون جگر پیتے رہے کبھی کربلا کی مصیبت اور باپ کی یاد دلسے نہ بھولائی تمام عمر گاہے رونے سے فرصت نپائی جب پیاس غالب ہوتی طبیعت آب سرد کی طالب ہوتی تو کربلا کی تشنگی باپ کی بھوک پیاس یاد کرکے سینہ گرم سے آہ سرد بھر کے دیر تک ہاتھ مین کوزۂ آب لیے روتے رہتے اشک خونین سے جیب و دامان بھگوتے رہتے حتی کہ روتے روتے آنسو سے کوزہ پانی کا بھر جاتا ہچکیان بندھ جاتین آخر جی کو سوس کر کلیجے کو تھام کر ایک دو گھونٹ پی لیتے فقط پیاس اور گرمی شکم کو بجھا دیتے لوگ عرض کرتے حضرت آپکو اپنی جان پیاری نہین ہے اتنا کیون روتے ہین صبر کیجیے اسقدر کیا بیتابی ہوتے ہین فرماتے شعر

شدہ ہمچو ابر باران ہمہ خندہ گریہ	نتوان غم و طرب از ہم امتیاز کرد
مثنوی دیدہ کز بہر شہید کربلا شد اشکبار	یابد از نور سعادت روشنی روز شمار
از عقیق تشنۂ شاہ شہیدان باد کن	گوہر اشک ز بحر دیدۂ خونین برآر
ہر کہ او امروز گریانست از بہر حسین	بالب خندان بود فردا بصد اقبال
سئول پاک بہ تسبیح ایخدا ورود و سلام	علی و فاطمہ حسن و حسین بر محمد

روایت ہے کہ جس بالاخانہ پر حضرت سجاد یعنی حضرت امام زین العابدین رہا کرتے تھے فراق پدر مین اتنا روتے کہ وہان آنسو آپکے جمع ہوکر پرنالے کی راہ سے بہا کرتے تھے یہان تک کہ اوس پرنالہ کے تلے کی زمین نے اشک کی طراوت پائی کہ وہان پر گھاس سبز نکل آئی ایک دن ایک آدمی اوس پرنالہ کے

Marfat.com

نیچے سے چلا جاتا تھا اوسکے کپڑے پر وہ آنسو گرا اوسنے اوس کپڑے کے دھونے کا
ارادہ کیا لوگون نے کہا اے شخص یہ کسکا بالاخانہ ہی تو پہچانتا نہین آپ حضرت
امام زین العابدین رہا کرتے ہین تو جانتا نہین وہ ذات حضرت اسی بالاخانہ پر
رہا کرتے ہین غم پدر مین اتنا رویا کرتے ہین کہ آنسو اونکے اسی پرنالہ سے بہا
کرتے ہین کپڑے پر جو تیرے پانی گرا وہ پانی نہین آنسو ہی سونگھ کے دیکھ لے کربلا
بلا درد و غم کی آہین کیسی بو ہی یہ پانی نہین اس کپڑے کے دھونے کی کیا ضرورت
ہی جا شکر بار بار کر تیری نجات کی یہی صورت ہی۔ **روایت** ہی کہ ایکدن جناب امام
سجاد مدینہ منورہ کے بازار مین چلے جاتے تھے راہ مین ایک قصائی کو دیکھا کہ ایک
بکری کو زمین پر پچھاڑے ہوئے اوسکے ذبح کرنے کو پتھر پر چھری کو تیز کر رہا ہی
اس حالت کے دیکھتے ہی طبیعت حضرت کی بگڑ گئی شہادت باپ کی یاد پڑ گئی وہین
کھڑے ہو کر اتنا روئے کہ ہچکیان بندھ گئین پھر اوس قصائی سے پوچھا کہ اس
بکری کو تو نے دانہ گھاس دیا ہی یا نہین آب سرد اسے پلا لیا ہی یا نہین قصائی نے
چھری کو چھوڑ ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ یا امام عالیمقام غلام نے تین دن سے اسکو
معمول سے زیادہ دانہ گھاس کھلایا ہی اور آب سرد و شیرین وقت پر پلایا ہی اور
ابھی اسے خوب شکم سیر آب و دانہ کھلایا ہی تب یہان بذبح مین ذبح کرنے کو لایا
ہے آپ نے سنکر کلیجے کو تھام کر ایک آہ کی صدائے وا ابتاہ کی اور زار
زار رو کر فرمایا کہ کیا کوفیان بیوفا نے میرے بابا جان کو اس بکری سے
بھی کمتر جانا جو تین دن تک بھوکا پیاسا دشت کربلا مین قطرہ آب سے ترسا
تیہ تیر ونکا برسا کے ذبح کر ڈالا آپنے جی کا ارمان نکالا جیتے جی مچھلی کیطرح
کربلا کے توے پر تل ڈالا سر کاٹ کے لاش کو ٹاپون سے گھوڑونکے کچل ڈالا
یہ کہکر روتے روتے بیتاب ہو گئے اوس قصائی اور حاضرین کے دل بھی بہ

Marfat.com

کلام سنکر آتش غم سے جل بھنکر کباب ہو گئے اوسوقت اوس بازار مین عجیب طرح کا ماتم شکور تھا جو زندہ تھا مردہ در گور تھا اور کیونکر نہو کسی است کسی نبی نے کسی جوان کسی صبی نے از آدم تا ایندم حضرت زین العابدین کا ایسا صدمہ اوٹھایا نہین کسی پر ایسا رنج و غم آیا نہین دشت کربلا مین پھر بھر مین ساری کمائی آپکی لٹگئی باپ بھائی خویش و اقارب سبکی سنگت چھٹ گئی باپ بھائی اور سب رفیقون نے مرتبہ بمرتبہ آپکے روبرو شربت شہادت نوش جان فرمایا اور کسینے بجز آپ کے دو پہر روز عاشور کے بعد اور کچھ صدمہ نہ اوٹھایا حضرت عابدؑ بیمار کی مصیبت کو غور کیجیے آپکے صبر و استقلال کی داد دیجیے کہ قبل شہادت اپنے پدر بزرگوار کے سارے واقعات کربلا کو دیکھ کر رہگئے کلیجے کو تھام کر یہ سب صدمے سہ گئے پھر بعد شہادت پدر نامدار کے طرح طرح کے صدمے اوٹھانا بعدہ گھر بار مال و اسباب کا لوٹا جانا پھر میدان کربلا مین باپ کا لاشہ دیکھنا پھر سرہاے شہدا کے شہر بشہر گشت کا تماشا دیکھنا اور اہلبیت اطہار کے ساتھ قید ہو کر کربلا سے کوفیکو اور کوفے سے دمشق جانا اور یزیدیونکے ہاتھ سے انواع قسم کا رنج پانا پھر بسیر ہو کر باپ کو کھو کر سر بریدہ باپکا ہمراہ لیکر دمشق سے مدینے پھر آنا پھر تا زیست شماتت اعدا کا قلق اوٹھانا ایسا کچھ صدمہ جانکاہ ہی جسکا حساب نہین زبان اور قلم کو تقریر اور تحریر کی اوسکی تاب نہین

نظم

آہ این چہ حالت ست کہ عالم خراب شد — بحر زلال آل محمد سراب شد
از یاد کربلا دل ما بیقرار گشت — وز داغ ابتلا جگر ما کباب شد
روئے چنان کہ بوسہ گہ مصطفیٰ بدے — در خاک شد فتادہ زخون خضاب شد
رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام — علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی درود

سزائے قاتلان حضرت شبیرؑ لکھکر کے ٭ شہادت کا رسالہ ناصر اب ختم پاتا ہے

Marfat.com

حال خسران مآل قاتلان جان کونین حضرت امام حسین کا اگر حیز تحریر مین آوے تو
دفتر طول ہوجاوے حق تو یہ ہی کہ جو کوئی آج کسی ادنی مسلمان کیا بلکہ کسی کافر کو کلیتا ہی واللہ آج
کلیتا ہی اور سزا اوسکی دنیا ہی مین کل پاتا ہی نہ کہ جسنے شہنشاہ دارین کا گھر لوٹا ہو اہلبیت اطہار کو سنگ ظلم
جفا سے کوٹا ہو تو مشرقین جان کونین روح دارین حضرت امام حسین کو مارا ہو سر
اونکا خنجر ستم سے اوتارا ہو علاوہ عذاب اخروی کے جو کچھ دنیا مین سزا پاوے
بجا ہی جو کچھ اوسپر عذاب کیا جاوے عین انصاف ہی زیبا ہی جو کوئی مسلمان کو
ناحق عمدا قتل کرتا ہی تو وہ قاتل ہمیشہ کو آتش دوزخ مین رہتا ہی تبس یزید اور قاتلا
امام حسین کے ظلم بیحد کے موافق حقتعالی نے سوائے عذاب دوزخ کے اور ہی کچھ
عذاب مقرر کیا ہوگا **روایت** ہی کہ جب یزید علیہ ما یستحقہ قتل امام حسین اور ہتک
حرمت اہلبیت اطہار نبوی سے فارغ ہوچکا دین کو دنیا کیواسطے کھوچکا تب اس
گھمنڈ سے شقاوت اور قساوت اوس شیطان کی زیادہ ہوگئی طبیعت اوسکی او
طرح کی فتنہ اور فساد پہ آمادہ ہوگئے چنانچہ برے برے فعل اور بھائی کا اپنی بہن
سے بیاہ اور سود اور شراب خواری وغیرہ منہیات شرعیہ کو اوسنے اپنے عہد مین
علانیہ رواج دیا اور مسلم بن عقبہ کو بارہ ہزار یا بیس ہزار آدمیونکے ساتھ واسطے
لوٹ لینے مدینہ منورہ کے بھیجا تین دن تک اوس شہر مطہر کے لوگ قتل اور لوٹ
مین گرفتار رہے اور سات سو صحابی قریشی خواص اور عوام اور لڑکے ملا کے دس ہزار
آدمیون سے زیادہ شہید کئے اور لڑکون کو قید کیا اور ام المومنین حضرت
کا گھر لوٹ لیا اور مسجد نبوی کے ستونون مین گھوڑے باندھے چنانچہ گھوڑے
منبر اور مزار شریف کے درمیان کی جگہ پیشاب اور لید سے نجس کی اور کتے
بلی منبر منیف پر مسجد شریف کے اندر بیٹھے اور تین دن تک مسجد نبوی اذان
اقامت اور نمازیون سے خالی رہی فقط سعید بن مسیب بوضع دیوانون کے

ہو کے اپنے جینے سے ہاتھ دھو کے مسجد عالی مین جھاڑو دیا کرتے تھے اور ہر روز
وقت نماز پنجگانہ کے آواز اذان واقامت کی صاف صاف قبر شریف کی
اندر سے سن لیا کرتے تھے اور کیا کیا کچھ عمل قبیح کہ اوس شہر مطہر اور مسجد انور
مین جہان فرشتے بلا اذن قدم نہ دھرتے تھے بلا رو اعلی اوسکی تعظیم واکرام کرتے
تھے یزید والون نے نہین کیے جسکی تقریر سے زبان مجبور ہی ہاتھ اور قلم کانپتا ہی

معترف بعجز و قصور ہی

رسولؐ پاک پہ بھیج ایخدا درود وسلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پہ بھی مدام

روایت ہی کہ شامیان جیدین بعد تخریب مدینہ منورہ کے ہتک حرمت مین
کعبہ معظمہ کے مشغول ہوے بذریعہ گوپھن کے پتھرون سے کعبہ معظمہ کو سنگ
کیا چنانچہ در و دیوار کیا انہے پتھر صحن حرم محترم مین کعبے کے ڈھانے کو
کہ تمام صحن کعبہ پتھرون سے بھر گیا اور ستون سجا الحرام کے ٹوٹ گئے بہت
شیشے گلاس روشنی کے پھوٹ گئے اور اون اشتیار سیاہ روئے لباس کو
کے جلائے اور پردے جو دروازہ کعبہ پر لٹکتے تھے اونکو تنور مین جلا کر کھانے پکے
اور کئی روز تک خانہ کعبہ محض بے لباس رہا اور ہر آدمی رہنے والا کعبہ کا ظلم وانہ
سے یزیدیون کے بدحواس رہا اسی درمیان مین یزید پلید سیاہ رو طرح طرح کی
بری بیماریون مین گرفتار ہوا حتی کہ حس وحرکت سے ناچار ہوا آخر آل نبیؐ
ساتھ جنگ وجدل کر کے سارے خاندان نبیؐ کو قتل کر کے مدینہ منورہ اور کعبہ معظمہ
کی ہتک حرمت کر کے تین برس سات مہینے بعد اپنے باپ کے تخت حکومت
سلطنت کر کے پہاڑ گناہون کا اپنے سر پر دھر کے پندرھوین ربیع الاول
سنہ ہجری قدسی مین جسدن اوس بدبخت کی حکم سے کعبہ کی بیحرمتی ہوئی آ
دن شہر حمص مین جو کہ ملک شام مین واقع ہی اونتالیس برس کی عمر مین جہنم مین

Marfat.com

اور روز جمیع مین نمرود اور شداد اور فرعون سے بھی بڑا اور کہ اوسی حاصل ہوا قصہ بزرگ اقوال ظالم حدا نا ترس
بیا بین کہ چہا کردہ بجای حسین | خدمت حاکم و دعوی گرست پیغمبر | چگونہ میدہی انصاف با برای حسین

روایت ہی کہ جب یزید پلید سوا لعنت کا طوق گلی مین ڈال کر سک دوزخ ہوا
تب اوسکے بیٹے معاویہ بن یزید کو کہ یزید نے اوسکو اپنی حیات مین اپنا ولیعہد
کیا تھا کلید سلطنت اوسکے ہاتھ مین دیا تھا شامیون نے تخت سلطنت پر
بٹھایا بالاتفاق اوسے بادشاہ بنایا معاویہ بن یزید تھوڑی دیر تخت سلطنت پر
بیٹھکر منبر پر چڑھا اور ایک خطبہ حمد مین خداوند جل وعلا اور نعت مین سرور دو سرا علیہ
الصلوۃ والثنا کے پڑھا پھر کہا کہ امر خلافت ایک امر عظیم اور بہت دشوار ہی ہر شخص
اسکے قابل نہین اسکے لیے بہت سا علم اور صلاح درکار ہی یہ منصب حضرات اہلبیت مصطفی
اور خلفاے باصدق وصفا کا ہی وا دریغ کہ معاویہ بن ابی سفیان حضرت علی مرتضی
شیر خدا کے ساتھ جو بہر صورت سزاوار خلافت کے تھے ناحق لڑے پھر سوا باپ
یزید پلید کہ کسیطرح اہلیت اور استحقاق نرکھتا تھا چندے تخت پادشاہت پر بیٹھکر
راج کیا اور اپنی حکومت دو روزہ کے بقا کے لیے آل عبا اور خاندان مصطفی کو تباہ
کیا دنیا پر بھول گیا عذاب آخرت کو بھول گیا آخر جی کا حوصلہ نکال طوق لعنت کا
گلے مین ڈال جہانی سوت سوا بطمع دنیا اپنی عاقبت بگاڑ کے دوزخ کا کندہ ہوا آخر
معاویہ بن یزید منبر ہی پر زار زار رونے لگا غم امام حسین مین بیقرار ہونے لگا پھر
کہا کہ امام حسین کے ساتھ جدل کرنا اونکا قتل کرنا نعوذ باللہ بہت ہی بڑا گناہ
قاتلان امام حسین کی نجات کی کونسی راہ ہی میرے باپ سے اس بات کا مواخذہ عظیم ہوگا
اور بیشک مقرا اور ٹھکانا اوسکا نار جہنم ہوگا کہ اوسنے فرزند بتول اولاد رسول مقبول کو
قتل کرکے اونکے خاندان کو تباہ کر دیا پھر مدینہ منورہ کو لوٹا اور خانہ کعبہ مین طرح طرح
کی بے ادبیان کین اور شراب کو مباح کر دیا مجھے ایسی سلطنت سے کچھ کام نہین

Marfat.com

سلطنت دین کی چھوڑ کے یزید کی ولیعہد ہونیمین کچھ نام نہین مینے خوشی سے اس سلطنت
دو روزہ کو چھوڑا زنار کافری کو توڑا اور سب مسلمانونکو اپنی بیعت سے آزاد کیا فقط
عبادت الٰہی اور اطاعت حضرت رسالت پناہی سے مینے دل اپنا شاد کیا تم لوگ بھی
اپنی سعادت دارین کی راہ کرو اولاد ابوسفیان سے جسکو چاہو بادشاہ کرو یہ کہکر
منبر سے اوترکے درخانہ کو اپنے بند کرکے گوشہ نشینی اختیار کی اور تمام عمر عبادت الٰہی
مین صرف کرکے راہ آخرت کی لی اللہ غنی حق تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے عجب رنگ ہی
خدائی کی خدائی اسمین حیران ہی دنگ ہی دولت آخرت جسکو وہ دے اوسی کو نصیب ہو
پیا جسے چاہے وہی سہاگن جسکو وہ چاہے رحمت اوسکی اوسکے قریب ہو باپ ویسا
بیٹا ایسا رضائے مولی مین کسیکا اجارہ نہین قضا و قدر مین کچھ چارہ نہین شعر

رسول پاک پہ بھیج ایخدا درود و سلام		علی و فاطمہ حسنؑ و حسین پر بھی ام

روایت ہی کہ جب مختار بن عبید نے کوفے پر تسلط پایا تو پہلے ایک غلام خاص کو
عمرو بن سعد کے بلانے کو بھیجا ابن سعد کا بیٹا حفص نامے حاضر ہوا مختار نے پوچھا
کہ تیرا باپ کہان ہے اوسنے کہا خانہ نشین ہی مختار نے کہا کہ اب کیونکر گھر مین بیٹھا
حکومت رے کی کیون چھوڑی امام حسینؑ کے قتل کے دن کیون خانہ نشینی اختیار
کی اونکے قتل سے کیون باگ نہ موڑی کہ عذاب آخرت اور غضب الٰہی مین گرفتار نہوتا
قاتلان امام حسینؑ کے ساتھ فی النار نہوتا پھر حکم دیا کہ عمرو بن سعد اور اوسکے بیٹے کی
بھی گردن مارو طرح طرح کا عذاب کرکے سر ان اشقیا کا اوتارو اور شمر ملعون کو بھی
قتل کیا اور اون سبکے سرون کو حضرت محمد بن حنفیہ کے پاس جو سوتیلے بھائی حضرت
امام حسینؑ کے ہین بھیج دیا پھر مختار نے حکم عام دیا کہ جو کوئی معرکۂ کربلا مین شریک لشکر
عمر سعد کا تھا اوسکو جہان پاؤ بلا تکلف مار ڈالو گردن اوسکی سر سے اوتار ڈالو
سنکے آتش خوف سے جل بھنکے سب کوفی والے بصرے کو بھاگنے لگے مختار

Marfat.com

نے اونکا بھیجا کیا جسکو پایا مار ڈالا اور اوسکی لاش کو جلا دیا اور اوسکا گھر لوٹ لیا

اے ہی یار کسیکو جو کہ کلیا دیگا	یہ یاد رہی وہ بھی نہ کلیا دیگا	اس دار مکافات مین جو کرے اعمال
بیداد کریگا آج کل پاوے گا		

روایت ہی کہ جب خولی بن یزید شقی کہ اوسنے سر مبارک حضرت امام حسین کا اپنے ہاتھ سے کاٹا تھا قید ہو کر آیا مختار نے پہلے اس ملعون کے دونون ہاتھ کٹوائے پھر دونون پانون پھر اوسکو سولی پر چڑھایا پھر اوسکی گردن ماری اور بدن کو آگ مین ڈال دیا اسیطرح سے ہر ایک لشکری عمر سعد کو طرح طرح کے عذاب سے مارا کئی سو آدمیون کا سر اوتارا صواعق محرقہ مین ہے کہ مختار نے چہ ہزار کوفیون کو جو شریک قتل حضرت امام حسین کے تھے طرح طرح کے عذاب کر کے مارا خوب ذلت کی مار مار کے سر ان اشقیا کا اوتارا روایت ہی کہ جب مختار عمر سعد اور شمر و خولی بن یزید اور ان اشقیا کے ہمراہیون کو قتل کر چکا پس ابن زیاد بدنہاد کے قتل کی فکر مین ہوا اور ابن زیاد اون دنون موصل مین جا رہا تھا اور اوسکے ساتھ تیس ہزار سوار اور پیادے تھے غرض مختار نے ابراہیم بن مالک اشتر کو کہ مختار کی فوج کا سالار تھا کئی لشکر ہمراہ کر کے بھیجا کہ موصل مین جا کے اور ابن زیاد اور اوسکے لشکریونکو قتل کر لائے جب ابراہیم سرحد موصل مین پہونچا ابن زیاد نے دریا کنارے پندرہ کوس پر موصل سے ابراہیم سے مقابلہ کیا صبح سے شام تک دونون فوج مین خوب لڑائی ہوئی طرفین سے نبرد آزمائی ہوئی جب شام کالی بلا آئی لشکر ابراہیم نے فوج شام کو کہ ابن زیاد شیطان کے ساتھ تھی شکست پہونچائی سپاہ روسیاہ ابن زیاد کی بھاگی ابراہیم نے حکم دیا کہ جس فوج ابن زیاد سے پاؤ خبردار زندہ نچھوڑو سر اوسکا کاٹ لاؤ چنانچہ بہتون کو جان سے مار ڈالا اور ابن زیاد ملعون بھی مارا گیا سر اوسکا تیغ حیدری سے اوتارا گیا ابن زیاد کا سر کاٹ کے لشکر والون نے ابراہیم پاس حاضر کیا ابراہیم نے مختار پاس کوفے مین بھیجدیا

Marfat.com

جب سر ابن زیاد شیطان کا کوفے مین آیا مختار نے دار الامارۃ کوفے مین محل کو آراستہ
کر کے کوفیونکو بلایا پھر سر نامبارک ابن زیاد بدنہاد کا منگوا کے کہا کہ ای کوفیو دیکھو یہ
وہی شیطان کا سر ہے جسنے حضرت امام حسینؑ کو قطرۂ آب سے ترسا کے شربت شہادت
پلایا اور سارے خاندان نبوت کو خاک و خون مین ملایا دیکھو آخر خون ناحق امام حسینؑ نے
ابن زیاد کو سات آٹھ برس بھی زندہ چھوڑا نہین منتقم حقیقی نے سوائے عذاب اخروی
کے سزائے دنیا سے بھی اسکے مونھ موڑا نہین اہل تواریخ لکھتے ہین کہ مختار کی لڑائی
مین ستر ہزار آدمی شام کے مارے گئے اور یہ واقعہ ۶۷ھ سڑسٹھ ہجری مین عاشورے کے
دن بعد چھ برس کے واقعۂ کربلا سے واقع ہوا

رسولؐ پاک پر بھیجو ایزد او درود و سلام		علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھیجو امام

حدیث ترمذی نے روایت کی کہ جب ابن زیاد بدنہاد اور اوسکے سردار دونون کے
سر کاٹ کے مختار پاس لا کے رکھے گئے یکایک ایک سانپ بڑا سا ظاہر ہوا لوگ
اوسے دیکھ کے ہٹ گئے اور کہنے لگے وہ آیا پس وہ سانپ سب سرون مین سے
ابن زیاد کے سر کے پاس آ کے اوسکے نتھنے مین گھسا اور تھوڑی دیر ٹھہر کے اوسکے
مونھ سے نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہو گیا پھر کہا لوگون نے وہ آیا پھر آ کر
اوسکے مونھ مین گھسا اور نتھنے سے نکلا اسیطرح تین بار سانپ نے آمد و رفت
کی پھر غائب ہو گیا حدیث روایت کی حاکم نے ابن عباسؓ سے کہا کہ وحی بھیجی
حق تعالیٰ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہ مین نے مارے
یحییٰ بن زکریاؑ کے عوض ستر ہزار قوم یہود اور مین مارونگا الاہون تمہارے نواسیکے
عوض ستر ہزار اور ستر ہزار ف یعنے ایک لاکھ چالیس ہزار چنانچہ بمصداق
اس خبر کے پہلی لڑائی مین مختار کے ستر ہزار اہل شام مارے گئے پھر دوسری بار
اوائل دولت عباسیہ مین سفاح عباسی کے ہاتھ ستر ہزار اہل شام مارے گئے

Marfat.com

دونون ملا کے ایک لاکھ چالیس ہزار ہوئے یہان سے عظمت و افضلیت جناب
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شدت عذاب اخروی قاتلین حضرت امام
حسینؑ کی معلوم کیا چاہیے کہ حضرت یحییٰ پیغمبرؑ کے خون کے عوض مین ستر ہزار
آدمی مارے گئے اور بعوض خون حضرت امام حسینؑ کے اوسکے دونے یعنے
ایک لاکھ چالیس ہزار روایت ہی کہ جب ابن زیاد اور عمر سعد اور شمر اور قیس
اور خولی اور سنان اور عبداللہ ابن قیس اور یزید بن مالک اور باقی اشقیا اور
مددگاران یزید طرح طرح کی عقوبتون سے مارے گئے اور لشکر مختار نے انکی لاشون
کو اسطرح گھوڑون کے سمون سے روندا کہ اونکی ہڈیان چور چور ہو کر مرے
کیطرح پس گئین لاشونکو کچلتے کچلتے گھوڑونکی سمین گھس گئین پس مختار کے
عصبے مین فساد آیا اور اوسکو یہ خبط ہوا کہ اوسکے پاس وحی آتی ہے اور حضرت
محمد بن حنفیہ وہی مہدی آخر الزمان ہین پھر جب نشان قبضہ مختار کا کوفے اور اوسکے
اطراف وجوانب مین گڑ گیا اور ہر شہرون مین اوسکا رعب پڑ گیا پس شیطان نے
اوسکے دل مین وسوسہ دیا اور عبداللہ بن زبیرؓ کے ساتھ لڑائی کرنیکو اوسکو مستعد
کیا جب عبداللہ بن زبیرؓ نے یہ حال سن لیا پس اونھون نے اپنے بھائی مصعب بن
زبیر کو جو بصرہ کے حاکم تھے اونکے مقابلہ کے لیے مقرر کیا پھر مصعب اور مختار سے خوب جم کے
لڑائی ہوئی خوب شمشیر آزمائی ہوئی آخر مصعب بن زبیرؓ نے فتح پائی اور مختار کو مار کے
کوفے پر قابض ہوئے تھے عبدالملک مصعب بن زبیرؓ پر چڑھ آیا اور بعد جنگ عظیم
کے اوسنے مصعب بن زبیرؓ اور ابراہیم بن مالک اشتر کو مار ڈالا [illegible]

رسول مالک یہ صحیح ایخدا درود و سلام	علی و فاطمہ حسنؑ کے [illegible]

روایت ہے ابن عمر لیثی لکھتے ہین کہ جب سر مصعب بن زبیرؓ کا عبدالملک کے آگے
دھرا ہوا مینے دیکھا تو مینے عبدالملک سے کہا کہ عجب اتفاق ہے کہ مینے اپنی آنکھ سے

Marfat.com

اس دار الامارہ مین کوفے کے پہلے حضرت امام حسینؑ کا سر مبارک دیکھا کہ ابن زیاد کے سامنے داہنی طرف ایک سپر پر رکھا تھا پھر وہین ابن زیاد کا سر ناپاک دیکھا کہ آگے مختار کے رکھا تھا پھر وہین مختار کا سر دیکھا کہ مصعب بن زبیر کے آگے دھرا تھا پھر وہین مصعب بن زبیر کا سر دیکھا کہ تمہارے روبرو دھرا ہی غرض یہ مکان کیسا برا اور منحوس ہی اللہ اللہ اس دار الامارہ سے خدا کی پناہ کہ رئیسون کے سر کٹ کٹ کے یہان آتے ہین اور یکے بعد دیگرے یہان کے رئیس ملک عدم کو جاتے ہین عبد الملک نے یہ کلام سنکر کہا کہ ای ابن عمر خدا تجکو یہان پانچوان سر نہ دکھلائے پھر اوس نے اوس دار الامارہ کی شامت سے ڈر کر فوراً اوسے کھود ڈالا **روایت** ہی کہ ۷۲ھ ہجری مین عبد الملک نے مصعب پر فتح پائی اور سلطنت کوفہ اور اوسکی نواحی کی اوسکے ہاتھ آئی پس چاہا کہ فوج عبد اللہ بن زبیر کے مقابلہ کو مکہ معظمہ مین بھیجے لوگون نے عذر کیا کہ ہم سبکو بجز لڑنے بھڑنے کے اور کیا کام ہی مگر مکے جاکر کیونکر قرین کشت و خون وہان حرام ہی پھر ایک روز حجاج بن یوسف نے عبد الملک سے آکے کہا کہ کل کی رات مینے خواب دیکھا ہی کہ عبد اللہ بن زبیر کا سر مینے کاٹ لیا عبد الملک یہ سمجھا کہ حجاج مکے جانے اور ابن زبیر کے سر کاٹ لانیکو طیار ہی پس اوسنے فوج اپنی حجاج کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ کو واسطے مقابلے عبد اللہ بن زبیر کے روانہ کیا حجاج طائف کا رہنے والا تھا جب وہان پہونچا تو اور بھی فوج جمع کرکے کعبے کو چلا پھر مکے مین آکے چار و اطراف شہر کے پھر اجھا کے اور بالکل آداب مکہ معظمہ اور حرم محترم کے چھوڑ کے راہ حق سے موڑ کے نہایت گستاخیون اور بے ادبیون پر کمر باندھی حجاج ظالم نے کوہ ابی قبیس پر منجنیق کھڑی کی اور حرم کعبہ کو سنگسار کیا یہانتک کہ ایک پتھر صدمے سے حجر اسود کا ٹکڑا ٹوٹ گیا پھر تو حجاج اور عبد اللہ بن زبیر نے ایسی لڑائی ہوئی کہ خدا کی پناہ تمام حرم محترم خون شہیدون سے لال ہوگیا اور عبد

Marfat.com

بن زبیرؓ کو بھی شہید کیا پھر سولی پر چڑھایا پھر سولی سے اوتروا کے یہودیونکی قبرونمین ڈلوادیا پس مصداق اس حدیث کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک مینڈھے کے سبب سے یعنی ایک شخص کے مکے مین مارے جانیسے کعبہ کی بیحرمتی ہوگی یہی عبداللہ بن زبیر ہوئے اسکے بعد حکومت مروانیون کی شام اور عراق اور حجاز اور دوسرے ملکونمین جم گئی اور پورے ہزار مہینے یعنی تراسی برس چار مہینے تک بنی امیہ اون ملکون پر مسلط رہے **روایت** ہی کہ قاتل حضرت امام حسینؑ کا ایک آگ کے تابوت مین رہیگا اور زنجیرین آگ کی اوسکے ہاتھ پاؤن مین پڑی ہونگی اور طرح طرح کے اوسپر عذاب کیے جائینگے اور اوسکے بدن سے ایسی سڑی بدبو آئے گی کہ سارے دوزخی اوسے پناہ مانگینگے اوسکی بدبوئی سے دوزخیون کی جان جائے گی **روایت** ہی کہ اون بائیس ہزار سیاہ رو سیاہ سے لشکر شام اور کوفی کے جو حضرت امام حسینؑ کے ساتھ کربلا مین لڑے تھے کوئی ایسا نتھا جو اوس سال کے بلاء عظیم مین گرفتار نہوا ہو جب ایک سال پورا ہوگیا اور روز عاشورا دوسرا آیا پس اون لشکریون مین سے ایک آدمی زندہ نرہا تھا فقط چند اشقیا رہگئے تھے کہ وہ بھی مختار کی لڑائی مین مارے گئے **شعر**

رسول پاک بھیجے ایخدا درود وسلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی سلام

روایت کنز الغرائب مین ہی کہ ابو عبداللہ قاضی بصرہ کے کہتے ہین کہ میرا ایک شخص دوست بینا تھا بعد واقعہ کربلا کے مینے اوسکو اندھا دیکھا پوچھا کہ اے یار تم تو بہر صورت دانا بینا تھے آنکھونمین تمھاری خوب روشنی تھی کہو ایکدم سے تم اندھے کسطرح ہوگئے اوسنے رو کر کہا کہ ای قاضی کیا کہون مین اپنی شامت سے لشکر مین ابن زیاد کے کربلا مین حضرت امام حسینؑ سے لڑنیکو گیا تھا بعد واقعہ کربلا کے مین اپنے گھر ایک رات نماز عشا کی پڑھ کر سو گیا خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ

شخص نے آکر کہا کہ چل تجھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاتے ہین مین دوڑا ہوا حضور
نبوی مین حاضر ہوا آکر دیکھا کہ آپ مسجد مین بیٹھے ہوئے ہین اور داہنے بائین آپکے
اصحاب کبار بتعظیم تمام مؤدب بیٹھے ہوئے ہین اور چار دانطرف آپکے بہت سے لوگ
کھڑے ہوئے ہین اور جان کونین حضرت امام حسین خونین کفن اور رنگین پیرہن
پہنے ہوئے آپکے پاس بیٹھے ہوئے آہستہ آہستہ حضرت سے کچھ باتین کر رہے ہین
اور ایک ایک شخص کو جنھون نے حضرت امام حسین یا اونکی اولاد اور بھائی بھتیجے اور
یارونکو کربلا مین مارا تھا پکڑ کے حضور نبوی مین لے آتے ہین اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم غصے ہوکر فرماتے ہین کہ گردن اسکی تلوار سے اوتار کر آگ مین اسے
جلا دو پس لوگ اوس قاتل کو تلوار سے مارتے ہین اور جب اوسپر تلوار چلاتے ہین
تو اوس تلوار سے آگ نکلتی ہے اور وہ منھ کے بل گر پڑتا ہی اور جلکر کے راکھ ہو جاتا ہی پھر
اوسیطرح اوسکو تلوار سے مارتے ہین یہ حال دیکھ کے مین بے مارے مرگیا اور اچھل کے
حضور نبوی مین حاضر ہوا اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ آپنے
تیوری بدل کے غصے کی نظر سے مجھے دیکھا اور جواب سلام کا نہ دیا تھوڑی دیر
کے بعد فرمایا ایخدا کے دشمن تو نے تدبیر اخوب ادب کیا حرمت کا میری خوب پاس
کیا اولاد کو میری مار ڈالا اور رسالت اور غضب سے میرے ڈرا نہین مینے عرض کی
یا رسول اللہ مینے حضرت امام حسین یا اونکے کسی فیقون پر تلوار چلائی نہین جناب
امام حسین کے لشکر کی طرف تیر چھوڑا نہین کسیکو لشکریان امام حسین سے مارا نہین
سر کسیکا تیغ ستم سے اوتارا نہین فقط اسیقدر قصور مند ہون کہ لشکر ابن زیاد کا ایک
تھا اور حال دونون لشکر کا دیکھ رہا تھا آپنے فرمایا کہ البتہ تو نے لشکر حسین سے
کسیکو خنجر و تیر سے نہ مارا سر کسیکا تلوار سے نہ اوتارا اگر تو سپاہ لشکر شام کا تو تھا میرے
نزدیک آگے گیا دیکھا آگے آپکے ایک طشت دھرا ہی اور اوسمین خون تازہ

پھر لیا آپ نے فرمایا دیکھ یہ میرے جگر گوشہ کا خون ہی پس آپ نے ایک سلائی اور خون مین
ڈبو کے میری آنکھ مین لگا دی مین مارے ڈر کے چونک پڑا اور اوسیوقت سے اندھا
ہو گیا قاضی نے کہا ای نالائق یہ تو دنیا کی سزا ہی اور خدا جانے کہ قیامت کے دن

تیری کیا سزا ہوگی **قطعہ**	بروز واقعہ ای ظالم خدا ناترس
خداست حاکم و دعوی گرست پیغمبر	چگونہ سیدہی انصاف ماجرای حسین
بیا ببین کہ چہا کردہ بجای حسین	**روایت** روضۃ الشہدا

مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام نے بعد وفات ہارون
علیہ السلام کے دعا کی کہ الٰہی میرے بھائی ہارون کے گناہ بخش دے حقتعالی نے
موسی پاس وحی بھیجی کہ اے موسی ہارون کیا اگر سارے اگلے پچھلے لوگون کی بخشش
مجھسے چاہو تو سبکو بخش دون مگر قاتل کو امام حسین کے کہ مین بنفس نفیس قاتل
حسین سے بدلا خون حسین کا لون گا **شعر** آب نادادہ شہیدان را چو آتش در دی

بایدت بیشک میان آب و آتش سوختن	**روایت** کنز الغرائب مین ہے کہ

سب سانپون مین بڑا سانپ زرخ کا ایک سانپ ہی جسکا نام شدید ہی روز سر پر
وہ سانپ مارے غصے کے پیچ و تاب کھاتا ہی اور ہر بار زہر ہلاہل اوگلتا ہی حقتعالی فرماتا
کہ ای شدید کیا چاہتا ہی عرض کرتا ہی خداوندا قاتلان امام حسین کو میرے حوالہ کر تاکہ اپنی
جی بھر اونکو کاٹون اور لہو اونکا چاٹون ارشاد ہوتا ہی اے شدید تجھ عذاب قاتلان
حسین کا تیرے ہی حوالہ ہوگا سبکو بیدریغ جتنا جی چاہے کاٹنا لہو سبکا چاٹنا **روایت**
ہی زہری سے منقول ہی کہ جو جو لوگ کہ معرکہ کربلا مین شریک قتل امام حسین کے تھے
یا فقط سیاہ روسیاہ شام کی تھی یا لڑتے تھے فقط کھڑے کھڑے تماشا دیکھتے تھے
جو لوگ وہان حاضر نہ تھے مگر خبر قتل امام حسین کی سنکے خوش ہوئے یہ سب کے سب
بالکل سوا عذاب اخروی کے دنیا مین بھی طرح طرح کی بلاؤن مین گرفتار ہوئے اور
موت سے پہلے بڑی بڑی فضیحتین اوٹھائین بعض قتل ہوئے بعضے اندھے ہو گئے

اور بعضونکا مونھہ کالا ہوگیا اور بعضون کی دولت سلطنت تھوڑے ہی دنمین لٹگئی
اور بعضے پیاس کے مارے پانی پیتے پیتے مرگئے مگر پیاس نہ بجھی اور بعضے دوسرے
اور عذابون مین مبتلا ہوئے غرض بعد واقعہ کربلا کے سارے لشکریان ابن زیاد
کیا سوار کیا پیادہ کیا خادم کیا مخدوم دم بھر آرام سے جی نہ سکے ایک گھونٹ پانی
خوشی سے پی نہ سکے روایت ہی امام سدی کہتے ہین کہ ایک مقام مین مجمع
کثیر تھا اور کربلا کا ذکر ہو رہا تھا اور مین سن سنکے رو رہا تھا اہل مجمع کہہ رہے تھے
کہ دشمنان امام حسین سے ہمنے کسیکو ایسا نہ دیکھا کہ مصیبت اور فضیحت دنیا مین
گرفتار ہوکر نہ مرا ہو قبل مرنیکے کسی بلاء عظیم مین گرفتار نہوا ہو ایک بوڑھا کم بخت
اوس مجلس مین تھا یہ بات سنکے اوسنے کہا کہ تم لوگ غلط کہتے ہو مین بھی تو شریک
قتل امام حسین کے تھا مگر ابتک مین کسی بلا مین گرفتار نہوا بھلا کیونکر ہون گا ہے
بیمار نہوا یہ کہتا ہوا چراغ مین اشتعال دینے لگا اور کچھ تعلی کی لینے لگا کہ ناگاہ ایک
چراغ کا شعلہ بھڑکا اور اوس بوڑھے کو گھیر لیا پھر تو اوس بدبخت کے بدن مین ایسی
جلن پیدا ہوئی کہ الامان الحفیظ پھر تو سارا بدن اوس نگدل کا موم کی بتی کیطرح
جلنے لگا اور وہ بوڑھا تمام جماعت کے چارون طرف اوچھلنے لگا اور کہتا تھا ہائے
جلا ہائے جلا آخر کو جلتے جلتے دریا کیطرف بھاگا اور پانی مین جاکر کے کود پڑا وہ تو
غضب الٰہی کی آگ تھی اور حضرت امام حسین سے اوس کمبخت کو لاگ تھی وہ دریا کا
پانی اوسکے حق مین تیل ہوگیا وہ بوڑھا قدرت کا کھیل ہوگیا دریائی کے اندر ہڈیان
اوسکی جلنے لگین مونھہ سے اوسکے چنگاریان نکلنے لگین آخر دریائی مین جل کے خاک
سیاہ ہوگیا بباعث عداوت امام حسین کے راندۂ درگاہ ہوگیا روایت ہی امام سدی
کہتے ہین کہ ایک امیر نے میری مہمانی کی اور اوس مجلس مین اور بھی بہت سے
سمونکی اوسنے خوب قدردانی کی اتنے مین تذکرہ معرکۂ کربلا کا ہونے لگا

Marfat.com

حاضرین مجلس بولے کہ جو لوگ شریک قاتلان امام حسینؑ تھے علاوہ عذاب آخرت کے دنیا مین بھی وہ لوگ قبل موت کے بُری بُری فضیحت اور رسوائیون مین گرفتار ہوے اور تھوڑے ہی دن جیکے بُری موت سے مرکے فی النار ہوے امیر مجلس جس نے ہم لوگون کی دعوت کی تھی بے دھڑک بول اوٹھا کہ آپ لوگ یہ کیا کہتے ہین مین بھی شریک قتل امام حسینؑ کے تھا مگر ابتک کوئی بلا مجھپر آئی نہین کوئی بیماری بعد واقعہ کربلا کے مینے اوٹھائی نہین یہ کہہ ہی رہا تھا کہ شعلۂ چراغ اوسکی طرف لپکا اور فوراً خشک لکڑی کی طرح اوس شیطان کو جلا دیا سارے جسم کو اوسکے کوئلا بنا دیا راوی کہتا ہی کہ واللہ قسم ہی خداوند پاک کی مینے اپنی آنکھون سے دیکھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک لکڑی کا کندہ جل کے سیاہ کوئلا ہو گیا ہی شعر

رسول پاک پہ تسبیح ایزد اور درود و سلام	علیؑ و فاطمہؑ حسنؑ و حسینؑ پر بھی مدام	

روایت ہی کہ جس ملعون نے کہ سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا شکار بند سے باندھا تھا وہ بدبخت نہایت حسین و جمیل تھا لشکر ابن زیاد مین سب سے شکیل تھا بعد واقعہ کربلا کے اوس کی شکل و صورت بگڑ گئی تمام بدن مین جھری پڑ گئی نہایت کریہ منظر کالا ہو گیا حبشی سے بھی نگ اوسکا دوبالا ہو گیا لوگون نے اوس سے پوچھا کہ کونسی تجھپر آفت پڑ گئی کہ صورت اصلیہ تیری بگڑ گئی اوسنے کہا کہ کیا کہون جسدن مینے سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا شکار بند سے باندھا اور اوسکے ساتھ بے ادبیان کین اوسی دن سے یہ معمول ہو گیا ہی کہ ہر روز دو آدمی انجان آتے ہین اور دونون بازو میرے پکڑ کے کھینچتے ہوئے لیجاتے ہین اور مجھے آگ پر اوندھا اوٹھا لٹکاتے ہین یہ مجھے وہان سے گھر پہونچا جاتے ہین اسطرح ہر روز میرا منھ جلتا ہے گوشت پوست پگھلتا ہی اسیواسطے میرا چاند سا منھ سیاہ ہو گیا اور حال میرا تباہ ہو گیا راوی کہتا ہی کہ آخر حیات تک اپنے وہ شخص اسی بلا مین گرفتار رہکر فی النار ہوا عبرت

Marfat.com

اولی الابصار ہوا روایت واقدی سے منقول ہی کہ ایک بوڑھا تھا لاغر معرکہ
کربلا سے جب وہ بعد واقعہ کربلا کے اندھا ہوگیا پس لوگون نے اوس سے پوچھا
کیا سبب کہ تیری بینائی یک قلم جاتی رہی اوسنے کہا کہ ایک دن مینے حضرت صلی
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ بازو تک آستین مبارک چڑھائے اور ہاتھ
مین ننگی تلوار لیے کھڑے ہین اور آگے حضرت کے ایک چمڑا بچھا ہی۔ مینے دیکھا کہ
قاتلان حضرت امام حسینؑ کو آپنے اوسی تلوار سے ذبح کرکے اوسی چمڑے پر ڈالا جب
نظر آپکی مجھپر پڑی آپنے بہت سی لعنت ملامت کی اور ایک سلائی اوسی لہو مین ڈبو
میری آنکھ مین لگادی اوسی دم سے مین اندھا ہوگیا روایت ہی کہ شام مین ایک شخص
قاتلان سے جناب حضرت امام حسینؑ کے تھا منہ اوسکا سور کے منہ کیطرح ہوگیا تھا
اور لوگ اوسکو دیکھ دیکھ کر عبرت کرتے تھے روایت ہی کہ بعد شہادت امامؑ کے
جابر بن یزید نے عمامہ کو آپکے سر مبارک سے اوتار کے اپنے سر ناپاک پر دھرا فوراً پاگل
ہوگیا اور اوسکے دماغ مین اسطرح خبطگی آئی کہ طوق و زنجیر مین اوسے لوگون نے
مقید کیا آخر اوسیطرح لعنت کی زنجیر گلے مین ڈالے واصل جہنم ہوا روایت
ہی کہ جسوقت حضرت نے کرتہ حضرت امام حسینؑ کا کربلا مین تن نازک سے آپکے اتار
پہن لیا تھا آخر وہ ملعون کوڑھی ہوگیا اور بال سر اور ڈاڑھی کے اوسکے گر پڑے اور
عبرت عالمیان ہوا اور اوس کرتہ پاک مین ایک سو سترہ سوراخ کوفیون نے کئے تھے
کہ تیر و زخمون سے جسم عالی پر ہوگیا تھا رباعی

ای جہان آفرین بجای حسینؑ	بمصیبت رسیدگان حسینؑ
بنجم و درد بیکران حسینؑ	کہ رسانی ثواب آن شہدا

روایت ہی کہ اسود بن حنظلہ نے تلوار امام سید ابرار کی اپنے قبضہ مین کرلی تھی
کوڑھی ہوگیا اوسکے سارے بدن مین آبلہ پڑگیا سر سے پانون تک بدن اوسکا سڑ گیا
روایت ہی کہ مالک بن نسار نے جوشن آپکا لیا تھا وہ سڑی ہوگیا اور بیہودہ باتین

[illegible] روایت [illegible]

[illegible]

[illegible] روایت [illegible]

[illegible]

[illegible] روایت [illegible]

[illegible]

یہ ایک بدبخت نے بعد شہادت شاہزادے کے مدینہ منورہ مین خطبہ حاضرین معرکہ
کربلا مین امام کے اظہار خوشی کا کیا اور اس بات کو تین شعر عربی کے کسی ہاتف نے پوچھا کہ
نے آواز بلند پڑھے جسکا ترجمہ اردو مین یہ ہے ای مارنیوالو امام حسینؑ کی نادانی سے
مژدہ ہو تمکو عذاب اور ذلت کا آسمان پر جو ارواح ہین انبیا کی اور سب فرشتے تمپر نفرین کرتے ہین
بیشک تم ملعون ہوئے سلیمانؑ کی زبان پر اور موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کی زبان پر **روایت** ہے امام حسن بصری
کہتے ہین کہ ایک شخص سائل شرعیہ سیکھنے ہمارے پاس آیا کرتا تھا مگر ہمکو اوس سے
بڑی نفرت تھی اسواسطے کہ بولنے کیوقت اوسکے مونھ سے ایسی بدبو آتی تھی کہ جان
نکلی جاتی تھی اور مین مارے شرم کے اوس بدبو کا سبب اوس سے استفسار کر نہین سکتا تھا
آخر مین نے ایکدن اوس سے اسکا سبب پوچھا اوسنے سر جھکا لیا اور بہت شرمندہ
ہوا پھر کہا کہ مین اس بدبو کا حال آپسے عرض کرتا ہون مگر مجھے رسوا اور خوار نکرنا اور
کسی پر اسکو اظہار نکرنا حقیقت حال یہ ہے کہ مین معرکہ کربلا مین لشکر ابن زیاد مین تھا
اور آب فرات کی نگہبانی کرتا تھا لشکریان امام حسینؑ مین سے کسیکو فرات کے کنارے
آنے نہ دیتا تھا اور ایک بوند پانی امام تشنہ کام کے خیمے مین جانے نہ دیتا تھا بعد واقعہ کربلا
کے ایک رات مین نے خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور مین پیاس سے بے اختیار
ہو رہا ہون لب اور زبان پر کانٹے پڑ گئے ہین بولنے سے ناچار ہو رہا ہون جس شخص
سے پانی مانگتا ہون مجھے دیتا نہین واویلا کرتا ہون کوئی میری خبر لیتا نہین ناگاہ کیا
دیکھتا ہون کہ حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی مرتضیٰ اور جناب فاطمہ زہرا
شہنشاہ خوبین حضرت امام حسنؑ و حسینؑ اور بعضے اکابر صحابہ حوض کوثر کے کنارے بیٹھے
ہین اور تھوڑے صحابہ گرد و پیش کھڑے ہین اور چند لوگ آدمیونکو پانی پلا رہے ہین
مین بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے گیا اور پانی طلب کیا آپنے فرمایا اسے
روایت پانی نہ دیا اور میری طرف کچھ التفات نہ کیا تین بار مینے اسیطرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم باسمہ جل الجلالہ

جو کہ اس کتاب مستطاب کو شہادت میں لاجواب کی ہے اور اس
نقل از کتب جمہرہ تفسیر کشاف صحیح مسلم صحیح بخاری جامع ترمذی مشکوٰۃ شریف
روضۃ الاحباب کنز الغرائب لطائف اشرفی شواہد النبوۃ مدارج النبوۃ سر الشہادتین
تحریر الشہادتین صواعق محرقہ فصل الخطاب کشف المحجوب سبع سنابل مقتل الحسین
روضۃ الشہداء راحت القلوب مصابیح القلوب غرض تالیف نیف جناب مکیم صاحب
ماہر علوم عقلی و نقلی جناب حکیم مولوی محمد ناصر علی صاحب صفیاپوری سلمہ القوی مسمی

عناصر الشہادتین

جناب منشی صاحب علم و تمیز جناب شیخ عبد العزیز صاحب تاجر کتب لکھنؤ
تالیف کی گئی اب تک ایسی کتاب زبان اردو میں بسمین مشرح و مجموعہ حالات
[illegible] و حسنین و سزای قاتلان حسنین و سلطنت مختار و عبد الملک شہادت
عبد اللہ ابن زبیر و دیگر حالات درج ہوتا تالیف نہیں ہوئی پس جست فرمائش
جناب شیخ صاحب موصوف الصدر بشمول فہرست کہ جس سے مطلع و عمدہ ہو ناظر
کتاب ہذا و کتب دیگر ذکر شہادت سے ثابت ہے بار دیگر نظر ثانی مؤلف ممدوح کے

بمطبع مجمع العلوم واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی

Marfat.com